مرقع ہند

بابتہ سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء

باہتمام

راے اماناتھ بلی پروپرائٹر

قلمہ مدن پریس گنیش گنج لکھنؤ میں مطبوع و شایع ہوئی

۱۰۳۸

فہرست مضامین

اینگلو افغان معاہدہ

لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ روس جنگ کا حال زار پر پردہ ڈالنا ناممکن ہوگیا۔ گورنمنٹ افغانستان نے جس استقامت کا اظہار محسود (مسعود) اور وزیری جیسے سرکش جرگون کے معاملات کے طے کرنے مین کیا تھا اسکا کم یا بیش افغانون پر اثر ضرور پڑا۔ مختصر اصلیت جو کچھ بھی ہو وفد برطانیہ اور امیر کی گورنمنٹ کے درمیان گفتگو اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ اگر پوری دوستی کا نہین تو کم از کم تعلقات ہمسائگی کا معاہدہ ضرور قائم ہو جائے افغانستان کے تحریری اطمینان دلانے کے بعد کہ روسی قنصل خانے جو پروپیگنڈا کا مرکز ہوتے سرحد ہندوستان کے قریب نہ بننے پائینگے۔ گفت و شنید کا قدم اور آگے بڑھ سکا۔ تاخیر و تساہل کی ان منزلون سے گذرنے کے بعد جو مخفی حکمت عملیون کا لازمی جزو ہین۔ بالآخر ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۹۲۱ع کو معاہدہ پر نمایندگان افغانستان اور برطانیہ عظمی نے دستخط ثبت کر دئے۔ شرائط معاہدہ کتاب ہذا کے ضمیمہ مین مندرج ہین اس موقع پر صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ دونون گورنمنٹون نے اس امر پر اتفاق کیا کہ ایک دوسرے کی اندرونی اور بیرونی خودمختاری اور آزادی کو تسلیم کر لین۔ ایک دوسرے کے موجودہ حدود کو خیبر کے قریب ایک خفیف ترمیم کے ساتھ تسلیم کر لین اور لندن و کابل مین سفارتخانے اور دہلی۔ کلکتہ۔ کراچی بمبئی۔ قندہار۔ اور جلال آباد مین قنصل خانہ قائم ہو جائین۔ افغان گورنمنٹ کو اس کی اجازت ہوئی کہ اپنے ملک کو قوی بنانے کے لیے جس سامان کی ضرورت ہو اسکو باہر کے ملکون سے بلا ادائگی کسٹم ڈیوٹی منگوا سکتے ہین۔ اور جب تک گورنمنٹ برطانیہ کو افغانون کے تعلقات دوستانہ پر اعتماد ہے اسوقت تک اس مد کے تحت مین اسلحہ اور سامان حرب بھی شامل ہین۔

حدود سلطنت برطانیہ مین افغانی مال کے بھیجنے کی اجازت دی گئی

اور یہ طے پایا کہ ڈاک اور تار کے متعلق معاہدہ بعد مین ہوگا - علاوہ برین فریقین نے وعدہ کیا کہ اگر سرحد کے قریب اہم واقعۂ حرب پیش آئیگا - اس سے ایکدوسرے کو مطلع کرینگے -

افغانستان کے تعلقات ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کے ساتھہ سنہ ۱۹۲۱ء کے خاتمے سے یقیناً بہتر ہوگئے - امیر حال کے تخت نشینی کے وقت سے جو کھلی ہوئی مخالفت پیدا ہوگئی تھی اُسپر جذبات ہمسائگی غالب آگئے جنکی بنیاد اس احساس پر ہے کہ ہمسایہ سلطنتون مین اتحاد سے فریقین کو نفع ہی رہتا ہے - آیندہ یہ تعلّقات کیسے رہینگے اسکا انحصار زیادہ تر بیرونی واقعات پر ہے مگر یہ امید کرنا بیجا نہین کہ آیندہ زمانے مین وہی شگفتہ تعلقات پھر قائم ہوجائینگے جو مدتون رہے تھے اور جس سے ہندوستان اور افغانستان دونون مستفید ہوتے تھے -

سرحد سنہ ۱۹۲۱ء مین

سنہ ۱۹۲۱ء کے زیادہ حصہ مین دونون سلطنتون کے تعلّقات کی جو غیر یقینی حالت رہی تھی اس سے سرحد کے معاملات پر بہت اثر پڑا - جنگ عظیم کے بعد ردِ عمل کے طور پر سنہ ۱۹۲۰ء مین افغانستان کی مخالفت کا جو خمیازہ بھگتنا پڑا تھا اسکے دیکھتے ہوئے سنہ ۱۹۲۱ء مین سرحدی معاملات نے کچھہ ترقی کی بایں ہم تمام سرحد پر حالت معاملات نازک رہی اور خاص وزیرستان مین تو سخت دقتین رہین - موسم بہار کی بارش سے سرحدی صوبہ محروم رہے تھے اور اسنے ایسی شدید گرانی کی صورت پیدا کردی جو اوہر بیش سال سے نہین ہوئی تھی - بلکہ بعض اضلاع مین سنہ ۱۹۲۱ء کے جولائی اور اگست مین جو بارش ہوئی وہ پچھلے اٹھارہ مہینے کے اندر پہلی بارش تھی اس بارش سے بھی سرحد کے تسلط اور سکون پر ایک حد تک اثر پڑا -

کابل مین جو معاہدہ کے متعلق کوششین ہو رہی تھین اُسپر اگرچہ جرگے والونکی
آنکھین لگی تھین تاہم بہت جلد یہ عام رائے قائم ہو گئی تھی کہ افغانستان جو
گرانی سے متاثر ہو رہا تھا گورنمنٹ آف انڈیا سے تعلقات کو منقطع نکریگا۔

جون جون زمانہ گذرتا گیا یہ بات معلوم ہوتی گئی کہ گورنمنٹ برطانیہ
کی جانب سے کوئی رعایت خط ڈیورنڈ کے ادہر جرایم پیشہ جرگون کے ساتھ نہین
کیجائیگی۔

ان کل امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیز اس خیال سے کہ اس خطہ مین ہمیشہ
شورش پسند اور مفسد لوگ موجود رہتے ہین یہ کہا جا سکتا ہے کہ فی الجملہ سنہ ۲۱-۱۹ع
مین صوبہ شمالی مغربی سرحدی کی حالت غنیمت رہی۔

لیکن وزیرستان کو مستثنے رکھنا چاہیے محسودیون (مسعودیون) اور
وزیریون کے خلاف جو تعزیری کارروائیان عمل مین لائی گئی تھین انکا تذکرہ سال
گذشتہ کی رپورٹ مین آچکا ہے۔ ان سرکش جرگون کے طرز عمل مین کوئی تبدیلی
واقع نہین ہوئی۔ برطانیہ کے حدود کے اندر اضلاع مین انکی لوٹ مار برابر جاری
رہی لہذا سنہ ۲۱-۱۹۲۰ع مین مجبوراً ہمکو ہوشیاری کے ساتھ انکے تعلقات پر غور و
خوض کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

وزیرستان مین برطانیہ کا طرز عمل

جب سے وزیرستان کی حکومت سکھون
سے وراثتاً سلطنت برطانیہ کے
ہاتھ آئی خصوصاً اسوقت سے کہ امیر عبدالرحمن نے باضابطہ اس امر کو تسلیم کر لیا
کہ وزیرستان ہمارے حدود مین ہے۔ برابر اس امر کی کوشش رہی کہ کسی
معاملہ مین مداخلت کی پالیسی نہ برتی جائے۔

البتہ دو قطارین فوجی چوکیون کی شمال مین ٹوچی کیجانب اور جنوب مین قبائل

کی طرف قایم کی گئی تھین تاکہ باشندگان ہند نیز قافلے جنکی آمد ورفت درہ گومل سے رہتی تھی انکو گون کی تاخت سے محفوظ رہین مگر اس غرض سے جو آدمی بھرتی کئے جاتے تھے اسمین زیادہ تر وزیری اور محسودی ہی ہوتے تھے ۔

جرگون کے اندرونی معاملات مین مطلق دخل نہین دیا جاتا تھا ۔ حکومت برطانیہ کو انسے بجز اسکے کوئی تعلق ۔ نہ تھا کہ انکے مالکون کو کچھ روزینہ مقرر کر دیا گیا تھا تاکہ جرگے کے نوجوان لوٹ مار کے خیال سے باز رہین ۔ مگر یہ امید موہوم ثابت ہوئی کہ اگر وہ اپنے حال پر چھوڑ دیئے جائین تو وہ سلطنت برطانیہ کے حدود مین مخل نہ ہونگے ۔ اوسطاً ہر چوتھے برس انکی پیہم اور مسلسل بداطواریان اس امر پر مجبور کرتی تھین کہ تعزیری کارروائیان چھوٹے یا بڑے پیمانے پر ضرور عمل مین لائی جائین ۔

سنہ ۱۸۵۲ء سے ۱۰ مرتبہ اور سنہ ۱۹۱۱ء سے چار بار فوج کشی کی نوبت آئی ہر مرتبہ یہ صورت اسوقت اختیار کی گئی جب جرگے والون نے انکو جب موقعہ ملتا تھا میدانون مین تاخت کرتے قصداً زیادتیان کی ہین ۔ جنگ عظیم کے اور جنگ افغانستان کے زمانے مین سنہ ۱۹۱۹ء مین انکی لوٹ مار بہت بڑھ گئی اور ہمیشہ سے زیادہ انکا طرز عمل ناقابل برداشت ہوگیا ۔ معاہدہ افغانستان کے دستخطون کے بعد سلطنت برطانیہ کی جانب سے نہایت آسان شرایط پیش کئے گئے کیونکہ انسے لڑنا ہرگز مقصود نہ تھا مگر انہون نے منظوری سے قطعی انکار کیا ۔ سنہ ۱۹۲۰ء مین محسودیون کی مخالفت مین تعزیری صورتین اختیار کرنا پڑین اور اس سلسلہ مین سخت لڑائی لڑنا پڑی ۔ مئی سنہ ۱۹۲۰ء مین شدید جنگ جو بڑے پیمانے پر ہو رہی تھی ختم ہوگئی اور سال کے ختم پر ہماری فوج محسودیون کے اندرون ملک مین پہنچ گئی اور لدّھا مین قیام کیا جو ماکین اور کانی گورم کے ایسے اہم

لوگون سے بہت ہی قریب ہے۔

بقیہ حصہ سال مین بہت سے محسودی قبائل نے ہمارے سامنے اظہار اطمینان کیا اور شرائط کو مان لیا۔ سنہ ۱۹۲۰ء کے خاتمہ پر وانا کے یون وزیر کے خلاف فوج کشی کی گئی۔ وانا پر قبضہ ہو گیا۔ بعض فوجی چوکیان جو سنہ ۱۹۱۹ء کے جنگ افغانستان کے بعد کے ہنگامون کے سبب سے چھوڑ دی گئی تھین وہ پھر قائم کی گیئن اور وہان فوج بھیجی گئی۔ وانا کے وزیریون نے اس سے کوئی شدید سبق حاصل نہین کیا۔ کیونکہ انکے ملک مین ہم گویا بلا مزاحمت بڑھتے چلے گئے تھے۔ براین ہم کو برطانیہ فوجون نے انکے ملک کے اندر اکثر حصون پر قبضہ پا لیا تھا انکی اطاعت اصلی نہ تھی بلکہ برائے نام تھی۔

سرحدی معاملات پر ایک نظر اگر ایک نظر سرحدی معاملات پر شمال سے جنوب تک ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ بدقسمتی سے متمرد جرگون پر شائبۂ اقتدار قائم رکھنا بھی کسقدر دشوار امر تھا۔ یہہ سچ ہے کہ شمال وزیرستان مین بہ نسبت سال گذشتہ کے حالت بہتر تھی۔

درۂ خیبر درۂ خیبر کو ہم سب سے پیشتر لیتے ہین آفریدیون کے لب ولہجہ مین نمایان صلاح ہو گئی تھی سنہ ۱۹۲۰ء کے آخر مین بہت سا جرمانے کا روپیہ انلوگون کے ذمہ باقی تہا۔ علیٰ ہذا جو تعداد بندوقون کی واپسی کی تجویز کی گئی تھی وہ بھی پوری نہین ہوئی تھی مگر سنہ ۱۹۲۱ء کے آغاز مین جرگے کے اکثریت نے شرائط معاہدہ پورے کر دیئے خیبر ریلوے کا خاکہ جو آفریدیون کے سامنے اخیر سنہ ۱۹۲۰ء مین پیش کیا گیا تھا اب اسکی جانب جرگون کے مزدوری پیشہ لوگ متوجہ ہوئے اور لائین سکے حصول ٹھیکے کے متعلق مقابلہ شروع ہو گیا علیٰ ہذا درۂ خیبر مین خاصہ داردن کی بھرتی کی تجویز یعنے کھیا لوگون نے جو ٹیکس لینے

حکم سے لگایا تھا اور خود اپنے ہتھیارون سے مسلح ہونے کا خیال اس سے بھی اہمین خاطر خواہ مقبولیت حاصل ہوئی۔

دل لگنے والے اور روپیہ پیدا کرنے والے کام کا خیبر کی سڑک اور ریلوے کا اور درہ مین فوج کے قیام سے متعلق افتتاح خوش چلنی کی شرط پر جرگون کے الاؤنس کی تجدید۔ نیز ایک محدود تعداد مین آفریدیون کی فوج مین بھرتی۔ ان سب حالات نے صورت حال کو بہت بہتر کردیا۔ بے شک چند چھٹے ہوئے دشمنون کی سرکردگی مین برطانیہ کی مخالفت آفریدیون مین جوش زن ہوتی رہی مگر طرفداران برطانیہ جو خود جرگے مین موجود تھے وہ اسکو برابر دباتے رہے۔ فی الجملہ سنہ ۱۹۲۱ء کے خاتمے سے قبل درۂ خیبر اور آفریدی حدود علاقہ مین ایسی بہتر صورت پیدا ہوگئی تھی جو کئی سال سے نہ تھی۔

کوہات اور خرم کے رقبہ جات

جنوب کی جانب فاصلہ پر کوہات اور خرم کے رقبون مین شدید ہنگامے سنہ ۱۹۲۱ء مین ہوتے رہے خوجل خیل وزیریون نے خصوصاً سخت ہنگامے برپا کیے جس کی وجہ سے سخت تدارکات کا عمل مین لانا ناگزیر ہوگیا جن مین سے ایک اہم تدبیر یہ تھی کہ انکے چند مواضع کو تباہ کردیا گیا۔ سال کے ختم سے قبل اس جرگہ نے گورنمنٹ سے صلح کرلی تھی اور تقریباً کل معاملات طے ہوگئے تھے وزیریون کے بقیہ جرگے جنکا قیام ٹوچی اور خرم کے درمیان تھا البتہ اس سال حدود سلطنت برطانیہ مین تاخت و تاراج کرتے رہے۔ علاوہ ڈکیتیون۔ سرقۂ مویشی۔ رات مین چوریون کی وارداتون کے جنگی بہت کثرت ہوگئی تھی۔ اب سب سے زیادہ مکلف طریقہ جو ان لوگون نے لوٹ مار کا اختیار کیا تھا وہ یہ تھا کہ انسانون کو میدانون سے پکڑ لیجایا کرتے تھے اور انکو زر فدیہ کے

حصول تک رد کے رکھتے تھے۔ یہ حرکتین ایک باضابطہ اصول پر شروع کی گئی تھین۔ بدقسمت قیدیون کے لیے مستقل محبس تیار کئے گئے تھے ان محبسون مین اسوقت تک رکھے جاتے تھے جب تک کہ انکی رہائی کے لئے کافی روپیہ وصول نہین ہو جاتا تھا۔ تعزیری کارروائیون سے یہ کام لیا گیا کہ زیادہ مشہور محبسون کی تلاشیان لی گئین متعدد اشخاص محبس مین ملے۔ جو اپنے اپنے مکانات واپس کردیئے گئے۔ ان تکلیف دہ شرارتون کا سلسلہ سال بھر جاری رہا گو کافی کمی ہوگئی تھی۔

وزیرستان کی چڑھائی

۲۱ ۱۹ء مین وزیرستان مین مسلسل فسادات ہوتے رہے۔ وزیری اور محسودی گورنمنٹ برطانیہ سے صلح کرنے سے احتراز کرتے رہے۔ بعض مخالفین برطانیہ جنکے سردار حاجی عبدالرزاق اور ملا بشیر تھے۔ ان لوگون کی معاونت ہتیارون اور روپے سے کرتے رہے۔ یہ لوگ سمرقند کے باشندے تھے جو ہندوستانی جوشمندون کی ایک نوآبادی تھی یہ لوگ صلح کیجانب کسی طریقے سے مائل نہین ہوتے تھے۔ گورنمنٹ سے مادہ مخالفت کو قائم رکھنے مین برابر کوشان رہے تاکہ کوئی صورت تصفیہ کی نہو سکے۔

بدقسمتی سے انکو اپنی کوششون مین خاطرخواہ کامیابی ہوئی باوجود اسکے کہ ہماری فوج توچی کے رقبہ مین موجود تھی اور دارد وئی مین ایک محفوظ فوجی چوکی تھی اور بنوتنک کے درمیانی حلقے ہمارے قبضہ مین تھے۔

شمالی وزیرستان

اب اس امر کی ضرورت تھی کہ باضابطہ کوشش سے اس گروہ کی سرکوبی کیجائے جس کا مدار رزق، سلطنت برطانیہ کے انسانون کے چرالیجانے اور میدانی مواضعات کے

لوٹ کھسوٹ پر تھا۔ اسمین کامیابی ہوئی چنانچہ شروع دسمبر مین فوج کا ایک دستہ داردنی سے داتا خیل اسلئے گیا کہ قلعہ مین شمالی وزیرستان اسکاوٹس کے باضابطہ داخلہ مین پولیٹکل افسر کو مدد دے تو اسکی کوئی مخالفت نہین ہوئی اسی مہینے کے اخیر مین ایک دستہ محافظ فوج کا داتا خیل سے درہ اسپنشلا کو واپس آرہا تھا اسکے بہت سے آدمی مار ڈالے گئے۔

وسطی وزیرستان وسطی وزیرستان کی حالت اور بھی زیادہ ناقابل اطمینان تھی۔ ہم ذکر کر چکے ہین کہ آغاز ۱۹۲۱ء مین لدّھا مین فوجین متعین کردی گئی تھین محسودیون کے بہت سے طبقہ بظاہر ہماری شرطون سے متفق نظر آتے تھے۔ یہان بھی ایک جماعت مفسدین نیز ایسے منچلون کی جو اپنے موافق ہر صورت حال سے فائدہ اٹھانے کو تیار رہتی تھے موجود تھی۔ یہ مشکل تھا کہ لوٹ کھسوٹ کرنے والے بڑی بڑی ٹولیان شکستہ ملک مین مجتمع ہونے سے اور ناگہانی حملون سے جو ہمارے دستۂ محافظ پر آئے دن ہوا کرتے تھے باز رکھی جائین۔

موسٰی خیل مقامی جرگون مین سب سے نمایان تھا ۱۹۲۱ء کے شروع ششماہی مین یہ جرگہ ہمارے ذرایع رسل و رسائل پر مستعدی سے تاخت کرتا رہا۔ مارچ اور اپریل کے مہینون مین تو قریب قریب بالمرّہ ہمارے دستۂ محافظت اور رپکٹ پر حملہ ہوتا تھا جس سے بہت سے انسانون اور باربرداری کے جانورون کی جانین ضایع ہوئین۔ یہ حملہ بہت ہی ہمت اور استقلال کے ساتھ برابر ہوتے رہے۔ جون مین البتہ لدّھا مین دو چھ انچی ہلکی توپون کے آجانے سے حالات نے کچھ پلٹا کھایا۔ وسط ستمبر تک مستعدی کے ساتھ روزانہ مضافات کی گولہ باری کی گئی۔ عبداللّٰہی فرقہ جسکے سردار موسٰے خان تھے

جب کاشت زراعت کا موقع نہ ملا تو مجبوراً مکانات چھوڑ کر بھاگ گے اور پہاڑیوں کی کھوہ میں جا کر پناہ گزین ہوئے جو لوگ زیادہ ہمت والے تھے وہ کچھ عرصہ تک ہمارے وسائل رسل ورسائل پر بدستور تاخت کرتے رہے اور کافی نقصان پہنچاتے رہے مگر بتدریج یہ لوگ تھکتے جاتے تھے اور ستمبر کے اخیر مین اس کل جرگے نے صلح کی بات چیت شروع کردی - ۲۹ - دسمبر کو آخری فیصلہ ہوگیا اور عبد اللہی جماعت سے وقتی طور پر صلح ہوگئی -

جنوبی وزیرستان

ہم بیان کرچکے ہین کہ جنوبی وزیرستان مین ۱۹۲۱ء کے آغاز مین ہماری فوجین وانا مین موجود تھین وانا کے وزیری ابتک برطانوی پارٹی کے مخالف چکنی چپڑی باتین شوق سے سنا کرتے تھے کیونکہ ابتک گو ہم کافی بڑھ چکے تھے مگر کوئی سخت جنگ نہین ہوئی تھی - فروری مین اسبات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ چند مواضعات برباد کردیئے جائین - وانا کے مغرب تمام ملک پر کامل یلغار کیا گیا - اس معرکے سے مخالفت کا شیرازہ بتدریج منتشر ہوگیا - جون مین جرگون کی مخالفت بہت کچھ ماند پڑگئی تھی - اور ۱۴ ستمبر کو وانا کے وزیریون نے ہماری شرائط مانگی معاہدہ پر دستخط کردئے - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری باضابطہ فوج وانا سے ہٹالیگئی اور انکی جگہ خاصہ دارون نے لی - ۲۱ - دسمبر کو کل فوج جنڈولہ کو ہٹادی گئی اور وانا کا دستہ جو ۱۹۲۰ء سے قایم تھا شکست کردیا گیا -

وادی گومل کا جنوب

وادی گومل سے پار دکھن کی جانب بلوچستان کے معاملات ۱۹۲۱ء مین کچھ زیادہ قابل

اطمینان نہین ہے۔ کابل مین وفد برطانیہ کی موجودگی نے تسکین دہ اثر پیدا کیا اور اگرچہ جیسا کہ ہمکو معلوم ہو چکا ہے وزیرستان کا معاملہ ایک دقت طلب مسئلہ تھا تاہم ۱۹۲۱ء کے شروع مہینون مین کسی قسم کی گڑبڑ نہین ہوئی زہوب مین لوٹ کھسوٹ کے واقعات ختم ہو گئے۔ بہت سے غدار و بدمعاش جنکے متعلق خیال تھا کہ کبھی مطیع نہونگے اب واپس آرہے تھے۔ مفرورین اور بدچلن اشخاص سرحد کی دوسرے جانب خاموش بیٹھے حدود برطانیہ مین داخلہ کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے۔ البتہ افغانی سرحد کے جانب سے کئی سنگین ناخوشگوار واقعات ہوئے۔ یہ تاخیتین ان نوآباد پناہ گزینون کی جانب سے ہوئین جنھین امیر نے اپنی حدود مملکت مین بود وباش کی اجازت دے دی تھی۔

نومبر مین ایک بڑا گروہ جو بڑے دم خم کے ساتھ حملہ نشینی کا اعلان کرتا تھا سرحد پار اتر کر حدود سلطنت برطانیہ مین داخل ہوا۔ ہندوستانی پیدل فوج کی ایک ٹکڑی کو جو دو انگریز افسرون کی ماتحتی مین تھی گھیر کر مغلوب کر لیا دونون افسر اور ۴۰ آدمی جان سے کام آئے۔ ٹکڑی کے بقیہ سپاہی زخمی ہوئے یا گرفتار کر لئے گئے۔ لوٹیرے سرحد پار کامیابی کے ساتھ واپس گئے بہت سامال غنیمت رائفل اور بار برداری کی صورت مین انلوگون کے ہاتھ لگا

یہ حادثہ عین اسوقت پیش آیا جبکہ معاہدۂ افغانستان پر دستخط ہو رہے تھے۔ سردار وفد برطانیہ نے اسکے متعلق آواز احتجاج بلند کی۔ امیر نے ان واقعات پر اظہار افسوس کیا اور وعدہ کیا کہ مجرمین کو سزائین دیجائینگی۔

بلوچستان کی حالت

حکومت بلوچستان کے چند نہایت عمدہ پہلو ہین انکی مقامی اور صوبہ وار پنچائتین حکومت

خود اختیاری کا عمدہ نمونہ ہین - مالگذاری کا بہت ہی صاف و سادہ طریقہ جاری ہے جسکو ہر شخص سمجھ سکتا ہے اور انگریزی حکام تک ہر شخص آسانی سے پہنچ سکتا ہے - رعایا اور افسران انتظامی کے درمیان خواہ انگریز ہون خواہ ہندوستانی ذاتی تعلقات کی کشش قایم ہے - اور لوگ عام طور سے خوش و مطمئن نظر آتے ہین - زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین حکومت کی جانب سے اسکی خاص کوشش رہی کہ لوگ حتے الوسع امور انتظامی مین شریک مشورہ ہوتے جائین انکی پنچایتون کی رائے نہ صرف جرگون کے معاملات مین لی جائے بلکہ عام پالیسی کے وسیع مسائل مین بھی نیز یہہ کہ انکو مزید ذمہ داریان عطا کی جائین سال ۱۹۲۱ء مین کسی قسم کا سیاسی ہیجان پیدا نہین ہوا - بلوچیونکو سیاسی ترقیونکے امکانات کا پورا اندازہ تہا تاہم انہون نے مضبوطی کے ساتھ اسی قدیم نظام کو ترجیح دی جسکے وہ عادی تھے اور جسپر عمل درآمد سے وہ برابر قدم آگے بڑہا رہے تھے اور بیرونی سیاسی حضرات کے ظاہر فریب منصوبون کے پھندے مین نہ آسکے تاہم اسمین ذرا شک نہین کہ اگر مرکزی قوت مین ضعف پیدا ہوگیا اور کوئی موقع ہاتھ لگ گیا تو جنگ آزما بلوچی فوراً اپنی توجہ ہندوستان کے لوٹ کھسوٹ کے جانب منعطف کر دینگے -

سرحد اور رائے عام

سال گذشتہ مین ہندوستانی پبلک سرحد کے انتظامی پہلو سے بہت دلچسپی لیتی رہی - سال گذشتہ کی رپورٹ مین تذکرہ آچکا ہے کہ مسلح کل باشندگان صوبہ شمال مغرب سرحدی پر بہت مرتبہ جرگون نے نہایت خطرناک اور ہولناک طریقے سے لوٹ مار کی وارداتین کی تہین - یہ تمام بے چینی جو سرحد پر پھیل گئی تھی ایک بڑی حد تک سنہ ۱۹۱۹ء کی تیسری جنگ افغانستان کا نتیجہ تھی - مگر اسکے علاوہ اور بھی بہت سی قوتین کام کر رہی تھین

سنہ ۱۴ء جنگ عظیم سے ہر جگہ ایک عام بے اطمینانی کا پھیل جانا۔ جرگون کے ملک مین مفرورین فوج کی ایک بڑی تعداد کا موجود ہونا۔ زمین مین کافی پیداوار نہ ہونے کے باعث روز افزون آبادی کا دائمی اقتصادی مصائب سے دوچار رہنا اور ٹرکی کی جنگی ناکامیون کا جو عکس ہندوستانی سیاسی ہیجان کے آئینہ مین دکھایا جاتا تھا اس سے لامحالہ جوش کا پیدا ہونا تھا اور معلوم ہو چکا ہے کہ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین کم از کم ۶۱۱ وارداتین لوٹ مار کی اضلاع پشاور کوہاٹ۔ بنون اور ڈیرہ اسمٰعیل خان مین ظہور پذیر ہوئین۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزی رعایا کے ۲۹۸ آدمی جان سے مارے گئے ۳۹۲ زخمی ہوئے اور ۴۶۳ انسان چوری گئے۔ اور تخمیناً (غالباً اسمین مبالغہ ہے) ۳۹ لاکھ کی جائداد تلف ہوئی۔ خوش قسمتی سے سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین ان واقعات کی تعداد گھٹ کر ۳۹۱ رہ گئی۔ اس سال ۱۵۳ آدمی جان سے کام آئے ۱۵۷ مجروح ہوئے۔ ۱۵۶ انسان چوری گئے مگر زر مخلصی ادا کرنے پر رہا ہو گئے۔ تقریباً ۲ لاکھ کی جائداد معرض تلف مین آئی۔ ان اعداد سے ظاہر ہے کہ حکومت نے کامیابی سے تاخت و تاراج کی وارداتون مین کمی تو ضرور کر لوی تاہم یہ امر واقعہ ہے کہ پھر بھی رعایائے برطانیہ کو جرگے والون سے بہت تکلیف اور نقصان پہنچتا رہا۔

صوبۂ شمال مغربی سرحدی کا انتظام

انہین وجوہ سے موجودہ ناکافی طریقہ محافظت کے متعلق درشت لہجہ مین اخبارات مین شکایتین چھپنا شروع ہو گئین۔ مالی مشکلات کے ہوتے ہوئے صوبہ سرحدی کے انتظامات کے متعلق جو ایک کثیر رقم دکھلائی گئی اس سے شکایتون مین اور قوت پیدا ہو گئی۔ اسمین شک نہین کہ صوبے کے محاصل سنہ ۱۹۰۲-۳ء مین تقریباً ۴۶ لاکھ تھے اور سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین بڑھ کر ۷۰ لاکھ ہو گئے

مگر اسی زمانے مین اخراجات کے انتظامات مین بھی کافی اضافہ ہوا۔ پیشتر تقریباً ۵۵ لاکھ تھے اور اب ۸۰ لاکھ تھے۔ اس مین شک نہین کہ ۱۹۲۰ء مین محاصل سے اخراجات کی تعداد ۱۰۹ لاکھ سے کچھ اوپر ہوگئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس صوبے کے اخراجات کا بہت بڑا بار خزانۂ شاہی پر پڑ گیا۔ ان حالات کی مخالفت مین بہت وقیع اعتراضات خصوصاً لیجسلیٹو اسمبلی مین وارد کئے گئے مگر معترضین نے اکثر اس امر کو پیش نظر نہین رکھا کہ سرحد کے سے دشوار مقام کا انتظام کفایت اور آسانی کے ساتھ ہونا ممکن العمل کیونکر ہے۔ سرحد پر محافظت کے نام سے جو اخراجات ہوتے ہین انکا مصرف بھی نہین ہوتا کہ وہ سرحد پار والون کی قانون شکنی اور آئے دن کی لوٹ مار سے جو سرحدی اضلاع کے مصیبت زدہ باشندگان پر نازل ہوا کرتی ہے اسکی مدافعت مین صرف ہو بلکہ خود ملکِ ہندوستان کی حفاظت کا کام بھی کافی طور پر اس روپے سے لیا جاتا ہے۔ چونکہ سرحد کی پالیسی کا مسئلہ بارہا اچھالا جا چکا تھا۔ اس لیے اس امر کے تحقیقات ضروری معلوم ہوئی کہ لارڈ کرزن کی رائے کے مطابق جو سرحدی صوبۂ شمال و مغرب پنجاب سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ وہ بدستور اپنی حالت پر رکھا جائے یا اسے مسترد کر دیا جائے۔ ہندوستانی تعلیمیافتہ گروہ مین یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ صوبۂ سرحدی شمال و مغرب کے اضلاع کے باشندے سیاسی ترقیون اور عدالتی انتظامات۔ دونون مین بہت پیچھے پڑے ہوئے ہین کیونکہ ان لوگون کو ایسی گورنمنٹ سے سابقہ پڑا ہے جس کا خاص تعلق کہنا چاہیئے کہ غیر مہذب سرحدی جرگون سے ہے۔

سرحدی صوبے کی کمیٹی انھین وجوہ سے سر شیوا سوامی آئر کے مجوزہ رزولیوشن کی بنا پر ستمبر ۱۹۲۱ء مین گورنمنٹ

آف انڈیا نے ایک کمیٹی مقرر کردی تاکہ صوبۂ سرحدی کے مسئلہ کی پوری تحقیق کرے۔

یہ امید کیجاتی ہے کہ رپورٹ بہت دقیع ہوگی جس سے تعلیم یافتہ ہندوستانی حضرات کو اسبارے مین تشفی ہوجائیگی۔کہ صوبۂ شمال ومغرب سرحدی کا انتظام کیونکر قائم کیا جائے۔

رائے عامّہ اور مسئلہ حفاظت سرحد کے پرشور حالات نے ہندوستان اور افغانستان کے غیر یقینی تعلقات کے ساتھ ملکر ایسی صورت پیدا کردی جس سے قدرتی طور پر سنہ ۱۹۲۱ء مین ہندوستانی تعلیمیافتہ جماعت کی توجہ مسئلہ حفاظت کے متعلق متعدد سالہائے ماسبق کے بہ نسبت زیادہ ہوگئی۔اس توجہ مین اضافہ کا پہلا سبب تو بعض انتہا پسند ممبران خلافت کے یان اسلامزم کے متعلق جارحانہ کارروائیان تھین جنھون نے ان اہل ملک کو جو زیادہ صلح کل تھے تشویش مین ڈالدیا۔ دوسرا سبب مالی مشکلات کا تھا جسکے سبب سے تمام لوگ فوجی و دیگر انتظامی اخراجات کی تخفیف کے جانب مائل تھے۔انہین وجوہ سے سنہ ۱۹۲۱ء مین نہ صرف پبلک پریس مین بلکہ مرکزی مجلس قانونی مین بھی مسئلہ حفاظت کے متعلق بہت سے سوالات پیش کئے گئے۔ایک جانب تو فوجی انتظامات مین شدید کفایت شعاری کی ضرورت پر زور دیا جاتا تھا۔بشرطیکہ اس سے ہندوستان کے مسئلہ محافظت پر کوئی صدمہ نہ پہنچے۔دوسری طرف یہ بھی قوی خیال پیش نظر تہا کہ ہندوستان کے حقوق پورے طور پر تسلیم کئے جائین اور فوج مین "قومیت" کا عنصر غالب رہے۔

سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء مین فوجی اخراجات کی کل منظور شدہ تعداد خرچ ۲ء۶۲ ملین پونڈ یعنے ۲ء۶۲ کرور روپیہ ہے۔

کفایت شعاری کا مطالبہ

مرکزی حکومت کے اخراجات کا یہ اتنا بڑا جز تھا کہ دجود فوجی انتظامات کے متعلق شدید اعتراضات مجالس قانون مین نیز اسکے باہر بکثرت ہونے لگے۔ کفایت شعاری کی دُھن مین جو ایک حد تک قدرتی تھی بہت سے ہندوستانی لیڈر اس واقعہ کو نظر انداز کر گئے کہ دنیا مین کوئی اتنی بڑی آبادی جتنی کہ ہندوستان کی تھی ٹیکس اسقدر کم نہیت خود اپنی محافظت کے لئے ادا نہین کرتی۔ فوجی بجٹ کے متعلق درشت لہجہ مین تنقیدین کی گئین اور تخفیف اخراجات کی ضرورت پر شدید اصرار کیا گیا۔ ذی اختیار حکام کفایت شعاری کی ضرورت کو بھولے نہین تھے بلکہ جہان تک انکی ذمہ داری محافظت ہندوستان کے متعلق اجازت دیتی تھی عمل پر تیار تھے۔

حکومت کی کوششین

ہز اکسلنسی لارڈ ریڈنگ کی کوششون کا نتیجہ یہ نکلا کہ فوجی اخراجات مین کم از کم ۹۴ کروڑ روپیہ کی بچت مالی سال مین دکھلائی گئی بدقسمتی سے جسکی تفصیل دوسرے باب مین آویگی وزیرستان کی ناگہانی چڑھائی مین جس کا سلسلہ عرصہ تک رہا انحیت سے بہت زیادہ روپیہ ضایع گیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نظر ثانی کے بعد فوجی اخراجات کی تعداد سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء مین ۶۵ کروڑ روپے کی ہوگئی۔

عملہ مین تخفیف

فوج مین تخفیف فوراً شروع کردی گئی اور ہندوستان مین قبل از جنگ جو تعداد تھی وہی پھر بحال کردی گئی اس لئے ۱۵ ہندوستانی پیدل فوج کی پلٹنین - انڈین پاینر بٹالین - ۶ انڈین مونٹین آرٹیلری بیٹریز اور ۴۳ سیپرز اور مائینرس کے یونٹ زمانہ زیر تبصرہ مین شکست کرائے گئے۔ ہندوستانی رسالہ کی رجمنٹون کی تعداد مین بھی کمی کیگئی

اور کمی کو ملا کر ۲۰ سے ۲۴ کی تعداد کردی گئی مزید بران یہ انتظام کیا گیا کہ تعداد اور بھی گھٹادی جائے اور سمندر سے ایک رجمنٹ کے واپس آنے پر کل تعداد ۲۱ کردی جائے۔

ایشر رپورٹ

علاوہ ان شکایتون کے جو محافظت ہندوستان کے زیادتی اخراجات کے متعلق تھین سال زیر تبصرہ کے دوران مین اس خیال سے بھی بہت اعتراض وارد کئے گئے کہ ہندوستان اپنی فوجون سے محروم کیا جارہا ہے۔ سال گذشتہ کی رپورٹ مین ذکر آچکا ہے کہ کمیٹی زیر صدارت لارڈ ایشر نے کیا کیا نتائج اخذ کئے تھے۔ اس کمیٹی نے ہندوستانی طریقۂ فوج کے متعلق تحقیقات کی تھی۔ سال گذشتہ ذکر آچکا ہے کہ ایشر کمیٹی کے نزدیک کسی نہ کسی صورت مین شاہی مجلس وزارت کے طریقہ کا جس مین وزیر اعظم سلطنت برطانیہ اور وزرا، نو آبادیات شامل ہوتے ہین تحفظ ضروری تھا نیز یہ کہ اس نظام کے تناسب مسئلہ حفاظت شہنشاہی مین بھی تنظیم پیدا ہوتی جائیگی۔ اس کمیٹی کی سفارشین اصل مین تین بڑے اصولون پر مبنی تھین۔ اول یہ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا ہندوستانی فوجون پر اختیار رہنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ مسئلہ محافظت شہنشاہی کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کی رائے کو پوری وقعت دینا چاہیے۔ تیسرے یہ کہ فوجی پالیسی کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کی رائے کا امپیریل جنرل اسٹاف پر دہی اثر ہونا چاہیے جو دولت برطانیہ کی دوسری گورنمنٹون کا ہوتا ہے۔

ہندوستان مین اعتراضات

سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین ہندوستانی رائے عامہ نے اسکو نہ سمجھا کہ ایشر کمیٹی کے رائے کے مطابق جو خاکہ تیار کیا گیا تھا اور جسکی بنا پر ہندوستانی فوج کل کا ایک جزو مساوی

حیثیت سے ہو جائیگی اسپر ابتک پورا عملدرآمد نہین ہوا تھا - اس غلط فہمی کی بنا پر بہت سے معترضین جو ایشر کمیٹی کے مجوزہ خاکہ کے مطابق طرز حکومت فوجی اور محکمۂ جنگ کے موجودہ اختیارات مین خلط مبحث کرتے رہے - ہمین کوئی شک نہین کہ ہندوستانی سیاسی لیڈر کسی حالت مین ایسی پالیسی کو پسند نکرینگے جس سے گورنمنٹ آف انڈیا کے اختیارات مین جسپر انکو قبضہ کرنیکا جائز حق حاصل ہے ہندوستانی فوجون کے متعلق کمی کا شائبہ بھی ہو -

لیجسلیٹو اسمبلی کا طرز عمل

چنانچہ لیجسلیٹو اسمبلی نے پہلے اجلاس کونسل مین ایشر کمیٹی کی رپورٹ پر بہت توجہ کی - اسمبلی کی جانب سے ایک کمیٹی مقرر ہوئی جسنے رپورٹ کو بغور معائنہ کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسمبلی مین چند اہم ریزولیوشن پیش کیے گئے جن سے بعض اہم فوجی انتظامی مسائل کے متعلق اسمبلی کے نقطہ نظر کا متعین طور پر علم ہوا -

اسمبلی نے اپنی راے یہ ظاہر کی کہ ہندوستان مین فوج رکھنے کی غرض وغایت یہ ہے - کہ بیرونی جارحانہ مداخلتون کی مدافعت کرے اور اندرون ملک مین امن وامان اور تسلط قایم رکھے - ان اغراض کے لیے جسقدر فوج کی ضرورت ہو وہ رکھی جائے اسکی ترتیب - ساز و سامان اور انتظام زمانہ حال کے ضروریات کے مطابق پورے طور پر ہونا چاہیے - مگر دوسرے اغراض کے لیے ہندوستان پر دیگر خود مختار آبادیون سے زائد بار ڈالنا نہ چاہیے اور صرف اونہین شرایط کی پابندی کرنا چاہیے جو ان ممالک مین نافذ ہین -

اسمبلی نے اس اصول کے تسلیم کرنے سے انکار کیا جسے اُسنے کسی قدر غلط فہمی کی بنا پر ایشر کمیٹی کی رپورٹ کا نتیجہ سمجھ لیا تھا - ہندوستان کی فوج سلطنت کی کل مسلح فوج کا ایک جزو ہے - یعنی اسکی مستقل وجداگانہ

ہستی نہین۔ اور یہ کہ ہندوستان کے فوجی وسائل مین اضافہ شاہی ضرورتو کے مطابق ہوتا رہے گا اسکے علاوہ اسمبلی نے سفارش کی کہ یہ قاعدہ بنادینا چاہئے کہ ہندوستان کی فوج سے بجز مدافعت کی صورت کے سرحد کے باہر کام نہ لیا جائے یا شدید ضرورت کی حالت مین گورنر جنرل ان کاونسل سے قبل سے اجازت حاصل کرکے۔ البتہ اس عام کلیہ سے یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ ہندوستانی فوجین سرکار ہند کی اجازت اور سرکار برطانیہ کے خرچ سے سمندر مین گریزن ڈیوٹی انجام دیتی رہین۔ جزئیات کے ذیل مین اسمبلی نے سفارش کی کہ فراہمی اشیاء کی ذمہ داری سروپیر جنرل آف سپلائی کی ہونا چاہیے جو کمانڈران چیف کی فوجی مجلس کا ایک سویلین ممبر ہوگا۔ ہندوستان مین کمانڈران چیف اور چیف آف دی جنرل اسٹاف کا تقرر مجلس وزارت کریگی اور اسکی نامزدگی وزیر ہند بمشورہ سرکار ہند و وزیر جنگ کرینگے۔

فوج کے کمیشنڈ رز جو ہندوستانی فوج کے افسر ہون اُنکا تقرر سرکار ہند کے نامزدگی پر وزیر ہند اسٹیٹ فار انڈیا کیا کرین۔

فوجی ضروریات کی کمیٹی

اس امر کی بھی سفارش کی گئی کہ فوجی صدر مقام کی تخفیف عملہ کی ضرورت پر سرکار ہند غور کرے۔ اور جسقدر جلد ممکن ہو ایک کمیٹی مقرر کرے جسمین غیر سرکاری ہندوستانی صاحبان کی کافی نیابت ہو۔

اس کمیٹی کا فرض ہوگا کہ اپنی رپورٹ مین بہترین طریقہ تحریر کرے جس سے ہندوستانی طبعی حقوق اور خواہشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے شریفانہ طریقہ سے اپنی ملک کی حفاظت مین حصہ لے سکین اور ملک کو پوری ذمہ داری کے ساتھ ذمہ دارانہ حکومت کے لیے تیار کرین جو اب برطانیہ کی

پالیسی کا منصب العین تھا یہ کمیٹی اس امر پر بھی غور کرے کہ ہندوستان کی مالی حالت فوجی اخراجات کے بار اٹھانے کی اہلیت کہان تک رکھتی ہے۔ دوسری خود مختار نوآبادیون کے مساوی برتاؤ اور مرتبہ کے جو دعوے ہندوستان کو ہین انپر نظر کرے۔ نیز ہندوستانی فوج مین کمیشنڈ افسرون کے تقرر کے طریقہ تجویز کرے۔

مذکورہ بالا ریزولیوشن کے دوش بدوش اس اہم خواہش کا بھی اظہار کیا گیا کہ ہندوستان مین شاہنشاہ معظم کی فوج کے ہر شعبہ مین خواہ بحری ہو یا ہوائی ہندوستانیون کی بکثرت بھرتی ہونا چاہیے اور شروع مین کم از کم ہر سال ۲۵ فیصدی کنگز کمیشن شاہنشاہ معظم کی رعایائے ہند کو ملنا چاہیے اسمبلی نے اسکے علاوہ یہ تجویز کیا کہ ہندوستان مین ہندوستانیون کی ابتدائی تربیت کے لئے مناسب آسانیان بہم پہونچائی جائین تاکہ شاہی فوجی کالج سینڈہرسٹ مین داخلہ ہو سکے اور کافی روپیہ جمع ہونے کے بعد ہندوستان مین ایک فوجی کالج سینڈہرسٹ کے نمونہ کا کھول دیا جائے اور اس خیال کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے کہ ہندوستان مین فوج کی دوسری شاخون کے متعلق تربیت گاہین اور مدرس گاہین ضرور قائم کرنا چاہیے۔

اسمبلی نے اسپر بھی زور دیا کہ چونکہ ہندوستان اپنی محافظت کا بار خود اٹھانے کے لیے تیار ہو رہا ہے نیز اقتصادی نقطۂ نظر سے یہ امر بہت ضروری ہے کہ شدید کوشش ٹیریٹوریل فورس کی ترتیب اور اُسکی ترقی کے متعلق کیجائے اور اسمین داخلہ کے لئے ترغیبات بہم پہونچائی جائین۔

ان ریزولیوشنون کی اہمیت

ان ریزولیوشنون کی اہمیت صرف کسی خواہشات کے اظہار پر موقوف نہین ہے

بلکہ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ محافظت کے متعلق تعلیم یافتہ طبقہ مین روز بروز دلچسپی کا اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ ہندوستان مین سالہا سال سے گورنمنٹ پر بے باکی سے یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہندوستانیون کو مردانہ خصوصیات سے محروم کیے جانے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے اور اسی لیے کوئی موقع انکو استعمال اسلحہ کی تعلیم کا نہین دیا جاتا ہے۔ مگر سچ یہ ہے کہ اس قسم کے الزامات جن لوگون نے لگائے ہین انہین نے بحیثیت جماعت کبھی کسی نے جنگی جذبات یا جنگی امور کی جانب میلان خاطر نہین کیا تھا۔ اس سے یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ اعتراض محض سیاسی اغراض سے عائد کیا گیا تھا نہ اسلیے کہ حکومت کی جانب سے اصل مقصد کی جانب کوئی قدم اٹھایا جائے۔

مردانہ جذبات سے محرومی اور محافظت

یہ واقعہ ہے کہ مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارم کے آغاز سے پہلے پیشتر ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ مین فوج کے انتظامی معاملات یا ہندوستان کے مسئلہ محافظت سے کبھی دلچسپی کا اظہار نہین کیا گیا تھا۔ یہ مسائل ہمیشہ معمولی سیاسی زندگی سے علیحدہ سمجھے جاتے تھے۔ اسمین شک نہین کہ کچھ تو اس طرز عمل کا ہندوستانی سیاسی لیڈرون کی لاپروائی کی قدیم عادت تھی اور کچھ اسلیے کہ اونکا انہماک دیگر مسائل مین تھا جس سے وہ زیادہ متاثر تھے۔ اسلیے گورنمنٹ آف انڈیا نے جمہور کو جن کا آئے دن ملک شکار ہوا کرتا تھا بیرونی جارحانہ خطرات سے پورے طور پر آگاہ نہین کیا۔ غرض جو کچھ بھی ہو اب طبائع مین انقلاب پیدا ہو گیا تھا۔ ایک حد تک تو ۱۹۲۱ء کی لیجسلیٹو اسمبلی کے مباحثہ کے سبب سے اور زیادہ تر اس رجحان طبائع سے جسکا اظہار جرح [illegible] کے ساتھ ان مباحث سے ظاہر ہوا۔ ہندوستانی تعلیم

وقت بہت دل خواہش اس امر کی پیدا ہوگئی کہ ملک کے لوگ بجائے اسکے اور رضاکار سپاہی کے حق کرنے مین خود شرکت کرے گورنمنٹ نے اس خواہش کا آگے بڑھکر خیر مقدم کیا۔

اشاعت سب سے پہلے باضابطہ کوشش اس امر کی کیگئی کہ داز داری کی دیوار ڈھادی جائے جو گذشتہ زمانے مین فوجی معاملات کا حصار کیے ہوئے تھی چنانچہ اب جن معاملات سے پبلک کو دلچسپی ہے ان واقعات کی اشاعت اخبارات کے ذریعہ سے کیجاتی ہے اور اخبارات کے ذریعہ سے پبلک کو واقفیت ہوتی رہتی ہے۔ علاوہ برین حقیقی کوشش ہندوستانیون کی ٹیرٹیوریل فوج قائم کرنے کے لئے جسکی بنیاد قابل اطمینان اصولون پر ہے کی گئی۔ اس امر پر خاص توجہ کی گئی کہ وہ رکاوٹین ہٹا دیجائین جنکی وجہ سے فوج تحفظ ہند مین زمانہ جنگ مین کم ہوئی تھی۔

ٹرٹیوریل فورس اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انڈین ٹرٹیوریل فورس کا آغاز امید افزا صورت سے ہوا ہے ممالک متحدہ مین سکنڈ راجپوت لائٹ انفنٹری کی (ٹرٹیوریل فورس) بٹالین کی بھرتی ہو رہی ہے اور یہ یقین کیا جاتا ہے سنہ ۲۳-۱۹۲۲ء مین کم از کم دو "یونٹ" اس رقبہ سے تیار ہوجائینگی صوبۂ پنجاب مین ٹرٹیوریل فورس بٹالینس نمبر ۲۵ پنجابی اور نمبر ۶۲ پنجاب کی موجود ہین صوبۂ مدراس مین نمبر ۳، کرناٹک انفنٹری کی ٹرٹیوریل فورس بٹالینس موجود ہین اور اس کثرت سے درخواستین آئین کہ دوسری بٹالین قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ ۷۵ انفنٹری کے لیے ایک ٹرٹیوریل فورس بٹالین تیار کی گئی ہے اور اسکی تعلیم فورا شروع ہونیوالی ہے۔ وہ اور بھی تعریف

ایک نمبر ۹ بکر ہانگ لائٹ انفنٹری کی ٹریٹوریل فورس بٹالین اور دوسرے نمبر ۲ والا جایا دلائٹ انفنٹری کی ٹریٹوریل فورس بٹالین کی تجویز پیش کی گئی ہین۔ اور یہ طے ہے کہ آیندہ مالی سال کے اندر مکمل ہو جائیگی۔ صوبہ بمبئی مین نمبر ۱۰۳ مرہٹہ لائٹ انفنٹری اور بمبئی پاینرس کی ٹریٹوریل فورس بٹالینس موجود ہین صوبہ برہما اور بنگال مین نمبر ۷۰ برہمن انفنٹری اور نمبر ۹۴ رسلس انفنٹری کے ٹریٹوریل فورس بٹالین مین علی الترتیب بھرتی ہو رہی ہے۔

یونیورسٹی ٹریننگ کور

یونیورسٹی ٹریننگ کور کی ترتیب نہایت مستعدی سے عمل مین لائی جا رہی ہے بمبئی کلکتہ اور رنگون مین بٹالینس موجود ہین۔ لاہور۔ پٹنہ۔ اور بنارس مین کمپنیان قایم ہین۔ یونیورسٹی کور کی ترتیب انگلستان کے آفیسرس ٹریننگ کور کے نمونے پر کیجاتی ہے۔ تعلیم کی یہ صورت اختیار کی گئی ہے کہ ہفتہ مین دو مرتبہ یونیورسٹی کے ٹرم کے اندر دیجاتی ہے اور سال مین تھوڑے دنون کے لیے کیمپ بھی قائم کئے جاتے ہین۔

شاہی عہدہ ہائے کمیشن

سال کے اندر شاہی کمیشن کے عہدہ، ہندوستانی نوجوانون کو بکثرت ملتے رہے اخبارات مین نکتہ چینی ہوئی ہے کہ شاہی کالج سنڈھرسٹ مین اسقدر کم تعداد ہندوستانیون کی کیون داخل کی گئی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ دو برس مین ۲۵ کیڈٹ یہان حاصل کئے گئے افلاس تجربہ کی راہ مین جو مشکلین حائل رہین انکو دیکھتے ہوے جو ترقی ہوئی وہ کسی طریقے سے ناقابل التفات نہین گورنمنٹ آف انڈیا ہندوستانیون کو مزید کمیشن دینے کے لیے پورے طور پر تیار ہے۔ بشرطیکہ یہ آزمایش کامیاب ثابت ہو۔ مگر جیسا کہ سر گاڈفرے فل

نے لیجسلیٹو اسمبلی مین کہا تھا کہ اس بات کا تجربہ کرتا ہے کہ ہندوستانی افسر جوان شاہی کمیشنڈ آفیسرز کی ماتحتی مین کیونکر کام کرتے ہین - آیا نوجوان اشخاص محنت اور غیر دلچسپ کام کو صلح کے زمانے مین برداشت کرینگے جسکے بغیر قابلیت ممکن نہین -

اور آیا وہ لوگ اپنے انگریز ساتھیون کے ساتھ روزمرہ کے بے مزہ کامون اور انعامات مین حصہ لینا پسند کرینگے - اس سلسلہ مین یہ امر قابل لحاظ ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی نے دوران مباحثہ مین اس سفارش سے انکار کردیا کہ ۲۵ فیصدی سالانہ سے زیادہ ہندوستانی رعایا شاہی کمیشن مین حصہ پاوے اور اس ترمیم کو نامنظور کردیا کہ آیندہ سالون مین ہندوستانیون کی تعداد برابر بڑھتی رہے -

اندرونی حالات کا پبلک کی رائے پر اثر

فوج تحفظ ہند کی تحریک کو جو روز افزون مقبولیت حاصل ہے نیز تعلیم یافتہ طبقہ مین مسئلہ حفاظت ملک سے متعلق جو دلچسپی پیدا ہو گئی ہے، اسکا ایک سبب سال زیر تبصرہ کے دوران مین ملک کی فضا کا غیر مطمئن رہنا بھی ہوا ہے - اس مبحث پر تفصیلی گفتگو کسی دوسرے موقع پر آویگی یہان اسقدر کہنا کافی ہے کہ صلح جو باشندگان ہندوستان مین بلوؤن اور بدامنیون کی وجہ سے فوجی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے تاکہ شورش کے زمانہ مین خلاف قانون اور اشتدادی فرقے کے مظالم سے اپنے تئین محفوظ رکھ سکین - ملا بار مین جو خوفناک بلوے موپلون نے کیے اُنسے خصوصیت کے ساتھ بہت لوگ متاثر ہوئے - اس بدامنی کے جو سیاسی اسباب تھے انکا تبصرہ ہم دوسرے باب مین کرینگے - ہمکو یہان اسکے صرف

دنگی پہلو کو پیش کرتا ہے جن سے جنوبی ہندوستان مین فوج کی قدر و منزلت ہزارہا ان
آدمیون کی سمجھ مین آگئی بلکہ واقعہ یہ ہے کہ بہتون کو اُسنے یہ ترغیب دی کہ قانون
اور تسلط کے ہمنوا ہو کر ٹریٹوریل فورس مین شریک ہو جائین۔

بغاوت موپلہ ملا بار مین بلوے کا سبب تحریک خلافت کی شورش تھی جسکی اشاعت جوشیلے موپلاؤن مین کی گئی تھی۔ اس بغاوت نے شروع ہی سے نہایت خوفناک صورت اختیار کی۔ باغیون نے کوشش کی کہ مکمل طور سے قانون اور امن عامہ کو اُٹھا دین اور ملا بار مین ایک آزاد سلطنت خلافت قایم کر دین۔ نہایت عجلت سے انھون نے کل آبادی کو خوفزدہ کر دیا۔ سبے تمار قتل کئے اور مقامی ہندوؤنکو جبریہ بے دھرم کر دیا بغاوت کی شروع مین بعض متفرق یوروپین اور پولیس کے آدمیون سے انکو چند رائفل اور بندوقین ہاتھ لگ گئی تھین انکے سوا انکے پاس آتشین ہتیار چند ہی تھے۔ یہ لوگ زیادہ تر تلوارون سے مسلح تھے۔ مگر ملک ان چھوٹی ٹولیون کی عیاری کے لئے موزون تھا اور اسی پر انہون نے عمل کیا۔ گھنے جنگل مین ایک دوسرے سے بالکل ملی ہوئی زراعت نے انکے لیے جھاڑی کا خوب کام دیا قتل و غارتگری کے بعد اطمینان سے واپسی کا موقع حاصل تھا۔

تعلقہ جات ایرناڈ اور ولووانڈ گویا اس طوفان کے مرکز تھے۔ مگر ایک وقت مین یہ خوف بھی پیدا ہو گیا تھا کہ ان مصائب کو بہت زیادہ وسعت ہو جائیگی۔ نیلگری پہاڑ کے جنگلی نشیبی مقامات بھاگی ہوئی چھوٹی چھوٹی جماعتون کو پناہ دیتے تھے جس سے انکا نکلنا صرف فاقہ کشی کی حالت مین ممکن تھا۔

بغاوت کا زمانہ وسط اگست مین ملا بار کی حالت بہت نازک ہو گئی

اور کالیکٹ سے فوجی کمک روانہ کی گئی۔ ۲۰ اگست کو کھلم کھلا بغاوت تیرورانگاڈی کے مقام پر شروع ہو گئی جہاں پولیس نے فوج کی مدد سے اسلحہ کی تلاشی لی تھی۔ ملاپارم کے مقام پر ایک ٹکڑا فوج کا علیحدہ ہو گیا اور تیروران گاڈی کی فوج کو واپسی میں لڑ کر اپنا راستہ صاف کرنا پڑا۔ ۲۸ اگست کو جو فوج ملاپارم میں محصور ہو گئی تھی اسکو بنگلور اور کالیکٹ کی فوج نے رہائی دلائی۔ تمام تعلقے ایرناڈ اور ولوواناڈ میں بغاوت پھیل گئی تھی باغی بلا امتیاز قتل و آتش زنی میں مشغول تھے اور ہندوؤں کو زبردستی تبدیل مذہب پر مجبور کرتے تھے پہلے تو امکانی کوشش اس امر کی کی گئی کہ ضلع مدراس میں جو فوج موجود تھی اسکی مدد سے صورت حال کا مقابلہ کیا جائے۔ ایک معتدل صورت مارشل لا کی جاری کی گئی اور مسلح پولیس کی خاص فوج تیار کی گئی۔ بعض جگہ ٹیرٹیریل فورس نے انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے بیش قیمت مدد دی۔ اکتوبر کے شروع تک یہ کوشش رہی کہ بغاوت کے مقامات کو محدود رکھا جائے چنانچہ فوجیں مناسب مرکز دن پر تقسیم کر دی گئیں اور جہان کہیں باغیوں کے گروہ ملے انکا تدارک فوج کے متحرک دستوں سے کیا گیا۔ ان کوششوں میں ایک حد تک کامیابی ہوئی اور بدامنی کا اثر ونیاڈ اور دریائے بلیپور کے شمال تک روک دیا گیا۔ مگر باغیوں کی تعداد بغاوت زدہ مقامات پر بہت زائد تھی راستہ کی دشواریاں سخت تھیں اور پھر یہ بھی واقعہ ہے کہ خواہ از خود خواہ باغیوں کی تخویف سے کل ملک کھلم کھلا دشمنی پر آمادہ تھا اسلئے یہ ضروری تھا کہ معاملات کو سلجھانے کے لئے مزید فوج طلب کی جائے۔

بغاوت کا فرد ہونا

وسط اکتوبر میں مزید مدد آگئی اب چار بٹالین ایک پیک توپ خانہ۔ ایک سیکشن آہن پوش

توپین اور دیگر ضروری سامان موجود تھا۔ مارشل لا بھی زیادہ سخت صورت مین جاری کیا گیا جسکے سبب سے صورت حال پر فوجی حکام نے بہ آسانی قابو حاصل کرلیا۔ اب یہ ممکن ہوگیا کہ متاثر مقامات پر پورے طور پر باغیون کے علاقہ مین گھساؤ پھر شروع کیا جائے اس گھساؤ کا نتیجہ ابتداءً تو زیادہ اچھا نہ نکلا اسلیے کہ باغیون نے زیادہ تر مقابلہ سے گریز کیا اور پہاڑیون پر چلدیے لیکن ہنگامہ کے ختم ہوتے ہوتے کل باغی علاقہ کو پانچ حصون مین تقسیم کردیا گیا۔ ہر حصہ کو ایک بٹالین فوج کی دیدی گئی کہ اُس حلقہ کے باغیون سے نپٹ لے یہ امر بہت جلد محسوس ہونے لگا کہ بغاوت کی کمر ٹوٹ گئی ہے بہت سے باغیون نے خود کو حوالہ کردیا۔ پہاڑون پر اُنکی ناکہ بندی کی گئی بعض لڑائی کے قصد سے باہر نکل آئے اور بعضون نے اطاعت قبول کرلی۔ سال کے خاتمہ پر بخوبی تسلط بحال ہوگیا تھا۔ ۲۵ - فروری سنہ ۲۲ء کو اسقدر قابل اطمینان حالت ہوگئی کہ مارشل لا اُٹھا لیا گیا اور کل زاید فوج بہ استثنا ایک بٹالین کے ہٹالی گئین۔

فوج کا رویہ

سپاہ کے سر نہایت ہی دشوار کام آپڑا تھا۔ لیکن جس طریقہ سے اُسنے یہ کام انجام دیا وہ حد توصیف سے مستغنی ہے ملکی اور فوجی حکام مین پوری طرح اتحاد عمل رہا۔ یہی وجہ ہے کہ نسبتاً اسقدر قلیل مدت مین بغاوت فرو ہوگئی۔

ہنگامہ کی سختی اور شدت کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ ایک رات کو مقام پانڈی کڈ پر حملہ ہوا مذہبی دیوانون کی ایک ٹکڑی علی الصباح گورکھا کمپنی پر چڑھ دوڑی اور ۲۰ آدمیون کو ہلاک کر ڈالا اور اپنے ۲۵۰ آدمیون کی جان کھونے کے بعد کہین جاکر یہ ٹکڑی پسپا ہوئی۔

بلوہ کے فرو کرنے مین فوج کے کل ۴۳ آدمی جان سے مارے گئے اور ۱۲۶ زخمی ہوئے - مولپون کے تین ہزار سے زائد آدمی مارے گئے اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اُنکے مذہبی احساسات کو کسقدر سخت برانگیختہ کر دیا گیا تھا - اس خوفناک بغاوت کے فرو کرنے مین جو تدبیرین گورنمنٹ نے اختیار کی انکو لوگون نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا - انتہا پسند ہندوستانی اخبارون مین بھی صرف چند شکایتین شایع ہوئین البتہ ایک رنجیدہ واقعہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء کی رات مین پیش آگیا - قیدی جو مقامات بغاوت سے بلاری جیل مین قید رکھے جانے کی غرض سے ریل مین جارہے تھے وہ دم گھٹ جانے کی وجہ سے مر گئے - اس کی تحقیقات ایک خاص کمیشن نے کی جسکی رپورٹ ہنوز زیر غور ہے بدقسمت باغیون کے خاندان اور ورثا کو ازراہ ترحم الاؤنس دیا گیا - بحیثیت مجموعی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس خوفناک بغاوت موپلا سے عام لوگون کے دلون مین اسکا یقین پیدا ہو گیا کہ قانون اور امن عامہ کا آخری انحصار فوجی قوت ہی پر ہے اور دلون مین پورے طور پر یہ امر ذہن نشین ہو گیا کہ ایک خیر خواہ کارگزار اور باقاعدہ فوج کی شدید ضرورت ہے -

رائے عامہ کی تعلیم

فوجی نقطہ نظر سے سنہ ۱۹۲۲ء مین غالباً سب سے زیادہ امید افزا علامت یہ تھی کہ بعض ممبران مجلس لیجسلیٹو اسمبلی اس امر پر مستعد ہو گئے کہ بجد توجہ محنت اور جانفشانی کے ساتھ ہندوستانی فوج کے مسئلہ کی تحقیقات کرین گے جس مین اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہندوستان کی رائے عامہ کو ہندوستان کے مسئلہ محافظت کی اصلیت سے واقفیت ہو جائیگی - اسکا ذکر ہو چکا ہے کہ جب لیجسلیٹو اسمبلی کے ریزولیوشن کے مطابق ایک کمیٹی ان مسایل کی تحقیقات کے لیے مقرر کی گئی ہین

ہندوستانی منتخب شدہ ممبرون کی تعداد کافی تھی - اسکے اجلاس نے کافی دلچسپی پیدا کردی - امپیریل ڈفنس کمیٹی نے جو سب کمیٹی سفارشون پر غور کرنے کے لئے مقرر کی ہے اسمین کوئی شک نہین کہ اسکے فیصلہ سننے کے لئے پبلک نہایت شوق سے منتظر ہے -

سپاہیون کی بہبودی

سال زیر تبصرہ کے دوران مین ہندوستانی افسر اور سپاہیون کی بہبودی کے متعلق بہت توجہ کی گئی ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز نے اپنے زمانہ قیام ہندوستان مین ایک فوجی کالج کا افتتاح بمقام دہرہ دون کیا - اسمین تعلیم انگریزی پبلک اسکول کے طرز پر ہوگی اور سینڈہرسٹ کالج مین بھرتی کے لیے طلبا یہان تیار کیے جاوینگے ہزرائل ہائینس نے بمقام دہلی ایک اور کالج کا سنگ بنیاد رکھا جسکا نام کچنر کالج رکھا جائیگا تجویز ہے کہ اسمین ہندوستانی افسرون کے لڑکون کی تعلیم ہائی اسکول کی تعلیم کے طرز کی ہو - ہندوستانی سپاہیون کے لڑکون کی تعلیم کا انتظام کنگ جارج شاہی ہندوستانی فوجی اسکول مین ہے - ان نامون کے دو مدرسون کے سنگ بنیاد ہزرائل ہائینس نے آغاز ۱۹۲۲ء مین بمقام اورنگ آباد سرائے اور جالندھر مین رکھے علاوہ برین سپاہیون کے لیے باقاعدہ نظام مرتب کیا گیا ہے جسے وہ اپنے فرائض کیا بحیثیت سپاہی اور کیا بحیثیت شہری دونون قسم کے پوری طرح سمجھ سکین - ۱۹۲۱ء مین انڈین آرمی ایجوکیشنل کور کی تیاری کی منظوری دی گئی اور امید کیجاتی ہے کہ تھوڑے دنون مین اُن اشخاص کی شخصیت سے جنھون نے بلگام اسکول مین تعلیم پائی تھی دوسرے لوگ متاثر ہون ان سہولتون کے اضافہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سپاہیون کے لیے اعلی تر معیار تعلیم کی مانگ ہوگی اس مقصد کے

حصول کے لیے ہندوستانی فوج کے تعلیم یافتہ ماہرین ہی کی صرف ضرورت نہوگی
بلکہ رجمنٹ کے اشخاص کے اتحادِ عمل کی بھی احتیاج ہوگی۔
شروع مین ترقی بہت سست ہوگی اور نئے اسکیم کے عمل درآمد کے
متعلق بہت کچھ کمینڈنگ افسر کے اختیارات تمیزی پر حصر کرنا ہوگا مگر انھین صورتون
پر اگر چند سال تک مستعدی سے خوش نیتی اور سمجھ کے ساتھ عمل کیا گیا تو
اس سے ہندوستانی سپاہیون کی قدر مین بہت کچھ اضافہ ہوجائیگا۔
اسی طرح سے ہندوستان مین جو انگریزی فوج رہتی ہے اُسکے طریقہ تعلیم مین
ترقی دیگئی ہے۔ یہ اصول عموماً مان لیا گیا ہے کہ رجمنٹل افسرس اور نان کمیشنڈ
افسرس اپنے آدمیون کی تعلیم اور ترتیب کے ذمہ دار رہین۔ ان ذریعون سے
یونٹون مین بہت عمدہ کام ہورہا ہے۔ آرمی ایجوکیشنل کور کے تعلیم یافتہ شخاص کے
لیے میدان بہت وسیع ہے کہ رجمنٹل افسران کو ہدایتین دین اور کام کی کمی کو پورا
کرین مگر جب تک آخرالذکر پوری کوشش نکرین تعلیمی تقسیم عمل کا کام پورا نہین
ہوسکتا۔ رجمنٹل افسرون کا تعلیمی کامون مین اتحادِ عمل ایک نئی اہمیت
رکھتا ہے خصوصاً ایسی صورت مین جبکہ مالی مشکلات کی بنا پر اندیشہ کیا جاتا
ہے کہ فوجی تعلیمی کور کی تعداد مین کمی کردیجائے۔
جیسا کہ تذکرہ آچکا ہے۔ ایشر کمیٹی کی رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ
ہندوستان مین فوجی مسائل کے دائرہ کا ذکر "جنرل اسٹاف کے تخیل" سے
ہونا چاہیے لیکن ہندوستانیون نے اسکو بالکل بے توجہی سے سُنا ہے اسکا سبب
کچھ تو یہ ہے کہ بدقسمتی سے حکومت اور تعلیم یافتہ فرقے کے درمیان تعلقات
کشیدہ ہین جن کے اسباب بعض تو بیرون ہندوستان سے متعلق ہین
اور بعض خانگی جسکی تفصیل دوسرے باب مین آویگی۔ تاہم نفس اُس

تاسف انگیز واقعہ کو تو ملحوظ رکھنا ہی چاہیے۔ کہ مسلسل بد قسمتی کے واقعات سے ہندوستان اور بعض دوسرے اقطاع دولت برطانیہ کے درمیان رشتۂ ارتباط پر برابر برا پڑتا رہا ہے۔

۱۹۲۱ء کی شاہی کانفرنس ان تمام دشواریوں پر نظر رکھتے ہوئے جن مین نمبر اول اس دشواری کا تھا کہ نوآبادیون مین ہندوستانیون کے حقوق و مرتبہ کا کوئی معیار تعین نہ تھا۔ یہ بات بالکل قدرتی تھی کہ ۱۹۲۱ء کے شہنشاہی کانفرنس کے نتیجہ کے متعلق ہندوستانیون کی آنکھین جس ذوق و شوق سے لگی ہوئی تھین اس پر ملک کے اندرونی مسائل بھی اس معاملہ مین غالب نہ آسکے۔ اس کانفرنس کے روبرو ہندوستان کے حقوق پُر زور طریقہ سے پیش کئے جانے والے تھے قبل از جنگ اس کانفرنس کی حیثیت محض مشورہ دینے والی کے تھی۔ مگر اب یہ بات نہ تھی۔ اب اسکو شاہی کیبنٹ کا مرتبہ حاصل ہے اسلئے کہ اب اسکے توسط سے سلطنت کے اہم امور مین ایک متفقہ اور متحدہ رائے پیش ہوتی ہے دوسرے الفاظ مین کہا جاسکتا ہے کہ شاہی مجلس کی حالت ایک خیالی منصوبہ انتظامی شکل کی باقی نہین رہی بلکہ اب اسکی حیثیت ایک اہم جماعت کی کارکن مجلس کی سی ہوچلی ہے۔

خوش قسمتی سے ہندوستان کے نمایندہ ایسے تھے جو بہ احسن وجوہ ہندوستان کی وکالت قوت۔ اعتدال اور متانت کے ساتھ کرسکتے تھے علاوہ مسٹر مینٹگو کے جنکی شہرت بحیثیت محب ہندوستان اس ملک کی سب سیاسی جماعتین تسلیم کرتی ہین۔ ہندوستانی نمایندون مین آنریبل مسٹر سری نواس شاستری جو کچھ عرصہ کے بعد پریوی کاونسل کے ممبر ہوگئے اور ہز ہائینس

مہاراجہ آف کچھ شامل تھے۔ ارکان وفد کی تقریر نیز شخصیت دونون نے نہایت
عمدہ اثر ان امور پر ڈالا جسکی وکالت کرنا منظور تھی۔

ہندوستان کے اس دعوے کو۔ کہ اسکے باشندون کو بھی دوسرون کے مساوی ہی حقوق ملنا چاہیے۔ خاص تقویت مسٹر شاستری کی معجز بیانی اور اُنکے والی ملک رفیق کار کن معاملہ فہمی سے پہونچی بحث و مباحثہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ نوآبادیون مین ہندوستانیون کے مساوات حقوق نے ترقی کا ایک قدم اور آگے بڑھایا۔

امپیریل کانفرنس نے گو اس اصول کی پھر تصدیق کی کہ برطانیہ کامن ویلتھ کی ہر قوم کو اپنی آبادی کی ترکیب پر پورا اختیار حاصل رہنا چاہیے تاہم اُسنے اس امر کو بھی تسلیم کیا کہ "دیگر نوآبادیون مین ہندوستانیون کی جائز سکونت گزینی کی راہ مین جو دشواریان حائل ہین، وہ ہندوستان کے اُس مرتبہ کے بالکل منافی ہے، جو اُسے سلطنت برطانیہ کے ایک پورے رکن ہونے کی حیثیت سے حاصل ہین۔

اسلیے کانفرنس نے اس زمانے کا اظہار کیا کہ "سلطنت کے استحکام کے خیال سے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے ایسے ہندوستانیون کے حقوق شہریت تسلیم کئے جائین" وزیر نوآبادیات نے بھی اس رائے سے اتفاق کامل کا اظہار کیا اور کہا کہ میری رائے مین تو سلطنت برطانیہ کا مطمح نظر صرف یہی تھا۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے بیان کیا کہ ایسے اصولون کا نفاذ بتدریج نہایت احتیاط سے کیا جاتا ہے۔ مگر انہون نے امید ظاہر کی کہ جو کچھ مشکلات اُنکے عمل درآمد مین پیش آوینگے اُنپر قابو حاصل کرلیا جائیگا بدقسمتی سے جنوبی افریقہ کے نائبین نے اس ریزولیوشن کے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ انکا انکار اگرچہ

دہان کے سکونت گزین ہندوستانیون کی تعداد کو دیکھتے ہوئے مایوس کن ہی تاہم اس انکار کو ہرگز قطعی نہ سمجھا جاہئے۔ کانفرنس مین چھ سلطنتون کے نمائندہ موجود تھے جسمین سے پانچ نے اس ریزولیوشن کو منظور کرلیا۔ یہ یقینی ہے کہ استداد زمانہ کے ساتھ اختلاف کرنے والے چھوٹے کی پوزیشن خود کمزور ہوجائیگی۔ علاوہ برابین یہ امر واقعہ ہے کہ آیندہ سے اس معاملہ کے متعلق گفت وشنود براہ راست درمیان گورنمنٹ آف انڈیا اور یونین گورنمنٹ کی ہوگی۔ اس سے اس امر کا اطمینان ہوتا ہے کہ اول تو یہ مسئلہ یونہین پڑا نہ رہجائیگا دوسرے یہ کہ شہنشاہی نقطہ نظر سے کم از کم یہ اصول تو طے ہو ہی گیا ہے۔ ۱۹۲۱ء کے امپیریل کانفرنس کی اہمیت کے اندازہ کرنے مین یہ امر ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کے نمایندون نے اُسی قدر حصہ لیا جسقدر کہ دوسری نوآبادیون کے نمایندون نے لیا تھا۔ اسمین شک نہین کہ جہانتک اس کانفرنس کا تعلق تھا ہندوستان نے شاہی تعلقات کے سلسلہ مین نوآبادیون کے حقوق حاصل کرلیے۔

یہ پیش خیمہ ہے کہ آیندہ خانگی امور مین بھی ہندوستان اپنا وقار حاصل کرلیگا۔ اس تغیر حال کا اثر ریزولیوشن مذکورہ بالا مین صاف جھلک رہا ہے جسکے بموجب باستثناء جنوبی افریقہ کے نمایندہ کے تمام نائبین نوآبادیات نے نہ صرف اپنے اپنے علاقہ کے سکونت گزین ہندوستانیون کے لیے اصول شہریت فراخ دلی کے ساتھ تسلیم کرلیے۔ بلکہ صاف طور پر سلطنت برطانیہ مین ہندوستان کے جدید مرتبہ اور اُسکے اس دعوے کو کہ وہ کل حقوق متعلقہ سے آیندہ مستفید ہوگا بھی تسلیم کرلیا۔

باب دوم

تحریک ترک موالاۃ کی ابتدائی تاریخ

تحریک ترک موالاۃ کی اہمیت

گذشتہ دو رپورٹون مین سلسلۂ اس تحریک کی پیدایش اور ابتدائی ترقی کا تذکرہ آچکا ہے جسکی نسبت مسٹر گاندھی کے نام کے ساتھ کیجاتی ہے ہمکو معلوم ہوچکا ہے کہ نام نہاد رولٹ بل کی مخالفت مین تحریک مقاومت مجہول کی اشاعت کرکے یہ عجیب و غریب شخصیت ہندوستانی سیاسیات کے صف اولین مین کیونکر آگئی اس سے بھی ہم بے خبر نہین کہ اسی تحریک نے ۱۹۱۹ء مین ایک چنگاری کا کام دیا جس سے صوبۂ پنجاب مین ایک آگ مشتعل ہوگئی - آخر مین خود محرک نے اس تحریک کو اپنی کوہ ہمالہ جیسی عظیم الشان غلطی سے موسوم کیا - اس عبرتناک واقعہ نے جو خطرناک نتائج چھوڑے انکا تذکرہ آچکا ہے - فوجی منافرت قومی خودداری کی پامالی کا احساس نیز اقتصادی مصائب اور بعد از جنگ کی بے چینیون نے ہندوستان کی سیاسی فضا کو ۱۹۱۹ء و ۱۹۲۰ء مین تیرہ و تار کردیا - علاوہ برین ہمنے اسکو بھی نوٹ کیا ہے

کا آخر الذکر سال مین ایک اور پیچیدگی پیدا کرنے والا معاملہ ظہور پذیر ہوا جس سے
ملک کی پبلک لایف مین اور بھی انتشار پھیل گیا۔ مسلمانون کے جذبات
اس خوف سے سخت مشتعل ہوگئے کہ سلطنت عثمانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائینگے
غرض فضا ایسے مشتعل جذبات سے بھری تھی کہ مسٹر گاندھی نے تحریک ترک
موالاۃ کا آغاز کیا جسکے ابتدائی منازل کی مختصر کیفیت اور ہندوستان کے
حالات سنہ ۱۹۲۰ء کی رپورٹ مین تحریر کئے گئے ہین۔ سنہ ۱۹۲۱ء مین اس تحریک
نے جمہور کی توجہ اپنی جانب منعطف کی اس پر بڑے زور و شور سے رد و
قدح ہوئی اور بہت ہی غیر متوقع مختلف صورتین اُسنے اختیار کین۔ اب ایسا
مواد موجود ہے۔ جس کی بناپر پورا حال معرض تحریر مین زیادہ تکمیل کے ساتھ
آسکتا ہے اور جس سے اسکے اصول عمل اور نتائج معلوم ہو سکتے ہین سنہ ۱۹۲۱ء
مین ہندوستانی معاملات مین جو اہمیت اس نے حاصل کی اسکی بناپر
کسی معذرت کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اگر کسی قدر تفصیل کے ساتھ
اسکے عروج و ترقی کے حالات بیان کئے جائین گو بعض حالات کسی قدر
زمانۂ زیر تبصرہ سے علیحدہ جا پڑتے ہین۔

تحریک ترک موالاۃ کی اخلاقی بنیادین

اس امر کو بخوبی ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ کل تحریک ترک موالاۃ ابتدا مین ایک متعین اصول بنیاد تھی جس کا انحصار
خصوصیات اس کے بانی کی ذات سے متعلق تھے جو غالباً آیندہ زمانے
مین ایک مشہور مقلد کاونٹ ٹالسٹائے متوفی کے تسلیم کئے جائین گے
واقعی اس امر کی ضرورت ہے کہ مسٹر گاندھی کی زندگی کے کچھ حالات بیان
کئے جائین تاکہ انکی شخصیت اور تحریک ترک موالاۃ کے سمجھنے کی کنجی ہاتھ مین

آجائے ورنہ یہ سمجھنا ناممکن ہے کہ مسٹر گاندھی نے جوش روحانیت کے باوجود ایسی تحریک کی بناڈالکر کیونکر تدریج اپنے ملک اور اپنی ذات کو بے حد حساب نقصان پہنچایا جسکے نتائج نے بدقسمت ہندوستان کو بدامنی کے کنارے خطرناک صورت میں پہنچادیا۔ اس امر کے یقین کرنے کے وجوہ ہین کہ تحریک ترک موالاۃ کے سلسلہ مین غیر معمولی تعداد مین مختلف پروگرام جسقدر تیار کئے گئے انکی بنیاد راستبازی اور خلوص نیت پر تھی۔ اصلی بانی تحریک کا مطلب یہ تھا کہ کسی طریقے سے پبلک کی تائید حاصل ہوجائے جس کا صاف مطلب ٹالسٹائین نمونے پر قوم کو دوبارہ پیدا کرنا تھا۔ اگر اس کا اظہار پیشتر کیا جاتا تو غالبًا ناکامی ہوتی۔

مسٹر گاندھی کے خیالات

مثل اپنے استاد ٹالسٹائی کے جن سے ان سے خط وکتابت رہا کرتی تھی مسٹر گاندھی کا عرصہ سے یہ عقیدہ تھا کہ عرف مین جس شئے کو تہذیب زمانۂ حال کہا جاتا ہے اس نے انسان کو اسکی حقیقی فطری زندگی سے بالکل علیحدہ کردیا ہے۔ انیسوین صدی کی سائنس کے ایجادون کی بناپر جو آئے دن قدرتی اسباب پر قابو حاصل کرکے معاشری اور اقتصادی وسیع ڈھانچہ تعمیر کیا جارہا تھا وہ بالکل خراب ہے۔ ہر فرد انسانی کے لئے یہ ایک بار ہے جو اس کا دم گھوٹے دیتا ہے۔ اسے وہ دبا جاتا ہے اور اسکے فطری شریف ترین جذبات مٹتے جاتے ہین مسٹر گاندھی نے ان اصول سے یہ نتائج اخذ کئے کہ مغربی تعلیم دماغون کو غلام بناتی جاتی ہے ڈاکٹر اخلاقی انحطاط مین معین ہوتے ہین۔ شفاخانے پاپ اور گناہون کی اشاعت گاہ ہین۔ قانونی عدالتین اور قانونی پیشہ حضرات ان لوگون کو جن سے انکو کام رہتا ہے جامۂ انسانیت

سے متغر کردیتے ہین - ریلوے مخلوق کے دل سے خالق کی یاد بھلا دیتی ہے - پارلیمنٹ ایک نہایت گران قیمت کھلونا ہے - خلاصہ یہ کہ اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ زمانۂ حال کی تہذیب کو مثل موذی امراض کے بیخ و بُن سے اکھاڑنے کی کوشش کی جائے - اُنکا دعویٰ ہے کہ ہر راہ راست چلنے والے انسان کی سرگرمیون کا مقصد واحد اپنی روح کی نجات ہونی چاہیئے - ضبط نفس بجائے "سلف گورنمنٹ" حکیمانہ لاحکومتی بجائے آئینی ترقی - فطری سادہ زندگی بجائے اقتصادیات - سیاسی اور صنعتی ترقی انسان کے مقاصد ہونا چاہئین - ان مقاصد کے حصول کا مسٹر گاندھی کے عقیدہ مین واحد طریقہ یہ ہے کہ روحانی قوت کو مادی قوتون پر غلبہ دیا جائے - جو کچھ امور انکے پیش نظر تھے انکے حصول مین "وہ مقاومت انفعالی" کے حربے کو کام مین لانا چاہتے تھے - اور جیسے انگلستان مین تعلیمی ایکٹ کے نان کنفارمسٹ مخالفین نے اس پر عمل کیا تھا وہ بھی انکی قوت کے قائل تھے - چنانچہ جنوبی افریقہ مین مسٹر گاندھی نے اپنے ہموطنون کی شکایات کے دفعیہ کے لیے مقاومت انفعالی کو انھون نے اس بڑے پیمانے پر ترتیب دیا جس کی مثال کبھی سابق مین نہین ملتی جنوبی افریقہ سے روانہ ہوکر وہ ہندوستان اس قصد سے واپس آئے کہ جس طریقے کی "آزمائش انہون نے جنوبی افریقہ مین کی تھی اسکی تجدید یہان اور زیادہ وسیع پیمانہ پر زیادہ وسیع مقاصد کے لیے کرین -

ہندوستان مین اس کا عمل مسٹر گاندھی نے ٹالسٹائے کی سادہ زندگی کو اپنا مطمح نظر قرار دیا اور اس لحاظ سے ہندوستان مین انکو تغیر عظیم کی ضرورت معلوم ہوئی - مسٹر گاندھی کے عقیدے مین انکے اہل ملک روحانی و دماغی امراض مین مبتلا تھے جس کا سبب

مغربی تمدن کا جادو تھا۔ انہون نے اس بات کو محسوس کیا کہ ہندو مسلمانون مین شدید اختلاف ہے انکے نزدیک یہ لوگ آئینی ترقی کی بھول بھلیون مین بھٹک رہے ہین۔ اسمین کوئی شک نہین کہ مسٹر گاندھی کے خیال مین انکا ملک الخطاط مین مبتلا تھا اور اس سے نجات دلانے کے لیے انہون نے اس عجیب تحریک کا آغاز کیا۔ مسٹر گاندھی کے بہت سے اہل وطن گو انکے خلوص اور بے غرضی کے بہت معترف تھے تاہم اس بات کو سمجھتے تھے کہ اگر ہندوستان ایسے ملک مین جہان کہ مختلف مذاہب مختلف قومین۔ اور مختلف زبانین موجود ہین انکے اصول پر عمل کیا گیا تو نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔ چنانچہ مسٹر گوکھلے متوفی نے مسٹر گاندھی سے وعدہ لے لیا تھا کہ تاوقتیکہ وہ خود اسکے عملی پہلو سے بالکل مطمئن نہو جائین اس تحریک کا ہرگز آغاز نکرینگے۔ چنانچہ جب تک مسٹر گوکھلے کی افسوسناک موت واقع نہوئی مسٹر گاندھی نے اپنی تحریک جو اس قدر خطرناک تھی اسکی کامیابی کے ساتھ آزمایش کی جرات نہ کی۔ اس درمیان مین جنگ چھڑ گئی مسٹر گاندھی بہت سی معاشری سرگرمیون مین مشغول رہے ۱۹۱۹ء کے شروع ہوتے ہی انہون نے اپنے ملتوی شدہ تحریک کی جانب سنجیدگی سے توجہ کی رولٹ بل کی مخالفت مین انہون نے تحریک ستیہ گرہ یا مقاومت انفعالی کو شروع کیا۔ اور گو وقتی طور پر اسکے خوفناک نتائج کو دیکھکر مسٹر گاندھی رک گئے تھے مگر پھر از سر نو کوشش کی تیاریان سرگرمی سے شروع کردین۔

عدم اشتداد کی ضرورت

سنہ ۱۹۱۹ء کے تجربے نے انکو صرف اس قدر سبق دیا تھا کہ جس چٹان پر وہ اپنی تحریک کو عملی جامہ پہنانا چاہتے تھے اسکے پھٹ جانے کا شدید اندیشہ

تھا کیونکہ اونکے اہل ملک جب جذبات سے مشتعل ہوتے تھے تو ہمیشہ وحشیانہ اور ناعقول اشتداد کی جانب مائل ہوجاتے تھے۔ اسلیے ۱۹۱۹ء کے موسم گرما سے ۱۹۲۰ء کے موسم خزان تک جہان جہان وہ اثر پھیلا سکے وہان مسلسل اصول عدم اشتداد کی تعلیم دیتے رہے۔ انھین اس امر کا اطمینان ہوگیا کہ کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے گو اس سے ہندوستان کے عقلمند ترین اور دور اندیش ترین لوگون کو اختلاف تھا اسوقت انھون نے احیار قوم کی اس تحریک کو جو انکے پیش نظر مدت دراز سے تھی جاری کیا۔

مسٹر گاندھی اور ہندو

ایک اور شکل سے بھی عہدہ برآ ہونا تھا جنوبی افریقہ مین رہکر اپنی خدمات جلیلہ سے۔ اپنی زاہدانہ و مرتاضانہ طرز زندگی سے نیز ہمیشہ اس امر پر تقسیم ذات کے اصول پر پورا ایمان رکھنے سے مسٹر گاندھی نے اپنے ہم مذہب ہندوؤن مین وہ درجہ اختیارات کا حاصل کرلیا تھا جس کو ہندوستان ہمیشہ ایک مہاتما مین دیکھنا پسند کرتا ہے۔ یوروپین معترضین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ہندو کے دل مین سنیاسیون کے متعلق خاص وقعت ہوتی ہے خواہ اس ہندو پر مغربیت کا کتنا ہی اثر کیون نہو۔ تعلیم یافتہ حضرات جو ہندوستان کی پبلک لائف مین نمایان حصہ لیتے ہین انکو بھی اس کی تمنا رہتی ہے کہ دنیاوی تعلقات سے قطع تعلق کرکے عزلت نشینی اختیار کرین جیسا کہ سنیاسی لوگ کیا کرتے ہین۔ اس سے یہ باسانی سمجھ مین آجائیگا کہ مسٹر گاندھی کی شہرت ہی نے بحیثیت ایک بے غرض زاہد و مرتاض شخص کے ہندوؤن مین اونکے لئے لیڈر ہونے کا حق پیدا کردیا تھا۔ مسٹر گاندھی کا یہ پرزور دعوے کہ روحانی قوت مادی قوت سے بالاتر ہے اس امر کے متعلق اصرار کہ سارے ملک

کا روزہ رکھنا گورنمنٹ کو متاثر کریگا اور انکا اعتقاد کہ مقاومت انفعالی کے حربے کی کوئی سپر نہین یہ تینون باتین ایسی تھین کہ ہندوونکے قدیم اصول دھرنا کے بالکل قایم مقام تھین جس کا مقصد یہ تھا کہ جسمانی مجاہدے سے ایک شخص اخلاقی اثر دوسرے پر ڈال سکتا ہے مگر قبل اسکے کہ اپنے حصول مطلب مین وہ کامیاب ہوئے انکے لئے ضروری تھا کہ دو بڑی قومونکے درمیان جو خلیج حائل تھی اوسپر عبور کرتے۔ دونون کے اتحاد کے لئے ایک عام پروگرام تیار کرنا انکا فرض اولین تھا۔

مسٹر گاندھی اور مسلمان

اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری یہ بات تھی کہ ایک "کافر" اسلامی جماعت مین ایک حد تک وہی اقتدار حاصل کرے جو اسکو ہندوؤن مین حاصل تھا یہ امر ذرا بھی قابل تعجب نہین کہ مسٹر گاندھی نے جسوقت سے تحریک ترک موالاۃ کو جاری کیا اس وقت سے وہ مسلمانون کی جانب کھلم کھلا جھک گئے تھے ہندوستانی سیاسیات مین انکو ایک ایسا جزو مل گیا جو اس سے پیشتر بالکل مفقود تھا۔ معاہدہ سیورے کے مسودہ کی اشاعت نے اسلامی جذبات کو سخت مشتعل کر دیا تھا۔

تحریک خلافت کی ابتداء

یقین کے ساتھ یہ کہنا آسان نہین کہ ٹرکی معاہدہ مین ترمیم شرایط کے متعلق ہندوستان مین اسقدر شورش کا بالکل سر آغاز کیا تھا ابتداءً یہ خیال مسلمانون کی ایک انتہا پسند جماعت مین جس کا شمار یان اسلامک اور طرفداران ٹرکی مین تھا پیدا ہوا۔ رفتہ رفتہ اس جماعت نے تمام مسلمانون مین جس مین تعلیم یافتہ اور غیر تعلیمیافتہ دونون شامل تھے۔ یہ خیال پیدا

کرادیا کہ دنیا کی عیسائی سلطنتین دنیائے اسلام پر کوئی مصیبت نازل کرنے والی ہین۔ اس سے مسلمانون کے جذبات برانگیختہ ہوگئے۔ اسی زمانہ مین بعض انگریزی، فرنچ اور امریکن اخبارات نے مخاصمانہ انداز سے لکھنا شروع کیا کہ اس مرتبہ مشرق قریبہ کے سوال کو ہمیشہ کے لیے مستعدی کے ساتھ طے ہی کر دینا چاہیے۔ اس امر سے خیالات مذکورۂ بالا کی اور تقویت ہوئی مسلمانان ہند کا خیال تھا کہ ترکون کی شکست مین خود انکی بہت کچھ مدد شامل تھی اس لیے قدرتی طور پر انکی یہ خواہش ہوتی تھی کہ شرائط صلح انکی مرضی کے مطابق طے پاوین۔ عارضی صلح اور ترکونکے مسودۂ شرائط صلح کے اعلان کے درمیان بہت وقفہ ہوا اور اس تاخیر نے بے حد نقصان پہنچایا۔ اس درمیان مین ممالک متعلقہ مین عیسائی اور مسلمانون کے اخبارات مین بھی ناروا داری کے مضامین بکثرت اشاعت پذیر ہوتے رہے۔ انگریزون اور امریکنون کی ایک ذی اثر جماعت نے اس امر پر بہت زور دیا کہ قسطنطنیہ سے ترکون کو خارج البلد کر دینا چاہیئے اور انکے اقتدار کو درجہ چہارم کی طاقتون کے برابر کر دینا چاہیے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانون کے بازوئے چپ کی جماعت جو اثر اور اقتدار اپنے ہم مذہبون مین حاصل کر رہی تھی اسمین بہت اضافہ ہوگیا سنہ ۱۹۲۰ء کے شروع مہینون مین آرمینیا مین قتل عام ہوا جسپر یورپ اور ممالک متحدہ دونون مقامات کی عیسائی جماعتون نے پرزور صدائے احتجاج بلند کی۔ مغرب مین ترکون کے مخالف جذبات نے قدرتی طور پر ہندوستان مین ردِ عمل شروع کر دیا اور آخرکار اس خیال کو پورا کر دیا جس کے لیے ہندوستانی مسلمانون کی ایک مختصر جماعت موسوم بہ پان اسلامک عرصے سے کوشش کر رہی

تھی مگر کامیابی بہت تھوڑی ہوئی تھی۔ اب کل مسلمانون کی رائے جسمین شیعہ اور سنی دونون شامل تھے متحد ہو کر ترکون کی تائید پر آمادہ ہوگئی۔

اس کی رفتار ترقی

حکومت اس تحریک کی اہمیت سے غافل نہین رہی۔ اسنے کوئی انسانی کوشش جو مذہبی جذبات کے فرو کرنے مین کام مین لائی جاسکتی ہے اٹھا نہین رکھی۔ مگر بانِ اسلامزم کے انتہا پسند لیڈرون نے ان کوششون کو بالکل بار آور نہونے دیا۔ علاوہ برین پنجاب کے ہنگامون کے متعلق جو تشدد ہوا تھا اس سے خود حکومت غیر ہردل عزیز ہو رہی تھی۔ اسلامی جذبات کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کا اظہار ہمدردی بیکار ثابت ہوا۔ علے ہذا یہ امر کہ گورنمنٹ آف انڈیا اسلامی جذبات کی پرزور وکالت ہزمیجسٹی کی گورنمنٹ سے کر رہی تھی بالکل بیکار ثابت ہوئی۔ یہ جماعت کوئی معقول بات سننا ہی نہین چاہتی تھی کیونکہ انکے لیڈر برابر یقین دلاتے رہے تھے کہ اسلام خطرہ مین ہے۔

سلطنت ٹرکی اسی حالت مین برقرار رکھی جائے جس حالت مین قبل از جنگ تھی۔ آزاد شدہ عرب اور آرمینیون کے گلون مین ترکی کا طوق غلامی پھر پہنایا جائے فلسطین۔ شام۔ اور درہ دانیال ترکون کو واپس دلایا جائے۔

یہ وہ مطالبات تھے جنھین ایک بالکل انقطاعی و مختتم لہجہ مین پیام جنگ کی شان سے پیش کیا جاتا تھا۔

مسٹر گاندھی کے ہاتھ موقع آگیا

اس موقع سے مسٹر گاندھی نے فائدہ اٹھایا۔ یہہ امر بحث طلب ہے کہ

تحریک خلافت مین مسٹر گاندھی کی شرکت کا باعث کیا تھا؟ آیا اس تحریک مین کوئی ایسی اہم بات انکے پیش نظر آگئی جس سے انھین یقین ہوگیا کہ اسکے ذریعہ سے متمدن جماعت کو فنا کردینگے یہ خیال ان لوگون کا ہے جنکی رائے مین مسٹر گاندھی نے ناقابل تلافی نقصان ہندوستان کو پہنچایا۔ یا یہ کہ انکی فلسفیانہ منصوبے بازی کو خلافت کے انتہا پسند جماعت کے ناقابل عمل اور شائبہ عقل وفہم سے بیگانہ مطالبات مین اپنا عکس نظر آیا۔ پھر یہ کہ اس کا سبب ہندو مسلمانون کے اتحاد کا خیال تھا جس کے لیئے مسٹر گاندھی بے چین ہورہے تھے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر خود انھون نے کہا تھا کہ ایسا موقعہ ایک صدی مین بھی نہ حاصل ہوگا۔" مسٹر گاندھی کے ماضی اور مستقبل کی سرگرمیون پر اگر نظر انصاف سے غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ تینون احتمالات انکے دل مین موجود تھے۔ اس امر واقعہ سے کسی کو انکار نہین ہوسکتا کہ انھون نے تحریک خلافت کے مسئلہ کو بالکل اپنا سمجھ لیا تھا۔ اسلئے ہر ایک مطالبہ کو قبول کرلیتے تھے چاہے جس قدر نامعقول ہون۔ اسکے بعد سے گورنمنٹ کی مخالفت مین مسلمانون کی جماعت مسٹر گاندھی کے ہاتھ مین آلۂ جنگ کا کام دیتی تھی۔ مسٹر گاندھی نے گورنمنٹ کو "شیطانی" کا لقب دے رکھا تھا۔

خلافت والون کے ساتھ مسٹر گاندھی کا اتحاد

خلافت کانفرنس منعقدہ نومبر ۱۹۱۹ء مین بمقام دہلی مسٹر گاندھی نے پہلی مرتبہ تجویز کیا کہ مظالم خلافت کا علاج تحریک ترک موالاۃ ہے۔ انھون نے تجویز کیا کہ اگر گورنمنٹ برطانیہ اور گورنمنٹ آف انڈیا ہندوستانی مسلمانون کی عرضداشتون پر جنگ

مطلب یہ تھا کہ سلطنت عثمانیہ کو سیاسی اور مذہبی اقتدار سابق حاصل ہو جائے
پھر توجہ نکرین تو ہندوستانیون کے لیے جنمین ہندو اور مسلمان دونون شامل
ہونگے ضروری ہو جائیگا کہ ایسی حکومت سے جو مذہبی معاملات کو ٹھکرا دیتی
ہے قطع تعلق کر لین۔ ایک مہینے کے بعد عجیب بے اصولی کے ساتھ امرتسر
کانگرس مین مسٹر گاندھی نے مسودۂ آئینی اصلاحات کے عملدرآمد کی
تائید مین تقریر کی جو آگے چل کر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء بننے والا
تھا۔ مگر یہ خیال زیادہ عرصہ تک نہین رہا۔ انہون نے محمد علی اور شوکت علی کے
ساتھ اتحاد کر لیا اس سے انکے ہم مذہبون مین ایک کھلبلی پڑ گئی۔ یہ دونون
صاحب پان اسلامزم کے متعلق انتہا پسند خیالات رکھنے والے تھے
زمانۂ جنگ مین کھلم کھلا سلطنت ٹرکی کی حمایت کرتے تھے اور سلطنت
کے دشمنون سے برابر سازشین کرتے رہتے تھے اس بنا پر یہ دونون نظر
بند کر دیئے گئے تھے مگر حال ہی مین مراعات شاہانہ کے سلسلہ مین رہا ہوئے
تھے۔ مسٹر گاندھی نے اصلاحات کی تائید کا خیال چھوڑ دیا۔ مدت کی ملتوی
شدہ تحریک ترک موالاۃ کے ہندوستان مین جاری کرنے کے خیال پر مستعد
ہو گئے اور اپنے مقاصد مین نمبر اوّل حصول سوراج (خود اختیاری) کا تخیلہ یا اور کسی طرز کا
کا نہین رکھا بلکہ مسلمانون کے اطمینان کے لئے سب سے مقدم تحریک خلافت
کو جگہہ دی۔

تحریک ترک موالاۃ کا خاکہ

سنہ ۱۹۲۰ء کے جنوری اور مارچ کے مہینون
مین تحریک ترک موالات کا خاکہ نامکمل حالت
مین مسٹر گاندھی نے اپنے پرچہ "ینگ انڈیا" مین شایع کیا آخر الذکر مہینے مین
پروگرام نے ایک حد تک پختگی حاصل کر لی تھی۔ اصول عدم تشدد کو ملحوظ نظر رکھتے

ہوئے مسٹر گاندھی نے بعض تعین سرگرمیوں کے اجرا پر اصرار کیا۔ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء
کو مکمل طور سے تمام کام بند کر دیئے گئے اور مصائب ٹرکی کے خیال سے یہ ملک
کے لیے یوم ماتم قرار پایا جو لوگ بڑے بڑے عہدوں پر گورنمنٹ مین مامور تھے
اون سے استدعا کی گئی کہ جو ناانصافی مسلمانون کے جذبات کے ساتھ کی
گئی ہے اوسکی بنا پر بطور اظہار ناراضی مستعفی ہوجائین تاہم مسٹر گاندھی
نے برطانوی مال کے مقاطعہ کے خیال کو ناپسند کیا کیونکہ اونکے خیال مین
مقاطعہ مین بھی اشتداد کی ایک صورت تھی انہون نے اسکا اعلان کیا کہ سپاہیون
اور پولیس والون سے سرکاری ملازمت ترک کرنیکا مطالبہ نکیا جائے دو مہینے
بعد تحریک ترک موالات پر عمل پیرا ہونے کے لئے انہون نے چار تدریجی منزلین
متعین کین۔ پہلی منزل یہ کہ تمام اعزازی عہدہ دار مستعفی ہوجائین اور خطاب
یافتہ اشخاص خطابونکو چھوڑ دین دوسری یہ کہ جملہ سرکاری ملازم بجز پولیس اور
فوج کے علیحدگی اختیار کرین تیسری یہ کہ پولیس اور فوج والے بھی استعفا
دین چوتھی یہ کہ حکومت کو کسی قسم کا ٹیکس نہ ادا کیا جائے۔

تحریک کی توسیع

جون سنہ ۱۹۲۰ء مین مسٹر گاندھی نے اسکو محسوس کیا کہ
اس مجوزہ تحریک مین غالباً ایک جماعت کی طرف
سے پوری تائید نہو کیونکہ ابتک اس تحریک مین صرف اسلامی رنگ شامل
حال تھا اس لئے انہون نے وسعت دی۔ مسئلہ خلافت سے مسلمانون کو
مطمئن کرنے کے علاوہ ہندوؤن کے خیال سے معاملات پنجاب کو بھی شامل
کر دیا۔

پنجاب کے مصائب کی اہمیت

اس مین انکو خاطر خواہ کامیابی
ہوئی۔ کیونکہ ہندوستانی تعلیم

یافتہ طبقہ کانگرس سب کمیٹی کی رپورٹ سے بہت متاثر تھا۔ یہ کمیٹی اس غرض سے قایم کی گئی تھی کہ پنجاب کے ہنگامون کے متعلق شہادت بہم پہنچائے۔ بہت لوگ اس رپوٹ سے مطمئن نہ تھے۔ کیونکہ یہ ایکطرفہ تھی مگر جمہور پر اس کا بہت اثر تھا۔ عام لوگونکے دلونمین خصوصًا اس سے بہت امیدین پیدا ہوگیئن تھین کہ لارڈ ھنٹر کی کمیٹی کی سرکاری رپورٹ مین بہت کچھ افسران پنجاب اور پنجاب گورمنٹ پر لعنت ملامت کی گئی ہوگی۔ لیکن جب رپورٹ ۲۸۔ مئی سنہ ۱۹۲۰ء کو شایع ہوئی تو جیسا کہ مرقع ھند سنہ ۱۹۲۰ء مین بیان کیا گیا ہے یہ مبالغہ آمیز امیدین بالکل پوری نہوئین۔ سرکار برطانیہ نے یہ لکھا تھا کہ "اخلاقی" اثر پھیلانے کی غرض سے جو قوت کی نمایش کی گئی تھی وہ قابل نفرین ہے۔ اور ہنگامون مین جو جانین ضایع گئی تھین اونپر دلی اظہار افسوس کیا تھا اور بعض خاص موقعون پر جو ناکافی سزائین دی گئی تھین اور احکامات جاری کئے گئے تھے اونپر اظہار ناپسندیدگی۔ مگر ان باتون سے تعلیم یافتہ ہندوستانیون کو جو شدید صدمہ پہنچا تھا اسمین کوئی کمی نہین ہوئی۔ درحصل ان اعلانات کے نتایج کا ظہور پارلیمنٹ کے ایوان عام و ایوان خاص مباحثون مین بھی ہوا جس وقت یہ معاملہ بحث کے لئے وہان پیش ہوا تھا۔ ان حالات کی موجودگی مین بہت سے ہندوستانیون کو تلافی مافات کے متعلق بالکل ناامیدی ہوگئی۔ کیونکہ وہ اسکو ملک کی عزت و شہرت کے لئے ایک زخم کاری سمجھتے تھے۔ مسٹر گاندھی کی تحریک ایسے آدمیون کے نزدیک بہتر معلوم ہوتی تھی۔ بجائے اسکے کہ ناامیدی کی حالت مین جسمانی قوت سے کام لیا جائے بحیثیت ایک مشرقی اور ہندوستانی ہر کے جو مغرب و برطانیہ سے مقابلہ کر رہا تھا۔ مسٹر گاندھی کے لیے یہ آسانی

ہوئی کہ وہ ہندو مسلمانون کی ناراضی کی لہر پر کھڑے ہو جائین اور ہندوستانی قومی جذبات سے جو ان اصول کی بنا پر جس کے سبب اتحادیون نے جنگ مین حصہ لیا تھا اس وقت بہت مشتعل ہو رہے تھے ان سے پورا فائدہ اٹھائین مسٹر گاندھی کے مقلدین مین ہر قسم کی غیر اطمینانی۔سوشیل۔سیاسی۔اور سب سے بڑھکر اقتصادی۔صورت پیدا ہو گئی۔لارڈ چمسفورڈ کی گورمنٹ نے اس مجوزہ تحریک کے بادہوائی ہونے پر لوگون کو متوجہ کرنا چاہا جو بالکل بیکار ثابت ہوا۔ ایسی ایسی ذی اثر اور باہم مختلف شخصیتون نے جیسے مسٹر تلک۔سر سریندر ناتھ بنرجی اور رائٹ آنریبل سرنواس شاستری تھین انہون نے اسکی مخالفت مین اپنی اپنی آوازین بلند کین۔یہ بھی بالکل بیکار ثابت ہوا۔مسٹر گاندھی نے موقع شناسی سے خوب کام لیا انہون نے اپنے اہل ملک کے جذبات مین ہیجان پیدا کر دیا تھا اور عنقریب اپنے اصول کی عملی آزمایش کرنا چاہتے تھے

مسٹر گاندھی کے پروگرام کی پھر توسیع کی گئی

اس طریقہ سے مسٹر گاندھی کی تحریک کی توسیع ہوئی اور دوسرا پروگرام تیار ہوا واقعی عام خیال کے مطابق عملی کام ہی پروگرام سے شروع ہوتا ہے۔اس پروگرام مین حسب ذیل چیزین شامل تھین خطابات اور اعزازات کا ترک سرکاری قرض مین حصہ لینے سے اجتناب قانونی عدالتون اور سرکاری اسکولون اور صلاح شدہ کاونسلون کا بائیکاٹ سودیشی چیزون پر کل قوتون کا اجتماع ۱۹۲۰ء کی جولائی مین اس پروگرام کی اشاعت کی ساتھ ہی تحریک ترک موالاۃ کے مقاصد مین حصول سوراج کو بھی شامل کیا گیا۔اس کے متعلق جیسا کہ ایک بار سے زائد کہا جا چکا ہے مسٹر گاندھی کچھ زیادہ اہمیت نہین دیتے تھے۔انہون نے ہوشیاری سے

اسکے معنے تعیّن کرنے سے احتراز کیا۔ آگے چل کر ظاہر ہوگا کہ یہ ابہام وعدم تعین حالت گو مسٹر گاندھی کے بعض مقلدین کی رائے مین نہایت تکلیف دہ تھی تاہم دوسرے نقطۂ نظر سے اونکے لئے نہایت قوی چیز تھی کیونکہ اس سادہ لفظ سوراج کے مختلف معنے اور مختلف مفہوم تھے۔ بعضون کے نزدیک اس سے مطلب اپنے نفس پر قابو پانا تھا بعض صحاب کے نزدیک اسکا مفہوم نوآبادیون کے ہوم رول سے تھا۔ ایک جماعت اس کا مطلب مکمل آزادی سے لیتی تھی کچھ لوگون کی رائے مین اس کا مدعا اسلامی عروج تھا۔

سوراج کا جادو

ان سب سے بڑھکر یہ بات تھی کہ عوام کے نزدیک یہ مطلب تھا کہ وہ زرّین زمانہ شروع ہوا چاہتا ہے جب قیمتین نہایت ارزان ہوجائینگی ٹیکس باقی نہ رہینگے تمام لوگ حکومت کی قیود سے آزاد ہوجائینگے۔ اپنی جائداد اور اپنے مالدار ہمسایہ کی جائداد کے ساتھ جوکچھ چاہینگے کرینگے۔ اول بارہ مہینون مین مسٹر گاندھی نے مختلف مواقع پر ان بعض مفہومون سے اظہار اتفاق کیا۔ ایک موقع پر انہون نے سوراج کی تشریح کرتے ہوئے یہ تبلایا کہ یہ پارلامنٹری حکومت ہوگی خواہ مملکت برطانیہ کے اندر ہو یا باہر۔ دوسرے موقع پر نوآبادیون کے ہوم رول کا مرادف قرار دیا تیسرے موقع پر انہون نے بیان کیا کہ اسکا مطلب عالمگیر حرچہ رانی سے ہی پھر ایک جگھہ یہ کہا کہ خلافت پارٹی کی فتح عین سوراج ہے۔ اسی طرح کی متضاد باتین انہون نے تعین تاریخ کی بابت کین جس تاریخ کو اصل مقصد حاصل ہونے والا تھا اسکے متعلق انہون نے متواتر پیشین گوئیان حسب ذیل تاریخون کی بابت کی تھین۔ پہلی ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء پہلی اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء ۳۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء یہانتک کہ آخر مین جس زمانے کا ہم تبصرہ کررہے ہین

اس کے خاتمے پر انہون نے اس امر کا اعلان کیا کہ وہ کوئی تاریخ مقرر نہین کر سکتے۔

بدشگونی

آٹھ مہینے تک مسلسل مسٹر گاندھی نے اخبارات اور پلیٹ فارم سے اپنے اصول کی خوب اشاعت کی اور تحریک ترک موالات کا عملی آغاز سنہ ۱۹۲۰ء کے موسم خزان سے کرنا چاہا۔ دو عبرتناک واقعے ایسے پیش آئے جس سے دوسرا شخص جو مجھ سے زیادہ کام لیتا وہ فوراً متنبہ ہو جاتا کہ جو راستہ وہ اختیار کر رہا تھا وہ نہایت پرخطر تھا مگر وہ خوفزدہ نہوئے۔ اول یہ کہ ایک مسلمان مذہبی دیوانے نے ایک ہردلعزیز اور قابل وقعت افسر ضلع کو قتل کر ڈالا۔ دوسرے یہ کہ ہزارہا جاہل آدمیون نے بیحد مصائب اور تکالیف کے درمیان مین افغانستان کی جانب ہجرت کی۔ یہ باتین جنگ صلیبی کا زمانہ یاد دلاتی تھین۔ ہجرت کی بنا یہ غلط اور بیہودہ ادعا ہوئے پر تھی کہ انکا مذہب ہندوستان مین مسلسل قیام سے معرض خطر مین آگیا۔ لیکن ان دونون واقعات سے نیز تحریک ستیہ گرہ کے ایسے خطرناک تجربے سے مسٹر گاندھی نے کوئی سبق حاصل نہ کیا۔

مسٹر گاندھی کی پہلی کامیابی

مسٹر گاندھی کو اپنے مسلمان بھائیون کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ علی ہذا ان ہندوؤن کے جوش کا جو انکی شخصیت کے قائل تھے کہ ستمبر کے مہینے مین انڈین نیشنل کانگریس کے خاص جلسے نے بھی انکی تائید کی اور انکے پروگرام کو منظور کر لیا۔ سخت مباحثہ کے بعد نمایندونکی اکثریت کے ہاتھ پالا رہا۔ اس مین زیادہ تر مسٹر گاندھی کے مقلدین کی تعداد تھی

مشہور اور زیادہ محتاط لیڈرون کی مخالفت بے اثر ثابت ہوئی۔ ترک موالاة کا اصول اکثریت نے مان لیا گو اسکی تعداد نسبتاً کچھ ہی زائد تھی۔ ایک سب کمیٹی قایم کی گئی تاکہ ہدایات کا مسودہ تیار کرے جس کے مطابق ٹھیک طور سے اصول عمل مین لایا جائے۔ مسٹر گاندھی کے اسباب کامیابی مین ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ یقین دلاتے تھے کہ سوراج صرف ایک سال کے اندر مل سکتا تھا بشرطیکہ جو علاج انھون نے تجویز کیا تھا اسپر عمل کیا جائے

کانگریس کا پروگرام

کمیٹی نے حسب ذیل سفارشات کین:۔ ۱۔ خطابات اور اعزازات ترک کئے جائین۔ لوکل باڈیز مین نامزد شدہ ممبران اپنی جگہون سے مستعفی ہو جائین۔ ۲۔ لیوی۔ دربار۔ دیگر سرکاری یا نیم سرکاری جلسے جو سرکاری افسرون کی جانب سے یا انکی عزت افزائی کے سلسلہ مین منعقد ہون انکی شرکت سے انکار کیا جائے۔ ۳۔ رفتہ رفتہ لڑکے ان مدارس اور کالجون سے نکال لئے جائین جو گورنمنٹ کے تحت مین ہون یا سرکار سے امداد پاتے ہون۔ یا سرکار کے زیر اہتمام ہون اور بجائے انکے مختلف صوبون مین قومی مدارس اور کالج قائم کئے جائین۔ ۴۔ وکلا اور موکل بتدریج سرکاری عدالتون سے قطع تعلق کرین پنچ کے طور پر پنچائتین قایم کی جائین اور ان مین خانگی جھگڑے طے پا دین۔ ۵۔ فوج کلرک اور مزدوری پیشہ جماعت کے لوگ عراق عرب کی ملازمت مین بھرتی ہونے سے انکار کرین۔ ۶۔ اصلاح شدہ کاونسل کے امیدواران انتخاب سے اپنے نام واپس لین رائے دہندگان کو چاہئے کہ ان امیدوارون کو رائے دینے سے احتراز کرین جنہون نے باوجود کانگریس کے مشورہ کے انتخاب سے دست کش ہونا پسند نہین کیا تھا۔ مسٹر گاندھی اور انکی خاص

جماعت نے تمام ملک مین گشت لگانا شروع کر دیا۔ اسوقت کانگریس کے مرتب نظام سے یہ لوگ بہت مستفید ہوئے اور انکے جلسے کامیاب رہے۔ لیکن برائے نام چند ہی لوگون نے خطابات واپس کئے علیٰ ہٰذا معدودے چند وکلا نے عدالتون سے مقاطعہ کیا۔

مسٹر گاندھی کی خدمات تعلیم کے تعلق

البتہ انکو ایک بڑی حد تک کامیابی نظام تعلیم کے تہ و بالا کر دینے مین ہوئی جہان جہان مسٹر گاندھی کی شخصیت نمودار ہوئی وہان اسوقت تو ضرور عموماً رفتار تعلیمی کام کی رک گئی طلباء کے دماغون پر انکا بہت اثر تھا۔ یہ ایک ایسا طبقہ ہے جسپر خیالی اور ایثاری جذبات سے اپیل کرنے کا قدرتی طور پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ مسٹر گاندھی کو انہین درسگاہون مین خوب کامیابی ہوئی جہان معلم اور شاگردون یا پڑھانے اور پڑھنے والے مین یکجہتی کی روایتین جن کو ہندوستان مین خاص اہمیت حاصل ہے مفقود تھین۔ یہ بدبختی تھی کہ ایسی درسگاہون مین جہان طلباء کا کوئی لیڈر نہ تھا مسٹر گاندھی کی مسحور کر دینے والی شخصیت کا بالکل مقابلہ نہو سکا۔ ہندوستان مین کیا سبھی ہر مقام پر طلباء جذبات سے بہت جلد متاثر ہو جایا کرتے ہین۔ شیطانی گورنمنٹ کے ساتھ اتحاد عمل ترک کرو۔ اس خاص نعرہ جنگ سے وہ بہت ہی متاثر ہوئے اور اس تباہ کن اپیل سے متاثر ہو کر اپنی تعلیم کو خیر باد کہدیا۔

اس کا اثر

اس امر کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین کہ ملک کی تعلیمی عمارت پر ایسے باقاعدہ اور مرتب حملے نے تمام ملک مین ایک سنسنی پیدا کر دی جسوقت اسکی جانب

جہاں رجوع ہوا تھا اسیوقت خود مسٹر گاندھی کے سمجھدار مقلدین مین سے ایک جماعت نے مخالفت کی تھی۔ اگر اس تباہ کن اصول کے ساتھ ایک وسیع پروگرام تعلیمات کے از سرِ نو قایم کرنے کا عزم ہوتا جس کا ذریعہ قومی مدارس اور کالج بتلائے جاتے تھے تو تحریک ترک موالاۃ کے اس جز کا خاتمہ بہت شروع مین ہو گیا ہوتا۔ باہر سے لائی ہوئی تعلیم کے مقابلے مین "قومی" تعلیم کے مطالبے نے بہت سے تعلیمیافتہ ہندوستانیون کے سینون کو امید دن سے بھر دیا تھا۔ مگر جب مسٹر گاندھی کے پروگرام کی عملی مشکلات کا انکو علم ہوا اور جب یہ معلوم ہوا کہ قومی مدارس اور کالجون مین افسوسناک ناقابلیت کا اظہار ہو رہا ہے اور انہین اسکی بالکل اہلیت نہ تھی کہ اس نقص کو پورا کرین جو بلا سمجھے بوجھے تباہ کن تجویز پر عمل پیرا ہونے سے پیدا ہو گیا تھا اس وقت سے تحریک کے اس شعبے کی ناکامی بھی شروع ہو گئی۔

معتدلین یا لبرل پارٹی

مسٹر گاندھی کی کوششین ایک دوسری سمت مین زیادہ موثر تھین۔ نئے کاونسلون کی تاریخ پر انکا خاص اثر ہوا انہین کی کوششون کا نتیجہ تھا کہ اصلاح شدہ کاونسل مین نامور اہل الرائے جنکی پبلک مین خاص وقعت تھی شرکت سے باز رہے اس سے صرف یہی نہین ہوا کہ کل میدان لبرل پارٹی کے لئے صاف ہو گیا جس سے انہون نے پورا فائدہ اٹھایا بلکہ اصلاحات کو بھی نقصان سے بچا لیا کیونکہ وہ لوگ جنکے تعلقات برطانیہ سے شگفتہ نہ تھے وہ شرکت سے باز رہے۔ ضرورت ہے کہ اسوقت چند الفاظ مین لبرل پارٹی کی پوزیشن صاف کر دیجائے۔ یہ یاد ہوگا کہ انہون نے شروع ہی سے عہد کیا تھا کہ ایمانداری کے ساتھ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات مین کام کرینگے۔ اب انکے لیے صورت

حال بہت مشکل ہوگئی تھی انمین سے بہت صحاب ایسے تھے جو معاملات پنجاب
اور اس سے کچھ کم مسئلہ خلافت سے اسی قدر متاثر تھے جس قدر کہ حامیان
ترک موالاۃ تھے۔ مسٹر گاندھی کے اکثر مقلدین جن قومی جذبات سے متاثر
تھے انکی اہمیت سے یہ لوگ بھی بےخبر نہ تھے۔ حامیان تحریک ترک موالات
نے شدومد کے ساتھ انکے دل پر اثر کرنے والی اپیل کی مگر یہ لوگ اسقدر
تنگ دل بنے تھے کہ ان اپیلون سے متاثر نہین ہوئے۔ یہ لوگ
مسٹر گاندھی کی شخصیت کا احترام کرتے تھے۔ انکے سرگونہ مقاصد سے زیادہ
متفق تھے گو انکی رائے مین ہندوستان کی بہبودی کے لیے سلطنت برطانیہ
سے تعلقات کا قائم رکھنا ضروری تھا مگر گورنمنٹ کے ساتھ مثل مسٹر گاندھی
کے انکو بھی کوئی انس باقی نہین رہگیا تھا۔ بااین ہمہ دو باتون پر انکا عقیدہ بہت
پختہ تھا اور انھین پر انہون نے اپنے طرز عمل کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ جانتے تھے
کہ مسٹر گاندھی کے طریق کار سے مصیبت ناک نتائج پیدا ہونگے۔ انکا مستقل
خیال تھا کہ ہندوستان کی خواہشات اصلاحات پر عمل کرنے سے اسپر عبور
حاصل کرنے سے اور اسکو وسعت دینے سے حاصل ہوسکتی ہین۔ باوجود اسکے
کہ اخبارات اور پلیٹ فارم سے کوئی دقیقہ انکی ذلت واہانت کا اٹھا نہین رکھا
گیا مگر انہون نے استقلال کے ساتھ مسٹر گاندھی کے مسلک مین شرکت سے
انکار کیا اصلاحات کے ابتدائی مراحل نہایت تعجیل کے ساتھ طے ہوگئے
سنہ ۱۹۲۰ء کے خاتمہ پر کل سامان دور جدید کے آغاز کے لیے تیار تھا
چونکہ ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز نو آبادیون کے دورہ سے خستہ ہوگئے
تھے اور ابتک تکان دور نہین ہوا تھا اسلیئے بادشاہ سلامت نے ہز رائل
ہائنس ڈیوک آف کناٹ کو اس خدمت پر مامور کیا کہ ہندوستان جاکر

مرکزی اور مقامی مجالس قانونی کا باضابطہ افتتاح کردین۔

گورنمنٹ اور تحریک ترک موالات

تحریک ترک موالاۃ پر زور شور سے عمل ہونے لگا۔ زور کا اظہار تخییل اور عمل دونون سے ہوتا تھا۔ بہت اندیشہ معلوم ہوتا تھا کہ مبادا اس اصول کے جوشیلے مقلدین تقریر یا عمل سے کوئی ایسی بات نکل بیٹھین جس سے تشدد پیدا ہو جائے۔ اور جس سے اجتناب کا اظہار برابر کیا جاتا تھا خصوصاً جب سے یہ معلوم ہوا کہ یہ حضرات بجائے تعلیم یافتہ اشخاص کے عوام کی جانب زیادہ جھک رہے تھے۔ اس ترقی اور تغیر سے بہت کچھ ہنگامون اور فساد کا امکان تھا جیسا کہ سال گذشتہ کی رپورٹ مین ذکر آچکا ہے۔ شروع نومبر ۱۹۲۰ء مین گورنمنٹ کو مناسب معلوم ہوا کہ تحریک ترک موالاۃ کے متعلق جو کچھ اسکی پالسی تھی اسکا اعلان کر دیا جائے۔ تاکہ کسی کو شک وشبہ باقی نہ رہے۔ رزولیوشن مین بیان کیا گیا کہ گورنمنٹ اس تحریک کو غیر آئینی سمجھتی ہے مگر اُن اشخاص کے خلاف جو اسکے بانی ہین اور عدم اشتداد پر زور دے رہے ہین کوئی کارروائی عمل مین نہین لائی گئی اسکے تین سبب تھے۔ اوّل یہ کہ گورنمنٹ کو نہایت افسوس ہوگا کہ آزادی تقریر یا آزادی پریس مین ایسے وقت مین دست اندازی کرے جب کہ ہندوستان برطانیہ کے زیر حمایت سوراج کی منزل کی جانب ایک نمایان پیشقدمی کے لئے قدم رکھ رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ گورنمنٹ کبھی اس اصول کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہین دیکھتی کہ افراد کے خلاف کارروائیان کی جائین کیونکہ ممکن ہے بعضون کی نیت نیک ہو گو روش غلط ہو۔ علاوہ برین یہ بھی خیال تھا کہ مبادا ایسی کارروائیون سے لوگونکی ہمدردی اس تحریک کی موافقت

مین نہو جائے جس کی حقیقی قیمت کچھ نہ تھی تیسرا اور سب سے اہم خیال جو سرکار
ہند کے اس فیصلہ کا باعث ہے وہ اہل ہند کی عام سمجھ پر اعتماد ہے ۔ سرکار کو
یقین تھا کہ خواص اور عوام دونون ترک موالات کی تحریک کو محض خیالی اور
اور ہوائی سمجھ کر اس سے پرہیز کرین گے ۔ یہ اعتماد جہانتک ہندوستان کے بہترین
لوگون سے تعلق تھا صحیح نکلا کیونکہ وہ لوگ سب اس تحریک کو ناپسند کرتے
ہے رزولیوشن نے صاف اور صریح الفاظ مین بدامنی کے خطرات اور لازمی
مصائب سے لوگون کو آگاہ کیا جو تحریک ترک موالات کے حامیان عوام
کو مشتعل کرنے کی کوشش کے باعث پیدا کر رہے تھے ۔ سنجیدہ لوگون
سے اپیل کی گئی تھی کہ قانون اور امن کے امداد کی غرض سے جو کارروائیان
اختیار کی جانے والی تھین انکی پوری قوت سے تائید کرین ۔ اخیر مین
یہ بیان کیا گیا تھا کہ تحریک ترک موالات کے خلاف روکنے اور
دبانے والی کارروائیان صرف اسوقت تک ملتوی رکھی جائین گی
جب تک کہ معتدل شہری حضرات خطرات کو حدود قانونی کے اندر رکھنے
مین کامیاب ہونگے رزولیوشن کے پر احتیاط معتدل لہجہ اور جس پالسی کا
علانیہ اعلان اسکے ذریعے سے کیا گیا تھا اس سے اس واقف کار جماعت
کے دلون مین بہت کچھ ڈھارس پیدا ہوئی جسکے خیال مین تحریک ترک موالات
اصولاً تو نہایت شاندار اور عمدہ معلوم ہوتی تھی مگر عملاً نہایت خطرناک تھی ۔

انتخابات

ایک جماعت کا مقصد یہ تھا کہ مکمل سوراج فوراً حاصل ہو جائے
دوران حصول مین بدامنی خواہ ہو یا نہو دوسرے طبقہ
کی یہ رائے تھی کہ اندرون سلطنت بتدریج آئینی طریقون سے ذمہ دار
حکومت حاصل کی جائے ۔

اب وقت آگیا تھا کہ ان دونوں جماعتوں کی اصلی قوت کی آزمایش ہو اور آنے والے انتخابات سے کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ ہوجائیگا۔ انتخابات کامیابی کے ساتھ عمل مین آئے گو کوئی دقیقہ خوف دلانے اور دھمکانے کا اٹھا نہین رکھا گیا تھا۔ اور ہر قسم کا معاشری دباؤ بھی ڈالا گیا حالانکہ اسکی، مخالفت مسٹر گاندھی اور اُنکے مقلدین پورے طور پر کرتے رہے تھے اب حامیان ترک موالات نے اپنی جماعت کی ترتیب کی جانب توجہ مبذول کردی۔

مسٹر گاندھی کانگرس پر قابض ہوگئے دسمبر ۱۹۲۰ء مین انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس بمقام ناگپور ملک کے نقطہ نظر سے نہایت اہم تھا۔ یہ ایک اور منظر ایسا تھا جس مین مسٹر گاندھی کو نمایان کامیابی حاصل ہوئی۔ باوجود اسکے کہ بہت سے نامور اشخاص نے صدائے مخالفت بلند کی پھر بھی میدان مسٹر گاندھی کے ہاتھ رہا۔ ماہ ستمبر کے اجلاس خاص کے وقت سے یہ جماعت اپنے کو کانگریس کا ہمنوا نہین پاتی تھی۔ تحریک ترک موالات کی پروگرام کی منظوری کانگریس نے دی اور کانگریس کے پرانے مسلک کو تبدیل کرکے مسلم لیگ کے انتہا پسندون کے جذبات کو اطمینان دلانے کے خیال سے سلطنت برطانیہ کے ساتھ تعلق والے فقرے نیز آئینی طریقہ شورش والے جملون کو حذف کرادیا۔ یہ سشن مسٹر گاندھی کی شخصی عروج کے خیال سے یادگار رہیگا۔ یہ امر واقعہ بھی فراموش نہین کیا جاسکتا کہ مسٹر گاندھی کے مقلدین نے ان موقعون پر جہان انکے دیوتا سے ذرا بھی اختلاف رائے کا اظہار کیا گیا شدید ناروا داری کا اظہار کیا۔

پنڈت مدن موہن مالوی۔ مسٹر جناح اور مسٹر کھپرڈے کے ایسے آزمودہ کار
لیڈروں کو لوگوں نے شور وغل کی گونج سے بولنے نہیں دیا۔ جب کبھی ان
حضرات نے کوشش کی کہ مسٹر گاندھی کے پروگرام کے آخری انجام
کار کو انہیں سمجھائیں۔ دوران بحث میں خود مسٹر گاندھی اور انکے مخصوص
مقلدین اس امر پر زور دیتے رہے کہ سال بھر سے کم میں حصول سوراج
کا امکان تھا۔ ایک نیا پروگرام بھی تیار کیا گیا۔ اس پروگرام سے وہ اجزا
نکال دیئے گئے جنکی ناکامی اور جن کا بیکار رہنا اب کھلم کھلا ثابت ہو چکا
تھا۔ مثلاً ترک خطابات یا کاونسلوں کا بائیکاٹ انکے بجائے بہت سی
اہم باتیں رکھی گئیں۔ ان سب میں اہم یہ تجویز تھی کہ تمام ہندوستان
میں ہر موضع میں تحریک ترک موالات کی کمیٹیاں قایم کی جائیں یہ
ایک شگون بد تھا کہ باضابطہ طریقہ سے جاہل عوام کو ابھارنے کی
کوشش جاری رکھی جائے۔ یہ تجویز کہ ان کمیٹیوں کے ذریعے
لوگ ہندوستان کے قومی جذبات کے لیے تیار رہوں اور تلک سوراج
فنڈ کے لیے روپیہ فراہم کریں جس سے ان سرگرمیوں کے اخراجات
چلیں۔ یہ بھی ہم بتادینا چاہتے ہیں کہ مسٹر تلک متوفی کا نام اس تحریک
کے ساتھ محض مہاراشٹر کی قومی پارٹی کی تالیف قلوب کے لیے شامل
کردیا گیا تھا حالانکہ مسٹر تلک نے بستر مرگ پر اس تحریک کی مخالفت
کی تھی اور مہاراشٹر پارٹی نے ابتک قوت روح کے متعلق عقیدت کا
کوئی ثبوت نہیں دیا تھا۔

کانگرس اور تحریک ترک موالاۃ

ناگ پور کے جلسے کا نتیجہ
مسٹر گاندھی

نیشنل کانگریس کے مرکزی صوبہ وار اور ضلعوار غرض اسکے سارے زبردست اور مرتب نظام عمل پر قبضہ حاصل کرلیا۔ بلکہ اپنے مقاصد کے حصول مین اسکو اور بھی چمکادیا۔ جیسا کہ آیندہ ذکر آئیگا۔ سنہ ۱۹۲۱ء مین کانگریس کے طرز عمل اور خود مسٹر گاندھی کی پوزیشن نے تغیر عظیم پیدا کردیا آغاز سال مین انہون نے اس جماعت کے سامنے اپنے کو بحیثیت ایک گداگر کے پیش کیا تھا مگر قبل ختم سال کے وہ ایک مسلمہ لیڈر ہوگئے تھے۔ اونکا یہ اثر صرف تحریک ترک موالات تک محدود نہ تھا بلکہ از سر نو ترتیب دی ہوئی کانگریس کا نظام عمل اونکے ہاتھ مین تھا جس سے اس تحریک کو بہت کچھ قوۃ حاصل ہوگئی سنہ ۱۹۲۱ء کے دوران مین مسٹر گاندھی اور انکے نائبین کانگریس کی سرگرمیون کو اون حلقون مین پھیلاتے رہے جو بانیان کانگریس کے مقاصد کے بالکل خلاف تھی۔ علے ہذا اون اشخاص کی رائے کے بھی برعکس تھین جن کا اقتدار سنہ ۱۹۱۹ء تک مسلم تھا جو مرکزی و مقامی فنڈ کانگریس کے تھے اونکو تحریک ترک موالات کے لیڈرون نے تلک سوراج فنڈ مین شامل کردیا اور انکا صرف نئے کامون مین کرنے لگے۔

رضاکارون کی تحریک

ان سرمایون کی مدد سے انہون نے پرانے کانگریسی رضاکاران اور نئے رضاکاران جو خلافت کمیٹی کی جانب سے بھرتی ہورہے تھے۔ ان دونون کو ملاکر از سر نو نظام عمل درست کرنا شروع کیا اور اس کا نام جماعت "قومی رضاکاران" رکھا۔ سابق مین کانگریس کے رضاکارون کا دائرہ عمل نیم معاشری خدمات سے متعلق تھا۔ یہ جماعت کانگریس کے جلسون کی نگرانی کرتی تھی کانگریس

کے لیڈرون کے استقبال وغیرہ کے موقع پر کام دیتی تھی اور کبھی کبھی رفاہ عام کام مثلاً اشنان کے میلون مین طاعون کیمپون مین اور اگر کوئی مقامی مصیبت پیش آئے تو اسمین خدمتگذاری کیا کرتی تھی - اسکے خلاف رضا کاران خلافت نے شروع ہی سے جنگجویانہ انداز اختیار کیا - یہ لوگ قواعد کرتے تھے جماعت کو ترتیب دیکر کوچ کرتے تھے - وردیان پہنتے تھے اور نہایت سختی سے مقامی لیڈرون کے احکام ہڑتالون معاشری بائیکاٹ اور ڈرانے والے موقعون پر نافذ کیا کرتے تھے - اسوقت اصول عدم تشدد کی مطلق پرواہ نہین کرتے تھے - ان دونون جماعتون کے نظام عمل مین مل جانے سے ایک نہایت اہمیت پیدا ہوگئی گو یہ صورت مکمل نہوسکی لیکن "قومی" رضا کار نہایت جنگجو - جارحانہ کام پر مستعد اور خطرناک ثابت ہوئے - انکی جماعت مین بدمعاش اور بدچلن اور آوارہ لوگون کی آمیزش سے بہت کچھ اضافہ ہوگیا - ابتداءً یہ لوگ عام جوش و خروش کے طوفان مین بہ آئے تھے بعد مین یہ امید بڑگئی تھی کہ تلک سوراج فنڈ سے کوئی حصہ مل رہیگا - تھوڑے ہی زمانے مین اکثر "رضا کارون" کو تعین کے ساتھ یا بلا تعین کچھ رقمین مل گئین اور اب یہ جماعت ایک غیر منتظم اور مخدوش صورت مین کانگریس کمیٹی کی جماعت عاملہ کے احکام کے انفاذ کا کام کرتی تھی - گو یہ ضرور ہے کہ لوگ اصطلاحی معنے مین مسلح نہ تھے - کانگریس کی جماعت عاملہ کا یہ کام تھا کہ وہ ہر روز گورنمنٹ کی مخالفت مین کوئی نہ کوئی ترکیب کیا کرتے - ان "رضا کارون" کا وجود انکی تعداد ہمیشہ سے زائد ہوگئی تھی - اور انکا کام تحریک ترک موالات کے پروگرام کے اجزاء کا عمل مین لانا تھا اسپر کاربند کرانے مین وہ صریحاً زیادتیان کیا کرتے

تھے۔ حالانکہ زبان پر ہمیشہ صلح و آشتی ہی کا نام رہتا تھا۔ اور جیون جیون ۱۹۲۱ء
کا سال گذرتا گیا مسٹر گاندھی کی یہ تحریک تسلط کے مقابلے مین زیادہ بدامنی
و خطرات کی پیدا کرنیوالی ہوتی گئی۔

اصلاحات کا دور عمل جس وقت مسٹر گاندھی اور انکے مقلدین ایسے امور کی تیاریان کر رہے تھے جس کا لازمی نتیجہ
سنگین واقعات تھے جس کا اثر نہ صرف ملک کے تسلط اور امن پر پڑتا بلکہ
جس سرعت کے ساتھ ذمہ دارانہ گورنمنٹ کے حصول کی جانب قدم
بڑھ رہا تھا اسمین بھی قطعی رکاوٹون کی صورت پیدا کرتا۔ نئی آئینی اصلاحات
اسی زمانے مین کامیابی کے ساتھ عمل مین لائی گئین جس مین گورنمنٹ
اور لبرل پارٹی کے صاحبان شامل تھے۔ لارڈ سنہا ایک نامور ہندوستانی
کا تقرر بحیثیت گورنر بہار کے ہوا۔ صوبون کی اگزیکیٹو کمیٹیون مین دس ہندوستانی
ممبرون اور ادنیس ۱۹ ہندوستانی وزرا کا تقرر ہوا جو انتظامی معاملات مین پورا
حصہ لے سکتے تھے۔ مرکزی اور مقامی مجالس قانونی مین منتخب شدہ ممبران
کی بہت بڑی اکثریت رکھی گئی۔ یہ باتین کھلم کھلا ثبوت اسبات کا دیتی تھین
کہ ہندوستانیون کی خواہشات پورا کرنے کے لئے برطانیہ نے فیصلہ کر لیا ہے
کہ پورے مواقع دے۔

واقعات کو صاف صاف بیان کر دینا چاہیے ۱۹۲۱ء کے
شروع مین فضا اسقدر بے اعتباری اور بے اطمینانی سے لبریز تھی کہ اس
دورِ جدید کی باتون نے اکثریت کو بہت کم متاثر کیا۔ حالانکہ حالت
اعتدال مین بھی باتین بہت مؤثر ہوتین۔ مسٹر گاندھی کی تحریک سوال
پنجاب۔ خلافت کے مصائب۔ ایک سال کے اندر حصول سوراج۔

بھی اور صرف یہی چند باتین تھین جنپر ہندوستانی قومیت نے اپنی تمام توجہ منعطف کر رکھی تھی۔ جیون جیون سال گزرتا گیا نئی گورنمنٹ کو جو کچھ، کامیابیان ہوئین اور جو حقیقی کام عمل مین لائے گئے اور انکے مقابلے مین ترک موالات کے ثمرات جس بدنظمی۔ ابتری و پریشانی کی شکل مین ظاہر ہو رہے تھے انکا موازنہ کرنے سے صاحبانِ عقل پر آج بھی عیان ہو جائیگا کہ مسٹر گاندھی اور اُنکے مسحور چیلے اس قدر شدید غلطیون کے مرتکب ہوتے رہے ہین۔

ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ

آئین جدید نے ایک مبارک تحریک ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ کی موجودگی سے حاصل کی۔ ہز رائل ہائنس نے جو آرام کا موقع حاصل کیا تھا اوسکو انھون نے ہندوستان کی خاطر ایکبار اپنی محبت کی وجہ سے خیرباد کہا۔ انھون نے ہر بڑے صوبے کا معائنہ کیا اور باضابطہ اصلاح شدہ کانسلون کا باضابطہ افتتاح کیا۔ ڈیوک کے الفاظ سے بھی کہین زیادہ لوگ اونکی دلکش شخصیت سے متاثر ہوئے اور یہ کام ڈیوک نے ہندوستان مین ایسا کیا جو بجز ملکہ وکٹوریہ کے ہما جنرادے کے اور کسی سے انجام پا ہی نہین سکتا تھا ہر مقام پر ڈیوک نے حقوق مواقع اور ذمہ داریان جو ملک مین اس نئے دور سے پیدا ہوئی تھین اوسپر زور دیا۔ ہر مقام پر انھون نے انگریزون اور ہندوستانیون سے یکسان اپیل نہایت دلآویز پیرایہ مین کی کہ لوگ سنجیدگی۔ سازگاری اور اعتدال کو کام مین لائین۔ حامیان ترک موالات نے ایسے قابل وقعت اور متبرک شخص سے بائیکاٹ کیا۔ یہ ایک بدشگونی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ لوگ تہذیب۔ انصاف۔ اور

تدبر سے بالکل بے بہرہ ہین۔

ہندوستانی پارلامنٹ کا افتتاح

برطانیہ و ہندوستان کے تعلقات کے دوران مین شاید ہی ایسا دلآویز منظر تاریخ پیش کر سکے جیسا کہ ۹۔ فروری سنہ ۱۹۲۱ع کو پیش نظر تھا جبکہ ہندوستان کی پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا نئے کاونسل جسمین علاوہ مخصوص سرکاری افسرون کے کاونسل آف اسٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی کے منتخب شدہ ممبران مجتمع تھے جنکی دانشمندی اور سنجیدگی [illegible] کانسٹیٹیوشن کا دارومدار ہے اور جن کے ہاتھون مین ایک بڑی [illegible] ملک کی قسمت سپرد ہے۔ لارڈ چیمسفورڈ نے موثر تقریر مین اختصار کے ساتھ ہندوستان کی جمہوری نظامات کے قیام کا اسوقت تک ذکر کیا جس وقت وہ منصب وائسرائے پر فائز ہوئے تھے اور جسکے اب آخری ہفتے شمار ہو رہے تھے

لارڈ چیمسفورڈ کی تقریر

جو قوتین ان اصلاحات کے وجود مین لانے کی باعث ہوئین انکی صورت زمانہ کے ساتھ زیادتی ہوتی گئی ہے ہندوستانی تعلیمیافتہ جماعت کا مطالبہ کہ انکو اپنے ملک کی گورنمنٹ مین زیادہ ملنا چاہیے سال بسال زیادہ اصرار کے ساتھ بڑھ رہا تھا اس مطلبے کی کافی گنجایش کسی طریقے سے مارلے منٹو اصلاحات مین نہ تھی۔ ان اصلاحات نے ہندوستانیون کو بہت زیادہ موقع اس امر کا دیا تھا کہ اپنے خیالات کا اظہار [illegible] گورنمنٹ کی پالیسی کو متاثر کرنے اور عام انتظامون مین انکی قوت [illegible] بڑھ گئی تھی۔ مگر ذمہ داری کا جز اسمین بالکل نہ تھا۔ آخری فیصلے کل معاملات کے گورنمنٹ کے ہاتھ مین تھے اور کاونسل کا کام صرف اعتراض کرنا تھا انہول استبدادیت

اگرچہ بہت قیود سے مجروح کردیا گیا تھا تاہم قایم رکھا گیا تھا اور جو کوشش مغربی آئینی اصلاحات سے ملانے کی کی گئی تھی اس سے تھوڑے دنون کی لئے از سر نو ترتیب دینے کی ضرورت ماند پڑ گئی تھی سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء مین یہ حالت تھی جب میری گورنمنٹ سے سابقہ پڑا۔ آخر مین ہمنے طے کیا کہ برٹش پالیسی مین مشرقیت کو لئے ہوئے کچھ نئی ترمیمین ہونا چاہئین۔ اصلاحات مارلے منٹو کی داغ بیل پر اب ترقی نہین ہوسکتی تھی۔ ترقی اور اضافے کے مخصوص حدود جو مقرر کئے گئے تھے اسپر پورے طور پر عمل کیا گیا۔ اس طریقہ مین اگر مزید تغیرات عمل مین لائے جاتے تو قانونی اور انتظامی ایکٹ جن کا تعلق لازمی طور سے صیغۂ عاملانہ سے تھا انکا نباہ منتخب شدہ کاؤنسل سے ناممکن ہوجاتا اور نتیجہ یہ ہوتا کہ ایک گو مگو کی حالت مین کام رک جاتا۔ صیغۂ عاملانہ ملک کی حکومت کا ذمہ دار رہتا مگر اس ذمہ داری کی انجام دہی مین جو کارروائیان ضروری تھین اپر عمل کرنے کا کوئی اختیار نہوتا۔ آخر کار اس کا حل سمجھ مین آگیا۔ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ نے ہم سے پورا اتفاق کرکے اگست سنہ ۱۹۱۷ء کے اعلان مین اصولاً اس کا ذکر کردیا ہے۔ اعلان مذکورۂ صدر کے ذریعہ سے اعلان کیا گیا کہ بتدریج سلف گورننگ مقامات کی ترقی اس نظر سے کہ وہ ذمہ دار گورنمنٹ حاصل کرے وقوع پذیر ہوگی اور یہی نصب العین جس کی جانب ہز میجسٹی کی گورنمنٹ اپنی آئندہ پالیسی پر قایم رہیگی سلطنت برطانیہ کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ ہندوستانی لوگ سرکاری کامون مین زیادہ حصہ لین۔ اس معنے کے لحاظ سے ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ء اور اعلان اگست سنہ ۱۹۱۷ء مین ایک قسم کا تسلسل اور تعلق پایا جاتا ہے۔ اگر ہم آخرالذکر کی تحلیل کرین تو معلوم ہوگا کہ وہ حال ہی کی قابل یادر رجحان طبیعت کا

نتیجہ ہے جسپر عمل کل حکومت برطانیہ مین ہو رہا ہے۔ مگر درجات مین بھی اسیقدر تغیرات ہوتے ہین جس قدر اقسام مین اور یہ آئین سے ایک ہی اصول شاہنشاہیت جو اس سے قبل کے اصلاحات مین کبھی نظر انداز نہین کیئے گئے تھے یہ بالکل پہلا مرتبہ ہے کہ اس موقع پر اسنے ذرا بھی کام نہین لیا گیا۔ یہ تخئیل کہ سلطنت برطانیہ ایک عمدہ قسم کی خود مختار حکومت تھی دل سے نکال دی گئی۔ بجائے اسکے ایک رہنمائی کرنے والی صورت اختیار کی گئی جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو شاہراہ پر پوری مدد دے اور مناسب وقت پر اندرون سلطنت مکمل سلف گورنمنٹ دلوادے۔ تکمیل کار کے لئے اسی درمیان مین گورنمنٹ نگرانی کے اختیارات اپنے ہاتھ مین رکھیگی اگر ضرورت ہوگی تو دخل بھی دیگی ایسی موثر تدابیر عمل مین لائی جائینگی جن سے جلد سے جلد گورنمنٹ نے جو مواعید کئے ہین انکی تکمیل ہو جائیگی۔

"آب ہز میجسٹی شہنشاہ معظم نے جنہون نے بارہا ہندوستان کی بہبودی کے متعلق اپنے تعلق خاطر کا اظہار کیا ہے۔ ہماری چار سال کی محنت پر منظوری کی مہر لگانے کا فیصلہ صادر کردیا ہے" ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ کو اپنی جانب سے تعینات فرمایا ہے کہ ہندوستانی مجالس قانونی کا افتتاح کردین۔ ہز رائل ہائنس ہندوستان سے ذرا اجنبی نہین ہین۔ تقریبًا پانچسال انکی عمر کی اسی سرزمین مین بسر ہوئے ہین۔ وہ خود بھی ہندوستانی مجلس قانونی کے ممبر رہ چکے ہین۔ ہندوستانیون کے لوگون اور اسکے معاملات سے واقف ہین۔ ممدوح کی دلچسپی ہندوستان کی بہبودی کے متعلق کبھی کم نہین رہی۔ ہم ممدوح کا خیر مقدم [illegible]

قائم مقام بادشاہ معظم کرتے ہین بلکہ ہندوستان کے ایک دیرینہ اور سچے دوست کی حیثیت سے بھی اور اب میرا خوشگوار فرض ہے کہ ہز رائل ہائنس سے درخواست کرون کہ دونون مجالس کاونسل آف اسٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی کا باضابطہ افتتاح فرمائین"

شاہی پیام ڈیوک نے جس وقت انتظار اور توقع کا سناٹا چھایا ہوا تھا ہز مجسٹی شاہنشاہ معظم کی جانب سے حسب ذیل پیام کا اعلان فرمایا۔

"ایک سال سے کچھ زائد ہوا کہ مین نے پارلیمنٹ کے اس ایکٹ کو اپنی منظوری دی جسکے رو سے برٹش انڈیا کو آئین جدید حاصل ہوا یہ درمیانی وقت ضروری مراحل کی تکمیل مین پورے طور پر صرف کیا گیا۔ اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ آپ لوگ ان مجالس قانونی کے جن کا وجود ایکٹ کے بموجب ہوا ہے پہلے اجلاس کا افتتاح کر رہے ہین۔ اس مبارک موقع پر مین چاہتا ہون کہ آپ حضرات و نیز مختلف صوبجات کے ممبران کو مبارکباد دون۔ مین دلی تمنا رکھتا ہون کہ انکی اور آپ کی کوششین اور محنتین بارآور ہون"

برسون سے بلکہ شاید کئی پشتون سے محبان وطن اور وفادار ہندوستانی اپنے اور وطن مین سوراج کا خواب دیکھ رہے ہین۔ آج میری سلطنت کے اندر سوراج کا آغاز ہو رہا ہے نہایت وسیع پیمانے پر آزادی کی ترقی کے موقع بکثرت دیئے گئے ہین جیسے کہ میری دوسری نوآبادیون کی سلطنت کو حاصل ہین۔

"آپ حضرات پر جو پہلی مرتبہ نئی کاونسل مین پبلک کے نمایندے ہین

کی حیثیت سے آئے ہیں اپنر خاص طور پر ذمہ داری کا بار ہے جو کچھ آئینی تغیرات ہوئے ہیں انکی دانشمندی کا یقین آپ ہی حضرات دنیا کو دلا سکتے ہیں کیونکہ اسکا انحصار زیادہ تر آپ حضرات کے طریقہ کار اور قوت فیصلہ پر ہے۔ آپ حضرات کو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کے لکھو کھا اہل ملک ایسے ہیں جو ابتک سیاسی معاملات میں حصہ لینے کی اہلیت نہیں رکھتے آپ کو چاہیے کہ آپ انکی سطح بلند کرنیکی کوشش کریں اور انکے مفاد کو اپنا مفاد تصور کریں۔"

"میں آپکے کاموں کی نگرانی ہمدردانہ طریقہ سے برابر کرتا رہونگا مجھے پورا یقین ہے کہ آپ لوگوں نے طے کرلیا ہے کہ اپنے فرائض ہندوستان اور سلطنت کے متعلق انجام دینگے۔"

دور جدید سے جن دقتوں کا خیال تھا اور جو حقوق حاصل ہوئے تھے انکے متعلق ہز رائل ہائنس نے مختصر تذکرہ فرمایا۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوے انہوں نے ایک بلیغ شخصی اپیل کی۔

"صاحبو! میں اپنی خدمت سرکاری حیثیت سے جو آجکی کارروائی میں تھی اسکو انجام دے چکا۔ اگر میں ذاتی طور سے چند الفاظ کہنا چاہوں تو کیا میں امید کرسکتا ہوں کہ آپ صبر اور رواداری کے ساتھ انکو سُن لینگے؟ جب سے میں جہاز سے اترا ہوں مینے اپنے گردوپیش ان لوگوں کے درمیان جنکو باہم دوست ہونا چاہیے تلخی اور مغائرت مشاہدہ کی ہے۔ امرتسر کا سایہ ہندوستان کے خوبصورت چہرہ پر چھا گیا ہے۔ پنجاب کے مہیب واقعات کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ ہز میجسٹی شاہنشاہ معظم کو کسقدر گہرا تعلق ہے مجھسے زیادہ خلوص و قوت کے ساتھ کوئی

شخص ان واقعات پر اظہار تاسف نہین کرسکتا۔ میرے سن وسال کا تقاضا یہ ہے کہ مین سب سے زیادہ زخمون پر مرہم رکھون۔ روٹھے ہوؤن کو آپس مین ملاؤن ہندوستان جو مجھے نہ دل سے عزیز ہے وہان یہ میرا آخری سفر ہے اب اس نئے دار السلطنت مین مین نئی آئینی حکومت کا افتتاح کرتے وقت بے اختیار آپ لوگون سے ایک شخصی اپیل کرنا چاہتا ہون جسکو سادہ الفاظ مین جو دل سے نکلے ہین آپ کے سامنے پیش کرتا ہون یقین ہے کہ اسپر سرد مہری اور نکتہ چینی کی نگاہین نہ پڑینگی۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ غلط فہمیون مین عموماً طرفین برسر خطا ہوتے ہین۔ ہندوستان کے ایک دیرینہ دوست کی حیثیت سے مین انگریز اور ہندوستانی دونون سے اپیل کرتا ہون کہ زمانہ گذشتہ کے ساتھ گذشتہ غلطیون اور غلط فہمیون کو دل سے بھلا دین اور جہان درگزر کی ضرورت ہو وہان درگذر سے کام لین۔ دونون ایک دوسری سے مصافحہ کرین اور جو امیدین آج سے پیدا ہوئی ہین انکی تکمیل کے لیے دونون دوش بدوش کوشش کرین"

اس کا اثر

تھوڑے دنون کے بعد یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اپیل بیکار ثابت نہین ہوئی نئی مجالس قانون کے پہلے تاریخی اجلاس مین گورنمنٹ اور ممبران کے تعلقات نہایت عمدہ رہے۔ غیر سرکاری ارکان لیجیسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ جنکی اکثریت اب سرکاری ارکان کے مقابلے مین بہر صورت یقینی ہے تمام مدت اجلاس مین ذمہ داری کا احساس کرتے رہے اور انھون نے [illegible] فہمی اور تدبر کا اظہار کیا وہ انلوگون کے اندازے سے بھی بالاتر تھا جو ہندوستانیون مین حکومت کی

ذمہ داریوں کی پوری اہلیت کے قابل ہیں۔ حکام سرکاری کیطرف سے بھی اس برتاؤ کا فیاضانہ معاوضہ ہوتا رہا۔ لارڈ چمسفورڈ نے لیجسلیٹو اسمبلی اور کاونسل آف اسٹیٹ کے افتتاح کے وقت ارشاد کیا تھا کہ ہندستان کے نظم حکومت سے اب استبداد کا عنصر قطعی طور سے نکل گیا ہے۔ بہر یہ جو کچھ تغیرات ہندوستان کے نظام حکومت مین ہوئے انہین حکام سرکاری نے بھی بخوبی محسوس کرلیا ہے۔ انہون نے بخندہ پیشانی قانونی کونسلونکے اقتدار کو تسلیم کرلیا ہے انکو اپنا ہمراز بنالیا ہے۔ انکے اتحاد عمل سے کام کررہے ہین اور انکی ذمہ داریون کو محسوس کرتے ہین سرکاری اور غیر سرکاری۔ ممبران مین اس قسم کے تعلقات کی وقعت اور زیادہ ہو جاتی ہے جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ نئی ہندوستانی پارلیمنٹ کے آغاز مین کسقدر دقتین پیش آئی تھین۔

مسئلہ پنجاب کے متعلق مباحثہ

عموماً خیال کیا جاتا تھا کہ مسئلہ پنجاب کا مباحثہ اجلاس بھر کی جان ہوگی

۱۵۔ فروری ۱۹۲۱ء کو مسٹر جمنا داس دوارکا داس نے ایک رزولیوشن پیش کیا جسمین گورنر جنرل سے سفارش کی گئی تھی کہ گورنمنٹ آف انڈیا اپنے پختہ عزم کا اعلان کرے کہ ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کے تعلقات اصول مساوات قومی پر قائم کئے جائینگے۔ نیز یہ کہ پنجاب مین مارشل لا کا نفاذ اس اصول کے منافی تھا اسپر اظہار افسوس کیا جائے اور جن افسران کی خطا ثابت ہو انکو سخت سزائین دیجائین نیز اسکا اطمینان کرلینا ضروری ہے کہ جلیانوالہ باغ کے مجروحین اور مقتولین کے متعلقین کو مناسب معاوضہ ملا یا نہین ۔"

مباحثہ کا نمایان پہلو یہ تھا کہ سرکاری اور غیر سرکاری ممبران دونون پورے طور پر ذمہ داری کو محسوس کر رہے تھے جو انکے الفاظ سے حال یا استقبال مین عائد ہوتی - ہندوستانی ممبران نے اپنی تقریرون مین کسی قسم کے عناد یا جذبہ انتقام کا اظہار نہین کیا - انہون نے اس بات کا صاف اظہار کر دیا کہ انکی جنگ اصول کے لئے ہے - دوسری جانب حکام نے بھی بہت ہی پر زور طریقے سے جس کا کہ انکی ہی مرتبہ انکو پہلا موقع تھا ان افعال کے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا جس سے کہ تعلیم یافتہ طبقہ مین تلخ بدمزگیان پیدا ہو گئی تھین -

سر ولیم ونسنٹ نے جنہون نے گورنمنٹ کی جانب سے مباحثہ کا آغاز کیا تھا انہون نے اگرچہ ہنگامون کی اہمیت پر توجہ دلائی - تشدد کی جو جو دہشتناک صورتین بلوائیون نے اختیار کی تھین انہین یاد دلایا حکومت کی غیر معمولی مشکلات کو واضح کیا اور ان حالات مین اکثر حکام نے جو اپنا قابل ستایش رویہ رکھا تھا - اسکی داد دی - تاہم دوسری طرف بعض حکام کی جانب سے جو نامناسب و بیجا کارروائیان عمل مین آئی تہین انپر بے حد افسوس کا اظہار کیا اور قطعی وعدہ کیا کہ جہانتک انسانی پیش بینی کام دے سکتی ہے آیندہ ہرگز ایسی کارروائیون کا اعادہ نہو سکے گا - انہون نے اس خیال کی پر زور تردید کی کہ انگریزون کی جان کی قیمت ہندوستانیون سے زیادہ خیال کیجاتی ہے اور اس امر پر سخت افسوس کا اظہار کیا بعض افسرون کی انفرادی حرکتون سے انگریزی نظام حکومت کی قدیم روایات کو صدمہ پہنچا - انہون نے یقین دلایا کہ جنلوگون کو ہنگامون کے باعث تکلیف پہنچی تھی انکے متعلق گورنمنٹ کا قصد ہے کہ فیاضانہ سلوک کرے

ہوم ممبر نے خلوص و صداقت سے ہندوستانیون کے جذبات کو تسکین دینے کی خواہش ظاہر کی - اس سے کل مجلس بہت متاثر ہوئی - اسمبلی نے گورنمنٹ کے طرز عمل کا عالی حوصلگی سے اعتراف کرتے ہوئے ڈیوک آف کناٹ کی اپیل کا خیر مقدم کیا - کہ گذشتہ باتون کو دل سے بھلادیا جائے اور کل افسوسناک واقعات کی یاد دل سے دور کردیجائے اور تیسرے فقرہ کی واپسی منظور کرلی جسکے رو سے رد کرنے والی سزا دینا چاہیے تھا اور ترمیم شدہ رزولیوشن کو کل مجلس نے قبول کرلیا -

اس کے نتائج

اس فیصلے کا نیز ان بیانات کا جو گورنمنٹ کی جانب سے غلط کار افسرون کے تدارکات کے متعلق شایع ہوئے تھے انکی اشاعت کا اثر نہایت عمدہ ہوا - یہ سچ ہے کہ لوگ ابتک مطالبہ کرتے تھے کہ مارشل لا کمیٹی کے سزایاب جو ابتک رہا نہین ہوئے تھے انپر گورنمنٹ کی جانب سے نظر ثانی ہونا چاہیے - مگر یہ چندہی لوگ تھے جب لارڈ ریڈنگ کی ایسی اہم شخصیت نے اس معاملہ کی تحقیقات اپنے ہاتھہ مین لے لی تو لوگون کو تشفی ہوگئی - علاوہ برین عوام کو اس سے بہت اطمینان ہوگیا کہ ہندوستانی مصیبت زدگان کو فیاضانہ اصول پر معاوضہ ادا کیا گیا - اور قصبات امرتسر - قصور - اور گجرانوالہ پر جو تعزیری ٹکیس لگایا گیا تھا وہ اٹھالیا گیا - اگر ہم اپنی نظر کو زیادہ وسعت دین تو اسمبلی مین جو کچھ مباحثہ ہوا تھا اور فریقین کی جانب سے سچائی کے ساتھ جس طریقے پر اظہار تاسف کیا گیا تھا - ان سب کا نتیجہ یہ تھا کہ عملی سیاسیات کے حلقے سے "مصائب پنجاب" کی زندہ تنقیح کا سوال رفتہ رفتہ نکالدیا جائے - گو مسٹر گاندھی کو اپنے پروگرام سے اسکے خارج کرنے کی جرأت تو نہین ہوئی البتہ

مجبوراً انکو اسقدر تغیر کرنا پڑا کہ اب اسکو اس صورت مین رکھتے تھے جسکا خود ہی پیشتر سخت ناپسند کرتے تھے یعنے اب یہ مطالبہ تھا کہ معتوب حکام کو عاملانہ سزائین بجائے جوڈیشل سزاؤن کے دیجائین اور جنرل ڈائر اور سر مائیکل اوڈائر کی پنشنین ضبط کرلیجائین لیکن نہ خود مسٹر گاندھی اور نہ اونکی جماعت نے اس معاملہ کو عدالت مجاز کے کہلے ہوئے دروازے تک پہنچایا۔

مرکزی مجالس قانونی کا طرز عمل فضا جو شورش سے بھری ہوئی تھی وہ اب ایک حد تک صاف ہوگئی تھی۔ لہذا اب اسمبلی اور کاؤنسل آف اسٹیٹ نے سنجیدہ مسائل کے جانب توجہ کی۔ دونو ایوانات کے مباحث مین اب نمائیشی عنصر کا شائبہ نہ تھا جو پچھلی کاونسلون مین جزو لاینفک سمجھا جاتا تھا جبکہ سرکاری ارکان کی مضبوط اکثریت ہوا کرتی تھی۔ منتخب شدہ نمایندونکی اب اکثریت تھی مگر اب ذمہ داریون سے انکو سابقہ تھا اور مباحثہ کا دارومدار انہین لوگو نپر تھا۔ دونو ایوانون نے اپنے اپنے دانشمندانہ ہدایات کے بموجب اپنے لیے ضوابط و شرایط مقرر کیے۔ ممبرون کا طرز عمل سنجیدگی کے لحاظ سے قابل تعریف رہا۔ اسمین کلام نہین کہ آزادی تقریر جسکا انہین پوراحق حاصل تھا اوسکو انہون نے بلاتکلف استعمال کیا تاہم امور تنقیح طلب کے حل کرنےمین ممبرون کے ہان صحیح پیرا ز معلومات۔ اور پر مغز گفتگو کی زیادہ قدر تھی اور فضولیات۔ لفاظی اور بدمذاقی سے حتی الوسع احتیاط تھی۔ ناتجربہ کاری اور قوت کے پہلی بار استعمال سے جو خامیان رہجاتی ہین انسے اگر قطع نظر کرلی جائے تو اسمین شک نہین رہجاتا کہ

ہندوستان کی جدید پارلیمنٹ نے اپنے پہلے اجلاس کے نازک کام کو نہایت ہی کامیابی کے ساتھ انجام دیا۔

لارڈ چمسفورڈ کی اختتام کونسل پر تقریر

لارڈ چمسفورڈ نے کونسل کے اختتام پر جو تقریر کی اسمین انہین کامیابیون سے متعلق فرمایا:-

"برٹش آئین تک جیسا کہ مسٹر گلیڈسٹون نے دکھلایا ہے بالکل بیکار ثابت ہوئی۔ اگر اسکے چلانے مین ایکدوسرے کی عزت کا خیال نہو اور مشترک اغراض کے ساتھ اور مشترک مقصد کے لیے کام نہ کیا جاے اس لئے مجھے یقین ہے کہ سمجھ اور خلوص کے ساتھ نئی صلاحات مین کام ہوگا۔ پہلا قدم ہمیشہ سب سے اہم ہوتا ہے اور یہ پہلا سشن اون لوگون کے شکوک کو دفع کردیگا جنکے آئینی اصلاحات کو مایوس کن بیشبینی گوئیون کے ساتھ دیکھتا تھا۔ اس سے ان لوگون کی ہمت بڑھیگی جو اصلاحات کی حمایت مین بدامنی اور بدنظمی کی قوتون سے پورے طور پر مقابلے کے لیے آمادہ تھے۔ مگر ابھی ان لوگونکو بہت کچھ کرنا ہے جنھون نے نمایان طور پر ہوشمندی اور جرات کا اظہار نئے اصلاحات کے صحیح سمت پر چلانے مین کیا تھا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آئینی مسلک کی اشاعت ملک مین کی جائے۔ مین امید کرتا ہون کہ آپ لوگ اپنی فرصت کے وقت باقاعدہ صورت مین اس امر کی کوشش کرینگے کہ لوگون کو معلوم ہو کہ آئینی اصلاحات کا مطلب کیا ہے۔ نیز یہ کہ کاونسلون کو حقیقی قوت عطا کی گئی ہے۔ اور انہین کاونسلون کے ذریعے سے یقیناً ترقی ہو کر رہیگی"

وبے کی مجالس قانونی

صوبہ وار مجالس قانونی نے جو خدمات انجا
وین وہ بہت مفید تھین گو انکا تعلق محض
صوص علاقون سے تھا۔ غلطیان ہونا تو ضروری تھا مثلاً بنگال کی
ونسل نے محکمۂ پولیس کے اخراجات کے مطالبے کو نامنظور کر دیا۔
ین ہر موقعہ پر ہوشیاری سے دقتین رفع کی گئین بعض موقعون پر
ظر ثانی کے ذریعہ سے معاملات سدھر گئے۔ بڑی بات یہ تھی کہ منتخب
دہ ممبران کو رفتہ رفتہ یہ محسوس ہوتا جاتا تھا کہ اب انکو مکمل ور حقیقی
مہداریان مل گئی ہین۔ جدید کاؤنسلون کو انتظامی معاملات مین تعلیم
ینے کا کام جس حد تک انجام دیا گیا۔ وہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ اب خالی قومی طلاقت
سانی کے بجائے یہ کوشش کیجاتی تھی کہ اہم مسائل کی گتھی سنجیدگی سے
سلجھا دی جائے۔ خیالی منصوبہ بازیان خود ہی ناکام رہتی تھین اسلئے
اب مجوزین کے سامنے عملی دقتین تھین اور خود انھین کا یہ فرض تھا
لہ انکے حل کی عملی تدبیرین پیش کرین۔

لارڈ چمسفورڈ بحیثیت وائسرائے ہند

لارڈ چمسفورڈ کے مشکل اور اہم
وائسرائی کے اختتام کا وہی
زمانہ تھا جبکہ مرکزی اور مقامی
اصلاحی کاؤنسل کے پہلے سشن کا اجلاس ملتوی ہوا۔ شاید ہی کسی
جنرل کو اسکا اتفاق ہوا ہوگا کہ اپنے عظیم الشان حلقہ فلاح کے لئے اسقد
کام کرے۔ ساتھ ہی اسکی مثال بھی شاید ہی کسی گورنر جنرل کے دور
حکومت مین ملے کہ اسکی خدمات کی تعریف یا اعتراف اسقدر بخل
کے ساتھ کیا جائے۔ یہ موقعہ نہین ہے کہ ان جان کاہیون کا شمار کرایا

جائے جو لارڈ چمسفورڈ نے ہندوستان کی بھلائی کے لیے برداشت کی تھین۔ نہ جس ماحول مین یہ شدید محنتین اور دقتین برداشت کی گئین تھین انکے بیان کرنے کا یہ محل ہے۔ بر این ہم محض انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ مختصر کیفیت ان تغیرات کی بیان کی جائے جو انکے اہم دورِ حکومت مین وقوع پذیر ہوئی۔ لارڈ چمسفورڈ کے کل زمانہ حکومت مین جنگ عظیم کا دور دورہ رہا۔ ملک مین انکا دور ایسے وقت مین ہوا کہ عجیب مشکلات درپیش تھین جنگی جوش کی مہیب لہرین اب قوت باقی نہین رہی تھی ہندوستان نے جنگ عظیم کے سلسلہ مین جو کوششین کی تھین انکی بے حد ستائش و صفت انگلستان کے سیاسی حلقون اور عوام مین کی گئی۔ جس سے ہندوستانیون کو بہت کچھ امیدین پیدا ہو گئی تھین مگر اسوقت تک کوئی عملی کام ان امیدون کے پورا کرنے کے متعلق نہین کیا گیا تھا اور نظام فوجی کے شکست کھا جانے کے آثار پیش نظر تھے۔ اسمین کلام نہین کہ لارڈ چمسفورڈ کے دور حکومت مین ہندوستان مین بجائے شکستہ خاطری کے ایک نئی زندگی کے آثار نمایان ہو گئے تھے۔ باوجود اسکے کہ ملک مین بے چینی پھیلی ہوئی تھی جنگ عظیم کے زمانے مین عظیم الشان سرگرمیان جاری رہین جنکی شدید ضرورت جنگ قایم رکھنے کے زمانے مین تھی۔ انکی گورنمنٹ کو دو بار اٹھانا تھے۔ ایک جانب تو بہت بڑی تعداد مین آدمی۔ روپیہ اور دیگر سامان جو کچھ بھی امکان مین ہو سلطنت کے کام کے لئے دنیا ہوتا تھا دوسری طرف ہندوستان کو بیرونی زیادتیون اور اندرونی مصیبتون سے بچانا بھی تھا۔ گو سلطنت کی عموماً بڑی بڑی خدمتین لارڈ چمسفورڈ نے انجام

دی تعین مگرانکے ہندوستان کے کارنامے خصوصاً بہت زیادہ قابل تعریف ہین۔ سنہ ۱۹۱۶ء مین جب انہون نے اپنے بڑے عہدہ کا چارج لیا۔ تعلیمیافتہ طبقہ کو چند شکایتین تھین جنکو وہ شدت سے محسوس کر رہے تھے جنکی بنا پر سخت بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ دولت برطانیہ مین ہندوستان کی پوزیشن صاف نہ تھی۔ کیونکہ بعض نوآبادیون کا طرز عمل ہندوستانی باشندون کے ساتھ اس قسم کا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کم درجہ کا سمجھے ہین اور حکومت برطانیہ کا نصب العین مبہم و ناصاف تھا۔ علاوہ برین اندرونی انتظامات تعلیم یافتہ حضرات کی رائے مین مشکل سے قابل اطمینان کہے جا سکتے تھے۔ ہندوستان کے باشندہ محض اپنی قومیت کی بنا پر ہتیار نہین رکھسکتے تھے۔ شاہی کمیشن انکو انتہا۔ ہندوستان کی امپیریل سروس مین انکی گنجایش برائے نام تھی۔ سنہ کے پارلیمنٹو صلاحات نے انکو ایسے اختیارات نہین دیئے جن سے محکمہ عاملانہ کو وہ متاثر کر سکین۔

لارڈ چمسفورڈ کی خدمات ہندوستانکے متعلق

مگر سنہ ۱۹۲۱ء مین پانچ سال کی سخت محنت کے بعد تصویر کا رخ بالکل بدل گیا۔ سنہ ۱۹۱۷ء سے ہندوستان امپیریل کانفرنس کا ممبر ہو گیا۔ وارسیلز کے معاہدہ صلح پر ہندوستانکے نائبین کے بھی دستخط ثبت ہوئے۔ لیگ آف نیشن (مجلس بین الاقوامی) مین بھی ہندوستان بحیثیت ایک مستقل ممبر کے شریک ہوا۔ ہندوستان کے ایک نمایندہ نے تخفیف اسلحہ کی کانفرنس مین بمقام واشنگٹن سلطنت برطانیہ کے نمایندے کی حیثیت سے نمایان حصہ لیا۔ دولت برطانیہ

ہین کل خود مختار نو آبادیون نے بجز ایک استثنے کے ہندوستان کی نئی پوزیشن کو تسلیم کرلیا ہے۔ اب اسکی حیثیت ماتحت کی نہ تھی بلکہ رکن سلطنت ہونے کی حیثیت سے دوسرے ممبرون کے ہمسر تھی۔ یہ جدید صورت حال اس نصب العین کا لازمی نتیجہ تھی جو سلطنت برطانیہ نے اب اپنا متعین کرلیا تھا۔ اور اس تعین کا سہرا تمامتر لارڈ چمسفورڈ اور مسٹر ای۔ ایس۔ مانٹیگو کے سر ہے۔ ہندوستانکا مستقبل بہ حیثیت جز سلطنت کے مبہم و نا صاف نہین رہا۔ نو آبادیون کے مرتبہ کے متعلق اب وہ بھی ذمہ دارانہ حکومت کو پیش نظر رکھتے ہوئے بلکہ اب وہ اس ترقی کن شاہراہ پر چل رہا ہے جسکی منزل مقصود سلف گورنمنٹ ہی ہے اور جو نظام اسکے زیر عمل ہے۔ وہ ترقی کے بے شمار راستے کھولے ہوئے ہے۔

نمایان تغیرات حالات کے متغیر ہو جانے کے سبب سے بہت سی دقتین خود بخود رفع ہوگئین جس سے خواہ مخواہ تعلقات کشیدہ ہوا کرتے تھے ایکٹ اسلحہ مین قومی تفریق کا کوئی سوال باقی نہین رہا۔ ہندوستانی سپاہیون کو شاہی کمیشن ملنے لگا۔ ہندوستانی نوجوان سینڈہرسٹ کے داخلے کے لیے ہندوستانی فوجی کالج مین تعلیم پارہے ہین۔ ہندوستانی لڑکے ٹیریٹوریل فوج مین تربیت حاصل کر رہے ہین تاکہ اپنے ملک کی مدافعت کا کام کرسکین صنعتی اور تعلیمی حلقون مین حقیقی اور مفید ترقیان حاصل ہوئی ہین۔ لوکل سلف گورنمنٹ نے خاطر خواہ قدم بڑھایا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ پانچ برس کی قلیل مدت مین ہندوستان کی بالکل کا یا پلٹ ہوگئی ہے اور یہ سارا کارنامہ نیکنامی اور بدنامی دونون کو سہتے ہوئے لارڈ چمسفورڈ اور انکی گورنمنٹ کا ہے۔ رہا یہ امر کہ ان تغیرات

سے بے صبر خیالی اور ہوائی جماعت کو تشفی نہین ہوئی یا یہ کہ بعد از جنگ جو بے چینی کی لہر کل روئے ارض پر دوڑ گئی تھی اور جس مین ہندوستان بھی شامل تھا وہ دفع نہین ہوئی تو ان امور سے لارڈ چمسفورڈ کے دور حکومت کے متعلق جو پختہ رائے قائم کیجائے اسپر کوئی اثر نہ پڑنا چاہیے لارڈ چمسفورڈ اور انکے کارنامون کے متعلق یقین کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر موجودہ زمانہ نہین تو مستقبل ضرور انصاف کریگا۔

یہ ہندوستان کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ وائسرائے جس نے جہاز سلطنت کو شدید طوفانی زمانے مین کامیابی کے ساتھہ چلایا تھا۔ اس کا جانشین ایسا مدبر شخص آیا جسکی شہرت معدلت کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ لارڈ ریڈنگ کی زبردست قانونی شہرت آزاد خیال اور سلطنت کے خدمات مین جس حسن تدبر کا اظہار انسے ہوا تھا ان سب باتون نے ملکر لارڈ ریڈنگ کو دوسرے اشخاص سے ممتاز کر دیا۔ اور امید قوی ہے کہ لارڈ چمسفورڈ نے جن کامون کو عمدہ عنوان سے شروع کیا تھا انکی تکمیل انکے عہد مین ہوگی۔

باب سوم ۳

امن اور بدامنی [1]

لارڈ ریڈنگ کی آمد کے وقت گو اُمید افزا صورتین مفقود نہ تھین تاہم عام حالت انتشار کی تھی اُنکی مشکلات کو پوری طور سے سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسٹر گاندھی کی اُن سرگرمیون کا سرشتہ بیان پھر شروع کیا جائے جو ناگپور کانگرس کے بعد وقوع مین آئین۔

ترک موالات اور اصلاحات

جس وقت سرکاری اور غیر سرکاری حضرات بدل و جان اس امر کے کوشان تھے کہ ذمہ دار حکومت کا سنگ بنیاد مضبوطی سے رکھین جمیان

[1]۔ اس باب کے ماخذ سرکاری رپورٹین موجودہ اخبارات اور ہندوستانی طلباء سیاست کی تحریرین ہین آخرالذکر طبقہ مین مسٹر الفریڈ نندی کا مین خاص طور پر مشکور ہون کہ انھون نے اپنی کتاب موسومہ بغاوت یا ارتقا مجھے عنایت کی۔

ترک موالات اور مسٹر گاندہی اور علی برادران کی زیر سرکردگی توتون کا صرف بیجا اپنی تحریک کی اشاعت مین کر رہے تھے۔ ۲۲-۱۹۲۱ء مین آئینی اصلاحات کے کارنامونکا یعنی جو مطالبات تعلیم یافتہ ہندوستانی سالہا سال سے کرتے چلے آرہے ہین انکی ایک ایک کرکے منظوری۔ انکے ذریعہ سی حقوق ملک کی محافظت انکی تدریجی روز افزون وقعت اختیار اور اثران سب کارنامون کا مقابلہ تحریک ترک موالات کے میدان عمل مین بیکار کارنامون سے واقعی سبق آموز ہے۔ آیندہ زمانہ کے مورخین غالباً بہت مشکل سی ناظرین کے دلمین یہ ذہن نشین کر سکینگے کہ ۲۲-۱۹۲۱ء کے ہندوستان نے کیونکر ریفارم اور ترک موالات کے دو راستون مین سے اول الذکر راستے کی اختیار کرنے مین ایک لمحہ کے لیے بھی پس و پیش کیا۔ درآنحالیکہ بے حد ترقی کے مواقع حاصل تھے۔ اور آخر الذکر صورت پر عمل کرنیسے بعید از بعید امکانات بغاوت بدنظمی مصائب کے پیش نظر تھے۔ مگر اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اس زمانہ کی سیاسی فضا حالت اعتدال سے بہت دور تھی۔ اس رپورٹ کے ابتدائی صفحات مین کچھ تذکرہ آچکا ہے۔ کہ کن قوتون نے تمام ملک کو بجز چند نہایت سنجیدہ اور تجربہ کار ہندوستانیون کے اس امر پر آمادہ کر دیا۔ کہ بجائے عقل کے جذبات سے مغلوب ہوکر میدان عمل مین اتر آئین۔ نہ اس امر واقعہ سے انکار کیا جا سکتا ہے۔ کہ کونسلین اگرچہ اونکی ذریعہ سے حصول سوراج مین تعجیل کیساتھ بہت کچھ ترقیون کی امیدین تھین وہ کسی طریقہ سے جوشیلی بے صبر اور مشتاق شہادت حضرات کی، قوۃ متخیلہ کی تسکین کا سامان اپنے اندر نہین رکھتی تھین اونکے مخاطب صحیح صرف وہ لوگ ہو سکتے تھے جو عقل و علم حقایق و دلایل سے کام لینے والے ہون۔ بخلاف اسکے

مسٹر گاندھی نے محدود عملی سیاسیات اور معمولی سمجھ کی باتونکو بیباکی سے نظر انداز کر کے اپنے جھنڈے کے نیچے علاوہ ان لوگون کے جو بیچینی پھیلانے والے اور مایوس شدہ طبقہ سے تھے۔ بہت سے ایسے لوگون کو بھی جمع کر لیا تھا جو نیک نیت و پر خلوص جوشمند تھے اپنے عجیب و غریب خیالات و پروگرام کے لحاظ سے کوئی تعمیری صورت وہ قایم نہ کر سکے البتہ تخریبی اثر کی اشاعت وسیع پیمانے پر ہوئی۔ جو سوسایٹی کے لئے نہایت خطرناک تھی"

مسٹر گاندھی اور اہالیان خلافت

سنہ ۱۹۲۱ء کے ابتدائی تین مہینون مین مسٹر گاندھی اور انکے مسلمان "برادران" مین جو کام چلتو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اسکی قوت ہمیشہ سے زائد منظر عام پر آگئی تھی۔ اتحاد مین ایک جماعت دوسرے کی بالکل محتاج تھی مسٹر گاندھی نے تحریک خلافت کی تائید کی اور علی برادران کے ہمنوا ہوکر انہون نے مسلمانون کے بے نظیر مذہبی جنگ جویانہ جذبات کو اپنا کر لیا خود مسٹر گاندھی کی اہمیت بحیثیت قومی لیڈر انکا مسلمہ ایثار سب سے بڑھکر یہ کہ مذہب کے نام سے جو مبالغہ آمیز تحریک بھی انکے سامنے پیش کیجائے۔ اسکی کورانہ تقلید ان سب باتون کا یہ اثر ہوا۔ کہ انتہا پسند مسلمانون کے نمایندے جنکی شرکت دوسرے حالات مین ناممکن تھی۔ نہایت انہماک کیساتھ مسٹر گاندھی کے پروپگنڈا مین شامل ہوگئے مسٹر گاندھی کی ذمہ داری اور عدم تشدد پر انکے پیہم اصرار کے باعث حکومت کیطرف سے کوئی تعرض نہین کیا گیا انتہا پسند مسلمانون کو کامیابی کیساتھ اپنے ہم مذہب لوگون مین مذہبی جذبات کے برانگیختہ کرنے کا ایک خطرناک حد تک خوب موقعہ ملگیا۔ اس پر سب لوگونکا

تاق ہے کہ مسٹر گاندھی کا یہ خیال کہ ہند و مسلمان دونو ایک متحد پلیٹ فارم
جائین نہایت قابل قدر تھا مگر اس واقعہ سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ انکا
مقصد چاہے جو کچھ ہو سنہ ۱۹۲۰ء کے زیادہ حصہ مین گورنمنٹ اور قوم انگریزی
سے نفرت پھیلانے کا کام اس پلیٹ فارم سے لیا گیا اس زمانہ کے ابتدائی
مہینون مین یہ واقعیت روز روشن کیطرح عیان ہو گئی۔

تعلیم پر دھاوا! تعلیمی درسگاہون کا مقابلہ مستعدی کیساتھ جارحانہ
انداز سے شروع کیا گیا۔ شاید ہی کوئی یونیورسٹی ایسی ہو
جس سے گراد طالبعلمون نے تھوڑی یا بہت تعداد مین علحدگی اختیار نہ
کی ہو تاہم شور و شر پھیلانے مین وقتیہ ... سکین قبل اس کے کہ یہ سمجھ مین
آئے کہ جو لوگ غلط رائے کی بنا پر شریک کار ہوئے تھے۔ اُنکے لیے
کیا تباہی آئی تھی بہت سی زندگیان برباد ہو چکی تہین۔ صدہا مستقبل
برباد ہو چکے تھے۔ بنارس اور کلکتہ کی ایسی درسگاہین جو عرصہ سے اس
زہریلی ہوا کا مقابلہ کر رہی تہین وہ بھی وقتی طور پر اسکے اثر سے محفوظ نہ
رہ سکین مگر یہ بات زیادہ عرصہ تک چھپ نہ سکی کہ حامیان ترک موالات
ان طلباء کے لیے دوسرا انتظام کرنے مین مطلق کامیابی نہین ہوئی
جن کے مستقبل اُنکی وجہ سے تباہ ہو گئے تھے علی ہذا خود رفتہ قومی
درسگاہین ... تعلیم کا انتظام ہو سکا اور نہ دیگر سامان کا۔

مسٹر گاندھی کے پروگرام کا یہ جزو سنجیدہ اشخاص کی لعنت ملامت
کے بعد فنا ہو گیا۔ اس درمیان مین مسٹر گاندھی اور علی برادران ہر چیز
امیدافزا نظرون سے دیکھتے ہوئے ملک مین دورہ کے ذریعہ سے اپنی
تحریک کی منادی کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے دنون مین

اشتدادی ہنگامے برپا ہو گئے۔ بعض شدید ہنگامون کا ہم ذکر مناسب مقام پر کرینگے اسوقت صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ جنتری کے سنہ ۱۹۲۱ء کے دوران مین ہندوستان کے مختلف مقامات پر کم از کم ساٹھ ہنگامے مختلف حیثیتونکے برپا ہوے جس قسم کی بےچینی کی وہ تخم ریزی کر رہے تھے اسکو قابو مین لانیکی قوت پر مسٹر گاندھی کو بہت کچھ اعتماد تھا اس لئے برابر قدم بڑھاتے ہی گئے۔

مسٹر گاندھی کی سرگرمیان

رضاکارون کی جماعت کے ممبران ملک مین پھیلگئے اور دیہاتی لوگ جو ضعیف الاعتقادی مین رضاکارون سے کم نہ تھے وہ انکے درمیان وعظ دیتے پھرتے تھے کہ آئینی حکومت کی کوئی عزت نہ کرو مسلمانون کے احساسات اسوقت بہت ہی برانگیختہ تھے گورنمنٹ آف انڈیا نے ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کو بار بار توجہ دلائی مگر اس سے مسلمانون کے جذبات کی بالکل تسکین نہ ہوئی گوکہ معاہدہ سیورے پر فوراً نظر ثانی کی گئی اور شرائط مین ترمیم ٹرکی کے موافق کی گئی۔

مسٹر گاندھی کی سرگرمیان

اقتصادی مصائب نے قدرتاً بہت جلد خطرناک صورت اختیار کی جبکہ انکو جوشیلے اور بدزبان رضاکار واعظین کا سہارا ملگیا تھا۔ ان تمام بےچینی پھیلانے والی تحریکون پر جنکا قانون حکومت سے تصادم ہونا لازمی تھا۔ مسٹر گاندھی نے اپنی پاک شخصیت کا لبادہ ڈال دیا تھا۔ اور اصول عدم اشتداد پر شدید اصرار شروع کیا افسوس ہے کہ انکے مقلدین نے آخر الذکر مسئلہ کے متعلق مسٹر گاندھی کی نصیحت پر بہت کم دھیان دیا۔ جیسا کہ تحریک ستیہ گرہ مین ہوا۔ اس

مسئلہ مین بھی مسٹر گاندھی نے اس امر کو اخیر مین محسوس کیا - حالانکہ دوسرے لوگ اس نتیجہ کو پہلے سے محسوس کر رہے تھے - کہ جن قوتون کو وہ اکسا رہے ہین - ان پر قابو انکے امکان سے باہر تھا - مقاصد کے قرین انصاف ہونیکا انہین یقین کامل تھا - انمین یہ وجدان پیدا ہو گیا تھا - کہ ہندوستانیون کو متحد کرنے اور انمین از سر نو روح پھونکنے کے لیے انکی حقیر ذات قدرت کیجانب سے ایک آلہ کا کام کر رہی تھی - اس لیے پروگرام کے مختلف شعبون کے نفاذ پر وہ بہت مُصر تھے -

ملک کی حالت

ملک کی حالت کا تقاضا یہ تھا - کہ ہر دوسرا شخص جسے مسٹر گاندھی سے کم اپنی حقانیت کا یقین ہوتا - بہت پس وپیش اور شک مین مبتلا ہو جاتا - حالات کا مختصر تبصرہ اس امر کو ظاہر کر دیگا - کہ وسیع پیمانون پر ہنگامون کے پھیل جانے کا اندیشہ کہانتک تھا - ماہ جنوری مین صوبہ متحدہ کے بعض اضلاع مین کسانون کے شدید بلوے ہوئے لوٹ اور عام بدامنی بھی اُسکے دوش بدوش تھی کیا ان کاشتکارون کو کوئی بھی عقلمند آدمی اس قسم کی نصیحت کر سکتا تھا - کہ باقاعدہ حکومت کی نافرمانی ایک پاک خیال ہے - صوبہ پنجاب مین بھی اسوقت ایک اشتعال کی حالت پیدا تھی -

سکھون کا مسئلہ

۱۹۱۹ء کے واقعات نے جو تلخی اور ناگواری وراثتاً چھوڑی تھی اسمین ایک سنگین فساد کا اور اضافہ ہوا - قوم سکھ کی دو جماعتون مین بدمزگی کی صورت پیدا ہو گئی - چونکہ ایسے خوفناک نتائج ظہور مین آئے - لہذا ضروری ہے کہ چند الفاظ مین اصل مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے نئی اصلاح طلب جماعت

کچھ عرصہ سے مندرون اور گردوارون کے انتظامات سے مطمئن نہ تھی یہ انتظامات مدت دراز سے پرانی قدامت پسند پارٹی کی رائے کے مطابق مقامی مہنت لوگون کے زیر اہتمام رہا کرتے تھے۔ ان لوگون کو بڑی آمدنیون کے متعلق پورے اختیارات تمیزی حاصل تھے لیکن انمین سے بہت سے مہنت ایسے تھے جنمین مادہ ہندویت بہ نسبت سکھ ہونیکے زیادہ تھا جس کا ایک سبب یہ تھا۔ کہ ان مندرون کے اوقاف مین ہندوون اور سکھون دونون کی فیاضیان شامل تھین۔ سکھون کی نئی جماعت یہ الزام لگاتی تھی کہ اس قسم کا قبضہ اور روپیہ کا صرف بیجا ہو رہا تھا۔ پرانی پارٹی یہ کہتی تھی کہ ان اعتراضات سے پردہ مین اصل شئے خورد برد کرنے کی ہے۔ سکھون کے ان خانگی جھگڑون مین بھی تحریک ترک موالات کی روح حلول کر گئی نتیجہ یہ ہوا کہ نئے سکھ خصوصاً اکالی جتھا گورنمنٹ کا سخت مخالف ہو گیا۔ یہانتک کہ انقلاب حکومت پر آمادگی ظاہر کرنے لگا اصلاحی جماعت مین یہ رضاکاران کا گروہ نہایت جوشیلا تھا۔ گورنمنٹ نے بدانتظامی کی شکایت مین جو کچھ تحقیقات کی اور تدبیرین سوچین اُس سے یہ لوگ مطلق مطمئن نہین ہوئے بلکہ مندرون پر قبضہ کرنا شروع کر دیا اور باضابطہ منتظمین کو بیدخل کرنے لگے۔

تحریک ترک موالات کی تقلید مین اس جماعت نے معمولی عدالتی کارروائی سے احتراز کیا۔ انکا مقولہ یہ تھا کہ جب تک ہمارا مقابلہ نہ کیا جائیگا۔ ہم اصول عدم تشدد پر عامل رہینگے قدرتی طور پر ان ترکیبون کا جواب ترکی بہ ترکی فریق مخالف نے بھی دیا۔ فریقین چونکہ سادہ دل اور جنگجو قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لیے یہ لازمی تھا۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ مین خونخوار

ہنگامے رونما ہون جنوری مین ایک سنگین ہنگامہ تارن تارنمین پیش آگیا
ماہ فروری مین نئی سکہونکی ایک جماعت کا نانکا صاحب کے ایک ہندو
مہنت نے قتل عام کرادیا جو اس فکر مین تھے کہ نانکانا صاحب جیسے مشہور
اور مالدار مندر سے اس مہنت کو بیدخل کرادین اس حادثہ سے تمام ہندوستان
مین ایک سنسنی پھیل گئی اس عبرتناک سانحہ مین ۱۳۰ جانین نہایت وحشیانہ
طریقہ سے ضایع کی گئین اس خلاف قانون تحریک کی ذمہ داری بالواسطہ
تحریک ترک موالات پر عاید ہوتی ہے کیونکہ اسی تعلیم نے رعایا مین غصب
حقوق کا یہ امکان پیدا کردیا تھا۔

متفرق مقامات پر ہنگامے ہندوستان مین دوسرے مقامات پر
بھی انتشاری کیفیت پیدا تھی صوبہ بہار
مین السٹ انڈین ریلوے کی کوئلہ والی زمینون مین ہرتال ہوئی جسمین تحریک
ترک موالات کی ریشہ دوانیان بھی شامل حال تھین اسی ہرتال کی بدولت
متعام گرڈیتہہ پر بلوہ بھی ہوا اودہ روہیلکھنڈ ریلوے مین بھی ہرتال ہنگامون
کیساتھ ہوئی۔ ممالک متوسط مین بمقام ناگپور جو لوگ منشیات کی
دوکانون پر جاتے تھے ان کی دار وگیر سختی کیساتھ قومی رضا کارون نے کرنا
شروع کردی نتیجہ یہ ہوا کہ سخت ہنگامے ہوئے ہم آگے چلکر ذکر کرین گے
کہ صوبہ آسام مین چاء کے باغون کے جاہل مزدورون سے اشتعال دلانے
والی اپلیین کی گئین جنکا لازمی نتیجہ ظہور پذیر ہوا ہنگامے اور بلوے جا بجا ہونے لگے
مدراس اور بمبئی کے احاطون مین بدمعاشون کے گروہ جنکی زبانون پر گاندہی
کا نام تھا اس قسم کی ڈرانے اور دہمکانے والی کارروائیان کرتے پھرتے
تھے کہ انکی روک تہام مین حکومت کو سخت دشواری پیش آئی مبلغین

تحریک خلافت کی کیفیت یہ تھی کہ غریب اور جاہل مسلمانون کو مشتعل کرنیکی نیت سے "مذہب خطرہ مین" نعرہ لگایا کرتے تھے ہر جگہ عوام کے جلد مشتعل ہوجانے والے افراد مین چپکے چپکے تحریک ترک موالات اپنا کام کر رہی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ اسی کیساتھ عدم تشدد کی سخت تاکید شامل حال تھی۔ مگر ساتھ ہی ساتھ اس امر کی اہمیت بخوبی ذہن نشین کیجاتی تھی۔ کہ انفعالی صورت مین حکومت کے احکامات کی نافرمانی کرنا چاہیے۔ علاوہ برین پنجاب اور خلافت کے مصائب رفع کرنے اور فوری حصول سوراج کے لیے سخت اشتعال دلانے والی سپیچین کیجاتی تھین۔ ہر مقام پر اس جماعت نے مسٹر گاندھی کے نام کا جادو ڈالا۔ اور اس سے ضعیف الاعتقاد عوام مین دانستہ یا غیر دانستہ اس خیال کو تقویت ہوئی کہ مسٹر گاندھی مین اعجاز کی قوت موجود ہے شہر اور دیہات کے ہزار ہا جاہل اور غریب باشندے مہاتما اعظم کے نام پر فرط جوش سے مجنون ہو جاتے تھے۔ انکے راج مین محنت مزدوری سے لوگ خلاصی پا جاینگے ملک مین خوشحالی کا دور دورہ رہیگا۔ اور دولت پھٹ پڑیگی کوئی محل تعجب نہین کہ گورنمنٹ کی بے انصافی اور مظالم کے افسانے تو شد و مد سے بیان کئے جاتے تھے۔ اور تشدد کی روک تھام سے متعلق برائے نام ہی کہا جاتا تھا۔

مسٹر گاندھی کا نیا پروگرام

ان تمام سرگرمیونکے سردار اپنے مسلک کی خطرناک قوتون سے برابر چشم پوشی فرما رہے تھے۔ البتہ روحانی قوت پریم اور عدم تشدد کی خوبیون کا وعظ فرماتے جاتے تھے مگر فسادون کے واقعات ہر ہفتہ بلکہ تقریباً روز پیش آیا کرتے تھے۔ اور جنکے باعث یقیناً انکے مقلدین ہی ہوتے تھے۔ انکے متعلق

وقتاً فوقتاً مسٹر گاندھی اظہار تاسف کیا کرتے تھے جو گو حقیقی ہو۔ مگر بہت ہی عارضی ہوتا تھا۔

اس قسم کے ارشادات کا ظہور اسوقت ہوا کرتا تھا۔ کہ جب کوئی غیر معمولی سنگین واقعہ تشدد کا اُنکے روبرو پیش کیا جاتا تھا۔ مگر ان واقعات سے اسکیم کے ناقابل عمل ہونے کے متعلق انکو ذرا بھی شک پیدا نہین ہوا مارچ سنہ ۱۹۲۱ء مین بظاہر اُن لوگون کے اعتراضات کے جوابات مین جو کہتے تھے۔ کہ تحریک ترک موالات مین محض تخریبی و تباہ کُن پہلو ہے ایک تازہ پروگرام تیار کیا گیا۔ مسٹر گاندھی نے تجویز کیا کہ آیندہ تین مہینہ مین اجتماع قوت حسب ذیل کامون مین صرف کی جائے جسقدر ممکن ہو روپیہ جمع کیا جائے ذات پات کے قیود سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ منشیات کے ترک کرانے مین سعی بلیغ کیجائے۔ ہر ہندوستانی کے گھر مین چرخہ رانی کی ترغیب دیجائے۔ بسبیل تذکرہ یہ امر قابل لحاظ ہے۔ کہ آخرالذکر تعلیم سب سے زیادہ دلچسپ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود ہندوستانی سیاسیات کے منظر پر آجانے کے بھی مسٹر گاندھی کے عقیدت مین جو انگوٹا اسٹائین مسلک سے تھی۔ کوئی ضعف نہین پیدا ہوا تھا۔ اس اعلان سے کہ ہندوستان کی آزادی کا سبب چرخہ کے ہتیہ ہین مسٹر گاندھی کے بہت سے متبعین خصوصاً مسلمان نہایت درجہ پریشان ہوئے۔ اگر ایک مرتبہ قوم دھاگا کاتنا شروع کردے اور کپڑے بننے لگے۔ اگر قوم ایک بار زنانہ حال کسی تجارت کے عذاب سے اپنی گلو خلاصی کرالے اگر ایک مرتبہ لنکا شایر اور کلون سے لوگ مستغنی ہو جائین تو "سوراج حاصل ہے" یہ جملے مسٹر گاندھی نے کامیابی کے لہجہ مین کہے۔ تہوڑے دنون مین نئے پروگرام

کے تین خاص مدات پر عمل شروع ہو گیا۔ اول یہ کہ روپیہ اس قدر فراہم کیا جائے کہ تلک سوراج فنڈ کی مجموعی تعداد ایک کرور روپیہ کی ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ انڈین نیشنل کانگریس کے ممبر انکی تعداد ایک کرور ہو جائے تیسرے یہ کہ دو ملین (۲۰ لاکھہ) کاتنے والے چرخے دو ملین (۲۰ لاکھہ) مکانوں میں چلنے لگیں۔

لارڈ ریڈنگ کا ورود

اس نازک حالت میں لارڈ ریڈنگ ہندوستان پہونچے۔ انکی قانونی شہرت انکے آنیسے قبل مشہور ہو چکی تھی۔ اس سے حامیان ترک موالات بھی متاثر ہوے بغیر نہ بچ سکے۔ نئے وائسرائے کی آمد کے دن لوگوں کو عام ہڑتال سے مسٹر گاندھی نے باز رکھا۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ وائسرائے کو موقعہ دیں کہ ہندوستانی حالات کے متعلق وہ بے لاگ نتائج اخذ کر سکیں۔ وقتی طور پر سیاہی کشمکش میں وقفہ ہو گیا۔ لارڈ ریڈنگ کی ابتدائی تقریریں انکی مسحر کرنے والی شخصیت کے ساتھہ انکا انصاف کرنیکا عزم بالجزم ان سب باتوں سے امید بندھی تھی کہ حامیان ترک موالات اپنی زیادتیوں سے دست بردار ہو کر سمجھہ اور عقل کے مشوروں کے سامنے سر تسلیم خم کر دینگے۔ مسٹر گاندھی کا مقصد جو کچھ بھی ہو۔ مگر انہیں کے کیمپ میں بعض ایسی قوتوں کا اظہار رہا۔ کہ تحریک کو جدید تقویت پہنچ گئی۔ مسٹر گاندھی نے حال ہی میں تحریک ترک موالات کو جس نئے قالب میں ڈھالنا چاہا تھا۔ وہ ایک غیر متعلق شخص کی رائے میں تو انکی با اصولی کی دلیل نہ تھی۔ مگر انکے متبعین کے بعض طبقوں میں اختلاف کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ مسٹر بپن چندر پال کے ایسے راسخ القدم لیڈر نے بھی ایسی تحریک سی

ہاتھ دھو ڈالا جسکا دعویٰ یہ تھا کہ ہندوستان کی نجات تکلہ کے ذریعہ سے
ہوگی چرخہ کے مسلک کے متعلق ایک کاروباری پہلو بھی تھا۔ مسٹر گاندھی
پر بہت زور ڈالا کہ اس امر کی کوشش کی گئی کہ وہ کلون (مشینری) کے
متعلق وہ اپنی رائے مین ترمیم کر دین۔ مگر بظاہر اسمین کوئی کامیابی نہین ہوئی

کپڑے کا بائیکاٹ

البتہ یہ امر حیرت انگیز ہے۔ کہ اب بائیکاٹ
کے متعلق اُنھون نے اپنی رائے بدل دی ہے
جسے وہ سابق مین تشدد ہی کی ایک صورت قرار دے چکے تھے جیسا
کہ ۔۔ بلکہ معلوم ہوتا کہ ۔ ماہ جون مین انھون نے بدیسی کپڑون کے مقاطعہ
کا نہایت سختی سے اعلان کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ جلاکر برباد کردیا جائے۔
یہ امر قابل تعجب نہین کہ اس سے ہندوستانی مِل والونکی بن آئی۔
اور بعض ممنون حضرات نے بڑے بڑے چندے تلک سوراج فنڈ
مین دیئے۔ یہ مشکل اب ٹل گئی تھی۔ لہذا مسٹر گاندھی اب دوسری جانب
متوجہہ ہوئے۔

اہالیان خلافت کی بے صبری

خود مہاتما کے نقطۂ نظر سے سب سے
زیادہ اہم اختلاف یہ تھا جو انکے مقاصد
اور خلافت والون کے درمیان پیدا ہوتا جاتا تھا۔ آخرالذکر جماعت نے
ان پر زور ڈالنے کی ایک متحدہ کوشش کی اور چاہا کہ اپنے جنگ جویانہ
مذاق سے ملتا جلتا ہوا ایک پروگرام ان سے مرتب کرالین۔ خلافت
پارٹی کے انتہا پسند حضرات نے عموماً اور علی برادران نے خصوصاً مختلف
مقامات پر متعدد بار نہایت اشتعال انگیز تقریرین کین۔ ان تقریرونکا خلاصہ
یہ تھا۔ کہ اسلام کو فائق رہنا چاہیے۔ مذہبی جنگ ہونا چاہیے۔ اور ہندستان

کو جلد سے جلد سرحدی مسلمانون کی فوج کی مدد سے برطانیہ کے جوئے سے گلو
خلاصی کرلینا چاہیے - چنانچہ مدراس مین مسٹر محمد علی نے سخت مشتعل کرنیوالی
تقریر کے دوران مین کہا - کہ انگریز تھوڑے ہی دنون مین ہندوستان -
چھوڑنے پر مجبور ہونگے - امیر افغانستان اگر ہندوستان پر جارحانہ حیثیت
سے حملہ نہ کرین - بلکہ کفار کے جوئے سے ملک کو نجات دلانے کی نیت ہو
تو ہر مسلمان کا فرض عام ہوگا - کہ مستعدی سے انکی مدد کرے اسوقت چونکہ
افغانستان کا طرز عمل مشکوک ہو رہا تھا - ہندوؤن کے جذبات کو جنکی یاد
مین گذشتہ دہشت ناک مناظر ترو تازہ ہین اس اعلان سے شدید دھکا
لگا -

ہندو مسلمانون مین اختلاف

اس اختلاف کی ترقی مین اور باتین بھی معین ہوئین - چنانچہ بہت
لوگونکا یہ خیال پیدا ہوگیا - کہ مسٹر گاندھی گاؤکشی کے معاملہ مین مسلمانونکی
بیجا پچ کرتے ہین - اردو کو ہندی پر ترجیح دیتے ہین - مجالس شوریٰ
مین ہمیشہ مسلمانونکی تعداد انکے تناسب سے زاید رکھتے ہین - ہندو مسلم اتحاد
جسپر انہون نے اس قدر زور دیا تھا - اور جسکے باعث اسقدر قربانیان
کرائی گئین تھین معلوم ہوتا تھا - کہ اب شکست ہوا چاہتا تھا - باوجود اس کے
کہ مسٹر گاندھی نے اپنے ساتھی مسلمان کام کرنے والونکی درشت تقریرونکے
خوب خوب معنے پہنائے - اور علی برادران کے صلح جویانہ طرز عمل پر پورا اعتماد
موثر دعوؤن کے ساتھہ ظاہر کیا - ایک بڑی جماعت ہندؤنکی تحریک
ترک موالات سے کنارہ کشی کرتی جاتی تھی - کیونکہ مسلمان انتہا پسند جماعت
برابر مذہبی نارواداری اور بین الاسلامی مقاصد کا اظہار کیا کرتی تھی -

علی برادران کا بار بار یہ ادعا کہ ان کا مسلمان ہونا سب باتون پر مقدم ہے
اس سے اُن بہت سے لوگون کے دلوںمین جو ابتک اونکے برابر ہمدرد رہتے
تھے۔ واقعی خوف پیدا ہوگیا۔ دوسری جانب گورنمنٹ نے تحریک ترک
موالات کی کارروائیون مین ابتک مطلق ہاتھ نہین ڈالا تھا۔ کیونکہ ملکی
قانون کے حدود سے کوئی بات متجاوز نہین ہوئی تھی۔ اب وہ بھی اس
امر پر مجبور ہوئی۔ کہ علی برادران پر مقدمہ چلانے کے مسئلہ پر غور کرے کیونکہ
حال مین انھون نے متعدد ایسی تقریرین کی تھین۔ جو اشتداد بھڑکانے
والی تھین۔

گورنمنٹ کا طرز عمل

جس پالیسی کی تفصیل بیان کیجا چکی ہے۔ اُسکے
بموجب ہندوستان کی مرکزی اور صوبہ وار
مختلف حکومتون نے مسٹر گاندھی کے نفس تحریک کے متعلق کوئی اشتدادی
کارروائی نہین کی۔ یہ خیال غلطی پر مبنی ہے۔ کہ حکومتون کو احساس نہ تھا۔
یا وہ بے پروائی برت رہی تھین گورنمنٹ آف انڈیا کو ان وجوہات کی بنا پر
جنکا ذکر نومبر کے رزولیوشن مین ہے یقین نہ تھا۔ کہ کوئی کارروائی خاص
حامیان ترک موالات عدم اشتدادی کے مخالف مناسب حال ہوگی۔
گورنمنٹ نے ابتک مسٹر گاندھی کی تحریک کے متعلق ایک سمجھی بوجھی اور
یکسانیت کی پالیسی پر عمل کیا تھا۔ اس پالیسی مین اثبات اور نفی دونون
پہلو موجود تھے۔ نفی کا پہلو تو یہ تھا۔ کہ جو لوگ بذریعہ تقریر یا تحریر عوام کو
اشتداد پر آمادہ کرتے تھے۔ یا سپاہیون اور پولیس کی وفاداری مین رخنہ
ڈالتے تھے۔ اونکے متعلق یہ احکام تھے۔ کہ معمولی قانون کے تحت مین انکا
سخت تدارک عمل مین لایا جائے۔ مقامی حکومتون پر گورنمنٹ آف انڈیا

کی تاکید تھی۔ کہ عوام مین بےچینی پھیلانے کی جو کوشش ہو رہی ہے۔ اسکی نگرانی
پورے طور پر کرتی رہین۔ قانون کے احترام کیلئے لوگون کو مجبور کرین۔ اور جو
لوگ باغیانہ تقریرین کرین۔ اُن پر مقدمہ چلا دین سنہ ۱۹۲۱ع کے دوران
مین جس طریقہ سے ترک موالاتیون کی سرگرمیون کے مخصوص پہلو نمایان ہوتے
گئے۔ اسی طریقہ پر اِن ہدایات مین وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتی رہی مثلاً وسط سال
مین اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ خاص احکام ان زیادتیون کے متعلق
جاری کیے جائین جو نام نہاد خودساختہ پنچائت کی کمیٹیان دیہات مین کررہی
تھین۔ علی ہذا حامیان ترک موالات بعض گیرون اور نشی اشیاء کے دوکاندارون
کے ساتھ بہت مظالم کر رہے تھے۔ انکی روک تھام کے لیے بھی گورنمنٹ کو احکام
خصوصی جاری کرنا پڑے۔ مقامی حکومتون کو ہدایتین کی گئین۔ کہ تحریک ترک
موالات کی قایم کردہ عدالتون نے جو زیادتیان کی ہین انکے متعلق فوری
تحقیقات کرنا چاہیے۔ امن پسند شہریون کی حفاظت کے متعلق اطمینان دلا دینا چاہئے
اور بخوبی سمجھا دینا چاہیے کہ جس قسم کا مال چاہین۔ اسکی خرید و فروخت کا انکو پورا
حق حاصل ہے۔ اور مسلح پولیس کے مظبوط دستے تیار کر رکھنا چاہیے جن اخبارات
نے باغیانہ مضامین کی اشاعت کی تھی۔ انکا تدارک کر دیا گیا بےچینی پھیلانے
والے رسالہ اور اشتہارات ضبط کر لئے گئے۔ اس پالیسی کا ایجابی پہلو یہ تھا
کہ گورنمنٹ نے ایک تو اپنے قوانین مین ایسی ترمیمات کین جس سے رعایا
کی سیاسی۔ زراعتی اور صنعتی شکایات دور ہو جائین۔ دوسرے یہ کہ تحریک
کے مقابلہ مین جوابی پروپیگنڈا کی تنظیم کی۔ وفادار شہریون کی ہمت افزائی
کی گئی۔ کہ وہ لوگ لیگ آف آرڈر یا شانتی سبھا قایم کرین چنانچہ مختلف صوبون
مین جا بجا علیحدہ امن سبھا کے نام سے قایم کی گئین۔ عوام مین تبلیغ و اشاعت

کا کام شروع ہو گیا۔ سرکاری اور غیر سرکاری کارکن گورنمنٹ کی پالیسی اور مقاصد سے مسلسل لوگون کو آگاہ کرتے رہتے ہین۔ تحریک ترک موالات کی چھتا لا اخبارات اور لیف لیٹ فارم سے اس جماعت نے شروع کر دی تھی۔ کوشش اس امر کی گئی کہ مسٹر گاندھی کی سرگرمیون سے جو مصائب نازل ہونے والے ہین اون سے پبلک پوری طور پر متنبہ ہو جائے۔

جوابی پروپگنڈا مین دقتین

جوابی پروپگنڈا اگرچہ کارگر ہوتا رہا۔ تاہم ایک اہم بلکہ اصولی کمزوری پیدا رہی۔ مسٹر گاندھی کی عظیم الشان شخصیت کے مقابلہ مین اس سے صرف مدافعت کا کام لیا جا سکا اعتدال پسند جماعت کے وہ ارکان جو تحریک ترک موالات کی کمزوریون اور جماعتون کے معترف تھے۔ اُنکی لئے بھی یہ ممکن نہ تھا۔ کہ اصل بانی کے خلوص نیت یا اسکی نمایان شخصیت کے متعلق کوئی حرف گیری کر سکین۔ مسٹر گاندھی کو جو مقبولیت و شہرت حاصل تھی اُس کا یہ اثر تھا کہ مخالفین کے اعتراضات ہلکے ہوتے تھے۔ اس لیے اکثر معترضین جہان انکی سرگرمیون پر اعتراضات وارد کرتے تھے۔ وہان انکی شخصیت کا بھی بہت ہی ادب اور احترام ملحوظ رکھنا پڑتا تھا۔ اس طرز عمل کی تہ مین جو خالص عقیدت تھی اسمین حامیان تحریک ترک موالات کی ان حرکتون کے باوجود بھی کوئی۔ ضعف نہ پیدا ہوا۔ گو ان حضرات نے بہت سے جلسے درہم برہم کر دئے۔ شور و غل مچا کر مقررون کی تقریرون سے باز رکھا۔ اور بجز "شیطانی سرکار" پر حملون کے اور کسی چیز کے سُننے کے روادار نہ ہوئے۔

معتدلین کی جماعت کی کمزوری کا ایک اور سبب اس جماعت کے افراد کا سرکاری عہدہ قبول کر لینا تھا۔ اس سے حامیان تحریک ترک موالات

لئے ہاتھ لیکن موقعہ آگیا اور انھون نے جاہ طلبی کا طعنہ دینا شروع کیا۔ یہ طنز اگرچہ بعض پر انصاف نہ تھا۔ مگر ایسے وقت مین موثر ضرور ثابت ہوا جبکہ فضا ذاتی قربانی کی پکار سے گونج رہی تھی۔

علی برادران پر مقدمہ چلائے جانے کی تیاریان

علی برادران نے اس قسم کی تقریرین کی تھین۔ کہ اب حکومت کے لیے ہاتھ بند کرنا ناممکن ہوگیا تھا۔ جبتک کہ کوئی خاص بات نہوتی۔ مقدمہ کا چلایا جانا ضروری تھا اسلیے مسٹر گاندھی نے اس صورت حال کو ٹالنے کے لیے ایک حرکت مذبوحی کی۔ جسنے انکی تحریک نیز انکی شہرت عامہ کو نقصان پہونچا۔ تحریک ترک موالات کے بانی اور فتح روان مسٹر گاندھی جنھون نے "شیطانی گورنمنٹ" کا خطاب دے رکھا تھا اب وہ خود اصالتًا اسی گورنمنٹ کے اعلی ترین حاکم کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ جن مقلدین نے اسقدر اظہار رواداری پر اعتراض کیا ان کا جواب مسٹر گاندھی نے یہ دیا۔ کہ میری جنگ افراد سے نہین۔ بلکہ طریقہ حکومت سے ہے۔ ہندوستان کی بڑی ہتک نامی ہوتی اگر یہی مقولہ ہز رائل ہائنیس پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقعہ پر یاد رکھا جاتا۔

ماہ مئی مین پنڈت مدن موہن مالوی کے مساعی جمیلہ کے توسط سے وائسرائے اور مسٹر گاندھی کے درمیان متعدد ملاقاتون کا انتظام کیا گیا ان ملاقاتون مین کیا گفتگو ہوئی۔ اسکی اشاعت نہین کی گئی۔ مگر مسٹر گاندھی کی شملہ سے واپسی کے چندہی دن بعد علی برادران نے معافی نامہ الفاظ ذیل مین شایع کیا۔

علی برادران کا معافی نامہ

دوستون نے ہماری توجہ بعض ہماری

تقریرون کی جانب منعطف کی ہے - جو انکی رائے مین اشتداد کیجانب مائل کرنے والی ہین - ہم بیان کرنا چاہتے ہین - کہ اشتداد پیدا کرنے کی نیت ہماری تھی - ہمارے حاشیۂ خیال مین بھی کبھی وہ سننے نہ تھے - جواب پہنائے جاتے ہین مگر ہم اپنے دوستونکی قوتِ دلائل کو تسلیم کرتے ہین - اور جو کچھ مفہوم انھون نے سمجھا ہے - اسکو وقیع سمجھتے ہین اس لئے ہمکو صدق دل سے افسوس ہے - ہماری تقریرونکے بعض حصونمین جو غیر ضروری گرمی پیدا ہو گئی ہے اوسپر اظہار افسوس کرتے ہین ہم پبلک طور پر یقین دلاتے ہین - اور اون لوگون سے وعدہ کرتے ہین جو اسکے خواہشمند ہون - کہ جب تک ہمارا تعلق تحریک ترک موالات سے ہے ہم براہ راست یا بالواسطہ بحالت موجودہ یا آیندہ کبھی اشتداد پر زور نہین دینگے - نہ ایسی فضا پیدا کرینگے جو اشتداد کے لئے آمادہ ہو - یہ امر واقعہ ہے - کہ ہم اسکو تحریک ترک موالات کے مقصد کے منافی تصور کرتے ہین جس کا ہم قول دے چکے ہین -

وائسرائے اور مسٹر گاندھی

اس معافی نامہ کے اثر کو جو بجائے خود کافی تھا - چند ہی دن بعد لارڈ ریڈنگ کی اس تقریر سے اور تقویت ہو گئی - مین نے مسٹر مالوی سے کہا کہ اگر مسٹر گاندھی مجھسے ملنے کی درخواست کرینگے - تو مین فوراً منظور کرونگا - اور مین بخوشی انکے خیالات سنونگا - چنانچہ مسٹر گاندھی نے درخواست دی - صرف ایک نہین بلکہ ہماری انکی متعدد ملاقاتین ہوئین - اسمین کسی ترکیب اور چالاکی کو دخل نہ تھا - سیدھے سادے طریقہ پر ملاقات کا انتظام کیا گیا - میرے خیال مین مین آزادی سے کل حالات جنکو آپ معلوم کرنا چاہتے ہین - یہان نہین کرسکتا ہون - مگر مین اس قدر کہونگا کہ مجھے یقین کامل ہے - کہ ان ملاقاتون کا مقصد

مجھے نہایت مسرت و کامل اطمینان ہوا کہ مین مسٹر گاندھی کو جان گیا۔ اور وہ مجھے جان گئے۔"

"ممکن ہے کہ یہہ بیان کسیقدر مبہم اور غیر متعین ہو۔ مگر بالکل گول نہین ہے۔ آپکو معلوم ہو گیا کہ ان ملاقاتون اور گفتگو کا یہہ نتیجہ مترتب ہوا کہ مسٹر محمد علی اور شوکت علی نے ایک عام اعلان شایع کیا ہے جسکو بلاشبہہ آج آپنے دیکھا ہوگا۔ اسمین انہون نے بعض اشتداد پیدا کرنے والی۔ تقریرون پر دلی اظہار انفعال کیا ہے۔ اور مضبوط وعدہ کیا ہے کہ ان تقریرون یا ویسی مثل تقریرون کا اعادہ جب تک وہ مسٹر گاندھی کے ساتھ ہین کبھی نہ کرین گے۔ مین اس مسئلہ پر کوئی تفصیلی گفتگو کرنا نہین چاہتا ہون۔ اسکے حوالہ سے میرا مقصد صرف اسقدر تھا کہ لوگون کو معلوم ہوجائے کہ ملاقاتین بالکل بیکار نہ تھین۔ کیونکہ جہانتک گورنمنٹ کا تعلق ہے۔ فوری مطلب حاصل ہو گیا۔ وہ صرف اس قدر تھا کہ اشتداد کی اشاعت کی روک تھام ہو جائے۔ مجھے ایکبار پیشتر بھی اس کہنے کا موقعہ ملا تھا کہ اس کا رد عمل تقریباً ہمیشہ خطرناک نتائج کیساتھہ بالکل معصوم لوگون پر ہوا کرتا ہے بحیثیت گورنمنٹ کے ہمکو ایک فرض انجام دینا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان لوگون کی محافظت کرین جو اسطریقہ سے گمراہ کئے جائین۔ اس لئے ہم نے مصمم قصد کر لیا تھا کہ مناسب تدابیر عمل مین لاوین جنسے قانون کی تائید ہو حکومت کا وقار قایم ہو۔ اور مزید اشتدادی کارروائیون کا سد باب ہو جائے خوش قسمتی سے ملک کے معمولی قانون سے مدد لینے کی ضرورت پیش نہین آئی۔ کیونکہ جس معاہدہ کی ہمکو ضرورت تھی وہ ہاتھ آگیا جسکا حوالہ مین دے چکا ہون مین یقیناً فرض کئے لیتا ہون کہ معاہدہ کی پابندی کیجائیگی اور

اظہار افسوس مین اُسیقدر صداقت ہے جسقدر کہ اُسکی الفاظ سے مترشح ہوتی ہے۔ جب تک معاہدہ کی پابندی رہیگی۔ ہمکو کوئی وجہ اندیشہ کی نہین کہ اُن تقریرون کا اعادہ ہوگا۔ علی ہذا اُن لوگون کو بھی یقین رکھنا چاہیے کہ مقدمہ نہین چلایا جائیگا۔

اس واقعہ سے علی برادران کی شہرت کو بہت نقصان پہونچا۔ انھون نے اس امر کی انکار کی کوشش کی۔ کہ گورنمنٹ سے معافی مانگی گئی تھی اپنے پوزیشن کے متعلق مسٹر گاندھی کی بید کی کیساتھ تائید بھی انھون نے حاصل کرلی مگر یہ واقعہ ہے کہ خود دانکے ہم مذہب جوشیلے حضرات بدعقیدہ ہوگئے۔ اور تحریک ترک موالات کو جہانتک کہ مسئلہ خلافت سے تعلق تھا ایک شکست نصیب ہوئی حصول معافی کے بعد عدالتی چارہ جوئی کو ملتوی کردینے کی پالیسی اور بہت سے معاملات مین برتی گئی۔ اور نتیجے اچھے نکلے۔

از سر نو مسٹر گاندھی کی سرگرمیان

مسٹر گاندھی ان وقتی رکاوٹون سے متاثر نہین ہوئے۔ ابھی اُن تھک کوششون کے ساتھ ماہ مارچ کے پروگرام پر جُٹ گئے مسٹر گاندھی اور اُنکے نائبین چرخہ کے محاسن کی تلقین برابر کرتے رہتے تھے علی ہذا بدیسی کپڑے کے شیطانی ہونے اور منشیات کے پاپ پر بھی بہت زور دیتے تھے۔ اگر ان لوگون نے اپنی تحریک کو مشورہ اور عملی مدد تک محدود رکھا ہوتا۔ تو اسمین شبہ نہین کہ کوشش مین ضرور کامیابی ہوتی۔ ہندوستان مین دیہاتی کاروبار کے رواج دینے کا بہت بڑا موقعہ حاصل ہے جبکہ زمانہ مین موسم زراعت کا کام نہین ہونے دیتا۔ اس زمانہ مین یہ کام خوب ہو سکتا ہے اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ باریک اور نامضبوط بدیسی کپڑے سے جو کہ

چلن شیرازہ میں بھی ہوگیا تھا اسقدر بیکار آمد نہین ہوتے جس قدر کہ گھر کے کتی ہوئے کپڑے ہوتے ہین منشیات کے مسئلہ پر بھی سالہا سال سے سوشل ریفارمر توجہ رہے تھے مگر ان ہر دو مسئلون کے متعلق مسٹر گاندھی کے مسلک کی جو نمایان خوبی تھی۔ ان لوگون کے ناروا داری کا جوش و خروش تھا۔ اور یہ ظاہر تھا کہ یہ بات آخر مین اصل تحریک کو کبھی کامیاب نہین ٹھہرا سکتی۔

عجلت بہت اور رفتار سُست

ہندوستان سے کپڑون کی ضرورت کو ہاتھ کے چرخہ کبھی پورا نہین کر سکتے نفیس سوت باہر ہی سے منگوانا پڑیگا۔ علاوہ برین ایک بڑا ذخیرہ انگریزی مال کا ملک مین موجود تھا۔ اس لئے بدیسی کپڑون کے بیچنے والون نیز اس کا روزگار کرنے والون سے بائیکاٹ کی بذریعہ پکٹنگ جو کوشش کی گئی اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت جگہہ نقض امن کے واقعات پیش آئے۔ کیونکہ کارکُن حضرات بجائے سمجھ کے بےصبری سے کام لیتے تھے۔ اور ناقابل برداشت طریقے خوف دلانے کے استعمال کرتے تھے۔

بعض غیر متوقع نتائج

ہندوستان مین جو کپڑا تیار ہوتا تھا اسکی قیمت بہت چڑھ گئی۔ کیونکہ باہر کا کپڑا مسٹر گاندھی کی فرمایش پر نذر آتش ہو رہا تھا۔ تحریک چرخہ رانی نے اعلیٰ طبقہ مین ہاتھ کے کتے ہوئے کپڑے کا رواج ضرور دیدیا۔ مگر جس مقصد کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ وہ حاصل نہ ہوا منشیات کی مخالفت مین تو کچھ کیا گیا۔ اُسکے متعلق بھی یہی کہا جاسکتا ہے۔ دوکانات منشیات کا مقاطعہ اور بعض اوقات اُن لوگونکا جنکی آمد و رفت بھی تھی اُنکا سوسائٹی سے اخراج نہایت وحشیانہ طریقہ سے عمل مین لایا گیا۔ تھوڑے وقت بعض مقامات پر آبکاری کی آمدنی مین کمی ہوگئی۔ مگر اس کے ساتھ بہت سی

جگہ غیر خالص منظر کی ہوئی شراب کے استعمال کی تحریک زور پکڑ گئی۔ اچھوت
ذاتون کے متعلق جو کوششین کی گئین وہ جہان کہین بالکل ناکام نہین رہین
وہان فریقین مین تعلقات نہایت خراب ہو گئے کیونکہ اعلیٰ ذات والے اپنے
مخصوص حقوق کی جو انکو ہمیشہ سے حاصل تھے۔ تحفظ کے درپے تھے۔ اور
ادنیٰ درجہ کے لوگون نے معاشری معاملات مین مساوات کا دعویٰ شروع کردیا
صوبہ بمبئی کے بعض حصون مین عجیب صورت پیش آئی۔ ادنیٰ ذاتون نے اعلیٰ
ذاتون سے ایسا شدید بائیکاٹ مقاطعہ شروع کردیا۔ کہ تحریک ترک موالات کے
مقامی اخبارون کو اپنے اصولون کو بالائے طاق رکھکر اور تضحیک کے خیال
کو بالکل بھلا کر گورنمنٹ کے آگے دست استعانت پھیلانا پڑا۔ تاکہ وہ تحریک
جو انسانیت اور امن عامہ کے اس قدر مخالف تھی فرو ہو جائے۔ دوسرے
شعبون مین بھی مسٹر گاندھی کی تحریک کے افسوسناک نتائج منظر عام پر
آتے جاتے تھے۔ مقاطعہ عدالت کی بدولت جس کی تعلیم انکے مقلدین
دیتے پھرتے تھے۔ بعض جگہہ عدالتین قایم ہوئین جس کی بنیاد غالبًا آئرلینڈ
کے سن فینی عدالتون کے نمونہ پر تھی۔ ہندوستان مین بدقسمتی سے ان
عدالتون مین زیادہ تر جاہل دہقانی شریک تھے جنہون نے خلاف قاعدہ اپنے
ساتھیون سے بجبر اپنے اختیارات کو منوایا۔ اگر کوئی استبدادی ڈگریون کے
تسلیم کرنے مین چون وچرا کرتا۔ تو اس کے لیے نہایت وحشیانہ سزائین تجویز کی جاتی
تھین۔ معاشری مقاطعہ چھوٹے چھوٹے ملازمین سرکار۔ چوکیدار وغیرہ سے
شروع کردئیے گئے جس کے سبب سے دلونمین جذبہ انتقام پیدا ہوگیا۔ اور
بدامنی پیدا ہونی لگی۔ اور حامیان تحریک ترک موالات بھی تکالیف سے محفوظ
نہین رہے ہین جیسا کہ ہزاکسیلنسی سرہار کورٹ بٹلر نے اخیر مارچ کی تقریر مین ارشاد

فرمایا تھا۔ کہ اب تحریک ترک موالات ایک انقلابی تحریک ہوتی جاتی ہے۔ اب اُس کا مخاطب جذبات زدلیہ کو بنایا جاتا ہے۔ اور جہالت اُس کا ذریعہ بنائی جاتی ہے؛ مگر مسٹر گاندھی کے جوشیلے مقلدین کی نظروں سے یہ حقیقتین پوشیدہ رہین۔

تلک سوراج فنڈ نئی سرگرمیان۔ اظہار کارگزاری کے نئے میدان آئے دن رُونما ہوتے رہتے تھے تھوڑے دنون کے لئے کل کوششون کا مرکز تلک سوراج فنڈ کی کامیابی کو بنایا گیا۔ اور جولائی کے اخیر مین بیحد جوش وخروش کے نظارون کے درمیان اعلان کیا گیا۔ کہ مقدار مطلوبہ ایک کرور روپیہ کی فراہم ہوگئی۔

غالبًا یہ کبھی معلوم نہ ہوگا۔ کہ کسقدر واقعی روپیہ وصول ہوا۔ اور کسقدر وعدہ بلاوصول رہگئے۔ کیونکہ تحریک ترک موالات کے بعض جماعتون کی مالی حالت نیز پبلک کا روپیہ جس طریقہ سے صرف کیا جاتا تھا۔ وہ ناگفتہ بہ اور شرمناک تھا قطع نظر اس سے کہ جو کچھ قوت مسٹر گاندھی کی تحریک مین اس عجیب کامیابی سے پیدا ہوئی ہو اسمین شک نہین کہ مالی امداد جو انھون نے حاصل کی وہ نہایت غضب کی تھی ہم اُسکے اثرات باہر کی لوگ بھی محسوس کر رہے تھے۔ قومی رضاکارون کی بھرتی دھڑلے سے ہو رہی تھی۔ اور مخصوص جارحانہ کارروائیون کی تحریک زیادہ زور پکڑ گئی یہ واقعہ ہے کہ انھون نے علانیہ اپنا قصد ظاہر کیا۔ کہ اس فنڈ کا زیادہ حصہ انہین کامون مین صرف کرینگے جس طریقہ سے قوت حاصل کر کے مسٹر گاندھی نے اعلان کیا۔ کہ اب وہ تمام کوششین بدیسی کپڑے کے مقاطعہ کے متعلق مبذول کرینگے جسکی تکمیل ۳۰ ستمبر سے قبل ہونا چاہئیے۔ اسوقت سوراج حاصل ہو جائیگا اور تمام دنیا مین چرخہ کا استعمال ہونے لگے گا۔ آخرالذکر

کے متعلق عجیب و غریب خوبیان بیان کین۔ یہانتک انہون نے مبالغہ کہا کہ اگر اُسکا چلن سرحدی جنگجو اور لوٹیرے جرگون مین ہوجائے۔ تو صوبہ شمال و مغرب کا مسئلہ خود بخود حل ہوجائیگا۔

بدامنی کی زیادتی بدقسمتی سے نفس انسانی کے سخت واقعات نے مسٹر گاندھی کے اُمیدافزا خوابون کو جو ہندوستان کی نئی زندگی کے متعلق تھے۔ پادرہوا ثابت کیا۔ نہ بیمیون بلوؤن اور ہنگامون کے افسوسناک قصہ ہوتے ہیں۔ اور مسٹر گاندھی کے وعظ و پند کا مطلق خیال نہین کیا گیا۔ بلاشک و شبہ بہت واقعات کے متعلق پتہ لگا کہ ان سرگرمیونکے بانی ان حضرات کی سرگرمیان تھین جنہون نے مسٹر گاندھی کے نام کو نعرہ جنگ قرار دے رکھا تھا۔ قومی رضاکارون کی گرفتاری قانون شکنی کے سبب سے ہورہی تھی۔ اسوجہ سے عوام اشتدادی کارروائی پر آمادہ ہوگئے تھے۔ اور یہی عام سبب بلون وغیرہ کا تھا۔

گرڈیتھہ مثلاً صوبہ بہار مین گرڈیتھہ کے مقام پر ایک سخت بلوہ اپریل مین ہوا اس کا تعلق قومی رضاکارون کے مقدمہ سے تھا۔ قومی رضاکارون نے کوشش کی تھی۔ کہ ایک مقامی پنچایتی کمیٹی کی ڈگری کا نفاذ کرین دس ہزار کی ایک جماعت نے پولیس کے تھانہ کو لوٹ لیا۔ اور کاغذات کو جلادیا جیل پر قابض ہونیکی بھی ناکام کوششین کین۔

مالیگاؤن۔ اُسی مہینہ مین مالیگاؤن (بمبئی) مین اس سے کہین زیادہ سنگین ہنگامہ ہوا۔ کارکنان خلافت ایک مقدمہ مین ماخوذ ہوئے۔ کیونکہ اُنکی تخویف اور تہدید ناقابل برداشت ہوگئی تھی۔ اس سے عوام مین سخت وحشیانہ جوش پیدا ہوگیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک سب انسپکٹر اور چار کانسٹبلون کو

پنجاب سے بار دولا گیا۔ اسی زمانہ مین صوبہ مدراس مین بھی قومی رضاکارون اور محافظ پولیس سے کار بجلہ جنگ ہوئی۔

آسام

مئی کے مہینہ مین ہندوستان کے اکثر حصون مین مزدوری پیشہ جماعت مین بجینیی پیدا ہوتی رہی اشتعال کا سبب ایک بڑی حد تک ترک موالاتی تھے۔ آسام کی حالت خصوصیت کیساتھہ مخدوش تھی۔ ہزارہا سیدھے سادے جاہل مزدور گاندھی راج کے آغاز کے منتظر تھے۔ جبکہ لوگونکو روٹی بلا محنت ملیگی اور بلا کسی تکلیف کے خوب آرام ملیگا۔ یہ لوگ اس امر پر آمادہ کئے گئے۔ کہ معاہدہ کو توڑ دین اپنے کام اور جائداد کو چھوڑکر ایک افسوسناک نظارہ کیساتھہ اپنے اپنے مواضعات کو جہان سے کسی زمانہ مین یہ لوگ آئے تھے۔ واپس چلے جائین انمین۔ سے بعض مواضعات کے فاصلے صدہا میل کے تھے ریلوے ہڑتالین ترک موالاتی مبلغین کی باعث ظہور پذیر ہوئین۔ انکی نام نہاد ہمدردی نے معاملات کو بہت الجھا دیا آخر مین جب ہڑتالیون نے محسوس کیا کہ سیاسی شطرنج کی بازی مین ان سے آردب کا کام لیا گیا تھا اسوقت اسنکے رنج وصدمہ کی کوئی حد نہین رہی۔ اور بالکل سکوت اور خاموشی طاری ہوگئی۔ جو مزدور اپنے وطن واپس چلے گئے۔ انکو یا تو گورنمنٹ سے امداد ملی۔ یا نجی کے لوگون نے انکی دستگیری کی اکثر ونکو وہی مصائب پیش آئی جو مسلمان مہاجرین پر سنہ ۱۹۲۰ع مین گزر چکے تھے موضع مین کوئی انکا شناسا نہین رہا تھا۔ یہ لوگ اپنے وطن مین بالکل اجنبی تھے۔ بہت سے ایسے تھے جو برادری سے خارج سمجھے جاتے تھے۔ ان شدید مصائب کے بعد پچھتا کر عوام کے منتقل ہونے کی تحریک فرو ہوئی۔ مگر بہت ہی افسوسناک نتائج کیساتھہ خصوصاً چاندپور مین ترک موالاتیون نے مقامی حکام پر وحشیانہ برتاؤ

کا الزام لگانا شروع کیا۔ جو صرف اسوقت رفع ہو سکا جب بنگال کی لیجسلیٹو کاونسل مین مباحثہ ہوا۔ اور انکی معقول تردید کی گئی جون مین عام حالت ملک کی زیادہ خراب نہین رہی۔ مگر جولائی مین پھر سے ہنگامے متعدد مقامات پر شروع پھیر ہوئے۔

مدراس مدراس مین مزدوروں کی شکایتوں کیساتھ ہندو ذات اور نیچیس کے تلخ ذات پات کے جھگڑے بھی شامل ہو گئے جس کے سبب سے خوفناک بلوہ۔ عام غارتگری اور قابل افسوس جانون کے نقصانات ہوئے۔

بمبئی کرانچی اور دہار وار (صوبہ بمبئی) مین جو بلوہ دوکانات منشیات پر جا بجا پھر سے قایم کرنے سے ہوئے۔ انمین ترک موالاتیون کا ہاتھ نمایان طور پر موجود تھا۔

بنگال اور ممالک متحدہ کلکتہ اور چٹاگانگ مین قومی رضاکارون کے مقدمات نے ہنگامے برپا کیئے علی گڈہ (صوبہ متحدہ) مین تو ہنگامے نے اس قدر مہیب صورت اختیار کی۔ کہ فوج بھیجنا پڑی۔

اہالیان خلافت کی سرگرمیان یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ان تمام جھگڑون مین ترک موالاتی جنہون نے مصائب خلافت مین خاص خدمات کی تھین سب سے زیادہ نمایان تھے۔ بہت سی معاملات مین انکی آتش بیانی یا اشتدادی کام کی وجہہ سے مجبوراً مقامی حکام کو دخل دینا پڑا۔ اکثر ایسے اشخاص تھے۔ جنکو قانون شکنی کے پاداش مین سزائین جھیلنا پڑین۔ حامی ترک موالات اسلامی اخبارات کھلم

کیا انکو کیا تھے کہ مسلمان لوگ اپنی متناسب تعداد سے کہین زاید قانون شکنی مین حصہ لے رہے تھے - اور اسکی سزائین جیل بھی ہین بھگتنا ہو جو سے اور کچھ اس سبب سے کہ یونانیون نے جارحانہ کار روائیان انگورہ گورمنٹ کے خلاف شروع کردی تھین جس سے ہیجانی کیفیت پیدا ہوگئی تھی - علاوہ برایں ہز مجسٹی کی گورنمنٹ اور قوم پرست ترکون کے تعلقات کشیدہ تھے - اور معا... سیورے مین جن تغیرات کی خواہش ظاہر کی گئی تھی - اسمین کوئی کامیابی نہین ہوئی تھی - اس لئے خلافت کمیٹی کا انتہا پسند فریق اب دور اندیشی ... پالیسی پر عمل کرنا بالکل نہین چاہتا تھا - اسلامی جذبات بھی مشتعل ہو گئے تھے - اور ضرورت اعلان جہاد کے متعلق سرگوشیان ہو رہی تھین -

کراچی ریزولیوشن جولائی مین خلافت کانفرنس کا جلسہ بمقام کراچی منعقد ہوا - علی برادران نے نہایت سخت تقریرین کین - جو انکی پچھلی تقریرون سے کہین بڑھی چڑھی تھین - گویا اپنے افسوسناک معافی نامہ کی تلافی کو پورا کر رہے تھے - ایک مرتبہ انہون نے مسٹر گاندھی کو بے بس کر دینا چاہا اور یہ اعلان کر دیا گیا کہ ناگپور کانگرس مین جو پروگرام طے ہوا تھا - اسکو مردہ سمجھنا چاہیے اور اگر بڑے دن تک مسئلہ خلافت طے ہونیکی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی - تو مجوزہ نیشنل کانگرس بمقام احمد آباد ہندوستانی جمہوریہ کا اعلان کردیگی - علاوہ برایں اپنے پیر پر انہون نے یہ کہکر اور کلہاڑی ماری ہے کہ مسلمان سپاہی فوج کی ملازمت ترک کردین - اور بیان کیا کہ موجودہ گورنمنٹ کے تحت مین فوجی ملازمت شرعاً حرام ہے - تمام مذہبی علما سے اپیل کیا - کہ اس اصول کو سپاہیون کے اچھی طرح سے ذہن نشین

کر دین۔ حکومت جو عرصہ سے اس قسم کی باتون کو برداشت کر رہی تھی۔ اس کارروائی سے اس کا پیمانہ صبر چھلک اٹھا جیسا کہ چوتھے باب مین معلوم ہوگا۔ دونو بھائیون پر معہ انکے چند پیرؤون کے مقدمہ چلایا گیا اور شھادت کی تنقیح مین جو مدت صرف ہوئی۔ اس کے بعد معمولی قانون کے متعلق سزا دیدی گئی۔

مسٹر گاندھی کی دقتین کراچی کانفرنس کے انعقاد اور اس کے خاص کارکنان پر مقدمہ چلائے جانے کی کارروائی کے درمیان جو مدت گذری اس زمانہ مین مسٹر گاندھی کو اسکی ضرورت پڑی کہ بڑی مستعدی سے امکانی تدابیر عمل مین لاتے رہین۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کی عمارت مین جو روزن ہو گئے ہین۔ وہ بند ہو جائین۔ کراچی مین جس نارو اداری کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس سے ہندو سخت پریشان ہو گئے تھے ہندو جذبات کو اطمینان دلانے کے لیے مسٹر گاندھی نے اعلان کیا۔ کہ واقعتاً علی برادران عدم تشدد کے اصول سے ہٹنا نہین چاہتے تھے۔ مطالبہ آزادی کے متعلق انھون نے کہا۔ کہ اگر تمام لوگ اسکو نہ بھی قبول کرین۔ تاہم کانگرس کے مسلک کے تحت اسکا جواز پورے طور پر آجاتا تھا۔ اور اپنے جوشیلے مقلدین کی از خود رفتگی کیجانب کو اپنے اثر سے دبا دیا۔ بعض صوبون مین ہندو اور مسلمان ترک موالاتیون کو یہ غلط خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ ہم لوگون نے گورنمنٹ کی قوت کو توڑ دیا ہے۔ سرکار کی رواداری کو ان لوگون نے بزدلی سے تعبیر کیا۔ اور اسکی قوت ضبط کو کمزوری سمجھے۔ لوگ جوش سے اس قدر اندھے ہو رہے تھے۔ کہ انکو یقین کامل تھا کہ موجودہ نظام حکومت دم توڑ رہا ہے۔

غیرعملی حضرات کی بےصبری

یہ لوگ بار بار اصرار کرتے تھے کہ سول نافرمانی قانون کا اعلان کردینا چاہیے اور آنیوالے سوراج کے لیے ایک پورا خاکہ قومی نظام عمل کا جو موجودہ گورنمنٹ کے بالکل متوازی ہو تیار کرلینا چاہیے۔ دوسرے الفاظ مین یہ سمجھنا چاہیے کہ تحریک ترک موالات کا ترقی یافتہ بازو انقلاب کا پہلو اختیار کرتا جاتا تھا۔ فرق صرف اتنا باقی رہ گیا تھا کہ لفظاً مگر عملاً نہین۔ یہ لوگ اصول عدم اشتداد کا کلمہ پڑھتے تھے مسٹر گاندھی کو جو کچھ ہمدردی ان لوگون کے اصل مقاصد سے ہو۔ لیکن عملاً وہ اس جماعت کو یہ کہکر دباتے تھے کہ ملک کو ابھی وہ سبق نہین یاد ہوا ہے۔ جو اس منزل کیجانب قدم بڑہانے کے لیے لازمی تھا یعنی اصول عدم اشتداد کی نہایت سختی سے پابندی۔

مسٹر گاندھی کا روکنے والا اثر

جب شروع اگست مین آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بمبئی مین ہوا تو مسٹر گاندھی نے مسلسل ان لوگون کی مخالفت کی۔ جو بہت زیادہ بےصبری کے شکار ہو رہے تھے رفتہ رفتہ تمام گفتگو آزادی اور جمہوریت کے متعلق خاموشی کیساتھ پس پردہ ڈالدی گئی۔ اور چند جوش وخروش کے مناظر کے بعد یہ طے پایا۔ کہ اب مجموعی قوت بدیسی کپڑے کے بائی کاٹ ہاتھ کے چرخہ کے ترویج کپڑا بُننے ترک منشیات اور اصول عدم اشتداد کی اشاعت مین کل وقت صرف کرنا چاہیے کمیٹی نے اسوقت تک کے لئے سول نافرمانی قانون کے التوا کی سفارش کی۔ جب تک بدیسی کپڑون کا بائیکاٹ مکمل نہ ہو جائے۔ مگر اس خیال سے کہ جوشیلے حضرات ہمت ہار نہ بیٹھین

یہ تجویز کیا گیا - کہ سول نافرمانی قانون کی ہر قسم میں جاری ہو سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ کمیٹی عاملہ کی اجازت پہلے سے حاصل کر لیجائے - اس کمیٹی کے لیے مسٹر گاندھی کی رائے قانون کا کام دیتی تھی - بدقسمتی سے ایک اور امر کی سفارش کی گئی - جوان حضرات کی معمولی تہذیب سے بیگانگی پر روشنی ڈالتی ہے - اس سفارش کا مفہوم یہ تھا - کہ اگر ہز رائیل ہائینس پرنس آف ویلز ہندوستان تشریف لادین - ممدوح کے تشریف آوری کی افواہ عرصہ سے مشہور تھی - توحامیان تحریک ترک موالات کو جملہ مشاغل مسرت سے اجتناب کرنا چاہئے جو شاہزادہ موصوف کے تقریب ورود مین منعقد کیجائین - ان لوگون نے ظاہری سنجیدگی کے ساتھہ یہ بھی اضافہ کیا - کہ شاہزادہ بہادر سے شخصاً انہین کوئی شکایت نہین - مگر انکے خیال مین یہ اس آمد کا تعلق - ایک سیاسی چال سے تھا -

قول اور فعل جس زمانہ مین مسٹر گاندھی اور کانگرس کمیٹی کے لوگ عدم تشدد کی خوبیون پر تقریرین کر رہے تھے - ان کے نام لیوا حضرات اپنی سرگرمیون کے ذریعہ سے ایسے امور کی تخم ریزی کر رہے تھے جس نے بہت جلد وسیع پیمانہ پر خوفناک بدنظمی کی جڑ پکڑ لی - صوبہ مدراس مین ملابار کا ملک ہے - علاوہ دو ملین ہندوؤن کی آبادی کے اس ملک مین ایک ملین ایسے اشخاص رہتے تھے جو عرب اور ہندوستان کی مخلوط نسل سے ہین یہ لوگ موپلا کہلاتے ہین - اور اس خصوصیت کے لئے مشہور ہین کہ مذہبی جوش مین بیخود ہوکر ہر قسم کے جرایم کا ارتکاب بے دھڑک کر گذرتے ہین - یہ بیحد جوشیلے مسلمان غریب اور جاہل ہین - اور متعصب مذہبی علماء کے زیر اثر رہا کرتے تھے - فوراً ہی مذہبی جوش سے از خود رفتہ ہو جاتے ہین

اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں کفار کو قتل کرکے مرتبۂ شہادت کے حصول کی تمنا میں بیتاب رہتے ہیں۔

موپلوں کے ہنگامے

عرصہ سے باضابطہ کوشش ہو رہی تھی۔ کہ یہ لوگ تعلیمی اور اقتصادی حیثیت سے ترقی کریں۔ مگر رفتار ترقی بہت سست تھی۔ البتہ مادہ اس کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا کہ کوئی مذہبی شورش پھیلانے والا انکے درمیان تخم ریزی کرے۔

سلطنت برطانیہ کے دور حکومت میں کم از کم ۳۵ مرتبہ ان لوگوں نے ہنگامے برپا کئے گو ان میں سے اکثر چھوٹے پیمانہ پر تھے۔ مگر ان سب سے زیادہ خوفناک منظر اگست ۱۹۲۱ء میں رونما ہوا۔

جوں ہی خلافت کمیٹی کی سرگرمیاں شد و مد سے شروع ہوئیں۔ گورنمنٹ نے ان خطرناک نتائج کو محسوس کیا۔ جو ملابار میں اشتعال انگیز پروپیگنڈہ سے ظہور پذیر ہوتے۔ اس لئے اس امر کا خاص لحاظ رکھا گیا۔ کہ موپلا رقبہ میں کوئی مشہور مسلمان رفیق مسٹر گاندھی کی جماعت کا جانے نہ پاوے۔ مگر ۱۹۲۱ء کے شروع مہینوں میں شورش مسجد مسجد اور گاؤں گاؤں بہت سرعت سے پھیلی

ہنگامے کی اصلیت

علی برادران کی سخت تقریریں۔ سوراج کا جلد آنیوالا زمانہ جسکے متعلق ترک موالاتی اخبارات برابر پیش گوئی کر رہے تھے۔ خلافت کانفرنس میں جو لائی والا ریزولیوشن ان سب نے ملکر اس جماعت میں جوش پیدا کر دیا۔ جولائی اور اگست کے مہینہ میں بیشمار خلافت کے جلسہ ہوئے جن میں کراچی ریزولیوشن کی تائید جوش و خروش کے ساتھ کی گئی۔ دلوں میں یہ خیال بیٹھ گیا تھا۔ کہ "گورنمنٹ شیطانی ہے" اور اسکو مفلوج کرنا چاہیے۔ تاکہ "سوراج" کا دور شروع ہو جائے

عدم استعداد کی شرط پر کسی نے توجہ نہین کی۔ خفیہ طور پر چاقو۔ تلوار۔ اور برچھے مہیا کئے گئے۔ سرفروش لوگونکے جتھے جمع ہوئے اور اس امر کی تیاری کیگئی کہ آئیوالی اسلامی بادشاہت کا اعلان کیا جاوے۔ پولیس کے کار منصبی مین رکاوٹین پیدا کیجانے لگین مگر ابھی بدترین صورت پیش آنے کو باقی تھی۔

۲۰۔ اگست کو کالی کٹ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فوج اور پولیس کی مدد سے چند لیڈرون کی گرفتاری کی کوشش کی کیونکہ تررانگاڈی کے مقام پر انکے پاس کچھ اسلحہ تھے۔ انکا سخت مقابلہ کیا گیا۔ اس قصبہ مین ایک عام بغاوت کا پیش خیمہ تھا۔ سڑکین بند کردی گئین تار کاٹ ڈالے گئے۔ اور بہت سے مقامات پر ریلوے لاین اکھاڑ ڈالی گئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کالیکٹ واپس ہوئے۔ تاکہ شمال کی جانب اس سیلاب کو بڑھنے سے روکین اسوقت گورنمنٹ کی حکومت تنہا دفترون اور پولیس کے تھانون پر رہگئی

ان پر باغیون نے جی کھول کر خوب حملے کئے۔ کچھ یوروپین بھاگ نہ سکے گو خوش قسمتی سے انکی تعداد چند ہی تھی۔ ان کا قتل نہایت وحشیانہ اور سفاکانہ طریقہ سے کیا گیا۔

خلافت کا راج

جونہی گورنمنٹ بے دست و پا ہوئی۔ مولیون نے اپنے سوراج کا اعلان کرایا۔ علی موسلیار نامی ایک شخص کی راجگی کا اعلان ہوا۔ خلافت کے جھنڈے اڑائے جانے لگے۔ ارناد اور والوناڈ خلافت کی سلطنتین قرار پائین۔ مولیون کی سفاکیون کا سب سے زیادہ شکار گورنمنٹ نہین ہوئی۔ بلکہ بد قسمت ہندو جنکی آبادی کثیر تھی۔ انہون نے قدرۃً ایک خالص اسلامی تحریک بغاوت مین شرکت سے احتراز کیا تھا۔ اس لئے انہین سرکار کی وفاداری برقرار رکھنے کی قیمت بھی بہت گران دینا پڑی۔ اسوقت عارضی طور پر گورنمنٹ

بالکل مفلوج ہوگئی تھی - اور یہہ لوگ اپنے وحشی ہمسائیوں کے رحم پر تھے -
عام قتل - زبردستی تبدیل مذہب مندروں کی بربادی مستورات کی آبرو
ریزی لوٹ کھسوٹ مکانات مین آتش زنی تباہی خلاصہ یہہ کہ جو باتین
بیرحمانہ اور بے لگام وحشی لوگ کر سکتے ہین - وہ دل کھول کر کی گئین -
اور اسوقت تک ہوتی رہین - جبتک کہ فوج عجلت کیساتھہ موقعہ پر نہین
پہونچی - اور جب تک کہ ایک دشوار گزار اور وسیع خطۂ ملک پر تسلط پھر قایم نہ ہو
لیا - بغاوت کے جنگی پہلو کے متعلق کافی طور پر تذکرہ پیشتر کے باب مین آچکا ہے
اس موقعہ پر صرف اس عبرتناک واقعہ کا اثر دکھلانا مقصود ہے جو ہندوستان
کی عام حالت پر مترتب ہوا -

ہندوستانی رائے پر اس کا اثر

پہلے تو جماعت تحریک ترک موالات کا طرز عمل ضعیف الاعتقادی کا رہا
اخبارات مین جو کچھہ زیادتیون کے حالات شایع ہوئے - اُنکے متعلق یہ تہمت
لگائی گئی - کہ سرکاری افسرونکی محض اختراع اور ایک عیارانہ کوشش تھی
تاکہ ہندو مسلمانون مین نفاق رہے - مگر جب تکالیف اور مصائب کے
قصون مین روز بروز اضافہ ہونے لگا - ایک بڑی تعداد ہندو پناہ گزینون
کی جنھون نے بیحد مصیبتین جھیلین تھین - حفاظت کے ساتھہ کالیکٹ کے
جائے پناہ مین پہونچی اور جبکہ خود کارکنان کانگرس اور خلافت کمیٹی نے
ان خوفناک حالات کی جو ملابار مین ہوئے تھے - شہادتین دین - تو انکار کرنا
ناممکن ہوگیا -

قصور کس کا تھا

اس وقت بددلی سے اس امر کے ثابت کرنیکی کوشش
کی گئی - کہ تحریک ترک موالات ان عبرتناک نتائج

کی ذمہ دار نہین - بلکہ گورنمنٹ نے خود یہہ مصیبت اپنے سر لی - اس لیے کہ امن اور عدم تشدد کے مبلغین کو حدود ملا بار مین داخلہ کی اجازت نہین دیگئی تھی لیکن صرف تھی واقعات کے مقابلے مین یہ ترکیبین کچھ چلین نہین - کالیکٹ مین پبلک اور پرایوٹ خیراتی بڑے بڑے کیمپ قایم کئے گئے تھے جس مین لوگون کو پناہ دیگئی تھی - ان سے ان عبرتناک قصون کی تصدیق ہوئی جنکی اشاعت جوش بڑہانے کی غرض سے کی گئی تھی - اور جس کے سبب سے سخت وحشیانہ اور جنون کی حد تک پہونچی ہوئی - بیرحمی پیدا ہو گئی تھی - مقامی حامیان تحریک ترک موالات نے اجازت حاصل کی - اور موپلون کو سمجھانے بجھانیکی غرض سے وہ لوگ ان مقامات پر گئے - جہان بدامنی پھیلی ہوئی تھی - مگر یہ لوگ بعجلت واپس آئے - اور بیان کیا کہ وہ کچھ بھی اثر نہ ڈال سکے - جنوبی ہندوستان مین ہر قسم کے ہندوؤن مین احساس دہشت کی لہر دوڑ گئی جسمین اور زیادتی ہوگئی جب بعض ناعاقبت اندیش رہبران خلافت نے موپلون کے متعلق مبارکباد کا ریزلیوشن پاس کیا - کہ انہون نے اپنے مذہب کے لئے نہایت بہادری سے جنگ کی تھی -

اسمین کوئی شک نہین کہ مسٹر گاندھی اپنے گرد و پیش کے لوگون کے مغالطہ مین آگئے کیونکہ خود انہون نے کہا - کہ بہادر خدا سے ڈرنے والے پلے جو اپنے خیال کے مطابق مذہب کے لئے لڑ رہے تھے - اور ایک طریقہ سے وہ اسکو مذہبی بات سمجھ رہے تھے - مگر متفقہ اور دہشتناک ثبوت کے مقابلہ مین جو موپلون کی وحشیانہ - خونخواری اور مذہبی جنون کی متعلق موجود تھا مسٹر گاندھی کی یہ کوشش کہ ہندو لوگ انکی تادیبون انکی تبرے اور حکومت پر الزام ٹال دینے کی کوشش سے مطمئن ہوجائین - بالکل رائیگان گئی - اور

دونون قومون کی درمیان نفاق کی خلیج اور وسیع ہوگئی ملک کے تمام سمجھدار اور سنجیدہ لوگون نے ملابار کی حالت دیکھکر یہ رائے قایم کی۔ کہ سوراج کو بالکل ناکامی ہوئی۔ اور تحریک ترک موالات مین قدرۃً جو خطرے سے اُنکا عملی ثبوت اونکے ہاتھہ آگیا۔ بایں ہم مسٹر گاندھی اپنی تحریک پر مصر رہے۔ اور ملابار کے ہنگامے کی اہمیت کو یہ کہکر اُڑا دیا۔ کہ یہ ایک اتفاقی واقعہ تھا۔

اصلاحات کا دورِ عمل

جس زمانے مین مسٹر گاندھی اور اُنکے رُفقا ہندوستان مین مصائب۔ بدنظمی اور بےچینی کی صورتین پیدا کررہے تھے۔ اصلاحات کا خاکہ بلا شائبہ شک صحیح راہِ ترقی پر گامزنی کر رہا تھا۔ اخیر مارچ اور شروع ستمبر کے درمیان بہت کافی ثبوت اس امر کا ملا۔ کہ حکومت پوری ہمدردی سے نئے قوانین کیساتھہ کام کرنا چاہتی ہے۔ صوبہ جات مین انگریزون اور ہندوستانیون نے۔ وزرا اور ممبران اگزیکٹو کمیٹی نے سخت محنت کی۔ اُسی کے ساتھہ چند مستثنیات سے قطع نظر کرکے غیر سرکاری اکثریت اپنے اختیارات کو بڑھتی ہوئی ذمہ داری کے احساس کیساتھہ کام مین لائے۔ بہت مفید کام مکمل ہوئے۔ مختلف شکایتون کی دور کرنیوالی ترکیبین نافذ کی گئین۔ ان سب کا تفصیلی ذکر دوسرے موقعہ پر آویگا۔ مرکزی حکومت کی فضا مین گورنمنٹ اور معتدلین کا اتحادِ عمل واقعی نہایت ہی بکار آمد ثابت ہوا۔

اہم کمیٹیان

قانون مطابع اور استبدادی قوانین کے جانچ پرتال کیلئے جو کمیٹیان مقرر ہوئین تہین۔ اُنہون نے مناسب اوقات پر اپنی رپورٹین پیش کین۔ جس سے لوگون کو بہت تشفی ہوئی۔ پہلی کمیٹی نے منسوخی ایکٹ مطابع اور قانون اخبارات (جرائم انگیز) کی سفارش کی مگر اس امر پر زور دیا کہ اخبارات اور کتابونکی رجسٹری کے ایکٹ مین اسطریقہ سے

ترمیم کیجائے۔ کہ ہندوستانی اخبارات کی ذمہ داری مین اضافہ ہوجائے۔ اور حکومت کھلم کھلا باغیانہ تحریرون کی اشاعت کے اثر سے محفوظ ہے۔ دوسری کمیٹی نے متعدد ایکٹون کی منسوخی کی سفارش کی۔ یہہ ایکٹ عموماً اس قسم کے تھے جس سے افراد کی آزادی مین خلل پڑنے کا احتمال کیا جاتا تھا چونکہ تحریک ترک موالات کے باعث ملک کی حالت غیر اطمینانی تھی۔ اس لئے۔ انھون نے اس امر سے اتفاق کیا۔ کہ وقتی طور پر سڈیشس میٹنگ ایکٹ اور ۱۹۰۸ء کے ترمیم شدہ قانون فوجداری کا دوسرا حصہ برقرار رکھا جائے۔ جو خلاف قانون انجمنون کے تدارکات پر مشتمل تھا۔ تیسری کمیٹی نے زیر صدارت لارڈ رلنسن اجلاس کیا۔ ایشر کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق جو اہم ریزلیوشن لیجسلیٹو اسمبلی نے پاس کیا تھا۔ اسکو پیش نظر رکھکر ہندوستان کے فوجی ضروریات کے مسئلہ پر اس کمیٹی نے غور کیا۔ اس کے نتائج سے ہوم گورنمنٹ کو اطلاع دیگئی۔ تاکہ امپیریل ڈفینس کمیٹی کی سب کمیٹی اسکی جانچ کرے۔

دوسرے کارنامے

دوسرے شعبون مین بھی مرکزی مجلس قانونی کا پہلا اجلاس آیندہ کیلئے نہایت اُمید افزا ثابت ہوا۔

ایک ملکی فوج کا ڈھانچہ تیار کیا گیا جسمین ہندوستان کے مختلف حصّون اور برہما کے لیے سات یونٹ ہونگے ایک خاکہ اور بنایا گیا۔ اور اسکی منظوری بھی ہو گئی۔ یہ ہندوستانی فوجی کالج کے متعلق تھا جسمین ہندوستانی نوجوان سنیڈہرسٹ کالج کے لئے تیار کئے جائینگے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے سیکریٹری آف اسٹیٹ سے خط وکتابت کی۔ جسکا مقصد یہ تھا۔ کہ ہندوستانی توپ خانہ مین کمیشن حاصل کرین انجنیری اور رائیل ایرفورس کی ملازمتون مین بھی شامل ہوسکین۔ نئی پارلیمنٹ کے ستمبر والے سشن سے پیشتر تجوزہ کمیشن

مالیات کے انتظامات بخوبی ہو چکے تھے۔ اور ختم سال سے قبل اس جماعت کے ممبران نے اپنے اہم خدمات کا آغاز کر دیا تھا۔

شملہ مین اجلاس لارڈ ریڈنگ کی تقریر

لارڈ ریڈنگ نے مرکزی مجالس قانونی کے دوسرے سشن کا ماہ ستمبر مین جب باضابطہ افتتاح کیا تو اُنھون نے بالکل جائز فخر کے ساتھ اُن کارنامون کو بیان کیا جنکی تکمیل آئینی اصلاحات کے تحت مین ہو چکی تھی۔ اپنی باضابطہ پبلک تقریر مین حضور وائسراے نے ہز رائیل ہائینس، پرنس آف ویلز کے عنقریب تشریف آوری کی خبر کا اعلان فرمایا۔

شاہی ورود

آپ حضرات کو یاد ہوگا کہ ایکسال سے کچھ زاید ہوا۔ کہ ہز مجسٹی شاہنشاہ معظم نے شاہی اعلان کے ذریعہ سے ہندوستان کے شاہزادون اور رعایا کو اس فیصلہ سے اطلاع دی تھی۔ کہ ہندوستان مین پرنس آف ویلز کی آمد چندے ملتوی کر دینا پڑتی ہے تاکہ شاہزادہ موصوف کو جو دیگر ممالک کی محنت سے تکان پیدا ہوگیا ہے۔ وہ رفع ہو جائے۔ ہم نے حال ہی مین اس خبر کو نہایت مسرت سے سُنا کہ شاہزادہ موصوف کی صحت اب اس قابل ہوگئی ہے۔ کہ آیندہ نومبر مین یہان تشریف لاوین۔ اصلاحی کونسلون کے باضابطہ افتتاح کی رسم جو شاہزادہ معظم کو ادا کرنا چاہیے تھا۔ اُسکی تکمیل ہز رائیل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے ہاتھون عمل مین آچکی ہے ہندوستان آسانی سے اُس محبت اور ہمدردی کو فراموش نہین کر سکتا جس کا ظہور ہندوستان کے مسلمہ دوست نے اپنے مقصد عظیم کے انجام دہی مین فرمایا تھا۔ اس موقعہ پر پرنس آف ویلز بحیثیت شاہنشاہ معظم

کے صاحبزادہ کے اور وارث تخت کی حیثیت سے تشریف لا رہے ہین۔ دیجثیت قایم مقام گورنمنٹ نہ یہ مقصد ہے کہ کسی سیاسی جماعت کی حوصلہ افزائی کرین اصل غرض یہ ہے۔ کہ شاہزادہ معظم ہندوستان کے شاہزادون اور رعایا سے ذاتی واقفیت حاصل کرین۔ اور اس نہایت دلچسپ ملک کو اپنے دوران قیام مین جسقدر ممکن ہو ملاحظہ کرین۔ مین جانتا ہون کہ مین اس سلطنت عظیم کے باشندون پر اعتماد کرسکتا ہون۔ خصوصًا اصلاحی مجالس کے نمایندون پر جو اس وقت اس چار دیواری کے اندر موجود ہین۔ کہ حضور ہز رائیل ہائینس کا جسے وہ تمام لوگ نہایت مانوس ہین۔ جنکا سابقہ اُن سے رہا ہے گرم جوشی سے خیر مقدم کرین گے۔ یہ خیر مقدم ہندوستان کے روایات وفاداری کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ اور اس عقیدت کا مظہر جو شاہنشاہ معظم اور انکے خاندان سے ہندوستان کو ہے۔

ذخایر محکمۂ حرب کا مقدمہ اس کے بعد وایسرائے نے دوسرے معاملہ کو لیا جسکے متعلق پبلک مین گہری دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ فوجی سامان کے متعلق چند لوگون پر دہوکہ دہی کا مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مگر دفعتًا گورنمنٹ کیجانب سے مقدمہ واپس لے لیا گیا۔ اسی پر ہندوستانی اور انگریزی اخبارات نے اعتراضات کی بوچھار کردی خصوصًا جب یہ معلوم ہوا۔ کہ ممبر صنعت وحرفت سر ٹامس ہالینڈ نے یہ حرکت بلا مشورہ وایسرائے کی تھی۔ تو پھر اعتراضات کی کوئی حد نہین رہی۔ اور سر ٹامس ہالینڈ نے استعفا وایسرائے کے سامنے پیش کردیا۔ مقدمہ چلانے مین گورنمنٹ کی جو کچھ پوزیشن تھی اُسکی تفصیل سے پبلک کو اطلاع دیدی گئی۔ وایسرائے نے اپنے باضابطہ تقریر مین جو کچھ اشارہ اس معاملہ کے متعلق کیا۔ وہ گویا اس افسوسناک

واقعہ کا آخری باب تھا۔ اسی سبب سے ہندوستان ایک ایسی شخص کی خدمات سے محروم ہوگیا۔ جس نے ملک کی صنعتی ترقیون مین بہت کچھ حصہ لیا تھا۔

آپ لوگون کو معلوم ہوچکا ہوگا۔ کہ ہز مجسٹی نے سر ٹامس ہالینڈ کے استعفا کو منظور کرلیا ہے۔ سکریٹری آف اسٹیٹ نے مجھے تحریر کیا ہے۔ کہ جن وجوہ سے وہ اس نتیجہ پر پہونچے اُس کا انہین افسوس ہے۔ مگر سر ٹامس ہالینڈ نے جو اہم خدمات ہندوستان صنعتی ترقی کے متعلق کی ہین۔ اُن کا اعتراف کرتے ہین۔ سکریٹری آف اسٹیٹ اس قابلیت اور شدید محنت کا بھی اعتراف کرتے ہین۔ جسکا اظہار سر ٹامس ہالینڈ نے زمانہ جنگ مین کیا تھا۔ اسوقت فوجی ضروریات کسقدر بڑھی ہوئین تھین۔ مگر انہون نے ان مطالبات کو نہایت خوش نظمی کیساتھہ پورا کیا۔ انکی خدمات نہ صرف ہندوستان کے لئے بلکہ سلطنت کے لیے بھی نہایت بیش بہا تھین۔ جنکا سکریٹری آف اسٹیٹ شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتے ہین۔ اس اعتراف خدمات کی مین بھی تائید کرتا ہون۔ اور اس قدر اضافہ کرنا چاہتا ہون۔ کہ مجھے اور زیادہ افسوس ہے اس لئے کہ کونسل مین ایک ایسے رفیق کار سے ساتھہ چھوٹتا ہے جس سے مجھے وائسرائے ہوتے ہی سابقہ پڑا ہے۔ واقعات اور نتائج کو میری گورنمنٹ نے آپ حضرات کے سامنے پیش کردیا ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق سرکاری بیان شایع کردیا گیا ہے۔ اور مجھے انکے دوہرانے کی حاجت نہین۔ پبلک نے اسکو محسوس کیا۔ اور بالکل صحیح طور پر محسوس کیا۔ کہ عدالت مین جو کچھ پیش آیا۔ اس نے انصاف کی بنیادون کو ہلادیا ہے۔ قانون اور انتظام دونون کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کی گئی۔ اس لیے استعفا کا قبول کرنا ناگزیر ہوگیا۔ ہمارے اعلان شدہ نتائج کا تعلق محض عدالتی کارروائی سے ہے۔ نیز اُس غلطی سے

ہے۔ جو عمل مین آئی یعنی بحیثیت صدر گورنمنٹ مجھسے استصواب نہین کیا گیا تھا۔ مُبادا کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔ اس لئے اپنی جانب اور اپنے جلسون کیطرف سے مین یہ اضافہ کرتا ہون۔ کہ مقدمہ دیوانی جو گورنمنٹ کے خلاف مدعا علیہم وجود مین لائے تھے۔ اس کا تعلق مقدمہ فوجداری سے بالکل نہین ہے اُسکے غیر مشروط واپسی سے فوجداری کے واپسی مقدمہ پر کوئی اثر نہین پڑیگا۔

بیرونی معاملات

اس کے بعد وایسرائے نے بیرونی معاملات پر تنقیدی نظر ڈالی اُسوقت کے غیر طے شدہ معاملات افغانستان وزیرستان کی چڑہائی جنگ یونان و ترک جو ہندوستانی مسلمانون کے لئے سخت دُکھ کا باعث تھی۔ انجمن اقوام مین ہندوستان کی نیابت ہندوستان کی نمایندون کی قابل لحاظ امپریل کاؤنسل مین کوششین جنسے اُنکے ملک کی وقعت سلطنت کی کاؤنسلون مین بڑہ گئی۔ اندرونی معاملات کے ضمن مین موپلون کے خوفناک ہنگامون کا ذکر ہمدردی اور افسوس کے ساتھ الفاظ ذیل مین فرمایا:۔

موپلون کے ہنگامے

رپورٹ سے بالکل ظاہر ہے۔ کہ نہایت ہوشیاری سے اشتعال دی فضا پیدا کرنیکی کوششین کی گئین اور ہر طریقہ سے موپلون کے جذبات اور غصّہ کو اُبھارا گیا۔ جس چنگاری سی شعلے مشتعل ہوگئے اس کا اصلی مقصد یہ ہے۔ کہ پولیس والے بعض لوگون کو ایک نقب زنی کے مقدمہ کے سلسلہ مین حدود قانون کے اندر گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ مگر ان کا مقابلہ موپلون کی ایک بڑی جماعت نے کیا۔ جو تلوارون اور چاقوون سے مسلح تھے۔ پولیس مجرمین کی گرفتاری سے قاصر رہی۔ اس واقعہ کو اس قدر اہمیت دیگئی کہ عام طور پر یہ سمجھا جانے لگا۔ کہ پولیس کو شکست ہوگئی

ملابار مین زاید فوج اور خاص پولیس بھیجنا پڑی۔ تاکہ گرفتاریاں عمل مین آسکین بعد مین جو واقعات پیش آئے اُس سے لوگ واقف ہین گو اسوقت یہ کہنا ممکن نہین۔ کہ کس قدر ہندؤن کی جانین موپلون نے لین۔ ان واقعات کی تکرار اخبارات مین ہو چکی ہے۔ اور مین اُنکا اعادہ نہین چاہتا۔ اب ہر لحاظ سے موقعہ پر قابو حاصل ہو گیا ہے۔ بری اور بحری فوج کی فوری اور مؤثر امداد سے بہت حرکت ہوگئی جس کے لئے ہم شکریہ ادا کرتے ہین۔ تاہم ابھی تھوڑا وقت چاہئے۔ کہ امن و امان پورے طور سے قایم ہو۔ اور معمولی طریقہ ماند و بود ایک مہذب گورنمنٹ کے تحت مین پھر وجود مین آجاوے۔ مگر حضرات آپ لوگ جان و مال کی بربادی اور قربانی کا خیال کرین۔ چند یوروپین اور بہت سے ہندو قتل کئے گئے۔ ذرایع رسل و رسائل منقطع کر دئے گئے۔ سرکاری دفترون مین آگ لگا دی گئی۔ لوٹے گئے۔ اور کاغذات برباد کر ڈالے گئے۔ ہندؤن کے مندر لوٹے گئے۔ انگریزون اور ہندؤن کے مکانات مین آگ لگا دیگئی۔ رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو زبردستی مسلمان کئے گئے اور جنوبی ہند کے نہایت زرخیز خطہ پر اب قحط کی آفت نازل ہونے والی ہے۔ ان سب باتون کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند دن کے لیے گورنمنٹ کا صیغہ ملکی معطل ہو گیا۔ عدالتین فرائض کے انجام دہی سے معذور ہو گئین۔ اور کل معمولی کاروبار زندگی بالکل رک گئے۔ یوروپین اور ہندو پناہ گیر اب سب کالیکٹ مین مجتمع ہین اور یہ معلوم کر کے اطمینان ہوا۔ کہ سب لوگ بخیریت ہین۔ ہر شخص یہ خیال کر کے کانپ اٹھتا ہے۔ کہ اگر کالیکٹ کی محافظت کے لئے سرکاری فوج نہ پہونچتی تو کیا کیا نتایج پیدا ہوتے۔

کے عام سوال کا ذکر کرتے ہوئے ہز اکسیلنسی نے ارشاد کیا۔ جو لوگ جو اس عظیم الشان سلطنت کے امن اور عمدہ گورنمنٹ کے ذمہ دار ہین۔ انکو خوب معلوم ہے اور مین یقین کرتا ہون۔ کہ سوسائٹی کے ہر طبقہ کے سمجھدار اور ذی شعور لوگ اس امر کو پورے طور پر سمجھتے ہین۔ کہ گورنمنٹ اور آئینی حکومت کی تحقیر سے صرف یہ نتیجہ مترتب ہو سکتا ہے۔ کہ عام طور پر بدامنی پھیلے۔ سیاسی طوائف الملوکی ہر چہار طرف چھا جائے۔ بغاوت کی بو پھوٹے اور سب لوگ تباہ اور برباد ہون۔ اسبات کی آثار ظاہر ہین کہ اس تحریک کے حامیون کی سرگرمیان یا کم از کم انکے ایک حصے کی سرگرمیان عنقریب ایسی صورت اختیار کرین گی جس سے براہ راست قانون اور امن عامہ سے تصادم ہوگا۔ عام نافرمانی قانون کے متعلق غیر ذمہ دارانہ تذکرہ ہوتے رہتے ہین۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض موقعون پر یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ اس صورت مین بدامنی اور خون ریزی کا ہونا لازمی ہے۔ ۔۔۔۔ اسلام کے بعض جوشمند فدائیون نے اس بات کی کوشش کی۔ کہ ملک معظم ۔۔۔ سپاہیون اور پولیس کے آدمیون کو بھڑکا کر علیحدہ کرلین۔ مگر مین مسرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہون۔ کہ اسمین کوئی کامیابی نہین ہوئی۔ بحیثیت گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ کے مجھے اس یقین دلانیکی ضرورت نہین۔ کہ ہم اپنے فرایض کے انجام دہی مین ایک بال برابر بھی نہین ہٹین گے ہم حتی الوسع برابر اس امر کی کوشش کرین گے۔ کہ قانون ماننے والے شہریونکی جان اور مال کی پوری حفاظت کرین۔ اور اُنکے لیے وہ سامان مہیا کرین جسکی وجہ سے انکو پورا حق اپنے مناسب حال کام کرنے کا رہے۔ ان سب سے زیادہ ضروری یہہ کہ ہم عام قوانین ملک کے نفاذ پر برابر زور دیتے رہین گے۔ اور اس بات کا لحاظ رکھین گے۔ کہ لوگ اُسکی عزت کرین۔

گورنمنٹ اور ممبران مجالس قانونی کے سوالات کے باعث جو عمدہ کام تکمیل کو پہونچے تھے۔ انکا مختصر ذکر کرنیکے بعد لارڈ ریڈنگ نے بیان کیا۔ کہ انکی گورنمنٹ اس وقت دو اہم سوالون کے حل کے متعلق متفکر ہے۔ اول یہ ہندوستانی مزدوری پیشہ جماعت کی بہبودی کا خیال دوسرے وہ کشیدگی ہے۔ جو بدقسمتی سے انگریزون اور ہندوستانیون کے تعلقات مین موجود ہے۔ پہلے سوال کے سلسلہ مین انہون نے ایک بل کا حوالہ دیا جس کے سبب سے انڈین فیکٹریز ایکٹ ورکسمین کمپنسیز ایکٹ پروٹکشن آف ٹریڈ یونین ایکٹ مین ترمیم ہوگی۔ اور کہا کہ مزدوری کے متنازعہ مسائل کا تصفیہ بذریعہ ثالثی کے ہوا کریگا۔ دوسرے مسئلہ کے بابت کہا کہ گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ مقدمات فوجداری کے ضابطہ کارروائی مین جو تفریق انگریزون اور ہندوستانیون کے درمیان رکھی گئی ہے اس پر غور کرے۔ لارڈ موصوف کی تقریر نعرہ ہائے مسرت کے مسلسل گونج مین ختم ہوئی۔ انہون نے ممبران کونسل سے پرزور اپیل کی۔ اور یاد دلایا کہ ممبرون کے فرایض کمرہ کی چہار دیواری کے اندر ہی محدود نہین تھے۔ بلکہ انکو لازم ہے۔ کہ باہر کے لوگون سے بھی ملتے رہین۔

سشن کا کام لیجسلیٹو کاونسل اور کاونسل آف اسٹیٹ نے متفقہ طور پر پاس کیا۔ کہ ایک خیر مقدم کا سپاس نامہ ہز رائیل ہائنس پرنس آف ویلز کے ورود کے موقعہ پر پیش کیا جائے اور لارڈ ریڈنگ کو دلی مبارکباد دیجائے۔ اسکی بعد دونون جماعتون نے اپنی توجہ ضروری کامون کی جانب مبذول کی۔ موپلا فسادات کے سبب سے جو التوا اجلاس کا ہوا تھا۔ اُس درمیان مین معلوم ہوا کہ ایک مارشل لا کو جاری رکھنے کی جس پالیسی پر عامل تھی۔ اُسکی پوری تائید پر ممبران کونسل آمادہ تھے

جنھون نے اس کمیٹی کو تجربۃً مقرر کیا تھا۔

قانون سازی کی کارروائیان اسمبلی کی موجودہ پوزیشن انکم ٹکس بل کے داخلہ سے اور زیادہ قوی ہوگئی۔ اس بل مین صرف انتظامی معاملات سے بحث کی گئی ہے۔ اور انگلستانی دستور کے مطابق یہ بل تشخیص ٹیکس کے مسئلہ کو ہر سال مجلس قانونی کی رائے پر چھوڑتا ہے۔ دیگر مسائل مین بہت مفید قانون سازیان پیدا کی گئین۔ چھ رزولیوشن جنکا تعلق جینوا لیبر کانفرنس سے تھا۔ پاس کیے گئے۔ قانون مطابع ایکٹ کی کمیٹی کی سفارشون پر عمل درآمد کیا گیا۔ بعض پرایویٹ بل جو نہایت اہم تھے۔ وہ بھی منظور کیے گئے۔ ان سب کی تفصیلات دوسرے موقعون پر۔ آئیگی۔ معاشری صلاحات کی جانب بھی خاصی توجہ کی گئی جن خاص مسائل پر بحث مباحثہ ہے۔ انمین سے مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا مسئلہ بھی تھا۔ یہ طے پایا۔ کہ امدادی اور سرکاری مدرسون اور کالجون مین انکا اجرا کیا جائے۔ تحریک ترک منشیات سے بھی اسمبلی نے ہمدردی کا اظہار کیا۔

حرفتی معاملات حرفتی معاملات کیجانب مسلسل توجہ رہی۔ وہ رزولیوشن جنکا تعلق سرکاری ذخائر کی خریداری سے تھا۔ تاکہ نشکر سازی کی حرفت مین ترقی ہو۔ اور جس کے ساتھ ریلوے کمیٹی کی رپورٹ کا ذکر ہے۔ اس پر خوب بحث رہی۔ دیگر اہم رزولیوشن حسب ذیل پاس ہوئے۔ جوڈیشل اور صیغۂ عاملانہ کی علیحدگی نہر برائے آبپاشی سکھر (سندہ) کی تجویز مرکزی گورنمنٹ کو صوبہ وار گورنمنٹ کی قوم امدادی مین تخفیف۔

ڈیماکریٹیک پارٹی سیشن مین کل کام کی تعداد بہت تھی جس فضا مین یہ کام عمل مین لائے گئے وہ نہایت عمدہ

تھی - اور اُس کا مستقل نہایت اُمید افزا معلوم ہوتا تھا - قابل لحاظ باتون کے ذیل مین پارٹی سسٹم کا جو نیا طریقہ جاری کیا گیا تھا - اُس کا ذکر بھی ضروری ہے بعض ممبران نے اپنی مجلسی و انتظامی قابلیتون سے کام لیکر ایک ایسی جماعت تیار کی - جو خاص خاص متعیّن مسائل پر ایک متحد جماعت کی صورت مین رائے دیا کرے - یہ جماعت ڈاکٹر گور کی خاص طور پر ممنون ہے - جو ممالک متوسط کے ایک مشہور مقنن ہین - اور جنہون نے پہلے سشن کے آغاز ہی سے اپنا اثر پیدا کر لیا تھا - نیز بعض مدراسی نمایندون کو بھی اس پارٹی کی تنظیم مین دخل ہے - جنکے قوت استدلال زیادہ نمایان رہی ہے - مثلاً مسٹر رنگاچیر مسٹر سیشا گری آیر - اور مسٹر سیر بانیم - برھما کے ممبر مسٹر گنوالا اسکے خاص کارکن مقرر کیئے گئے - اور پارٹی کے مختلف سربرآوردہ ارکان کو مختلف صیغون کا مہتمم کر دیا گیا - مثلاً مالیات - تعلیمات وغیرہ وغیرہ شروع مین - اس قسم کی باتین بہت کچھ اُمید افزا مستقبل کا یقین دلاتی ہین -

---

باب چہارم

بعد کی صورت حال

اکتوبر میں کیا حالت تھی

اکتوبر کے مہینہ میں مسٹر گاندھی نے [illegible] کپڑے کی بائیکاٹ پر توجہ [illegible] ممالک متحدہ بنگال اور مدراس میں دورے کئے جس سے اس تحریک کو بڑی تقویت پہنچ گئی۔

لیکن اضلاع مدراس [illegible] کی بائیکاٹ کے اثرات [illegible] والے [illegible] متاثر تھے اور اس امر کی شہادت موجود ہے کہ مسٹر گاندھی کو اپنی جماعت کے متحد رکھنے میں بہت کچھ وقت کھانا پڑا [illegible] میں انتہا پسند ممبران خلافت کے ساتھ جو مسٹر گاندھی کو [illegible] جو کھلم کھلا کہتے تھے کہ عدم تشدد کے [illegible] طرح [illegible] اشتراکیہ [illegible] ساز سیاسی [illegible] کی سمجھ میں [illegible] کہ کپڑے کے بائیکاٹ سے سیاسی سوراج [illegible] ہو [illegible]

اکتوبر کے مہینے مین یہ معلوم ہونے لگا کہ تحریک ترک موالاۃ روبہ تنزل ہے اس مین تو کلام ہی نہین کہ معتدلین کی جانب سے اس تحریک کی مخالفت مین عملی کام سرگرمی سے بڑھ رہا تھا۔ تاہم تحریک ترک موالات کے باعث جو نقصانات ابتک ہو چکے تھے وہ بالکل عیان تھے۔ قومی منافرت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ مختلف محکمہ جات مین انگریزی حکام کو بعض بعض مقامات مین رہنا تقریباً ناممکن ہوگیا تھا۔ تلخ لہجہ مین آوازین بلند ہونے لگین کہ ہندوستان کی فضا مین جو دشمنی۔ بے اعتباری۔ اور ایذا رسانی کے خیالات سے لبریز ہے کامیابی کے ساتھ کاروبار منصبی انجام دینا ناممکن ہوگیا ہے۔ علاوہ برین عام خیالات مین آئینی حکومت کی جانب سے تحقیر کا روز بروز اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ اور حکام کی انتہائی کوششون کے باوجود تحریک بدامنی پھیلتی جاتی تھی۔ اکتوبر مین کانگریس کی جماعت عاملہ نے بدعام سول نافرمانی قوانین سے باز رہنے کا فیصلہ کیا اس سے تحریک ترک موالات کی ترقی مین وقتی رکاوٹ پیدا ہوگئی۔

علی برادران کی گرفتاری جس کا تذکرہ گذشتہ باب مین آچکا ہے خاموشی سے عمل مین لائی گئی۔ اس سے انتہا پسند جماعت کے ادعائے جذبات کو سخت دھکا لگا۔

علی برادران کا مقدمہ

دوران مقدمہ مین جو اکتوبر کے مہینے مین بمقام کراچی ہوا جج نے بیان کیا کہ تحریک خلافت شروع مین جیسی بھی رہی ہو جس قدر ناقابل گرفت رہی ہو تاہم جن ہاتھون مین اس کی باگ تھی انھون نے چند ہی روز بعد خطرناک مذہبی پروپیگنڈا کا شیوہ اختیار کرلیا۔ انھون نے فخر کے ساتھ علانیہ برٹش گورنمنٹ سے نفرت کا اظہار شروع کیا اور اس کا دعوی کیا کہ اولاً وہ مذہب ...

فلان فلان امور پر عمل کرنے پر مجبور رہتے ہین۔ دوسرے یہ کہ کوئی قانون جو ان ہوسے باز رکھنا چاہے جن کی تعمیل مذہباً ضروری ہے ان کے لئے قابل عمل نہین ہو سکتا۔ تیسرے یہ کہ حکومت کے قانون شکنی کے الزام مین یہ جواب کافی ہے کہ جو فعل قابل مواخذہ سمجھا جاتا ہے اس کا ارتکاب ایک مذہبی فرض ہے علی برادران کو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی

شہزادے کے دورہ کی غرض و غایت

اس درمیان مین حضور ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کے خیر مقدم کے لئے سرگرمی سے تیاریان ہوتی رہین ان قیاسات کے جواب مین کہ حضور شاہزادے کی آمد کا سیاسیات سے تعلق ہے۔ لارڈ ریڈنگ نے اصل حالت کو صاف بیان کر دیا جسکے بعد شبہ و انکار کی گنجائش ہی نہین رہی :۔

"مین پُرزور طریقے سے پورے اختیارات کے ساتھ ان کل شکوک کو رفع کرنا چاہتا ہون اور ہندوستان کی پبلک کو باور کرانا چاہتا ہون کہ میرا اور میری گورنمنٹ کا حاشا و کلا کبھی ذرا سا بھی یہ منشا نہین رہا ہے کہ ہز رائل ہائنس کے ورود با مسعود سے کوئی سیاسی مقصد حاصل کیا جائے مجھے بخوبی علم ہے کہ ملکی پالیسی کے بہت سے مسائل ایسے ہین جن کی بابت شدید و اہم اختلاف ملک مین پیدا ہے۔ میری گورنمنٹ اور خود مین نے ہمیشہ کوشش کی ہے اور اب بھی بیحد خواہش ہے کہ اختلاف مٹ جاے اور مسائل حل ہو جائین مگر شاہزادہ سلامت کی ذات بابرکات سیاسی معرکہ آرائیون سے بالاتر ہے۔ شاہزادہ والا تبار کی تشریف آوری محض اپنے جد امجد اور والد ماجد کی تقلید مین ہے ان کی تشریف آوری محض

وارث تاج وتخت اور آیندہ بادشاہ کی حیثیت سے ہے۔ ممدوح کے خیر مقدم سے اس امر کی آزمائش مقصود نہین کہ سیاسی مسائل مین کہان تک خلاف ہے بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ خود تاج برطانیہ کے ساتھ ہندوستانیون کی بھی خواہی اور محبت کہان تک ہے"۔

حضور شہزادے کی آمد کی تیاریان

یہ دعوی ہرگز قرین انصاف نہین کہ ہندوستان کی ایک بڑی جماعت کو اس قسم کی نصیحت کی ضرورت تھی کیونکہ جسوقت سے ہز رائل ہائنس کی تشریف آوری قطعی طور سے طے ہو گئی اسیوقت سے اس بہت بڑی تعداد میں جس کی آنکھین آیندہ ہونے والے بادشاہ کی زیارت کے لئے ترس رہی تھین والہ شوق پیدا ہو گیا تھا۔ یہ خیال برابر ملحوظ رہا کہ شاہزادہ بہادر کا خیر مقدم ہندوستان مین ہندوستانی آداب کے ساتھ ہو۔ ایک ذی اثر مجلس بنام بمبئی "دربار شیر شاہی" کے بمقام شملہ مرتب کی گئی۔ جس کے ارکان والیان ملک اور ہندوستان کے سیاسی اصحاب قرار پائے۔ اور جس کا مقصد یہ تھا کہ پروگرام کی تفصیلات طے کرنے مین گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائے۔ علٰحدہ علٰحدہ سب کمیٹیان قائم کی گئین تاکہ انتظام پریس۔ مالیات اور دیگر متعدد شعبون کے مسائل کا تصفیہ کرتی رہے۔ مختلف طبقات نے شہزادہ بہادر کے مسرت استقبال مین ایک دوسرے پر سبقت لیجانا چاہا مگر زمانہ قیام کی مدت صرف چار مہینے تھی اس لئے قدرتاً بہت سے فریق ناکام رہے اور اپنی ناکامیون پر ملول۔

ایسے ہی مساوی گرمجوشی کے ساتھ صوبجات مین خیر مقدم کی تیاریان ہوئین جن جن مقامات کو حضور شاہزادہ مشرف فرمانے والے تھے وہان انتظامیہ

اور پروگرام بنانے والی کمیٹیاں ہندوستانیوں کے عنصر غالب کے ساتھ قائم ہوئین۔ ہر مقام پر لوگون نے دلی شوق کے ساتھ جس کثرت سے مشاغل تفریحی تجویز کئے تھے اگر ان مین سے نصف بھی باقی رکھے جاتے تو ہز رائل ہائنس کے لئے پورے ایک سال کی مدت بھی شاید کافی نہ ہوتی جن لوگون کے ہاتھ مین تجاویز کی آخری منظوری تھی ان کو بڑی ہی ہوشیاری اور بڑے صبر و ضبط سے کام لینا پڑا۔

آخر کار کل انتظامات مکمل ہو گئے۔ قدرتی طور پر بعض حلقون کو اپنی محرومی پر ناگواری ہوئی تاہم بحیثیت مجموعی پروگرام کو لوگون نے پسند کیا۔ جون جون زمانہ قریب آتا گیا ہندوستان کے اخبارات نے شاہزادہ بہادر کی شخصیت ان کے دورۂ مملکت اور ان کی تقریرون کے تذکرے کثرت سے کرنے شروع کئے اور اس کا صاف ثبوت ملتا رہا کہ پڑھنے والون کے لئے اس قسم کی اطلاعین باعث دلچسپی ہین۔

تحریک ترک موالات کی سرگرمیان

ماہ نومبر مین تحریک ترک موالات نے ایک نئی اور بعید خطرناک صورت اختیار کی۔ شروع مہینے مین آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ہر صوبہ کو سول نافرمانی قانون کے شروع کرنے کی اجازت چند شرائط کے ساتھ مشروط کر کے دی جن مین سب سے اہم شرطین یہ دو تھین۔ اول تو فضا بالکل غیر استشدادی ہو اور دوسرے یہ کہ بدیسی کپڑے کا استعمال بالکل ترک کر دیا گیا ہو۔ صوبۂ گجرات کی کانگریس کمیٹی نے پیشقدمی کی اور تعلقہ جات (تحصیلات) بردولی اور انند کو اجازت دی کہ جمہوری سول نافرمانی قوانین کے لئے تیاریان کرین۔ اول الذکر تعلقہ (تحصیل) مین اس تحریک کا

آغاز ۲۳ نومبر کو خود مسٹر گاندھی کی زیر نگرانی شروع ہونے والا تھا۔ اس درمیان میں اس لیڈر نے ایک اعلان شائع کیا کہ جملہ خوشحال ملازمان گورنمنٹ کو سرکاری نوکری چھوڑ کر کانگریس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونا چاہیے اور ہر مقام پر اسی کراچی رزدلیوشن کی جس کی بناء پر علی برادران پر مقدمہ چلایا گیا تھا تائید میں ایک جلسہ عام ہونا چاہیے۔ ہر ختم ماہ تک ہر شخص کو بدیسی کپڑے کے ترک استعمال پر پورے طور پر عامل ہو جانا چاہیے ان حرکات سے حامیان ترک موالات کی سرگرمیاں بہت زور پکڑ گئیں خلافت اور ترک موالات کے جلسوں کی کوئی حد نہ رہی اشتعال انگیز تقریروں کی بھرمار ہونے لگی گورنمنٹ سے مخالفت بڑھ گئی اور عام قانون شکنی کی ہوا چلنے لگی۔ رضاکاروں (والنٹیروں) کی تحریک نے خوفناک صورت اختیار کی لوگوں کے ڈرانے اور دھمکانے کی کارروائیاں کھلم کھلا شروع ہوگئیں اور پولیس کے انجام دہی فرائض میں رخنے ڈالے جانے لگے۔

باواز دہل اس خیال کا اظہار کیا گیا کہ دوسرا انتظام سلطنت جو ہو رہا وہ گورنمنٹ کے متوازی ہے تیار ہو رہا ہے اور ادنیٰ اشارے پر ملک کے کل قوانین پر وہ مسلط ہو جائے گا۔

باغیانہ منصوبہ

صوبۂ بہار کے مشہور تارک موالات مسٹر دیپ نرائن سنگھ کی تقریر سے کچھ اندازہ ہوگا کہ مقامی لیڈر کس قسم کے پروگرام پر عمل پیرا ہونا چاہتے تھے ان کی تجویز یہ تھی کہ جو مقام سول نافرمانی قانون کے لئے منتخب کیا جائے وہاں کے حاکم اعلیٰ پر ایک نوٹس اس مضمون کا تعمیل کیا جائے کہ گورنمنٹ کو چاہیے کہ ایک ہفتہ کے اندر سوراج دیدے۔ اور بعد اس مخصوص مقام کے باشندگان

کو حکم دیا جائے کہ سرکاری احکام اور قوانین سے کسی کی تعمیل نکرین ٹیکس دینے سے انکار کرین - دستاویزن پر رجسٹری نکرائین اور کوئی ایسا کام خواہ وہ کیسا ہی معمولی ہو نکرین جس سے گورنمنٹ کے اختیارات کا تسلیم کرنا نکلتا ہو - اس کے ساتھ پولیس کے تھانون اور عدالتون کا محاصرہ کرلیا جائے اور عہدہ داران سے کہا جائے کہ اپنی اپنی وردیان اور نشانات امتیازی داخل کردین - اس کے بعد پولیس کے تھانے دفاتر اور عدالتین سوراج کی ملکیت مان لیجائینگی - دعوی یہ تھا کہ یہ عظیم الشان پروگرام عدم تشدد کے ساتھ عمل مین آجائے گا - لیکن یہ امر آسانی سے ذہن نشین کیا جا سکتا ہے کہ جاہل اَن پڑھ خلقت پر اس قسم کے اعلانات کا کیا اثر ہو سکتا ہے - حصول سوراج کے لئے تشدد کرنے مین ان کو ذرا بھی پس و پیش نہین ہو سکتا تھا خصوصاً جبکہ ان کو بار بار یقین دلایا گیا تھا کہ سوراج ان کے لئے ایک عہد زرین ہوگا - چنانچہ یہ سب اندیشے بہت ہی جلد صاف طور پر عملاً ظہور مین آنے لگے -

شاہزادہ صاحب کا ورود ۱۷ نومبر کی صبح جو شہزادہ ولیعہد بہادر کے ورود مسعود کی تاریخ تھی ہندوستان کے موسم سرما کی شان خوشگواری کے ساتھ طلوع ہوئی - بمبئی مین شاہزادہ بہادر کے خیر مقدم کی غرض سے والسرائے بہادر اور ایک بڑی تعداد والیان ملک کی بلکہ مشہور تجار و روسا تمام اطراف صوبہ سے آکر جمع ہوئے تھے - بیحد جوش و خروش کے نظارون کے درمیان ہز رائل ہائینس نے اپنا قدم سرزمین ہندوستان پر رکھا - جناب ممدوح کا خیر مقدم ایک کثیر اور ممتاز جماعت نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ کیا -

شاہی پیام

شاہزادہ بہادر نے اپنی مفید سرگرمیون کا آغاز شاہی پیام کی اِس تمہید سے کیا۔

"آج کے روز جب کہ ملیدولت کے فرزند ارجمند پہلے پہل آپ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہین مین اُن کے ذریعہ سے ہندوستان کے والیان ریاست اور رعایا کو مبارکباد پہنچانا چاہتا ہون ان کا دورہ ہندوستان ان وعدہائے محبت کی تجدید و توثیق ہے جو میرے شاہی خاندان کیطرف سے پشت با پشت ہوتے چلے آتے ہین۔ مابدولت کے پدر بزرگوار نے شہزادہ کی حیثیت سے اس امر کو باعث فخر سمجھا تھا کہ وہ مشرق کی عظیم الشان سلطنت کو جس پر وہ حکومت کرنیوالے تھے دیکھین و نیز جیسا کہ مابدولت اسوقت کو فخر اور منت پذیری کے ساتھ یاد کرتے ہین کہ جب مابدولت کے والد ماجد تخت سلطنت پر بیٹھے تو مجھکو انکی شاندار مثال کی تقلید کرنے کا موقع ملا ملیدولت کے دل مین بھی وہی امید ہے اور اسی اسپرٹ کے ساتھ مابدولت کے فرزند ارجمند آج آپکے ملک مین آتے ہین۔ شہزادہ ولیعہد بہادر کے دورہ ہندوستان کا خیال مسرت افزا صفائی کے ساتھ مابدولت کے دل مین وہ خوشگوار امور پیدا کرتا ہے اور انکی یاد دلاتا ہے جو مابدولت نے ذاتی طور پر ہندوستان کے دلفریب نظارے اُس کی خوبصورتی اسکی قدیم ترین تاریخ اسکے شاندار آثار اور سب سے زائد ہندوستان اور اُس کے باشندون کی عقیدت مندی اور وفاداری جس کا ثبوت وہ دوران جنگ عظیم مین سلطنت کی انتہائی ضرورت کے وقت گویا آگ مین کود کر دے چکے ہین۔ مین جب ولیعہد بہادر کی سیاحت کا تصور کرتا ہون تو ان چیزون کی یاد کو بھی تازہ پاتا ہون میرا دل اور اُس کے ساتھ ساتھ ملکہ معظمہ کا دل بھی جنھین مجھ سے کم ہندوستان کی محبت

نہین شاہزادے کے ہمراہ ہے جب کہ وہ آپ لوگون کے درمیان نقل وحرکت
کرین گے ان دوستون کے لئے جن کی وفاداری میرے اور میرے اسلاف
کو عزیز رہی ہے شاہزادۂ ویلز اعتماد اور امید کا یہ پیام لائے ہین مابدولت
و آپ لوگون کی زندگی کے تمام احوال کے ساتھ ہمدردی بدستور قائم ہے
گذشتہ چند سال مین میرا دل آپ لوگون مین اور زیادہ لگا رہا۔ تمام
مہذب دنیا مین نظام معاشرت کی بنیادون پر جنگ اور انقلاب سے
بار پڑا ہے۔ جہان کہین بھی مدنیت کا وجود ہے اس بار کا بھی احساس
ہوا ہے اور دوسرے ملکون کی طرح ہندوستان کو بھی اس امر سے سامنا ہے
کہ وہ اپنے جدید اور مخصوص مسائل دشوار کو حل کرے۔ اسی کام کے لئے
ہندوستان کے پاس اسلحہ ان جدید طاقتون اور جدید ذمہ داریون
کی شکل مین ہین جن سے حال مین مسلح کیا گیا ہے۔ میری دلی تمنا اور مجھے
پورا یقین ہے کہ ان کی مدد نیز میرے عہدہ دارون کی رہنمائی سے آپ لوگ
ان معاملات کو ایسی خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دین گے جو آپ کی
شاندار تاریخ کے شایان شان ہے۔ اور جس سے آپ کی آیندہ خوشی وابستہ
ہے نیز یہ کہ تمام باضابطہ ترقی کے ساتھ تمام بے اطمینانی دور ہو جائیگی
آپ لوگون کا دکھ میرا دکھ اور آپ کا سکھ میرا سکھ ہے ان تمام معاملات
مین جن کا آپ کی سمت سے تعلق ہے اور جن امور مین جو آپ کی امیدین
قائم ہین جن سے آپ کی فلاح وبہبود وابستہ ہے مین پوری ہمدردی
کے ساتھ آپ کا شریک ہون۔ مابدولت کے فرزند ارجمند ہین دور بیٹھے
آپ کے حالات کا مطالعہ کرتے رہے ہین اب ان کی یہ آرزو اور خواہش
ہے کہ آپ کے ملک مین جاکر اپنے اس تعلق خاطر کی بنا اور زیادہ پائدار

بنائین۔ مجھے یقین اور بھروسہ ہے کہ جب شاہزادۂ ویلز آپ کے ملک سے رخصت ہون گے آپ کے دل ان کے ہمراہ ہون گے اور ان کا دل آپ کے یہان رہجائیگا اور ہمدردی کی اس طلائی زنجیر مین جو ما بدولت کی سلطنت اور ہندوستان کو عرصۂ دراز سے منسلک کئے ہوئے ہے ایک کڑی اور جوڑدیجائے گی۔ میری دلی دعا ہے کہ روز افزون دانشمندی اور قناعت کے ساتھ ساتھ ہندوستان بھی روز افزون قومی عظمت کے ساتھ اس آزاد شہنشاہی کے اندر یہ ترقی کرتا رہیگا۔ جو میرا مقصود نظر ہے اور اگر خداوند تعالیٰ کی مرضی ہوئی تو میرے بعد میرے فرزند کا بھی رہیگا"

حاضرین مین اس مبارک پیام سے جوش مسرت پیدا ہوا ہوگا اُس مین بمبئی کارپوریشن کے سپاسنامے کے جواب مین جو کچھ خود ہز رائل ہائینس نے فرمایا اس نے اور بھی اضافہ کردیا۔ چند سادے جملون مین جو دل سے نکلے تھے شاہزادہ بہادر نے اپنی آمد کی غرض بنہایت بیان کردی۔

وُرود کی غایت یہ کہنا غیرضروری ہوگا کہ مین ہندوستان کے آنے اور یہان کے لوگون کو دوست بنانے کے لئے کسقدر آرزومند تھا۔ ہندوستان جو کچھ ہے اس نے جو خدمات انجام دے ہین اور آئندہ وہ جو کچھ کرسکتا ہے مین اس کا اعتراف و احساس کرنا چاہتا ہون مین آپ کی مشکلات سے آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہون اور آپ کی امیدون اور توقعات کے معلوم کرنے کا خواہشمند ہون۔ مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے جان پہچان لین اور مین آپ کو جان پہچان لون۔

اَپالو بندر سے گورنمنٹ ہاؤس تک ہز رائل ہائینس کا جلوس نمایان کامیابی کے ساتھ گذرا راستہ جس کا فاصلہ چار میل سے زائد تھا اس کے ہر ہر گز پر

تماشائیون کا ہجوم تھا۔ مجمع کی تعداد ادنی سے ادنی تخمینے کے مطابق دو لاکھ سے اوپر تھی۔ جوش و خروش ایک سرے سے دوسرے سرے تک مثل جنگل کی آگ کے پھیلا ہوا تھا۔ ہر ہر قدم پر جوش استقبال بڑھتا ہی جاتا تھا۔ بمبئی نے محترم مہمان کا خوب ہی خیر مقدم کیا ایسا خیر مقدم جو شاہی مہمان کے بالکل شایان شان تھا۔

تحریک ترک موالات کے نتائج

بدقسمتی سے تصویر کا دوسرا رخ بھی تھا مقامی ترک موالاتی چند مفتون سے پیہم کوشش کر رہے تھے کہ خیر مقدم کی ہمواری مین خلل انداز ہون ان لوگون نے آبادی کے شریر افراد کو برانگیختہ کر دیا تھا کہ نقص امن کی صورت پیدا ہو۔ جس وقت شہزادہ معظم نے سرزمین ہند پر قدم رکھا۔ عین اسیوقت مسٹر گاندھی نے ایک جلسہ منعقد کیا اس مین اگرچہ حاضرین کی تعداد بہت ہی کم تھی تاہم بدمعاش طبقہ نے مسٹر گاندھی کی نصیحتون کو جو عدم اشتداد کے متعلق تھین مطلق پروا نہین کی اور ٹھیک اس وقت بھی جو لوگ شہزادہ کا خیر مقدم کرنا چاہتے تھے ان کو ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا۔ عوام جو ہولے دار ڈنڈون سے مسلح تھے انھون نے پارسی اور یورپین انگریزن پر شدید حملے کئے۔ ٹریم کارون کو نقصان پہنچایا پٹریان اکھاڑ ڈالین موٹر کارون کو توڑ پھوڑ ڈالا اور منشیات کی دوکانون مین آگ لگادی۔

یہ شورش تیزی کے ساتھ بڑھی کیونکہ پولیس اور فوج جلوس نکلنے والے راستون پر متعین تھے مگر جون ہی یہ لوگ موقع پر وارد ہوگئے تسلط اور سکون پیدا ہو گیا۔ بکثرت گرفتاریان ہوئین اور متعدد موقعون پر شورش کرنے والے مجامع پر گولیان چلانے کی نوبت آئی

تقریباً تین دن تک شدید بلوے ہوتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ترپن آدمی جان سے کام آئے اور تقریباً چار سو آدمی زخمی ہوئے۔

مسٹر گاندھی نے بعد از وقت اپنی شخصیت کے واسطے دلا دلا کر ہنگامے کو روکنا چاہا اور متعدد دردناک اعلانات شائع کئے جنہیں اپنے مقلدین کی سختی سے سرزنش کی اور بیان کیا کہ مجمع کی اشتداد نے انہیں یقین دلا دیا ہے کہ جمہوری سول نافرمانی قانون کی امیدیں باطل تھیں۔

ان کے الفاظ میں "کہ عدم اشتداد کا اصول تو ہماری زبان پر تھا مگر ہم نے ان لوگوں کے ساتھ بدسلوکی میں ذرا کوتاہی نہیں کی جن کی رائے ہم سے مختلف تھی۔ گذشتہ دو دن سے جس سوراج کا نقشہ میں دیکھ رہا ہوں اس کی سڑی بو میری ناک میں بس گئی ہے"

انہوں نے کھلم کھلا اپنی ذمہ داری کو تسلیم کیا "سب سے زیادہ میں خود تحریک بغاوت پھیلانے کا باعث ہوں اور میں اس تحریک کو قابو میں رکھنے پر قادر نہیں ہوں۔"

رضاکاروں کے کارنامے

۱۷ نومبر کا ہنگامہ صرف بمبئی میں محدود نہیں رہا۔ شہر کلکتہ اور شمالی ہندوستان کے بڑے بڑے مقامات میں عام طور سے کاروبار بند کر دیئے گئے۔ یہ کارروائی اکثر صورتوں میں قومی رضاکاروں کی علانیہ دھمکیوں کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئی۔ ہر قسم کی رکاوٹیں اور سختیاں عمل میں لائی گئیں جب سے پابند قانون باشندوں کو سخت اذیت پہنچی اور عارضی طور پر حکومت کا اقتدار مغلوب ہو گیا۔ رضاکاروں کی دھمکیاں یہی نہیں کہ بیحد سخت تھیں بلکہ اس کا اثر دور تک متعدی تھا۔ ایک ہی وقت میں ایک خاص نظام کے ماتحت

عمل مین لائی گئین - یہ بالکل ظاہر ہوگیا ہے کہ اگر مستعدی سے مناسب تدبیرین عمل مین نہ لائی گئین تو اقتدار حکومت بالکل اُٹھ جاے گا -

مسٹر گاندھی کا تنزلزل

شہر بمبئی اور دوسرے مقامات کے ہنگامۂ عوام نے مسٹر گاندھی کو بہت کچھ متاثر کیا - یہان تک کہ اعتراف تصور کے صاف اعلانات نے ان کے بعض مقلدین کے دلون مین جو نہ ان کے آعلائے تخیل کے سمجھنے کی استعداد رکھتے تھے اور نہ ان کے خلوص نیت سے واقف تھے ناگواری پیدا کردی - اس رپورٹ کے سابقہ حصون مین مسٹر گاندھی کے اظہار تاسف کا ذکر آچکا ہے جو اپنی تحریک کے متواتر افسوسناک نتائج پر کرتے رہے ہین - لیکن اس سے پیشتر کبھی اظہار ندامت یا افسوس اس قدر قوت کے ساتھ یا اتنی اثرناک نہین کیا گیا کہ ان کی سرگرمیان معرض التوا مین پڑ گئی ہون - البتہ بمبئی کے واقعات نے ان کے اس عقیدہ کو متزلزل کردیا کہ ہندوستان عدم اشتداد کی پابندی کے ساتھ سول نافرمانی قانون کی منزل طے کرسکے گا - اسی کا نتیجہ ہوا کہ ۲۳ تاریخ کو جو وہ بمقام بردولی تحریک سول نافرمانی قانون جاری کرنے والے تھے اُسکو انہون نے ملتوی کردیا - اور اپنا ارادہ ظاہر کیا اب وہ پوری کوشش فضا مین عدم اشتداد کے پیدا کرنے مین صرف کرین گے -

گورنمنٹ نے کیا کیا

بمبئی کے افسوسناک بلوے اور اسکے ساتھ ہی قانون اشتداد - رخنہ اندازیان اور قانون شکنی کی واقعات نے جو ہندوستان کے دوسرے حصون مین واقع ہوے تھے ان سب امور نے حکومت کے سامنے تحریک ترک موالات کو ایک نئی اور خوفناک صورت پیش کردی -

گذشتہ چند مہینون کے نقض امن کے واقعات سے یہ ظاہر ہوگیا تھا کہ ایک خوفناک تحریک بغاوت کی بڑھ رہی ہے اور روز بروز لوگون کے دلون مین حکومت کی بیوقعتی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے گورنمنٹ کو بخوبی علم تھا کہ مسٹر گاندھی کی تحریکات کیا خطرناک نتائج پیدا کرین گی مگر گورنمنٹ نے جس طرز عمل کا اظہار شروع مین کیا تھا اس پر برابر قائم رہی۔ اس کا سبب یہ نہ تھا کہ حکومت کو اپنی قوت پر اعتماد نہ تھا یہ وجہ تھی کہ حاکمان بالا دست نے بعض قیود سے جکڑ رکھا تھا بلکہ اصلیت یہ تھی کہ گورنمنٹ چاہتی تھی کہ جو تدابیر تحریک ترک موالات کے مخالفت مین عمل مین لائی جائین وہ ایسی ہون کہ ہندوستان کی رائے عامہ انکی تائید وحمایت مین ہو حکومت کو معلوم تھا کہ ہندو زیادہ تر قومی جذبات کے باعث اور مسلمان مذہبی محسوسات کے سبب سے اس تحریک مین شریک تھے اور اسکو قائم رکھنا چاہتے تھے ان دونون جذبات سے وہ لوگ بھی متاثر تھے جو مسٹر گاندھی کے پروگرام کے مقلد نہ تھے گورنمنٹ کو اس امر کا اندازہ تھا کہ جدید آئین حکومت کے ماتحت اشتدادی کارروائیون کے آغاز کے معنی یہ تھے کہ ملک معظم کی مقرر کی ہوئی جدید آئینی پالیسی کو بالکل پس پشت ڈالدیا جائے قومی جذبات کو اور اشتعال دیا جائے۔ لبرلون کو مفلوج کر دیا جائے اور اصطلاحات آئینی کے اثرات کو غارت کر دیا جائے انہین سب امور کو ملحوظ رکھکے اگرچہ ان لوگون کو جو کھلم کھلا اشتداد کی تعلیم دینے والے تھے برابر سزائین دیجاتی رہین۔ تاہم جو لوگ اصول عدم اشتداد کے پیرو تھے انکے ساتھ انتہائی رواداری ودرگزر کا برتاؤ ہوتا رہا۔ لیکن جب بدامنی نے کچھ عرصہ سے ہندوستان کو پریشان کر رکھا تھا اب اس نے ہرتالون اور

۱۷ رنومبر کے مہیب واقعات سے اثر لیکر ایک نئی اور خطرناک صورت اختیار کرلی۔

علاوہ بریں یہ بالکل ظاہر تھا۔کہ وہ تحریک جس نے یہ مصائب نازل کئے تھے اس مین اشتداد بجائے گھٹنے کے بڑھتا جاتا تھا۔ایک طرف تو تحریک ترک موالات کے جلسون مین جوشیلی تقریرین عام افراد کے دماغون کو بری طرح سے متاثر کررہی تھین دوسری جانب یہ امر ناقابل انکار ہے کہ معمولی قانون فوجداری انجمن رضاکاران کی تخویف اور اشتداد پیدا کرنے والی کارروائیون کو روکنے سے قاصر تھا آخر جب گجرات نے اعلان کیا کہ سول نافرمانی قانون کے اصول پر کارروائی شروع کیجائے گی اسوقت یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر یہ تحریک قطعی طور سے روک نہ دی گئی تو دوسرے صوبون مین پھیلیگی ان وجوہ سے گورنمنٹ نے طے کرلیا کہ تحریک ترک موالات کے دبانے مین سرگرمی سے حصہ لینا چاہئے۔اس لئے چند ایکٹ منظور کئے گئے جس سے عاملانہ صیغہ کو غیر معمولی اختیارات تفویض کئے گئے کہ سوسائٹی اور سلطنت کی محافظت ہوسکے۔

صوبہ دار حکومتون کو اطلاع دی گئی۔کہ اشتعال انگیز تقریرون کے روکنے کے لئے جن ضلعون مین مناسب سمجھا جائے سڈیشس میٹنگ ایکٹ نافذ کیا جائے۔اور اس کی منظوری دیجائے گی ان کو ہدایت کی گئی کہ ترمیم شدہ قانون فوجداری ایکٹ سنہ ۱۹۰۸ء کے حصہ دوم کا استعمال رضاکارون کے انجمنون کے خلاف قانون سرگرمیان روکنے کے لئے مستعدی کیساتھ عمل مین لایا جائے کیونکہ رضاکارون کے قواعد دوکانات کی نگرانی اور دھمکانے والے طریقے ملک کے امن عامہ مین خلل ڈال رہے تھے گورنمنٹ آف انڈیا نے پولیس کو بھی

ایت کی کہ وہ زیادہ مستعدی سے ملک کی باشندوں کی محافظت کرے اس امر پر بہت زور دیا گیا کہ کانسٹبل اور سپاہی بھڑکائے جانے سے باز رکھے جائیں صوبہ کے انتظامی حکام کو ہدایتیں دی گئیں کہ پوری تندہی کیساتھ تشدد اور بغاوت اور نافرمانی قانون کی تحریک کو روکیں۔ صوبہ دار حکومتوں نے ان اصول پہ تدابیر شروع کر دیں بلکہ بعض تو ان میں سے اپنے افسروں کے نام پیشتر ہی احکامات جاری کر چکی تھیں۔ اس وقت سے بہم اس امر پہ زور ڈالا گیا کہ تحریک ترک موالات کی سرگرمیاں جن کا مطمح نظر قانون اور تسلط کا ختم کرنا تھا بڑھنے نہ پائیں

نئی پالیسی کا خیر مقدم

۱۷ نومبر کو متعدد مقامات پر جو بدامنیاں ہوئیں اور جس بڑی حد تک طریقہ تخویف کو کام میں لایا گیا اس سے لبرل اہل الرائے بھی ششدر رہ گئے اب کل معقول پسند ہندوستانیوں کی یہ رائے قائم ہوئی کہ مسٹر گاندھی کی نیت کچھ بھی ہو ان کی تحریک کے نتائج بدامنی کے مرادف ہیں۔ تمام ملک میں ایک مخالفت کی لہر دوڑ گئی اس معاملہ میں یوروپین فرقہ کی رائے پورا ساتھ دینے کو تیار تھی اور گورنمنٹ پر سختی سے نکتہ چینی کی گئی کہ اس نے تحریک ترک موالات کو خطرناک صورت کیوں اختیار کرنے دی۔ بعض مقامات پر پولیس کو مدد دینے کے لئے سول گارڈ قائم کئے گئے۔ اور اس خطرناک صورت کو دفع کرنے کے لئے پورا تہیہ کیا گیا۔ اب ادھر تو صوبہ دار حکومتوں نے پبلک کے تغیر احساس سے پورا فائدہ اٹھایا۔ اور ادھر خود لارڈ ریڈنگ نے موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ بلکہ متعدد ایڈریس جو انکی اسوقت خدمت میں پیش کئے گئے۔ ان کے جواب میں انہوں نے گورنمنٹ کی پوزیشن کو صاف

کرا دیا۔ جوابات مین انہون نے اس امر پہ زور دیا کہ حکومت نے طے کر لیا ہے کہ صلح کل قانون ماننے والے شہریون کے محافظت مین کوئی دقیقہ کوشش کا اٹھا نہ رکھا جائیگا۔ تشدد۔ ظلم و ستم دہمکانے والی صورتون یا دیگر قسم کے نقص امن سے وہ لوگ بخوبی بچائے جائین گے۔

رضاکارون کی مخالفت مین جو تدبیرین گورنمنٹ نے کین۔ ان مین سب سے پہلے ایک بڑی تعداد ان لوگون کی گرفتاری کی گئی۔ جو بلند خیال اور نہایت معزز اشخاص پر مشتمل تھی جنکے متعلق ہندوستانیون کا خیال تھا کہ ان کی نیت کا مدار محض جذبہ حب الوطنی پر ہے۔

معتدلین کی بے چینی

اس قسم کے اشخاص کی گرفتاری و سزا مین نیز نابالغ اور گمراہ طلبا کی سزاؤن نے جماعت معتدلین کے جذبات کو کافی صدمہ پہونچایا۔ علاوہ برین ہندوستانیون کے نزدیک سڈیشس میٹنگ ایکٹ کا شمار ان قوانین مین تھا۔ جو محض تحریکات دبانے کے سلسلے مین ظہور پذیر ہوا کرتے ہین اس لئے ان حالات مین بھی جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اس کا نفاذ بغیر بے چینی پیدا کئے ہوئے نہ رہ سکا لوگون نے عام طور سے اس کے یہ معنے لئے کہ اس نئی پالیسی کی اصل غرض یہ ہے کہ سیاسی مقاصد کے لئے آزادی تقریر اور آزادی مجالس مین خواہ مخواہ روک ٹوک پیدا کیجائے اس وجہ سے گورنمنٹ پر حملہ کرنے مین معتدلین بھی انتہا پسندون کے ہم آہنگ ہوگئی اعتدال پسند جماعت کے بعض افراد کی رائے مین گورنمنٹ کی جدید پالیسی سے بجز اس کے اور کچھ حاصل نہ تھا کہ ترک موالاتیون کی جماعت جو آپس کے اندرونی مناقشون کے باعث تتر بتر ہو رہی تھی متحد ہو جائے۔ اور تحریک مین از سر نو جان پیدا ہو جائے

معتدلین کے اس رویہ کا سبب کچھ تو اون کم گروہ رہا لیکن وہی افراتفاص کے ساتھ ہمدردی تھی جو سوئے اتفاق سے سب سے پہلے قانون کی زد مین آئے تھے اور کچھ وجہ یہ بھی ہوئی کہ عام خیال یہ تھا کہ حکام انتظامی کو جو نئے اختیارات دیے گئے ہین اون کا استعمال حکام ماتحت نہایت بیدردی سے کر رہے تھے۔

ہوشیاری سے کام کیا گیا

اس موقعہ پر گورنمنٹ نے نہایت احتیاط سے کام لیا۔ سرکاری پالیسی کی کامیابی کا اصلی راز یہ تھا۔ کہ معتدلین کو پورا موقعہ اس امر کا دیا گیا کہ خود مشاہدہ کرین کہ ہوشمندی اور تدبیر کی کسقدر کمی انتہاپسند جماعت مین پیدا ہوگئی تھی۔ اس پالیسی کی کامیابی مین بہت کچھ حصہ لارڈ ریڈنگ کی قانونی شہرت اور ان کی قابل تعریف تقریرون کا لب ولہجہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اعتدال پسند حضرات کی رائے گورنمنٹ کی موافقت مین ہموار ہوگئی۔ اور سرکار کی طرف سے ہدائتین جاری ہوئین کہ رضاکارون کے مقدمات مین پوری پوری شہادت لکھی جائے اور کل قانونی ضابطہ کی کارروائیان کیجائین بار بار اس امر کی کوشش کیگئی کہ یہ خیال دور ہوسکے حامیان ترک موالات اشاعت کر رہے تھے کہ گورنمنٹ نے اندہا دہند گرفتاریان شروع کردی ہین اور مسٹر گاندھی کے صلح مجسم سرگروہ کیساتھ بھی سختی کے ساتھ انتقام لیا جا رہا ہے۔

گول میز کی کانفرنس کی تجویز

بعض اعتدال پسند حضرات نے نہایت اصرار کے ساتھ تجویز کیا کہ تصفیہ کی صورت گول میز کانفرنس کے توسط سے عمل مین لائی جائے۔ لارڈ ریڈنگ نے اس کے جواب مین صاف صاف کہدیا۔ کہ جب تک حامیان ترک موالات خلاف ورزی قانون اور لوگون کے ڈرانے دہمکانے کی حرکتون سے باز نہ آئین گے

اس وقت تک کچھ نہین ہو سکتا مگر اس تنگے ساتھ انہون نے اس تجویز کو جس کا دارومدار
نیک نیتی پر تھا ٹھکرا نہین دیا ۔

مسٹر گاندھی کا رویہ

پنڈت مدن موہن مالوی اور دوسرے حضرات جو صلح کے بڑے کوشان تھے ۔ اون پر یہ ظاہر ہوگیا کہ مسٹر گاندھی پگھلنے والے نہین ہین ۔ بمبئی کے اعلانات پر خود مسٹر گاندھی کے مقلدین نے اون پر کمزوری کے الزامات لگا کر اعتراضات کی بھرمار کردی ان اعتراضات کے دفع کرنے کے جوش مین انہون نے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ رضاکارون کے دار وگیر کے جو احکامات جاری کئے گئے تھے کہ قبل انعقاد کانفرنس وہ فوراً واپس لے لئے جائین ۔ اور کل قیدی رہا کردئے جائین جن مین علی برادران بھی شامل تھے ۔ جنکو مسٹر گاندھی کے نزدیک عدم اشتدادی کاروائیون کی بنا پر حال مین سزا دی گئی تھی اس کے مقابلہ مین مسٹر گاندھی نے اپنے متعلق اعلان کیا کہ وہ برابر رضاکارون کی بھرتی کرتے رہین گے اور نا متابعت قانون جنکی تجویز کو پھر زندہ کیا گیا تھا ۔ اس کی تیاری مین برابر منہمک رہین گے ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ درمیانی اشخاص کا وفد بمقام کلکتہ جب والیسرائے کی خدمت مین باریاب ہوا تو جماعت ترک موالات کی جانب سے کسی قسم کی ضمانت جس کی بنا پر گورنمنٹ کو ان کی خوش چلنی کا بھروسہ ہو سکے نہ پیش کرسکی ۔

لارڈ ریڈنگ نے ۲۱ دسمبر کو اپنے جواب مین پورے طور پر ان وجوہ کو بتادیا جنکی وجہ سے گورنمنٹ کو خاص قوانین نافذ کرنے پڑے تھے اس امر پر کافی زور دیا کہ پابند قانون رعایا کی ہر حال پوری حفاظت کیجائے گی ۔ نیز اس امر پر شہزادہ ولیعہد بہادر وارث تاج وتخت کے ساتھ اگر کسی قسم کی بھی بدعنوانی کیگئی برطانوی پبلک اور پالیمنٹ کس قدر سخت متاثر ہوگی ۔ ہز اکسیلنسی نے ارشاد فرمایا

لبرل وفد نے کہا کہ کانفرنس مجوزہ کے متعلق کچھ بھی گفتگو کی جائے ضروری شرط یہ ہے کہ ترک موالات کی جماعت خلاف قانون سرگرمیون کو فوراً روک دے۔

اس تقریر نے نیز مسٹر گاندھی کے نہ تصفیہ ہونے والے طرز عمل نے اعتدال پسند حضرات پر اچھا اثر پیدا کیا اور وہ اب وہ پھر مثل سابق کے تحریک ترک موالات کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنے لگے۔

الہ آباد مین جب سالانہ لبرل فیڈریشن کا اجتماع ہوا تو گورنمنٹ کے مشکلات کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور گو حکومت سے یہ خواہش کی گئی کہ نئی پالیسی پر عمل نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ تاہم نفس پالیسی سے اتفاق ظاہر کیا گیا اور اس کی تائید کی گئی۔

شاہزادہ کا دورہ

جس زمانہ مین یہ واقعات پیش آ رہے تھے۔ شہزادہ معظم ہندوستان کی سیاحت مین مشغول تھے۔ شہر بمبئی مین ذمہ دار اشخاص نے جیسا خیر مقدم کیا تھا اس کی آواز بازگشت جوش خروش کے ساتھ شہر پونہ سے بھی اٹھی۔ جہان شہزادہ سلامت آل انڈیا شیواجی موریل کا سنگ بنیاد رکھنے تشریف لے گئے تھے۔ جس قسم کا کام شہزادہ بہادر انجام دے رہے تھے۔ اس نے نیز ان کی شخصی دلکشی نے بڑے بڑے مالکان اراضی اور مہاراشٹر کے کٹر پال کاشتکارون کے قلوب کو ان کی پرستش پر آمادہ کر دیا۔ تمام ایام سیاحت مین کہین اس سے زیادہ موثر مناظر خلقت کی شفیتگی کے نہین پائے گئے جن کا ظہور مرہٹہ سلطنت کے اس پرانے دارالخلافت مین ہوا۔ بمبئی مین چند روز اور قیام رہا۔ اس دوران مین افراد مین بھی گرمجوشی پیدا ہوگئی جنہون نے پہلے سرد مہری اختیار کی تھی۔ اس کے بعد شہزادہ معظم ہندوستانی ریاستون کے طویل سفر پر روانہ ہوئے۔

اونکی شخصی کامیابیان

دریا سہانے بڑودہ - اودیپور - جودھپور - ریاست ان سب نے بیحد خوشی سے آؤبھگت کی ڈاکٹر
دسمبر مین شہزادہ بہادر پھر برٹش انڈیا مین داخل ہوئے - شہر لکھنؤ مین باوجود اس کے
کہ مقامی تارک موالات حضرات نے بہت کوشش کی تاہم باشندگان شہر و دیہات
نے نہایت شان و شوکت کے ساتھ استقبال کیا جن لوگون کو خوش قسمتی سے انکے
ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا - خواہ حکام ہون یا فوجی سپاہی - یا پولیس والے یا پبلک
یافتہ اشخاص یہ سب لوگ شہزادۂ معظم کے اخلاق ان کی شوق کھیل کود اور
بلے جھجک مہربانی آمیز برتاؤ سے بہت محظوظ رہے یہ واقعہ ہے کہ لکھنؤ کا دل
انہون نے موہ لیا - اور ایک لکھنؤ پر کیا موقوف ہے جہان کہین بھی باشندگان
ان کے ساتھ آزادی سے ملنے کا اتفاق ہوا یہی صورت پیش آتی ہی - شہزادہ
ممدوح کا ورود الہ آباد و بنارس مین اتفاق سے ایسے اوقات مین ہوا کہ جب
تحریک ترک موالات کے قائدین کی گرفتاری بھی بسبب خلاف ورزی قانون کے
عمل مین آئی تھی -
یہ حضرات طبقۂ طلبا مین ہر دل عزیز تھے ان وجوہ سے ان دونون مقامات مین
ہز رائل ہائنس کے شایان شان استقبال نہین ہوا - ریاست نیپال مین ایک
ہفتہ شکار کھیلنے کے بعد پٹنہ تشریف لے گئے - یہان پر نہایت عمدہ طریقہ سے
خیر مقدم ہوا - گو ہرتال سے کسیقدر بدمزگی پیدا ہوگئی تھی - وہان سے کلکتہ تشریف
لے گئے - یہان جماعت ترک موالات نے مآل اندیشی اور اخلاق دونون کو
بالائے طاق رکھ کر بڑی کوشش کی - کہ لوگ دعوتون اور جلسون کی شرکت
سے احتراز کرین - جو شہزادہ کی آمد کیوجہ سے جا بجا منعقد کئے گئے تھے - مگر آل
انڈیا؟ اخیر نے ان سب باتون پر قابو پالیا - پہلے دن شہر کے شمالی حصہ میں ہرتال

منادی گئی۔ مگر خیر خواہ باشندگان کے جوش ذخروش مین مطلق کمی نہ ہوئی
اس کے بعد تمام مشکلات کا خاتمہ ہوگیا۔ حامیان ترک موالات کے دلین
اپنی مرضی کے خلاف جلسون مین شرکت کی تحریک پیدا ہوئی جس کے سبب وہ
مقصد نہایت کامیاب رہا سال نو کے آغاز مین قبل اس کے کہ شاہزادہ بہادر
بمبئی تشریف لیجائین۔ انھون نے ہزارون دلون کو مسخر کرلیا۔
سیاسی کشمکش مین نمایا طور پر کمی پیدا ہوگئی اور تمام قانون ماننے والے
شہری اس ورود کے باعث زیادہ مطمئین نظر آتے تھے۔

کانگریس اور مسلم لیگ آل انڈیا نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ
کے جلسے ماہ دسمبر مین بمقام احمد آباد منعقد
ہوئے مگر لوگ کچھ زیادہ متوجہ نہین ہوئے ایک بات یہ تھی کہ ایک بڑی تعداد
مشہور لیڈرون کی اُس وقت جیلخانے مین تھی جو قانون شکنی کرنا چاہتے
تھے۔ دوسرے یہ کہ شہزادۂ سلامت کلکتہ مین تشریف فرما تھے اُن کے
خیر مقدم کے ساتھ ساتھ تفریحی مشاغل لوگون کے دلون کو اس قدر کھینچ
رہے تھے کہ ہر سال بڑے دن کے ہفتہ مین جو سب سے اہم اخباری واقعہ
پیش آتا رہتا ہے۔ اس کی طرف لوگ کچھ بے توجہ سے رہے ان علامات سے
مسٹر گاندھی اور ان کے مقلدین جو احمد آباد مین مجتمع ہوئے تھے ذرا بھی
برداشتہ خاطر نہین ہوئے اس جماعت نے پیشتر سے بھی زیادہ
خطرناک قسم کے رزولیوشن پاس کئے اس جماعت نے تہیہ کیا تھا۔ کہ
رضاکارون کے نظام مین توسیع کیجائے۔ اور اذن عام دیا جائے
کہ تمام جنگ ان کا ساتھ دین تاکہ اصول سول نافرمانی قانون پر پورا
عمل کیا جائے۔ اس کی تعریف انھون نے اپنی اصطلاح مین یہ رکھی تھی

حکومت کے غیر اخلاقی قوانین کی عمداً خلاف ورزی کیجائے تاکہ اختیارات
کومت کی وقعت گھٹے یا سلطنت کی بیخکنی ہو جائے۔

مزید زیادتیاں انفرادی سول نافرمانی قانون کی منظوری فوراً دی گئی اور جمہوری سول نافرمانی کے متعلق جو
ارحانہ پہلو رکھتی ہو۔ یہ طے پایا کہ جیسی ہی ملک میں تیاری پیدا ہو
ں کا اجرا بھی کر دیا جائے۔ اس تیاری کے لئے کانگرس کی کل سرگرمیاں
معطف کی گئیں۔ مسٹر گاندھی کو کانگرس کی جانب سے عاملانہ اختیارات
تفویض کئے گئے۔ اور ان کو اپنا جانشین مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا۔ دوران
شت میں مسٹر گاندھی نے اس بات کا اعلان کیا۔ کہ لارڈ ریڈنگ کو پورے
ور پر معلوم ہو جانا چاہئے کہ حامیان ترک موالات گورنمنٹ سے برسرپیکار
ن۔ بظاہر یہ رزولیوشن بہت بڑھے چڑھے تھے۔ مگر خلافت پارٹی کے
تہا پسند افراد کے خواہشات پورا کرنے سے یہ بھی قاصر تھے۔ اس جماعت
ی امیدوں پہ حال ہی میں پانی پڑ چکا تھا۔ کیونکہ افغانستان اور برطانیہ کے
رمیان معاہدہ کی تکمیل ہو گئی تھی۔ اس کا تذکرہ اس رپورٹ کے با
دل میں ہو چکا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ایک تکلیف دہ واقعہ تھا کہ جس گورنمنٹ
دیہ لوگ ایک ناپاک گورنمنٹ سے موسوم کر رہے تھے اس سے وسطی
یشیا کی ایک اہم ترین اسلامی سلطنت تعلقات ہمسائگی پیدا کرے
س لئے اگرچہ سنجیدہ ہندو مسلمان حضرات اس معاہدے سے مطمئن ہو گئے تھے
مگر جو شمند ممبران خلافت کمیٹی اپنے ہی رویہ پر مصر تھے۔ مولانا حسرت موہانی
پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے کھلے خزانہ کہدیا کہ ان کی جماعت مکمل
آزادی کو ترجیح دیتی ہے جس کے حصول کے لئے عدم تشدد وغیرہ کی قید

لگانا خواہ مخواہ کا تکلف ہے - مولیون نے جو طرز عمل ہندؤن کے ساتھ اختیار کیا تھا اس کی حمایت مولانا حسرت موہانی نے اس بنا پر کی کہ مذہب کے لیئے جنگ مدافعت مین ان کے غیر مسلم ہمسایون نے بجائے ان کی اعانت کے راستہ مین رکاوٹین پیدا کی تھین -

مسٹر گاندھی کی مشکلات کانگریس مین مولانا حسرت نے بہت سے حامیان ترک موالات کی ترجمانی گول گول الفاظ مین یہ کہکر کی کہ مسٹر گاندھی کے عدم استتدادی مسلک کی آزمائش کو ایکسال ہوگیا - مگر کوئی کامیابی ظاہر نہین ہوئی - اگرچہ مسٹر گاندھی کے شخصی اثر نے ایکمرتبہ پھر اونکے مقلدین کے اختلاف کو اتحاد کی صورت مین دکھلایا - مگر اسمین ذرا شک نہین کہ احمد آباد مین جو تقریرین ہوئین انہون نے ان کے دل سے بمبئی کے عبرت ناک واقعات کی یاد دور کرنیے مین کافی مدد دی - مسٹر گاندھی نے اپنی سابق کی سرگرمیون کو از سر نو زندہ کرنا چاہا - اور سول نافرمانی قانون کی تحریک کا بر دولی سے اجرا کرنے کا خیال دوبارہ پیدا کیا - مگر واقعہ یہ ہے کہ بحیثیت ایک سیاسی لیڈر کے ان کا اثر روبہ تنزل تھا ان کی شخصیت کی اب بھی مثل سابق کے پرستش ہوتی تھی - تاہم ان کی مقلدین کا اعتقاد اُن کے پروگرام کی کامیابی کے متعلق متزلزل ہوگیا تھا - یہ ظاہر ہونے لگا تھا کہ تحریک ترک موالات سے جو توقعات وابستہ کی گئی تھین ان کی برآنے کی کوئی امید نہ تھی - گو بار بار تاریخین تبدیل کیگئین تاہم سوراج حاصل نہین ہوا -

اور ۳۱ - دسمبر کی تاریخ کے بھی خاموشی سے گزر جانے نے بہت سے سیدھے سادھے لوگون کی آنکھین کھول دین اُب حکومت کی قوت ہمیشہ سے زیادہ

تھی تحریک جماعت رہنما کاران حکومت کے دباؤ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی تھی اخبارات اور پلیٹ فارم سے جو بوچھار باغیانہ طلاقت لسانی کی ہوتی رہتی تھی وہ اب گویا معدوم تھی۔ برایں ہمہ مسٹر گاندھی کی شخصیت تو جیسا کہ ان کی مقلدین کا خیال تھا۔ تحریک ترک موالات کی روح رواں ہے۔ اسی شخصیت کے تقدس کا پرتو اس تحریک پر بھی پڑ رہا تھا۔ اور یہ شخصیت ہی کہ متضاد و مختلف اجزا میں یکسانیت اور اتحاد کی صورتیں پیدا کئے ہوئے تھی اُن کے نام میں ایک سحر تھا۔ بغیر اس سحر کے مقامی لیڈروں کا اثر پبلک پر برائے نام تھا۔ اس لئے اگرچہ روز بروز مسٹر گاندھی کا سیاسی تدبر مشتبہ ہوتا جاتا تھا۔ تاہم ان کی شخصیت لازمی سمجھی جاتی تھی مگر آئندہ تین مہینوں میں اس عقیدہ کو بھی بُری طرح دھکا لگا۔

انعقاد کانفرنس کی از سر نو کوشش

وسط جنوری میں الہ آبادی سیاسی لیڈروں نے انہو کانگرس کے حلقہ اثر سے الگ تھے۔ اور جنکی ہمتیں پچھلی ناکامیوں سے پست نہیں ہوئی تھیں انھوں نے پھر ایکبار کوشش کی کہ حامیان ترک موالات اور گورنمنٹ کے درمیان میں کانفرنس منعقد کیجائے۔ کانفرنس کی صدارت سر سے شنکران نائر نے کی۔ انہوں نے حال میں سکریٹری آف اسٹیٹ کے کانفرنس سے استعفا دیا تھا۔ کیونکہ ایک ہندوستانی ریاست میں انہیں کو بہت بڑا عہدہ ملنے والا تھا۔ مسٹر گاندھی نے ایک مشیر کی حیثیت سے شرکت کی۔ مگر بانیان کانفرنس کو بیحد ملال اور افسردگی ہوئی اس لئے کہ مسٹر گاندھی کا رویہ اب بھی ویسا ہی غیر مصالحانہ تھا۔ جیسا کہ وہ جس نے پہلی کوشش مصالحت کو ناکام رکھا تھا۔ گورنمنٹ کے سامنے ناممکن العمل شرائط پیش کی کر کے

گورنمنٹ کیجانب سے ادن کے بیچون وچرا قبول کرلئے جانے کے معاوضہ مین مسٹر گاندھی نے رضاکارون کے سول نافرمانی قانون کے تیاری کے جاری رکھنے کے حقوق اپنے لئے محفوظ رکھئے اس ردیہ کے باعث سرسی شنکران نائرنے علیحدگی اختیار کرلی اور انہون نے نہ صرف بہ کثرت اخبارات مین ایک پر اثر مضمون لکھکر بھیجا جسمین حامیان ترک موالات کے طرز عمل کی خوب خبر لی تھی۔ایک پرزور رسالہ لکھکر ان لوگون کی بہانہ سازیون کی خوب قلعی کھولی اور تحریک کو بہت نقصان پہونچایا۔اب تقریباً کوئی امید باقی نہین رہی تھی تاہم بانیان کانفرنس برابر مستقل رہے یہان تک کہ مسٹر گاندھی نے وائسرائے کو پیام جنگ بھیجکر اس سلسلہ کو بالکل ہی منقطع کردیا اس ردیہ کو سمجھنے کے لئے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اسوقت خود مسٹر گاندھی کے پوزیشن کسی قدر نازک ہو رہی تھی۔

مسٹر گاندھی کو مزید مشکلات

رضاکارون کے خلاف گورنمنٹ جوکارروائیان کررہی تھی ان مین اس تیزی کے ساتھ کامیابی ہو رہی تھی۔جس کا حامیان تحریک ترک موالات کو خیال بھی نہ تھا۔ کافی تعداد مین اچھے قسم کے لوگ اب بھرتی ہونے نہین آتے تھے۔بلکہ جب کسی اثر ڈالنے والے مظاہرہ کی صورت پیش آتی تھی تو اکثر کرایہ کے آدمی بلائے جاتے تھے۔اس سے اصل سرمایہ ہی پر بار عظیم نہین پڑا بلکہ جماعت رضاکاران کے چال چلن در دیہ پر بھی برا اثر ہوا۔تھوڑے زمانے مین ان لوگون نے ایسی بدنامی حاصل کی کہ ان کے جذبات حب الوطنی پر ایمان لانے کے لئے کوئی تیار نہین ہوتا تھا۔ان لوگون نے ڈاکٹرون کو غریب مریضون کو دیکھنے سے باز رکھا۔ایک نعش کو کھود کر نکالا۔اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا۔عام

تہذیب و شائستگی کی خلاف ورزی شروع کی اور صلح کل اشخاص کو اس قدر رنج پہونچا یا کہ وہ بیحد کبیدہ ہوگئے سب سے بڑھکر یہ کہ شہزادۂ معظم کے ورودِ مسعود کو بہانہ قرار دیکر جب انہون نے تخویف اور اتلاف مال و اسباب کے اشتعال انگیز مگر ناکام کوششین شروع کین۔ تو ان بدعتون کو وہ بڑی جماعت بھی برداشت نہ کر سکی۔ جو اب تک ان کی ہمدرد تھی۔ رضاکارون کے خلاف جو کارروائیان گورنمنٹ کر رہی تھی۔ مسٹر گاندھی کے حسب توقع اسی پر اظہار بیزاری کرنا تو کجا پبلک نے بیشتر اس کا خیر مقدم کیا بلکہ بعض صورتون مین تو خفیہ طور پر خوشی کا اظہار بھی کیا حالانکہ اس طریقہ سے رفتہ رفتہ مسٹر گاندہی اپنے اہم ترین حربہ سے محروم ہوگئے اب غالباً اون کی خیال مین دو تدبیرین رہ گئین تھین ایک تو یہ کہ جس طرح بھی بن پڑے اعتدال پسند جماعت کی تائید حاصل کرین دوسرے یہ کہ انہون نے پورا تہیہ کر لیا تھا کہ آخری تدبیر یہ ہے کہ سول نافرمانی قانون کے اصول پر عمل ہو۔ جس کی خطرات سے وہ بخوبی واقف تھے۔ اس نازک موقعہ پر معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی قوت کا اندازہ انہون نے بہت کم کیا نیز اس امر کو بخوبی محسوس نہین کیا کہ خود انکی تحریک پبلک کی نگاہ مین متعدد پیشین گوئیون کے ناکام رہنے کے باعث خصوصاً حصول سوراج والی پیشین گوئی کی ناکامی کے باعث کسقدر گر چکی تھی۔

مسٹر گاندھی کا پیام جنگ

شروع فروری مین جو پیام جنگ مسٹر گاندھی نے وائسرائے کی خدمت مین ارسال کیا تھا اس کا صاف منشا یہ تھا۔ کہ معتدلین کی جماعت گورنمنٹ سے علیحدگی اختیار کرلے مسٹر گاندھی نے بیان کیا کہ آزادی تقریر آزادی اخبارات اور آزادانہ اجتماع کے ابتدائی و عام حقوق کے خطرہ مین پڑجانے کے باعث حامیان ترک موالات مجبور ہوگئے کہ سول نافرمانی قانون کے اصول پر عمل پیرا ہون۔ یہ قول اون کے

ان حقوق کو گورنمنٹ نے حال مین ڈسٹرکٹ میٹنگ ایکٹ اور ترمیم شدہ قانون فوجداری کو جاری کرکے سلب کرنے کی کوشش کی تھی۔ مسٹر گاندھی نے وائسرائے پر یہ الزام قائم کیا کہ تجویز کانفرنس کو انہون نے سرسری طور پر نامنظور کر دیا حالانکہ کانگرس کی جماعت عاملہ نے ان شرائط کو منظور کر لیا تھا جن کا اشارہ خود وائسرائے نے کلکتہ کی تقریر مین کیا تھا اسی زمانہ مین مسٹر گاندھی نے اعلان کیا۔ کہ اگر گورنمنٹ کل قیدیون کو جو عدم استشدادی کارروائیون کی بدولت سزا پا چکے ہین یا جنکے مقدمہ زیر تجویز ہین۔ رہا کر دے اور اس بات کا عہد کرے کہ ترک موالات جماعت سے مطلق تعرض نہ کیا جائے گا۔ تو وہ تیار ہین کہ سول نافرمانی قوانین کی جارحانہ کارروائیون کو اسوقت تک ملتوی کر دین۔ جب تک مجبرین جو جیل مین ہین انکو کل حالات پر تبصرہ کرنے کا موقع نہ ملے تاہم تحریک ترک موالات کے پروپیگنڈا کے جاری رکھنے پر ان کا اصرار تھا۔

مسٹر گاندھی نے پیام جنگ شائع کرتے وقت دوسرے فریق کی قوت کا اندازہ نہایت غلط کیا۔ ان کا خیال یقیناً یہ تھا کہ گورنمنٹ سر تسلیم خم کرنے کو بالکل تیار ہے اور ان کی طرف سے صرف شرائط کا پیش کر دینا کافی ہے۔ جو یقیناً منظور ہونگے

گورنمنٹ کا جواب

مگر مسٹر گاندھی کی جماعت کو سخت صدمہ ہوا۔ جب گورنمنٹ آف انڈیا کیجانب سے پرزور اور مدلل جواب شائع ہوا گورنمنٹ نے زور سے اس امر کی تردید کی کہ سول نافرمانی قانون کے لئے حامیان ترک موالات کو مجبور ہونا پڑا ہے۔ اور ان کی ثبوت مین تفصیل سے وہ حالات بتلائے جن کے سبب سے رضا کارون کے خلاف سخت کارروائیان کے جاری کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ اس الزام کی بھی کماحقہ تردید کی گئی کہ لارڈ ریڈنگ نے تجویز کانفرنس کو سرسری طور پر نامنظور کر دیا تھا۔ پھر مسٹر گاندھی

کے شرائط پر شدید اعتراضات کئے اور آخر مین سنجیدگی کے ساتھ متنبہ کیا۔ کہ اگر سول نافرمانی قانون پر عمل کیا گیا تو اس کا مقابلہ سخت ترین تدارکات سے کیا جائے گا۔ مسٹر گاندھی کی پوزیشن ہمیشہ سے زائد نازک ہو گئی۔ وہ اپنے پیش کردہ شرائط سے گورنمنٹ کو بالکل مرعوب نہ کر سکے اعتدال پسند حضرات کے طرزعمل مین کسی قسم کا تغیر نہین پیدا ہوا

مسٹر گاندھی کے لئے اب سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہین رہا۔ کہ وہ اپنے آخری حربے کو کام مین لائین۔ یعنی سول نافرمانی قانون پر عمل پیرا ہون مگر انہون نے معتدلین کو اپنا کرنے کے لئے ایک آخری کوشش یہ کی کہ سرکاری مراسلہ کا جواب شائع کیا۔ مگر اس سے کوئی شخص مطمئن نہ ہوا۔ مرکزی اور صوبہ کے کونسلون مین جب گورنمنٹ کی نئی پالیسی پر بحث کا وقت آیا تو مسٹر گاندھی کی رہی سہی امید کہ معتدلین ان کی ہم آہنگ ہون گے بالکل جاتی رہی بنگال مین البتہ نئی پالیسی کے التوا کی تحریک گورنمنٹ کی رائے کے خلاف منظور ہوئی۔ مگر کونسل کو اس وعدہ سے اطمینان ہوگیا کہ رضاکارون کے مقدمات کی کارروائی جیسا کہ مین کی غرض سے ہائی کورٹ مین پیش ہون گی حکومت کی طرف سے جو طرزعمل اختیار کیا گیا تھا اُسکو لوگون نے عموماً اور کونسل کے منتخب شدہ ممبران نے خصوصاً سنجیدگی و ذمہ داری کے ساتھ پسند کیا۔

سول نافرمانی قانون کی تیاریان

اب سول نافرمانی قانون ہی آخری حربہ مسٹر گاندھی کے پاس رہ گیا تھا۔ اور اب اسی سے انہون نے کام لینا چاہا۔ صوبہ مدراس کے مشرقی ساحل کے بعض اضلاع مین اس تحریک کا آغاز ہوا۔ کہ گورنمنٹ کو مطالبات ادا نہ کئے جائین۔ مگر یہ تحریک مقامی حکام کے پرزور مخالفت سے چند ہی ہفتہ مین فنا ہو گئی

مسٹر گاندھی بردولی خود گئے تاکہ نافرمانی سول قانون کے آغاز کی نگرانی کریکین مگر اس نازک وقت پر ایک ایسی مصیبت نازل ہوئی جس کا خوف مسٹر گاندھی کو پہلے ہی سے تھا۔

چوری چورا ممالک متحدہ مین چوری چورا کے مقام پر ۳ فروری کو ایک خوفناک ہنگامہ پیش آیا۔ تقریباً ۲۱ پولیس مین اور دیہاتی چوکیدارون کو رضاکارون اور غضبناک کاشتکارون کی ایک جماعت نے پوری سفاکی سے قتل کر ڈالا۔ یہ ہنگامہ جس بیدردی کے ساتھ اور جسقدر بلا وجہ برپا ہوا تھا۔ اس سے مسٹر گاندھی کی فوری امید کامیابی کو شدید صدمہ پہونچا۔ ہر مذہب وملت کے ذمہ دار اشخاص کے دل اس حادثہ سے دہل گئے اور وہ سوچنے لگے۔ کہ یہ تحریک ترک موالات معلوم نہین کیا کیا غضب ڈھائے لوگون کو یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ گویا اب تک ایک غار کے کگارے پر ٹہل رہے تھے اور جس کے اندر انکا گرنا ہر وقت ممکن تھا اسی زمانہ مین ممالک متحدہ مین ایکا کے نام سے کاشتکارون مین بےچینی کی تحریک مالکان اراضی کی مخالفت مین رونما نیز ایسٹ انڈین ریلوے مین ایک شدید ہڑتال ہوئی جو صاف سیاسیات کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ ان سب ہنگامون اور واقعات سے جمہور کی رائے تحریک ترک موالات کے مخالف ہوگئی۔ مسٹر گاندھی کی یہ بات قابل داد ہے کہ اس موقعہ سے اُنھون نے ذرا بھی تذبذب وتامل سے کام نہین لیا۔ اس امر مین اختلاف ہے کہ آیا چوری چورہ کا واقعہ انہین ایک بہانہ مل گیا۔ جس کی آڑ پکڑ کر انھون نے سول نافرمانی قانون کو ملتوی کردیا۔ جسکو وہ ہمیشہ سے خطرناک سمجھتے تھے۔ یا یہ کہ انہین اس واقعہ سے یہ ثابت ہوا۔ سول نافرمانی قانون کا اجرا عدم اشتداد کے ساتھ کامیاب نہین ہوسکتا۔

بردولی بہرحال وجوہ جو کچھ بھی ہون واقعہ یہ ہے کہ ایک فوری جلسہ مجلس کارکن کا ۱۱ اور ۱۲ فروری کو بردولی مین منعقد کیا گیا اس مین مسٹر گاندھی نے یہ طے کیا کہ جمہوری سول نافرمانی قانون فوراً ملتوی کیجائے اور اپنے مقلدین کو یہ ہدایت کی کہ جارحانہ کارروائی کی ہر قسم کی تیاری ملتوی کردی جائے۔ کانگرس کمیٹیون کو ہدایت کی گئی کہ وہ کل سرگرمیان روکدی جائین جس سے لوگ اپنے تئین گرفتار اور قید کراتے تھے علی ہذا رضا کارون کے جلوس اور عام جلسون کی بھی ممانعت کی گئی۔ جو محض احکام گورنمنٹ کے خلاف ورزی مین ہوتے تھے۔ بجز شراب کی دوکانون کے اور ہر قسم کے پہرے موقوف کردیے گئے اور یہ پہرہ بھی صرف ان رضا کارون کو سونپا گیا جنکی خوش چلنی مسلم تھی۔ کانگرس کمیٹیون کو مسٹر گاندھی نے یہ صلاح دی کہ اب صرف امور ذیل پر ان کو اپنی توجہ محدود رکھنی چاہیے۔ اول یہ کہ انڈین نیشنل کانگرس کے کم از کم ایک کرور ممبر درج رجسٹر کیے جائین۔ دوسرے یہ کہ چرخہ ہاتھ سے کتے ہوئے سوت اور ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑون کی ترویج پورے طور سے کیجائے۔ تیسرے یہ کہ قومی مدارس مرتب کیے جائین۔ چوتھے یہ کہ اچھوت ذات کے لوگون کو نجات دلوائی جائے۔ پانچوین یہ کہ ترک منشیات کی باقاعدہ کوشش شروع ہو چھٹے یہ کہ مواضعات وقصبات مین پنچائت کی کمٹیان قائم کیجائین۔ تاکہ پنج کے طور سے جھگڑون کا فیصلہ کیا کرین۔

دہلی یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ بردولی کے رزولیوشن کے خود اصل ہنگامے سے زیادہ عام تارک موالات جماعت کے دلون کو صدمہ پہونچایا اسوقت سے مسٹر گاندھی کی سیاسی لیڈری پر لوگون کا اعتماد کم ہونے لگا۔ اور یہ تنزل برابر جاری رہا۔ ان کی شخصیت کی اب بھی پرستش ہوتی رہی۔ لیکن سیاسی

معاملات میں انکی تدبیر کے متعلق لوگون کو سو ءظن پیدا ہو گیا۔ اور اس کا اظہار کھلم کھلا ہونے لگا۔ دو ہفتہ کے بعد آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس دہلی مین قرار پایا۔ تاکہ بردولی رزولیوشن پر غور کیا جائے اس موقع پر مسٹر گاندھی کا شخصی اثر و اقتدار اپنے مخصوص مقلدین پر بھی بڑی ہی دشواری سے قائم رہ سکا بہار اشمر سے جو ممبران آئے تھے۔ انہون نے بہت زور سے کہا کہ دو مرتبہ تعجیل کے ساتھ جمہوری سول نافرمانی قانون کی اجرا کی سفارش کی گئی اور اسی عجلت کے ساتھ دو مرتبہ اس کا التوا پیش آیا اس سے قوم کی سخت توہین ہوئی۔ انتہا پسند ممبران خلافت اس سے زائد غیر مطمئن تھے اور یہ امر بہت مشتبہ ہو گیا۔ کہ آیا وہ کچھ عرصہ تک مسٹر گاندھی کے زیر اثر رہین گے۔ اسقدر شدید مخالفت سے مسٹر گاندھی کو اس سے قبل سابقہ نہین پڑا تھا۔ اس لئے مجبوراً بردولی رزولیوشن کی سختی کو ایک حد تک کم کرنے پر وہ مجبور ہوے۔ گو ان کو اس قدر کامیابی پھر بھی ہوئی۔ کہ بردولی رزولیوشن کو جہان تک اُس کا تعلق جمہور سول نافرمانی قانون سے تھا۔ برقرار رکھا گیا۔ تاہم ان کو مجبوراً یہ ماننا پڑا کہ انفرادی سول نافرمانی قانون خواہ مدافعانہ یا جارحانہ کانگرس کے صوبہ وار کمیٹی کی اجازت سے جاری کیجا سکتی ہے۔ انفرادی سول نافرمانی قانون کی تعریف اس طریقہ سے کیگئی کہ اس مین اور جمہوری سول نافرمانی قانون نے برائے نام عملی فرق باقی رہگیا۔ مجبوراً ان کو اس کی بھی اجازت دینا پڑی کہ منشیات کے ساتھ بدیسی کپڑون کی دوکانون پر بھی پہرہ لگایا جائے۔ ان باتون سے کے لحاظ سے بردولی رزولیوشن کی تائید برائے نام ہوئی۔ تاہم مقلدین کے مختلف طبقون کی بڑہتی بیچینی سے مجبور ہو کر جو کچھ بھی فیصلہ بکبر مسٹر گاندھی کو کرنا پڑا ہو۔ اس مین شک نہین کہ خود ان کو پورا یقین ہو گیا

کہ جمہوری سول نافرمانی قانون یا اور کوئی تدبیر کسی قسم کی سردست بالکل ناممکن العمل تھی۔ اخبارات کی تحریرون نیز سیاسی تقریرون مین یہ بات حیرت انگیز طور پر ظاہر ہوئی۔ کہ نمایان طور پر چند ہی ہفتہ مین دہلی کے رزولوشن پس پشت ڈال دئے گئے اور جو خاکہ بردولی مین تیار ہوا تھا اس پر عمل ہونے لگا

شہزادہ دہلی مین اس درمیان مین پروگرام کے مطابق شہزادہ صاحب سیاحت کے آخری حصہ کو طے فرماتے ہوئے دہلی تشریف لا رہے تھے۔ عام نقطۂ نظر سے ہز۔ رائل ہائنس کا ورود جنوبی احاطہ کے دارالسلطنت نیز ریاستہائے میسور اور حیدرآباد مین برابر نہایت کامیاب رہا۔ اندرین انہون نے وسط ہند کے والیان ملک سے مراسم پیدا کئے۔ گوالیار مین مہاراجہ سیندھیا کے مہمان رہے۔

دہلی مین تارک موالات صاحبان نے پرزور کوشش کی کہ اس جوش و خروش مین جو شاہی خاندان ونڈسر کے ایک رکن کے شایان شان تھا گڑبڑ ڈال دین مگر ایک یا دو دن پیشتر بردولی کے جو رزولیوشن شائع ہوئے ان سے ان کی کوششون پر ایک بڑی حد تک پانی پھر گیا۔ ان رزولیوشن کی رو سے تمام جارحانہ کارروائیان فوراً روک دینا چاہئے تھین۔ اس سے مقامی حضرات کے ولولہ سرد مہری سے مبدل ہو گئے اب وہ معمولی حرفتون کو کام مین لانے سے رک گئے اور وفادار طبقۂ رعایا کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ کہ جو چاہے کرے نتیجہ یہ ہوا کہ شہزادۂ معظم کا ورود نیز اس کے متعلق تمام جلسے اور دعوتین وغیرہ ایک ہفتہ تک نہایت کامیابی اور شان و شوکت کے ساتھ ہوتی رہین۔

شمال مین دہلی سے پنجاب تشریف لے گئے۔ یہان زیادہ حصہ پیشتر

اور برسر کار سپاہیون کے ریویو مین صرف کیا اور مختلف طریقون سے فوج کے متعلق اپنی ذاتی دلچسپی کا اظہار کیا - لاہور کا خیر مقدم بھی دیگر شہرون سے دوسرے نمبر نہ تھا - حامیان ترک موالات اسوقت بالکل سراسیمہ ہوگئے تھے اور شاہزادۂ معظم کے اعزازی جلسون مین خلقت بڑے ہی جوش سے شرکت کر رہی تھی - صوبہ شمال مغرب سرحدی مین بھی ورود نہایت کامیاب رہا شہر پشاور مین بدمعاشون نے اپنی پوری کوشش کی کہ جو خیر مقدم وہان کے باشندے کر رہے تھے اس مین خلل ڈالا جائے لیکن ان کے اس طرز عمل سے انہین کی بدنامی کے سوا اور کچھ حاصل نہین ہوا آفریدیون کے جرگون نے نہایت تپاک سے استقبال کیا - اور اس سے بڑھ چڑھ کر یوسف زئی جرگہ نے بمقام درۂ ملاکنڈ ویسا ہی خیر مقدم کیا - ان شمالی ممالک سے شہزادے بہادر دوبارہ ممالک متحدہ مین تشریف لائے اور قادر کپ کے مقابلہ کو معائنہ کرنے کے بعد کراچی تشریف لے گئے جہان جہاز رینا دُن انکا منتظر تھا -

ترک موالاتیون مین اختلاف مسٹر گاندھی نے اپنی تحریک کی رفتار عمل مین دفعتاً جو ترمیمات کر دی تھین اُس نے ترک موالاتیون کے حلقہ مین ایک کھلبلی ڈالدی اور تقریباً فروری بھر ان کی مجلسون مین اس کھلبلی کے اثرات نمایان رہے - اکیلی خلافت پارٹی البتہ اپنے مذہبی مناقشہ پر قائم رہی - اور اس کی جمعیت خاطر اگر نہین تو اس کا جوش و غلو تو جون کا تون برقرار رہا - اسوقت اگر یہ جھوٹی افواہ کو برطانیہ نے یونانیون کی اعانت کی ہے خصوصاً مالی نہ پھیل گئی - تو ساری تحریک ترک موالات اندرونی مخالفتون کی نظیر ہوگئی ہوتی - مگر اس جز کی اشاعت سے خلافت پارٹی مین بیحد غم و غصہ پیدا ہوگیا تھا - باقی ترک موالات کی جماعت

بعد اب دو فرقہ پیدا ہوگئے تھے۔ایک کے نزدیک تو مسٹر گاندھی کا جدید اعلان اعتراف ناکامی کا مرادف تھا۔ دوسری کی رائے مین صرف استقلال کی مزید ضرورت تھی تاکہ کل مقاصد حاصل ہو جائین جذبات خلافت کی قوت تحریک ترک موالات کو ایک خطرناک صورت مین پیش کرتی رہی - مگر آغاز مارچ مین مسلمانون کے حلقہ مین ایک سستی پھیل گئی -کیونکہ ایک مراسلہ پرزور الفاظ مین گورنمنٹ آف انڈیا کیجانب سے ہوم گورنمنٹ کے نام شائع ہوا تھا۔

گورنمنٹ کی یادداشت

لارڈ ریڈنگ کی حکومت نے کل مقامی گورنمنٹ کے اتفاق راے سے ایک مرتبہ پھر ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کی خدمت مین اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بیان کیا کہ ہندوستان مین شدید ہیجان پھیلا ہوا ہے اور سخت ضرورت ہے کہ معاہدہ سیورے پر نظر ثانی کی جائے۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کے سامنے خصوصاً تین باتین جو نہایت اہم تھین چند قیود کے اضافہ کے ساتھ یہ پیش کی گئین اول یہ کہ قسطنطنیہ فوراً خالی کردیا جائے ۔دوسرے یہ کہ مقامات مقدسہ مین سلطان کے اختیارات تسلیم کئے جائین ۔ تیسرے یہ کہ سلطنت عثمانیہ کو تھریس - ایڈریانوپل - اور سمرنا واپس دلائے جائین - اس یادداشت کی اشاعت نیز اس امر سے کہ مسٹر گاندھی کی تحریک مین ناکامی کے سبب سے لوگون کی یاس مین روز بروز اضافہ ہوتا جاتا تھا مسلمانون کی راے خاص طور پر متاثر ہوئی- تحریک ترک موالات نین ان نتائج سے بہت کمزوری پیدا ہوگئی تھی کیونکہ بہت سے جوشیلے ممبران خلافت کے دل مین یہ خیال پیدا ہوگیا کہ ہم کو بہت فائدہ حاصل ہوسکتا ہے اگر ہم گورنمنٹ کی تائید اس کی ایماندارانہ کوششون مین کرین بجائے اس کے کہ مسٹر گاندھی کی تجاویز کی تقلید کرتے رہین جو اسوقت تک ناکام ہی ہو

ہین۔اس احساس نے مسٹر گاندھی کی تحریک مین مخل ہونا شروع کیا۔تقریباً اسی زمانے مین ایک اور سنسنی خیز واقعہ پیش آیا جس کے سامنے تحریک ترک موالات بالکل ماند پڑگئی۔

مسٹر مانٹیگو کا استعفا

اس یادداشت کی اشاعت کے بعد ہی جب ہندوستان مین مسٹر مانٹیگو کے استعفے کی خبر پہنچی تو ملک مین ایک سرے سے دوسرے تک ایک عام حالت وحشت کی چھاگئی۔اس بات کا خوف تھا کہ کہین ایسے وزیر ہند کے ہٹ جانے سے جس کی دوستی اور ہندوستانیون کی توقعات کے ساتھ ہمدردی کا تعلق برطانوی کے دشمنون تک کو اعتراف تھا لوگون کے دل مین یہ خیال پیدا ہو جائے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے اپنا مطمح نظر تبدیل کر دیا ہے مگر جونہی استعفے کے اسباب ہندوستان مین معلوم ہوئے پہلا احساس خوف کا بتدریج رفع ہوگیا تاہم تمام حلقون مین جو یہ یقین پیدا ہوگیا تھا کہ لارڈ ریڈنگ کی گورنمنٹ مسلمانون کی رائے کو مطمئن کرنا چاہتی ہے یہ یقین برابر قائم رہا اور مسٹر گاندھی کے اثر کو نقصان پہنچتا رہا۔اسلامی جذبات کی کنارہ کشی سے جو سب سے زیادہ خوفناک سیاسی خطرہ تھی مسٹر گاندھی کے سیاسی عظمت مین جوان کے ذاتی عظمت سے ایک الگ شے ہے ضرب کاری لگی۔

مسٹر گاندھی کے بہت سے مقلدین نے ان کا ساتھ اس بنا پر پہلے ہی چھوڑ دیا تھا کہ انہون نے پبلک کے سول نافرمانی قانون کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔مقررہ دن پر سوراج کے نہ ملنے سے جس کے متعلق عوام کا خیال تھا کہ مسٹر گاندھی نے وعدہ کیا ہے پنج قوم کا بے ثبات اعتماد بالکل اٹھ گیا تھا اونچے طبقے مین روز بروز مسٹر گاندھی کی تحریک کے خطرے ظاہر

ہونے لگے تھے۔

مسٹر گاندھی کی گرفتاری

اس نازک موقعہ پر حکومت نے مسٹر گاندھی کی گرفتاری کا فیصلہ صادر کیا اور ۱۰ مارچ کو گرفتاری عمل مین آئی۔

گرفتاری کا خیال عرصہ سے پیش نظر تھا مگر وقتاً فوقتاً مختلف وجوہ سے ملتوی ہوتا گیا۔ گورنمنٹ کو ایسے شخص کی گرفتاری مین قدرتاً بہت پس و پیش تھا کہ راے کتنی ہی غلط ہو مگر جس کا احترام ہر شخص کے دل مین تھا اور جس کی لکھوکھا آدمی پرستش اوتار سمجھکر کرتے ہون۔ علاوہ برین انھون نے برابر اصول عدم اشتداد کی تعلیم دی تھی اور اپنے امکان بھر اپنے بے صبر مقلدین کو اشتداد سے باز رکھا تھا۔ یہ بھی خیال تھا کہ جب تک ایک کافی جماعت ہندوستانیون کی مسٹر گاندھی کے خلاف تدارک کے لئے تیار نہ ہو اور عوام کا خیال ان کے روحانی تصرفات کے متعلق امتداد زمانہ سے کم نہ ہوجاے اس وقت تک اسبات کا قوی اندیشہ تھا کہ ان کی گرفتاری کے ساتھ بہت سے مقامات پر خونریزیان اور بلوے ہون گے نسلی منافرت بہت شدید ہوجائے گی اور ان حالات کی موجودگی مین نئے اپنی طریقون مین کچھ بھی کامیابی کی امید باقی نہ تھی۔ گرفتاری خوب موقع سے ہوئی اور سکون کامل ملک مین طاری رہا مگر اس سے ناظرین کو یہ غلط فہمی نہ ہونا چاہئے کہ اس سے پیشتر بھی گرفتاری بغیر پبلک کے اشتعال کے ممکن تھی۔ مسٹر گاندھی کی گرفتاری اس وقت عمل مین آئی جب ان کی سیاسی شہرت انتہائی تنزل پر پہونچ چکی تھی اور جس کے وجوہ اوپر بیان کئے جاچکے ہین اسوقت ان کے مقلدین کا جوش بہت ہی کم ہوگیا تھا اور ہندوستان کی پبلک دوسرے مناقشون کیجانب

متوجہ ہوگئی تھی۔ مسٹر گاندھی کے مقدمہ کی کارروائی نہایت ہی صبر و سکون کیساتھ اختتام تک پہنچی۔ بمبی کے ایڈوکیٹ جنرل نے بلاکسی دشواری کے مسٹر گاندھی کے بعض تحریروں سے جنکی بنا پر اُن پر الزامات لگائے گئے تھے یہ ثابت کردیا کہ ان تحریروں سے کھلم کھلا بدامنی پھیلنے کا اندیشہ تھا اور ان تحریروں کے ذریعہ سے پوری کوشش اس امر کی گئی تھی کہ گورنمنٹ کا رہنا ناممکن ہو جائے اور اس کی جڑ اکھاڑ ڈالی جائے۔ مسٹر گاندھی نے جرم سے اقبال کیا اور ان تقریر مین کہا۔

مسٹر گاندھی کی تقریر کمرۂ عدالت مین

ایڈوکیٹ جنرل نے جو الزامات بمبئی۔ مدراس اور چوری چورہ کے ہنگامون کے متعلق عائد کئے ہین ان کو مین تسلیم کرتا ہون۔ ان امور پر غور کامل کے بعد اور متعدد راتون مین انہین باتون پر غور کرتے ہوئے سونے سے اور اپنے دل کا جائزہ لینے سے مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ میرے لئے یہ ناممکن ہے کہ اپنی ذات کو چوری چورہ کے وحشیانہ جرائم اور بمبی کے مجنونانہ زیادتیون سے علٰحدہ رکھون۔ انکا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ ایک ذمہ دار شخص کی حیثیت سے ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو تعلیم سے خاص مستفید ہوا ہے اور جس کو اس دنیا کے تجربون سے کافی حصہ مل چکا ہے مجھکو اپنے تمام افعال کے نتائج سے آگاہ ہونا چاہئے تھا۔ یہ مجھے معلوم تھا مین جانتا تھا کہ مین آگ سے کھیل رہا ہون۔ مین نے اپنے کو خطرہ مین ڈالا اور اگر مین آزاد کر دیا گیا تو پھر مین یہی کرونگا۔ اگر مین ایسا نہ کرون تو اپنے فرائض مین کوتاہی کرونگا۔ آج صبح مین نے محسوس کیا کہ مین اپنے فرائض سے قاصر رہونگا اگر مین کل باتین کہون جو ابھی مین نے کہی ہین مین اشتداد سے بچنا چاہتا تھا اور اب بھی یہی چاہتا ہون۔ عدم اشتداد

میرے عقیدہ کی سب سے پہلی اور سب سے آخری بات ہے۔ مجھکو اِن دو امور میں انتخاب کرنا تھا یا تو مجھکو ایسے طریقے کے سامنے سر تسلیم خم کرنا تھا جس نے میرے نزدیک میرے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے یا مجھے خود اپنے آدمیوں سے مقابلہ کرنا تھا جن کا جوش جنون کی حد تک پہنچگیا تھا جب ان کو سچے حالات میرے زبان سے معلوم ہوے مین تسلیم کرتا ہون کہ کبھی کبھی میرے مقلدین مجنون ہوگئے مجھے اس پر نہایت افسوس ہے اس لئے مین یہان سزا کے لئے موجود ہون ہلکی سزا نہین بلکہ جو زائد سے زائد ممکن ہو مین رحم کا ملتجی نہین مین تخفیف سزا کے لئے کچھ کہنا نہین چاہتا۔ مین یہان اس لئے موجود ہون کہ سخت سے سخت سزا مجکو اس فعل کے لئے دیجائے۔ جو قانون کے بموجب ایک شدید جرم ہے اور جو میرے نزدیک سب سے بڑا فرض ایک شہری کے لئے ہے "

مسٹر گاندھی کی عزت جو لکھوکھا ان کے ہموطن کے آنکھون مین ہے اس کا پورا پورا اعتراف کرتے ہوئے جج نے اس بات پر زور دیا کہ اس کا فرض یہ تھا کہ مسٹر گاندھی کے جرم کو بحیثیت ایسے فرد کے جو قانون کا ماتحت ہو جانچ کرے مسٹر گاندھی نے قانون شکنی کو خود تسلیم کیا ہے جو ایک معمولی آدمی کے نزدیک حکومت کی خلاف سنگین جرم ہے۔ جج نے بیان کیا " مین اس کو بھولا نہین ہون کہ آپ نے برابر عدم اشتداد کی تعلیم دی اور مجھے یقین ہے کہ بہت سے موقعون پر آپ نے اشتداد کو روکنے مین بڑا کام کیا مگر آپکی سیاسی تعلیمات اور ان لوگون کے طبائع کو پیش نظر رکھتے ہوے جنکو آپ نے مخاطب کیا تھا میری سمجھ مین نہین آتا کہ آپ کیونکر یقین کرتے رہے کہ لازمی نتیجہ اشتداد ہوگا غالباً ہندوستان مین کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جو سچائی سے اس امر پر افسوس

ثابت کر کے آپ نے اپنے افعال سے گورنمنٹ کے لئے خواہ وہ کوئی بھی ہو یہ بالکل ناممکن کر دیا ہے کہ آپ کو آزاد رکھے مگر واقعہ یہی ہے" مسٹر گاندھی کو چھ سال کی قید محض دی گئی۔

اُن کی سزا

حکم سزا کی خبر قبل کارروائی مقدمہ کے کل ہندوستان مین شانتی کے ساتھ سنی گئی۔ تمام لوگ متاسف تھے کہ مسٹر گاندھی نے اپنے ہاتھون اس قدر سخت سزا لی۔ مگر ایسے عجیب وغریب شخص کی علیحدگی پر اس حلقہ سے جہان وہ عرصہ تک بالکل چھایا ہوا رہا نہ تو بلوے کی صورت اختیار کی گئی نہ اظہار غم وغصہ کیا گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ تحریک ترک موالات آپس کی مخالفت سے بہت کچھ مفلوج ہو گئی تھی۔ مسٹر گاندھی کی شہرت جب انتہائے عروج پر تھی تب بھی ان اختلافات کے سلجھانے مین چونکہ ان کو اپنی انتہائی شخصی قوت استعمال کرنی پڑی تھی اس لئے یون ہی ان کے وقار مین بتدریج کمی شروع ہو گئی تھی اور اب یہ لوگ آزاد ہو گئے اس لئے ان کی جماعت کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔

ہندو مسلم اختلاف جو شروع سے خوفناک تھے ان پر حال مین مسلمانون نے زور دیا گورنمنٹ نے خلافت کے متعلق جو کوشش کی تھی اس کی داد دی اور مسٹر گاندھی کے وعدون کے ایفا نہ ہونے پر اظہار ناراضگی کیا۔ انتہا پسند ہندو حصول سوراج کی ناکامی اور گورنمنٹ کے مفلوج نہ ہونے سے ناخوش ہو گئے تھے زیادہ سمجھدار اصحاب مسٹر گاندھی کے پروگرام سے جو بدامنیون کی صورتین پیش آ رہی تھین روز بروز زیادہ محسوس کرتے جاتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ مسٹر گاندھی پر اعتماد اُن کے نہایت زبردست مقلدین مین بھی باقی نہ رہا تھا۔ علاوہ برین شدید شورش جو عرصہ تک قائم رہی تھی وہ اب قدرتی نتیجہ کو پہنچ گئی تھی یعنی بالکل لاپرواہی پیدا ہو گئی تھی۔

نیز اس مین جوسقم کم ہوگیا تھا۔ اور عوام فصل کی عمدگی کے باعث قانع ہو چلے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر گاندھی کی گرفتاری اور مسٹر مانٹیگو کا استعفا جب یہ دونون واقعات اتفاقاً ایک ہی ساتھ پیش آئے تو آخر الذکر واقعہ کے سامنے مشہور مہاتما کے مقدمہ اور سزا کے واقعات ماند پڑگئے تحریک ترک موالات کے خاص ایکٹر کی سیاسی اسٹیج سے علیحدگی اس کتاب کے لکھنے کے وقت آسانی سے اس امر مین معین ہوتی ہے کہ تحریک کے کل کارنامون پر تبصرہ کیا جائے۔

تحریکِ ترک موالات کا پروگرام پورا نہین ہوا

جو کچھ اوپر بیان ہو چکا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ تحریک ترک موالات کے مخصوص شعبون پر عمل ناکام رہا۔ ترک خطابات و اعزازی عہدون کے متعلق بہت مایوسی ہوئی۔ سرکاری عدالت کے مقاطعہ اور پنچائتون کے قائم کرنے سے بھی کوئی نتیجہ مترتب نہین ہوا کیونکہ دیوانی عدالتون مین جہان ہمیشہ کام کی کثرت رہتی ہے ان کے یہان کام مین کچھ بھی کمی نہین ہوئی منشیات کے استعمال کے روکنے مین گو بہت کچھ تہدید سے کام لیا گیا یہان تک کہ بعض جگہہ ہنگامون کی بھی نوبت آگئی تاہم کوئی نمایان کامیابی حاصل نہین ہوئی اچھوت ذات کے چھوت چھات کے مسئلہ کا بھی یہی حشر ہوا اور جہان کہین اسکا کچھ اثر ہوا بھی تو ذات بات کے جھگڑون مین اور ناخوشگواری پیدا ہوگئی۔ اسمین شک نہین کہ اشاعت چرخہ رانی کے سلسلہ مین کچھ مفید کام ہوا اگر دستی چرخون کے ہر دل عزیز بنانے مین خاطر خواہ کامیابی نہین ہوئی اس لئے گھر کے بنے ہوئے کپڑے کا چلن گھر گھر نہین ہوا ممکن تھا کہ اسمین خوب کامیابی ہوتی۔ بدیسی کپڑے کے مقاطعے سے جس کی تائید بعض ہندوستانی مالکان کارخانہ نے کی تھی اور چونکہ مبادلہ کی دقتون کے باعث تھوک فروشن

ولے عقیدت پیدا ہوگئے تھے اس لئے یہ ضرور ہوا کہ باہر سے کپڑا کم آیا مگر اسی کے ساتھ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ جب موجودہ مال ختم ہو جائگا تو نئے آؤ ہضرورت رفع کرنے کے لئے باہر بھیجنا ضروری ہون گے۔

کوشش ہو رہی تھی کہ ایک کروڑ ممبر کانگریس کے بھرتی ہو جائین مگر کتاب لکھے جانے کے وقت تک یہ کوشش بارآور نہین ہوئی ہے۔

تعلیمی درس گاہون کے مقاطعہ کا نتیجہ یہ ہوا جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ہزار ہا ہونہار زندگیان تباہ و برباد ہوگئین۔ تحریک ترک موالات نے قومی تعلیم یا دوسری تعلیم کی مدد مین کچھ بھی نہین کیا۔ مسٹر گاندھی کو البتہ تلک سوراج فنڈ مین کامیابی ہوئی مگر یہ روپیہ نہایت بُرے طریقے سے رضاکارون کی ترتیب مین صرف کیا گیا مخصوص شعبہ جات تحریک ترک موالات کا اس قدر ذکر کافی ہوگا۔

تحریک ترک موالات کے عام نتائج

اگر جب ہم کل تحریک پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالتے ہین تو ہم کو یہ کہنے مین ذرا تامل نہین ہوتا کہ تحریک بے نتیجہ نہ تھی جو کچھ نتائج رونما ہوئے خواہ قابل پسندیدگی تھے یا نہ تھے۔ اس کا قطعی فیصلہ امتداد زمانہ کریگا مگر اس مین کسی کو کلام نہین کہ نتائج حقیقت پر مبنی تھے۔

سنہ ۱۹۲۱ء اور سنہ ۱۹۲۲ء مین مسٹر گاندھی کی پر زور تحریک نے تمام ملک مین ان لوگون کے دلون مین جو اب تک سیاسی خیالات سے خالی الذہن تھے وطن کی محبت کا جذبہ جس کا دار و مدار غیر ملکیون سے نفرت پر تھا پیدا کر دیا دیہاتی اور شہری باشندگان جو زیادہ خوش حال نہ تھے موجودہ سیاسی وجوہ کی بنا پر مشتعل ہوگئے جنہین سے بعض شرارت۔ مبالغہ اور جھوٹ پر مبنی

سچ یہ اس وقت بھی کہا جا سکتا ہے کہ تحریک ترک موالات کا یہ کارنامہ سب سے زیادہ
خطرناک تھا بہت سے لوگون کے خیال مین اس مین بہت سی تین نیک نیتی پر
مشتمل تھین۔ مگر اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ آئندہ چند برسون تک کیلئے
اس تحریک نے خطرہ اور مشکلات مین اضافہ کر دیا۔

قومی نقصانات

اس ایک ایجابی کارخانے کے مقابلہ مین ایک لانبی
فہرست سلبی نقصانات کی پیش کیجاتی ہے۔ مسٹر گاندھی
کی تحریک ترک اشاعت سے جو تباہ کن نتائج قوم کے اخلاقی حالت پر غالب
ہوگئے وہ اب ہندوستانی تیز فہم ناقدین کی سمجھ مین آگئے ہین اول تو یہ کہ
مسٹر گاندھی کی تحریک کے لفظ بہ لفظ پابندی کرنے کے خیال سے لوگون مین
ریاکاری کا مادہ پیدا ہوگیا۔

جن لوگون نے مسٹر گاندھی کی تحریک مین نمایان حصہ لیا تھا اس مین ایک بہت
بڑی تعداد ایسے اصحاب کی ہے جو خود ان کے احکام کی پابندی سے
قاصر رہے۔

ریاکاری

بہت سے وکلا جنہون نے مسٹر گاندھی کے اصول کی پیروی کے
دعوے کئے مگر خود برابر وکالت کرتے رہے ہین بہت سے لوگ
جو سرکاری درسگاہون کے بائیکاٹ کی تلقین بڑی سرگرمی سے کرتے رہے انھون
نے خود اپنی اولاد تک کو سرکاری مدارس سے نہین ہٹایا۔ بہت سے اشخاص
جو چھوت چھات کی مخالفت مین وعظ دیتے پھرتے تھے خود سب سے زیادہ ذات
پات کے پھندے مین بڑھے ہین اور پرانی لکیر کے فقیر ہونے کی حیثیت سے
برابر چھوت چھات کے مسلک پر عامل ہین۔ بہت سے اصحاب جو پبلک
مین چرخہ اور ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑون کی ثنا و صفت مین بیحد خوشی و

جوش و خروش کا اظہار کرتے ہین۔ تخلیہ کی صحبت مین عمدہ سے عمدہ بدیسی ریشمی کپڑون مین ملبوس نظر آتے ہین۔ مگر یہ باتین چندان تعجب انگیز نہین کیونکہ مسٹر گاندھی خود باوجود اس کے کہ سادی زندگی کی تعلیم دیتے ہین سب سے زیادہ زمانۂ حال کی چیزون سے نمایان طور پر مستفید ہوتے ہین اور انہین کے ذریعہ سے اپنی تحریک کی اشاعت کیا کرتے ہین۔ مسٹر گاندھی ریل تار اور مشینون کے ہمیشہ دشمن رہے ہین لیکن اپنی بے شمار عاجلانہ سرگرمیون مین مسلسل انہین چیزون سے کام لیتے رہے ہین۔ قومی لیڈرون مین جو روحانیت کے مدعی تھے ان کے اصول اور عمل مین اس قدر تضاد کا نتیجہ بجز اس کے کہ قوم کے حس اخلاقی کو خراب کرے اور کیا ہو سکتا تھا۔

اخلاقی خرابیان

ریاکاری کھلم کھلا ہونے لگی۔ منافقت کے لئے کوئی پردہ نہین رہا اس پر مستزاد یہ ہوا کہ پبلک سے ایک کثیر رقم چندہ کی جمع کی گئی اور اس سے بہت سے لوگون کی دیانت افسوسناک طور پر متاثر ہوئی۔

یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہین کہ تلک سوراج فنڈ کا کس قدر روپیہ واقعی ان لوگون تک پہنچا جو تحریک کے بانی تھے اور کسقدر روپیہ ان لوگون کی جیب مین رہ گیا جو چندہ فراہم کرنے کے لئے متعین کئے گئے تھے۔ تحریک ترک موالات کے نمایان کام کرنے والے معزز اشخاص پر متعین الزامات لگائے گئے مگر انکی تردید کبھی نہین کی گئی۔ شمالی ہند کے اردو اخبارات نے مسٹر محمد علی سے کم از کم کچھ مختلف فنڈ کے متعلق جن کا تعلق ان سے رہا تھا محاسبہ کیا۔ تحریک کے بعض زیادہ پابند ضابطہ لیڈرون نے سخت اعتراضات متعدد باران ادہورے اور اُلٹے پُلٹے حسابات پر وارد کئے جو مقامی کمیٹیان

کانگریس نے تیار کئے تھے۔

ناروا داری

اور آنحالیکہ تحریک ترک موالات لفظاً عدم استشدد کے خالص جامہ مین تھی مگر عمل مین آئے دن تشدد و بدامنی کی صورت پیدا کرتی رہی تھی۔ قومی رضاکارون کی جماعت مین بدمعاشون اور بازاری عورتون کی بھرتی نے عام طور سے اس جماعت کی وقعت کو بہت گرا دیا اور قوم کی عام خودداری کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا یا۔ ان سب باتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ ناروا داری کی کوئی حد نہین رہی اور قومی منافرت تو بہت بڑھ گئی۔

نتائج

ابھی وقت نہین آیا ہے کہ تحریک ترک موالات کا کتبہ دفن تحریر کیا جائے۔ یہ ابتک ممکن الوقوع ہے کہ حال کی ناکامیون کے بعد پست جذبات کے بار سے سبکدوش ہوکر تحریک کا رُخ اصلاح معاشر کے سے شریف کام کی جانب مبذول ہو جائے۔

مگر سیاسی نقطۂ نظر سے تحریک ترک موالات نے صرف تخریب کے پہلو پر زور دیا ہے۔ اگر بدقسمتی سے یہ دوبارہ زندہ ہوئی تو نقصان شدید پہنچیگا۔ اس نے جدید اصلاحات کی ترقیون مین روڑے اٹکا دئے ہین۔ خودمختار نوآبادیون کے طرز حکومت کی جانب جو ہندوستان بڑھ رہا تھا اس کو اُس نے روک دیا دنیا کی آنکھون مین اُس نے ہندوستان کی شہرت کو ذلیل و خوار کر دیا ایسی تحریک جسمین حقیقتاً بہت کچھ اجزا خالص حب الوطنی کے ہون مگر اُس کے توسط سے ایسی سرگرمیان ظہور پذیر ہون جن کا لازمی نتیجہ بدامنی قومی منافرت اور ہندوستان کے قومی سیاسی ترقیون کو کم از کم عارضی ہی بیحد نقصان پہنچانا ہو ایک عبرت ناک منظر ہے۔

مسٹر گاندھی کی سرگرمیاں ۔ آخری دور مین نئی کاونسلین اس امکان مین ثبوت دے رہی تھین کہ انکا وجود سیاسی ترقیات کے لئے کارآمد ہے ۔ دہلی مین ہندوستانی کاونسلون کے اجلاس وسط جنوری مین شروع ہوئے ۔ ہزرائل ہائنس پرنس آف ویلز کی خدمت مین ایک سپاس نامہ خیر مقدم کی تجویز اور ہزرائل ہائنس شہزادی میری کی خدمت مین مبارکبادی کی ایڈریس کا دیا جانا منظور کیا گیا ۔

اس کے بعد ہر دو ایوانات نے لانبی فہرست عمل پر جو پبلک کے اہم کامون کے متعلق تھی اپنا وقت صرف کیا ۔

مجالس قانون ساز نے صیغہ عاملانہ کی تائید کی

لیجسلیٹو اسمبلی کے اس سشن مین سب سے زیادہ معرکۃ الآرا بحث مسٹر ایشور سرن کی اس تحریک پر ہوئی کہ گورنمنٹ اپنی نام نہاد استبدادیت کی پالیسی کو فوراً خیرباد کہے جو حضرات اس پالیسی پر معترض تھے ان کے اعتراضات کی بنیاد اس خیال پر مبنی تھی کہ اس سے ہندوستان کی حالت اور زیادہ نازک ہوتی جاتی ہے ۔ اور تحریک ترک موالات کے آتش فشان شعلون مین یہ پالیسی ایندھن کا کام دیتی ہے ۔ مویدین پالیسی اس امر پر مصر تھے کہ آئینی اور غیر آئینی جدوجہد مین تفریق کرنا چاہئے ۔ ان کی رائے مین اگر گورنمنٹ نے ان خلاف قانون کام کرنے والے اشخاص کے خلاف جو سرکار سے برسرپیکار تھے کچھ تدارکات تجویز کئے تو ان تجاویز کو استبداد سے تعبیر نہین کر سکتے ۔

گورنمنٹ کی جانب سے سر ولیم ونسنٹ اور ڈاکٹر سپرو نے دل نشین اور

دلل تقریرین کین جس سے ممبران اسمبلی بہت متاثر ہوئے۔ ہوم ممبر نے بیان کیا کہ سنہ ۱۹۲۱ء مین شدید ہنگامون کے فرو کرنے کی غرض سے ۷۴ مرتبہ فوج طلب کرنا پڑی اور گذشتہ تین مہینون مین کم از کم بیس مرتبہ۔

ہوم ممبر نے ہاؤس کو مخاطب کرکے کہا کہ ممبرون کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنا چاہیے تاج کی وفاداری کے حلف کے بعد ان لوگون کی حوصلہ افزائی دیدہ و دانستہ ہرگز مناسب نہین جو ہر امکانی طریقہ سے سلطنت کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہین مباحثہ کے دوران مین یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ممبران کی اکثریت گورنمنٹ کے ساتھ تھی۔ اصل تحریک اور مختلف ترمیمات سب پورے طور پر ناکام رہین کاؤنسل آف اسٹیٹ نے محکمہ عاملانہ کی پالیسی کی جو منظوری اسمبلی نے دی تھی اس سے اتفاق کرتے ہوے ایوان کی اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ دونون ایوانات گول میز کی کانفرنس کے شرائط کو طے کر لین۔

علی برادران

اسمبلی مین ایک ممبر نے یہ تحریک پیش کی کہ وائسرائے سے گذارش کی جائے کہ علی برادران رہا کر دئے جائین اسوقت پورے طور پر معلوم ہوا کہ ایسے نازک وقت مین جو ملک پر آپڑا ہے ممبران اپنی ذمہ داریون کو کس قدر محسوس کرتے ہین سر ولیم ونسنٹ نے اپنے دندان شکن جوابی تقریر کے درمیان تفصیلی حالات بیان کئے کہ یہ دونون بھائی عرصہ سے کن طریقون سے گورنمنٹ کے ساتھ عناد کا اظہار کرتے تھے۔ پان اسلام ازم کی اشاعت کرتے رہے اور حقیقی قومیت کے خیالات کی مخالفت کرتے رہے۔ سر ولیم ونسنٹ نے بیان کیا کہ جنگ عظیم نیز جنگ افغانستان کے زمانے مین یہ لوگ بادشاہ سلامت کے دشمنون کی تائید اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ مراحم خسروانہ کی بنا پر نظربندی

سے انہوں نے ۔ ہاں پائی تھی ۔ مگر جیل سے آتے ہی استقلال کی جانب لے جانے والی سلسل تعلیم دینا شروع کی ۔ ان کے گذشتہ افعال نیز فوج کو بھڑکانے کے سنگین جرم نے انہیں اس قابل نہیں رکھا کہ اُن کے معاملے مین مزید غور کیا جائے ۔ اس تقریر کا اس قدر اثر ہوا کہ گو پہلے چند سلمان ممبرون نے رزولیوشن کی تائید کی تھی مگر ووٹ کے وقت اسکی تائید مین رائے نہین دی اور رزولیوشن بلا اختلاف مسترد ہوگیا

دیگر مسائل

منجملہ دیگر اہم مسائل کے جو کاونسل کے سامنے پیش آئے اس کا بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ ان کو غیر سرکاری ممبران لیجسلیٹو کاونسل کی درخواست پر ایک پیام اعتماد مسٹر مانٹیگو کی ذات کے متعلق بھیجا گیا ۔ بعد مین جب سکریٹری آف اسٹیٹ کے استعفا کی خبر معلوم ہوئی تو اسمبلی نے ایک رزولیوشن پاس کیا جس مین اس واقعہ پر سخت اظہار افسوس کیا گیا اور مسٹر مانٹیگو نے جو خدمات ہندوستان اور سلطنت کی ادا کی تھین اسپر نہایت درجہ ممنونیت کا اظہار کیا گیا ۔ ممبران گورنمنٹ نے اپنی تقریرون مین زیادہ تر اس امر کا اطمینان دلایا کہ اس کا اندیشہ نہ کرنا چاہئے کہ مسٹر مانٹیگو کے استعفے کی وجہ سے کوئی تبدیلی ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کی پالیسی مین ہوگی ۔ کاونسل آف اسٹیٹ مین اس امر کا بھی اعتراف کیا گیا کہ مسٹر مانٹیگو نے خلافت کے متعلق خدمات انجام دی تھین ۔

تیز رفتاری اور احتیاط

ہر دو ایوانات کے مباحثہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ منتخب شدہ ممبران پبلک مفاد کے اہم مسائل مین گورنمنٹ کی پالیسی کے موئد تھے ۔ بعض ممبران لیجسلیٹو اسمبلی اور کاونسل آف اسٹیٹ اس امر مین بہت ساعی تھے کہ ان دونون جماعتون

کے اختیارات مین ہر طریقے سے اضافہ ہو برخلاف اس کے بعض ممبران ایسے تھے کہ وہ احتیاط اور چند شرائط کو ایسی تجویزون کی تائید کا لازمی جزو سمجھتے تھے۔
بہت سی مثالین دونون قسم کے طرز عمل کی موجود ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ایک جماعت کو غلبہ آرا حاصل ہوتا ہے کبھی دوسری کو ایک رزولیوشن پیش کیا گیا کہ گورنر جنرل سے سفارش کیجائے کہ قابل راے دینے اور ناقابل ووٹ مینے والے معاملات کی تفریق اٹھادی جائے۔ یہ معاملہ ایسا تھا کہ جو کچھ بھی مطلب گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ایک دفعہ کا سمجھا جائے بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ یہ مسئلہ قابل فیصلہ گورنر جنرل ہے یہ رزولیوشن پاس ہوگیا اور جب یہ معلوم ہوا کہ تاج کے افسران قانونی نے یہ فیصلہ کیا کہ گورنر جنرل کو کوئی حق حاصل نہین کہ بموجب قانون کے جو سائل ناقابل راے دینے کے ہین انہین وہ قابل راے دینے کے بنادے۔ تو اس سے غیر سرکاری ممبران مین بہت کچھ مایوسی پیدا ہوئی۔
کاؤنسل آف اسٹیٹ مین ایک رزولیوشن اس مضمون کا پیش ہوا کہ تاج کیجانب سے تقریر یعنی وہ تقریر جو وایسراے اجلاس کاؤنسل کے آغاز مین کرتے ہین اسپر راے زنی کیجائے۔ یہ رزولیوشن مسترد ہوگیا کیونکہ مجلس کی اکثریت کو ہوم ممبری تقریر سے اطمینان ہوگیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اگر یہ حق دیا گیا تو بہت سی آئینی مشکلات پیش آجائین گی۔ ایک اور موقع پر بھی چند جوشیلے ممبرون پر کاؤنسل کا آئینی فرقہ غالب رہا۔ یہ تحریک کہ ہندوستان کے نمائندے شاہی اور دوسری بین الاقوامی مجالس مین منتخب ہوکر شرکت کیا کرین مسترد ہوگئی۔ کیونکہ یہ بتلایا گیا کہ نہ صرف سابق مین کوئی ایسی مثال پائی جاتی کہ مجالس قانونی کی جانب سے کسی نمائندے نے ایسی مجالس مین شرکت کی ہو

جمین مختلف طاقتین معاہدے وغیرہ کے خیال سے شرکت کرتی ہین۔ بلکہ یہ تجویز گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت مین ممکن نہین۔ ایک اور رزولیوشن اسمبلی مین جو اسی طرز کا تھا۔ بلکہ زیادہ وسیع پیمانے پر وہ بھی مسترد ہوگیا۔ باوجود سرکاری ممبران کی مخالفت کے ایک رزولیوشن اس مضمون کا پاس ہوا کہ اسٹینڈنگ کمیٹی گورنمنٹ آف انڈیا کے بعض محکمون سے ملا کرے تاکہ غیر سرکاری ممبران کو سرکاری محکمون کی اندرونی حالات سے واقفیت ہوا کرے۔ اجلاس کاؤنسل کے خاتمہ کے قریب گورنمنٹ نے یہ تجویز منظور کی کہ کمیٹی مالیات اس طریقے سے مرتب کیجائے کہ کل مسائل جنکے متعلق رائے لیجا سکتی ہے اس کی پوری جانچ پڑتال ہو سکے۔ کل سرمایہ کی مدات کی منظوری کی اور کفایت اخراجات کی تجویزین اور صیغہ مالیات کی عام اور جب کبھی مشورہ کی ضرورت ہو۔ اس سے اسٹینڈنگ کمیٹی مالیات کی قوت مین اضافہ ہوا اب نہایت اہم جماعت ہوگئی ہے۔

قوانین اور بجٹ

ہر دو ایوانات کی توجہ کا بہت زیادہ حصہ مالی معاملات مین صرف ہوا جیسا کہ آئندہ باب سے معلوم ہوگا۔

سنہ ۱۹۲۲و۲۳ء کے تباہ کن بجٹ سے اندیشہ ہوتا تھا کہ مبادا کام بالکل رک نہ جائے۔ مگر ایک سال قبل یہ صورت پیش نہ آسکی کیونکہ نئی پارلیمنٹ نے بہت اعتدال سے کام لیا جب بجٹ پر عام مباحثہ ہوا تو عجیب اتفاق رائے غیر سرکاری ممبران اسمبلی مین نظر آیا جس مین یورپین اور ہندوستانی دونون دوش بدوش نظر آتے تھے۔ گورنمنٹ کی مالی پالیسی پر سخت اعتراضات عائد کئے گئے اور پے ہم سختی کے ساتھ کمی اخراجات کے متعلق مطالبہ کیا گیا۔ بہت سی تجویزین اس غرض سے پیش کی گئین کہ فوجی اخراجات کے

بھاری مدات مین تخفیف کیجائے۔ بعض ان مین سے ضرورت سے زائد توقی اثر والی تھین۔ سرکاری ممبرون کی طرف سے کہا جاتا تھا کہ بجٹ مین جو مسلسل کئی سال سے کمی واقع ہو رہی تھی اس کا سبب گورنمنٹ کی فضول خرچی نہین ہے۔ فوجی اخراجات کی حمایت خصوصاً پرزور طریقے سے کی گئی۔ بہ نسبت سال گذشتہ کے اس سال اسمبلی کے طرز عمل مین بہت زیادہ مضبوطی پائی گئی۔

غیر سرکاری ممبران جنمین یورپین اور ہندوستانی دونون شامل تھے وہ کسی طریقے سے ان کفایت شعاریون سے مطمئن نہ تھے جن پر حکومت نے عملدرآمد کیا تھا ان لوگون نے مطالبہ کیا کہ تخفیف اخراجات کی کمیٹی بٹھائی جائے اس رائے سے گورنمنٹ نے بھی اتفاق کرلیا اور تا فیصلہ کمیٹی ممبران نے بتیس کرور سے زائد کی رائے نہین دی۔ کل مطالبہ نئے ٹیکسون کا اونتیس کرور تھا۔ انفرادی مطالبون مین ایک کرور سے کم کی تخفیف کی گئی۔ مالیات کے بل کی ترمیم اس طریقہ سے کی گئی کہ اس مین مجوزہ اضافہ نمک۔ روئی ابکاری۔

مشنیری مشینری اور روئی کے بنے ہوے کپڑے شامل نہین کئے گئے۔ انڈین پیپر کرنسی ایکٹ ۱۹۲۰ء کی ترمیم مین ایک دفعہ کا اضافہ کیا گیا۔ جس کے رو سے یہ ضروری نہ تھا کہ جو کچھ سود پیپر کرنسی کے محفوظ سرمایہ سے ضمانتون کے منسوخ کرنے مین وصول ہوا اس کا استعمال کیا جائے۔ اس کا عمل درآمد یکم اپریل ۱۹۲۱ء سے دو برس کے لئے تھا اسمبلی نے جو کچھ تغیرات کئے تھے اس کا صاف نتیجہ یہ نکلا کہ غیر مشمول بقایا نو کرور سے کچھ زائد باقی رہا۔ بعد کے تخمینہ جو پہلی مارچ کو پیش ہوے کسیقدر

مباحثہ کے بعد منظور کر دیئے گئے ان کارروائیون مین خاص دلچسپی کا واقعہ یہ ہے کہ لارڈ ریڈنگ گورنر جنرل اپنے اختیارات مالی بل کی تصدیق کرنے مین کام مین نہین لائے۔ نیز گورنمنٹ نے اپنے مخصوص اختیارات خارج شدہ مدات کے بحال کرنے کے لئے استعمال نہین کئے اس طریقہ سے مجلس قانونی اپنے حال پر چھوڑ دی گئی تاکہ اپنے افعال کا نتیجہ خواہ اچھا ہو یا برا برداشت کرے۔ اس طریق کار کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ممبرون مین ذمہ داری کا احساس اور بڑھیگا جو اکثر ممبرون مین اب بھی پایا جاتا ہے۔

تنقیدین

جس طریقے سے بجٹ لیجسلیٹو اسمبلی اور کاؤنسل آف اسٹیٹ مین پیش ہوا اسپر انگلستان کے اخبارات نے اور بعض ہندوستان کے اخبارون مین بھی بہت کچھ اعتراضات وارد کئے مگر کچھ دنون سے ذمہ دار ہندوستانی حکومت سے اصرار کر رہے تھے کہ تخفیف اخراجات کی بہت ضرورت ہے اس وجہ سے اسمبلی کی خوب تائید ہوئی یہ تائید صرف انہین اخبارون کی نہ تھی جن کے اڈیٹر ہندوستانی ہین اس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ یہ پوزیشن مالی سال رواں کے دوران مین گورنمنٹ کو سخت مصیبت مین لی گئی مگر وثوق کے ساتھ یہ امید کیجاتی ہے کہ جونہی مجلس قانونی کو تخفیف اخراجات کی کمیٹی کی رپورٹ سے یہ معلوم کرکے اطمینان ہو جائے گا کہ کل کفایت شعاریون پر حکومت عمل کر رہی ہے تو اسکو ذرا بھی پس و پیش نہ ہوگا کہ ضروری اخراجات پورا کرنے کے لئے ٹیکس لگائے جانے کی رائے دے۔

دیگر امور

مرکزی قانونی مجلس مین قومی سوال کے متعلق لوگ بہت دلچسپی لیتے رہے اس مضمون کے رزولیوشن پیش کئے گئے کہ آل انڈیا محکمون مین ہندوستانی زیادہ تعداد مین بھرتی

کیے جائیں۔ اس پر خاص توجہ کی گئی کہ ہندوستانی بحری محکمہ اور مختلف صنعت وحرفت کے کارخانوں میں زیادہ لئے جایا کریں۔ بیرون ہندوستان جو لوگ مقیم ہیں انکی حالت پر بہت کچھ بحث ومباحثہ ہوا اور گورنمنٹ مجبور کی گئی کہ ہوم گورنمنٹ کو ہندوستانی رائے سے آگاہ کیا جائے ہر دو ایوانات یعنی لیجسلیٹو اسمبلی اور کاؤنسل آف اسٹیٹ نے ملک کی صنعت وحرفت کی ترقی کے متعلق متعدد رزولیوشنوں پر خوب بحث کی ۵۰ کرور روپیہ جو آئندہ پانچ سال میں ریلوے کو اپنی اصلی حالت میں لانے کے لئے محفوظ رکھا گیا تھا اس کے متعلق یہ تجویز پیش کی گئی کہ جہاں تک ممکن ہو ہندوستان میں صرف کرڈالا جائے گورنمنٹ نے اس کو منظور کر لیا سلطنت برطانیہ کی نمائش بمقام لندن ۱۹۲۴ء میں جو منعقد ہوگی اسکے متعلق یہ طے پایا کہ ہندوستان بھی شرکت کرے اور اس کام کے لئے کافی روپیہ دیا گیا۔

صحت عامہ اور اصلاح معاشرت کے متعلق مباحث بھی ہوتے رہے تفصیلی نتائج دوسرے مقام پر بیان کئے جائیں گے۔

یہ امر موجب مسرت ہے کہ دہلی سیشن میں منتخب شدہ ممبروں اور گورنمنٹ کے درمیان تعلقات نہایت شگفتہ رہے گو قومی سوال میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا گیا مگر ایسا شاذ ہی ہوا کہ فہرست اختلاف آراء سے قومی تفریق کا پتہ چلتا ہو۔

اجلاس کا رویہ غیر سرکاری انگریز ممبروں نے ہمیشہ گورنمنٹ ہی کا ساتھ نہیں دیا ہے اس حقیقت کی داد بعض انگلستان کے ناقدین کے ہاتھوں مل بھی چکی تھی۔ پارٹیاں قائم ہوجانے سے بعض دقت

گورنمنٹ کو دقتین پیش آئین مگر اکثر ایسا ہوا کہ جس جماعت کے سرکاری ممبرون نے تائید کی بازی اسی کے ہاتھ رہی۔ کبھی ڈیماکریٹیک (جمہوری) پارٹی کا ساتھ دیا اور کبھی اسی کے رقیب نیشنل (قومی) جماعت کی تائید کی۔ یہ دونون جماعتین اس اجلاس کے ہونہار پیداوار ہین۔ سنجیدہ اصحاب اور پرانے خیالات کے حضرات کی کمی نہین ہے بلکہ گورنمنٹ کو مفید تجاویز مین بعض وقت ان سے بیش بہا امداد ملی۔ اکثر ممبرون کی رائے ہے کہ کام روک دینے سے کسی کا فائدہ نہین۔ اور جب کبھی ان کی حاسہ ذمہ داری سے اپیل کی گئی تو وہ فوراً متاثر ہوے۔ خلاصہ یہ ہے کہ باوجود مشکلات گوناگون نئے آئین کی موید ین کی تعداد بڑہتی جاتی ہے۔ اور جو لوگ کام کر رہے ہین ان مین اصلی حاسۂ ذمہ داری کی مضبوط بنیاد قائم ہوتی جاتی ہے۔

شاہی ورود قبل اس کے کہ ہندوستانی مجالس قانونی کے اجلاس ختم ہون ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز نے ہندوستان سے مراجعت فرمائی۔ اگرچہ وجہ سے یہ امر قابل افسوس ہے کہ شاہی ورود کے دوران مین ہندوستان کا سیاسی مطلع پر آشوب رہا مگر اس کی تلافی ایک حد تک ہو گئی ہے اور اثر ورود کے اندازہ لگانے مین ان امور کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ ہز رائل ہائنس نے ہندوستان کو اس وقت ملاحظہ کیا جب سیاسی امواج کا مد و جزر ہر شخص کو اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا۔ شاہزادۂ معظم نے ہندوستان کے حالات سے واقفیت حاصل کی جو آئندہ چل کر یقیناً بہت مفید ثابت ہوگی یہ واقفیت براہ راست ذاتی تجربہ سے حاصل کی گئی ہے۔ ہندوستان کی وقتون۔ ہندوستان کی

توقعات - ہندوستان کی پیچیدگیان ان سب کا علم شاہزادہ بہادر کو براہ راست دریافت ہوگیا - یہ تجربہ اس ہمدردی اور دلچسپی مین بہت کام آئے گا - جو تاج برطانیہ کو ہندوستان کی سلطنت کے ساتھ خصوصیت سے رہی ہے - ہز رائل ہائنس نے بہت سے مواقع تلاش کرکے خود اسباب کا اندازہ لگالیا کہ ہندوستان مین سول سروس کیا خدمات انجام دے رہی ہے - افسران سے حالات اور جن مشکلات مین وہ خدمات انجام دے رہے تھے اس کے متعلق گفتگو بھی فرمائی - یہ ہمدردی ہندوستان کی پبلک سروس کے دل بڑھانے اور متاثر کرنے مین بیکار نہین ہوسکتی یہ ہمدردی ایسے شخص کی ہے جس کا اصول زندگی یہ ہے "مین خدمت کرتا ہون" اور جس نے باوجود اس کے کہ سلطنت کی خدمات اور وسیع سفر سے بیحد تکان پیدا تھا اپنی آمد ہندوستان کی ملتوی نہین کی - یہ وہی شخصیت ہے جس نے ہندوستان مین اپنے مقصد سفر کو نہایت ستعدی اور بیحد ہوشیاری سے انجام دیا - اس امر سے انکار سعی لاحاصل ہے کہ حامیان ترک موالات کی گمراہ کن کوشش جو شاہزادۂ معظم سے مقاطعہ کی صورت مین اختیار کی گئی تھی - اس سے نہ صرف برطانیہ عظمےٰ بلکہ امریکہ کی رائے عامہ بھی بہت زیادہ متاثر ہوئی - یہ کوششین محض نامعقول ہی نہ تھین بلکہ تاج کی عظمت کے ساتھ عمداً گستاخی اور ایسے شخص کی اہانت تھی کہ وہ جہان جہان گیا وہان لوگون نے اس کے ساتھ اظہار محبت کیا - مگر جیسا کہ ہز رائل ہائنس نے خود کئی بار ارشاد فرمایا کہ ہندوستان کا اندرونی دل ابتک خیرخواہ وفادار ہے - شاہزادہ بہادر کے توسط سے دنیا کو ہندوستان کی واقعی دقتین نیز یہ کہ انکا وہ کس طرح سے مقابلہ کررہا تھا

معلوم ہوں گی۔ شاہزادہ معظم کی تشریف آوری کے سبب سے ہندوستان کو معاملات مین برطانیۂ عظمےٰ کے ان لوگون کو دلچسپی پیدا ہوگئی جنکو پیشتر ان امور سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور یہ دلچسپی ایسے وقت مین پیدا ہوئی جب کہ ہندوستان کو ہمدردی تعارف اور مدد کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔

شاہزادہ معظم کی مشغولیتین

ہندوستان کے دورہ مین ہز رائل ہائنس نے جن بے شمار پبلک کامون مین حصہ لیا ان کی کچھ بھی تفصیل قلت گنجائش کے سبب سے ممکن نہین ہندوستانی ریاستون مین ممدوح کی تشریف بری کو امپیریل نقطۂ نظر سے نہایت اہم متصور کرنا چاہئے۔ یہ کام صرف شاہی خاندان ونڈسر کا ایک رکن ہی انجام دے سکتا ہے کہ ہندوستان کے والیان ملک اور سرداران اور حدود سلطنت برطانیہ مین رہنے والے اشخاص کو عام خیرخواہی کی لڑی مین منسلک کردے۔ رشتۂ اتحاد جو ان رؤسا کو تاج کے ساتھ وابستہ کئے ہوئے ہے اس کا اصلی سبب شاہنشاہ برطانیہ کے ذاتی تعلقات ہین۔ ہز رائل ہائنس کے ذاتی کشش انکا ورزشی کھیلون سے شوق اور بے جھجک ارتباط ان خوبیون نے بہت سے والیان ملک کے دلون پر خاصہ اثر کیا۔ ان باتون سے ہندوستانی ریاستون کی تاج برطانیہ کے ساتھ خیرخواہی مین اور اضافہ ہوا۔ اور سلطنت برطانیہ کے ساتھ رشتہ اتحاد مین زیادہ استواری پیدا ہوگی۔

انگریزی علاقہ شاہزادہ معظم نے بادشاہ سلامت کی خاص رعایا کے درمیان دوران سیاحت مین بہت سے کام انجام دیئے جو حکومت کیلئے بہت ہی سودمند ہین۔ خیر مقدم کے سپاس نامے جو مرکزی اور مقامی

مجالس قانونی کی جانب سے پیش ہوے ان کے جوابات جو شاہزادہ معظم نے دیئے۔ ہندوستانی وزرا اور ممبران سے ملاقات۔ جمہوری نظامات سے خاص دلچسپی ان امور نے ریفارم مین ایک نئی جان پیدا کردی۔ جو لوگ ریفارم کے آئینی کامون مین منسلک ہین۔ شاہزادہ بہادر نے انکی وقعت اور عزت کو اہل ملک کی نگاہون مین بڑہا دیا۔ اس سے انہین کام مین اور زیادہ انہماک پیدا ہوا اور ذمہ داری کے احساس مین اضافہ ہوا۔ دیگر طبقون مین بھی اسیطرح شاہزادۂ معظم کا ورود بکار آمد اور مفید ثابت ہوا سوسائٹی کے بھاری بھرکم افراد جنکی اہمیت اس لحاظ سے بہت ہے کہ اہل ملک پر کافی اثر رکھتے ہین مثلاً مقامی مشاہیر۔ تجار عظام۔ بڑے بڑے زمیندار۔ ان سب لوگون کے حاسۂ بھی خواہی مین شاہزادۂ معظم کی تشریف آوری سے خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ایک بڑی تعداد پنچ اقوام کی ہے جسمین شہری اور دیہاتی دونون شریک ہین انمین سے جن جن نے شہزادۂ معظم کی دل لبھانے والی صورت دیکھی اور زیارت کا اتفاق ہوا وہ نہایت عمدہ خیالات لیکر اپنے گھر واپس گئے اور تمام عمر اس کو یاد رکھینگے فوج اور پولیس کو بھی تشریف آوری شاہزادۂ بہادر سے بیحد مسرت ہوئی۔ یہ وہ محکمے ہین جنپر کل باقاعدہ سلطنتون کا آخری دارومدار رہتا ہے۔ شاہزادۂ معظم کے دلچسپی لینے سے ملازمین سرکار کے ہر چھوٹے بڑے فرد کی تو خیر حوصلہ افزائی ہوئی مگر پنشن یافتہ اشخاص جو تجربہ وليعد سیاہ اضفات سے مجتمع ہوئے تھے وہ نوجوان بہادر شاہزادے کی عزت افزائی کی یاد لیکر مکان واپس گئے۔ شاہزادے نے انہین کی زبانین ان کو شرف مکالمت بخشا اور ان کی بہبودی کے متعلق بہت ہی انسانیت

نے ساتھ دلچسپی کا اظہار فرمایا تھا ہزارہا لوگوں کے دلوں میں خیالات افتخار و مباہات جوش زن تھے کہ ان کو آئندہ ہونے والے بادشاہ کا شرف ہمکلامی کا حاصل ہوا سب سے بڑھکر یہ کہ تحریک ترک موالات بھی ہز رائل ہائنس کی تشریف آوری سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی قبل مراجعت شاہزادہ عبا اور تمام معزز اشخاص کے دلوں میں یہ خیال برابر پھیلتا جاتا تھا کہ حامیان ترک موالات کے ہنگامہ آرا طرز عمل نے ہندوستان کی نیکنامی کو بدنامی سے مبدل کردیا ہے اور ہندوستان کی سخت ذلت ہوئی۔ لیکن حامیان ترک موالات کے تمام دعوؤں پر پانی پڑگیا اس لئے کہ باوجود بیحد شور و غل اور مسلسل کوششوں کے ہز رائل ہائنس کے تفصیلات پروگرام کے ہر جزو پر عمل ہوا جملہ امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہز رائل ہائنس کے ورود ہندوستان نے تمام رعایائے ہز میجسٹی کو ایک تازہ زندگی دی اور اس لئے ورود باسعود نے گویا سلطنت کی ایک بہت بڑی خدمت انجام دی۔ خود ہز رائل ہائنس کے جذبات کی کیفیت ذیل کے الوداعی پیام سے ظاہر ہوگی :۔

"آج میں ہندوستان سے انتہائی رنج و افسوس کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں ہندوستان نے جو میری جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اس کی میں بہت ہی قدر کرتا ہوں۔ میں اپنے دورۂ ہند کے واقعات کی یاد کو ہمیشہ قدر کیساتھ محفوظ رکھوں گا۔ آئندہ اگر خدا نے چاہا تو میں امید کرتا ہوں کہ ہندوستان کو یہاں کے شاہزادگان اور اہل ملک کی ایک شناسا کی نظر سے دیکھوں گا میں نے یہاں کے حالات کا جو علم حاصل کیا ہے وہ مجھے آئندہ ہندوستان کی ضروریات سمجھنے میں مدد دیگا اور میں یہاں کے مسائل پر ہمدردانہ توجہ

کرتے ہوے اس کی مشکلات کو سمجھونگا اور اس کے کامون کی حقیقی قدر کرونگا
میرے لئے صوبجات ہند اور ریاستہاے ہند اور وہان کے انتظامات ایک
عجیب تجربہ ثابت ہوئے ہین مین نے یہ بات دلچسپی کے ساتھ دیکھی ہے
کہ ہر طرف توسیع اور ترقی کے آثار ہین میرے لئے یہ بڑے فخر کی بات
تھی کہ یہان کی رعایا اور والیان ریاست نے گذشتہ جنگ مین جو خدمات
انجام دی تھین اور جو قربانیان کی تھین ان کے لئے سلطنت کی طرف سے انکا
شکریہ ادا کرون اور یہان کی بہادر نوجوانون سے تجدید شناسائی کرون
مین اپنے جملہ ملازمین سرکاری والیان ریاست اور باشندگان ہند آپ
سب کا نہایت گرمجوشی سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ میرے حصول مقاصد
مین آپ لوگون نے ہر قدم پر میری مدد کی۔ مین نے ہندوستان کا یہ سفر
صرف اس لئے اختیار کیا تھا کہ مین ہندوستان کو جانون اور ہندوستان
مجھے جانے۔ ابتدا ہی مین آپ نے جس طرح میرا خیر مقدم کیا اور ہندوستان
مین آنے کے بعد جس طرح ہر جگہ میری ہمت افزائی کی گئی اس سے مجھے
اپنے کام کے انجام دینے مین بڑی تقویت دلی حاصل ہوئی۔ مجھے ملک
معظم کی ذات اور تاج برطانیہ کے ساتھ وفاداری اور عقیدت کے جو پیہم
ثبوت ملے ہین وہ انگلستان جانے کے بعد حضور ملک معظم کیخدمت مین عرض کرونگا
مجھے یقین ہے کہ ہندوستان مین میرے قیام سے باہمی اعتبار اور رواداری
کے بڑے انبار مین چندانون کا اضافہ ضرور ہوگیا ہوگا اور ایک دوسرے
کی مدد کرنا ہی ہندوستان کی آیندہ فلاح اور بہبود کی اصل بنیاد ہے۔ مین
اپنی طرف سے اسقدر کہہ سکتا ہون کہ ہندوستان مین مینے اپنے قیام کی
جو یادگارین چھوڑی ہین اگر وہ اس کے نصف کے برابر بھی قابل قدر ہون

جو مین ہندوستان سے اپنے ساتھ لیے جاتا ہون تو مین یہ سمجھون گا کہ میرے اس دورہ سے ہم مین زیادہ اتفاق وارتباط پیدا ہوگیا۔ میری دلی آرزو یہ ہے کہ ہندوستان پھلے پھولے اور مجھے امید ہے کہ مین آئیندہ بھی ہندوستان کو دوبارہ دیکھ سکون گا۔"

ہز اکسلنسی وائسرائے نے حسب ذیل جواب ارسال کیا:-

"یور رائل ہائنس کے الوداعی پیام سے کل ہندوستان کا دل متاثر ہوگا حضور کی تشریف آوری ہندوستان مین ایک سفیر پیام نیک کی حیثیت سے تھی یہ پیام بر نوجوان وارث تاج وتخت۔ بادشاہ معظم کا قابل بھروسہ کہنہ مشق سپاہی اور ہندوستان کا مخلص دوست تھا حضور ہندوستان کا دل مسخر کرکے تشریف لے جارہے ہین۔ کیونکہ لوگون کے تسخیر دل کی راہ واقفیت اور ہمدردی پر مبنی ہے جس روز سے حضور نے اپنے قدم ہندوستان مین رکھے اسی دن سے حضور نے واقفیت حاصل کرنا شروع کی خداوند کریم نے دوسری بات ذات والاصفات مین پہلے ہی سے ودیعت فرمادی تھی۔ حضور کے پیام کی یاد ہندوستان مین مدت دراز تک رہیگی۔ شاہزادگان رعایا۔ افسران۔ ہندوستان کیجانب سے مین یور رائل ہائنس کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اس امر پر کہ حضور آئندہ پھر تشریف لانے کا خیال رکھتے ہین مین ذاتی طور پر نیز تمام اشخاص کی جانب سے اظہار شکر گذاری کرتا ہون ہم سب لوگونکی دلی خواہش ہے کہ حضور بخیریت رہین اور تمام خوشیان نصیب ہوتی رہین یہان تک کہ ہندوستان کو حضور کے خیر مقدم کا موقع پھر نصیب ہو۔"

باب پنجم

ہندوستان کی اقتصادی حالت

انگلستان کا "بار"

جیسا کہ رپورٹ ماسبق مین حالت تھی ہندوستان کی اقتصادی زندگی کے بیان کرنے سے پیشتر مالیۂ ہند کے کچھ عام حالات زمانۂ زیر تبصرہ کا ذکر کردینا ضروری ہے۔ بیرونی صورت کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہین کہ ابتک ہندوستان کے ذمہ لندن کا بہت سا روپیہ واجب الادا رہا ہے جسکی بیباقی مین ابتک اوسطاً ۲۰ ملین اسٹرلنگ پاونڈ سالانہ ہندوستان سے جاتا رہتا ہے۔ اس رقم کا جزو اعظم اس سرمایہ کے سود پر شامل رہا ہے جو ہندوستان کی اندرونی ترقیون کے لیے قرض دیا گیا تھا۔ قرض لیتے وقت شرح سود نسبتاً قلیل تھی یعنی کہ ½۳ فیصدی اب اس رقم پر خزانہ ہند کو تقریباً ۶ فیصدی کی شرح پڑتی ہے۔ مصارف سالانہ کی اور مد یہہ ہے کہ سرکاری دفاتر کی ان اشیا کی قیمت دینی پڑتی ہے جو ملک مین دستیاب نہین ہو تمین لیکن ملک کی صنعتی

ترقیون کے ساتھ جنکا ذکر آگے آئیگا اس مد کا مٹ جانا ہی یقینی ہے۔ آخر
مین زیر رخصت حکام سرکاری کے زمانۂ رخصت کے بھتہ اور انکی پنشن یابی کے
بعد انکی پنشن کی رقوم بھی خزانۂ ہند سے انگلستان کو دی جاتی ہین۔ پر ابھی چند رخ
پیشتر تک انڈیا آفس (لندن) کے مصارف کا بار بھی خزانہ ہند ہی پر پڑتا تھا
البتہ اس جدید انتظام کے ماتحت جو ۲۰۔ اگست ۱۹۲۰ء کے اعلان متعلق بہ تعلقات
انگلستان و ہند کے موجب ہوا ہے انڈیا آفس کے مصارف کا تعلق برٹش خزانے
سے ہو گیا ہے لیکن اس مد کے نکل جانے کے ساتھ ہی ایک دوسری مد کا اضافہ
ہو گیا ہے یعنے ہندوستان کے لیے دوسری خودمختار نوآبادیون کی طرح ایک
ہائی کمشنر کا جو جدید منصب قایم ہوا ہے اس محکمہ کا خرچ خزانۂ ہند ہی کے سر
پڑا ہے۔

مرکزی اور صوبے وار مالیات

اب ہم ہندوستان کی اندرونی مالی حالت کو لیتے ہین۔ یہہ امر
ضرور قابل لحاظ ہے کہ حکومت ہند کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ٹیکسون کی
مد نہین ہے بلکہ مالگذاری۔ افیون۔ ریلوے۔ جنگلات۔ آبرسانی کے
محکمون کی مدین ہین۔ ملک کا بیشتر حصہ چونکہ ابتک زراعتی ہی ہے اسلیے
مداخل ملک پر موسم کی نوعیت کا خاص اثر پڑتا ہے۔ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات
کے زمانے سے قبل یہ دستور تھا کہ حکومت ہند کے سالانہ تخمینے
مین صوبہ دار حکومتون کے مصارف و مداخل کی مدین بھی شامل ہوتی تھین
اور آخرالذکر کے جو محاصل ہوتے تھے وہ عموماً ان وسائل آمدنی پر مشتمل ہوتے
تھے جو انکی اور حکومت ہند کے درمیان مشترک ہوتے تھے۔ ان مداخل کی
بنیاد پر مرکزی حکومت کے یہ مخارج ہوتے تھے۔ تحفظ ملک کے اخراجات

ریلوے تار۔ اور ڈاکخانون کے مصارف و قرض کے سود کی ادائی اور موجودہ
صوبے وار حکومتون کے ذمہ ان محکمون کے مصارف ہوتے تھے یالگذاری
انتظام عامہ جنگلات۔ پولیس۔ عدالت جیل تعلیمات صیغہ طبی محکمہ پبلک
ورکس اور آبپاشی کے مصارف مرکزی و صوبہ وار حکومتون دونون کو پڑتے
تھے۔

علیحدگی مانٹیگو چمسفورڈ اصلاحات کے نفاذ کے ساتھ ہی یہ سارا نظام بدل
گیا اصلاحات کے مصنفین نے اس امر پر خاص طور سے زور دیا ہے
کہ مرکزی حکومت کے مالیات کو صوبہ وار حکومتون کے مالیات سے بالکل الگ
کر دینا چاہیے۔ سب سے زیادہ انھون نے اس پر زور دیا کہ آمدنی کی کوئی مد ان دونون
حکومتون کے درمیان مشترکہ نہ رہنا چاہیے۔ بلکہ مالگذاری۔ آبپاشی۔ آبکاری اور
رسوم عدالت کو خالص صوبہ وار مدین بنا دینا چاہئین۔ انکم ٹیکس اور عام اسٹامپون
کو مرکزی حکومت کی جانب منتقل کر دینا چاہیے مگر چونکہ اس انتظام سے حکومت ہند
کا کافی خسارہ ہوتا تھا اسلیے یہ تجویز رکھی گئی کہ اس خسارے کو پورا کرنے کے لیے
صوبہ وار حکومتون سے مقررہ رقوم اعانت حاصل کرنا چاہتے۔ جیسا کہ سالگذشتہ کی
رپورٹ مین آچکا ہے۔ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء مین ایک کمیٹی اس غرض سے قایم کی گئی
کہ جدید مرکزی اور صوبہ وار حکومتون کے مالی تعلقات کی تحقیقات کرے۔ اس
کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ عام اسٹامپون سے جو محاصل ہون وہ صوبجات کو ملین
نہ کہ مرکزی خزانہ کو۔ اور اسکے معاوضہ مین صوبجات یعنے مرکزی حکومت کو سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء
مین ۹۸۳ لاکھ ملے مستقل رقوم اعانت کے متعلق یہ فیصلہ کیا کہ مرکزی حکومت کو
جتنا خسارہ پڑے اسکے مجموعہ کو مختلف صوبون پر تناسب ذیل کے ساتھ پھیلانا
چاہیے۔ بنگال ۱۹ فیصدی ممالک متحدہ ۱۸ فیصدی مدراس ۱۷ فیصدی بمبئی۔

۲ فیصدی بہار اور اڈیسہ ۱ فیصدی۔ پنجاب ۹ فیصدی۔ برما ۶½ فیصدی ممالک متوسطہ ۵ فیصدی آسام ۲½ فیصدی۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی کہ رقوم اعانت کو اسی معیار فیصدی کے مطابق سات برس مین سالانہ ضابطون کے ساتھ پہنچ جانا چاہیئے۔ ہر دو ایوانات پارلیمنٹ کے مشترکہ کمیٹی نے ان کل سفارشون کو منظور نہین کیا۔ اخیر مین یہ طے پایا کہ سنہ ۲۳-۱۹۲۲ء سے کل ۹٫۸۳ روپے کی کل رقوم اعانت یا اس سے کم جو گورنر جنرل اِن کاؤنسل منظور کرین مقامی گورنمنٹین دیا کرینگی اور اس مین تخفیف بھی ممکن ہوگی بشرطیکہ گورنر جنرل باجلاس کونسل رقم اعانت کی تعداد مقرر کرین جو سال ماسبق کے مقابلے مین کم ہو۔ زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین بدقسمتی سے صوبہ وار گورنمنٹین اور ساتھ ہی انکے مرکزی حکومت مالی دقتون مین مبتلا ہو گیئن۔

انتظامی دقتین

اخراجات کی تعداد بڑھ رہی تھی اور شورش تحریک ترک موالات کا جس کا ذکر سابق مین آچکا ہے۔ بعض ذرایع آمدنی پر بہت ہی مضر اثر پڑ رہا تھا مثلاً آبکاری۔ اور اسٹامپ۔ اسلئے یہ امر قابل تعجب نہین کہ اگر کل نہین تو اکثر صوبون مین صوبہ وار رقم استعانت کے طریقے کے متعلق ایک عام مخالفت پیدا ہو گئی حالانکہ صلاحات کے تحت مین یہ انتظام مالیات کا ایک لازمی شعبہ تھا اس جذبۂ مخالفت کا سب سے زیادہ ظہور صوبجات بنگال اور مدراس مین ہوا۔ معافی یا کمی رقم استعانت سے جو کمی ریوینیو مین پیدا ہوتی تھی اسکا کوئی معقول انتظام مرکزی گورنمنٹ کے خیال مین نہین آیا۔ کیونکہ جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا خود اسکی مالی حالت بہت نازک تھی تاہم یہ خیال ضرور پیش نظر تھا کہ صوبۂ بنگال کی خاص حالت ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے متعلق جوائنٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مین خاص طور پر ذکر کیا تھا:۔

"کمیٹی صوبۂ بنگال کے خاص مالی مشکلات کو تسلیم کرتی ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا کی خاص توجہ اسکے متعلق مبذول کرانا چاہتی ہے"

بنگال کے ساتھ مراعات زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین بنگال۔ لیجسلیٹو کاونسل مین یہ سوال اٹھایا گیا۔ اور کونسل نے ایک وفد حضور وائسرائے کی خدمتمین اسلئے روانہ کیا کہ صوبہ کی مشکلات کو ذہن نشین کرادے۔ ستمبر کے سشن مین ممبر مال نے انڈین لیجسلیٹو کاونسل مین ایک رزولیوشن پیش کیا جس مین سفارش کی گئی تھی کہ بنگال کی رقم اعانت تین سال کے لیے معاف کردی جائے۔ اسمبلی نے اسکو منظور کرلیا۔ اسکے خیال مین اگر اور کسی وجہ سے نہین تو سیاسی لحاظ سے مصیبت کے وقت بنگال کی مدد مناسب تھی۔

اس رعایت سے قدرتی طور پر دوسرے صوبون کو بھی ایسے مطالبون کا خیال پیدا ہوا سب سے زیادہ مدراس نے غل مچایا کہ اسکے رقم اعانت پر نظر ثانی کی شدید ضرورت ہے۔ مگر یہ دوسرا مطالبہ اسوقت کچھ بھی موثر نہین ہوا کیونکہ اب یہ بات بالکل عیان ہوگئی تھی کہ مرکزی حکومت کی مالی حالت اسقدر خراب تھی کہ صوبہ دار رقوم اعانت کی کمی کے سوال کا کوئی محل ہی باقی نہین رہا تھا مالی حالت کے متعلق اب مختصراً کیفیت بیان کرینگے۔

سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء کے بجٹ کا حشر تخمینی بجٹ بابت سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء جو آخر مین پاس ہوا اسمین ایک قلیل رقم ۷۱ لاکھ کی بچت مین دکھلائی گئی۔ آمدنی جسمین نئے ٹیکس بھی شامل تھے اسکا تخمینہ ۱۲۸٫۲ کروڑ روپیہ کا تھا اور مخارج کا تخمینہ تقریباً ۱۲۷٫۵ کروڑ روپیہ تھا مگر ۲۲-۱۹۲۱ء کے سال مالی کے اختتام پر معلوم ہوا کہ مداخل مین توقع سے ۱۰ کروڑ سے زائد کی کمی

واقع ہوگئی کسٹم کے تحت مین ۵ء۴ کرور روپے کی کمی کا اندازہ کیا جاتا تھا انکم ٹیکس
کے متعلق خیال تھا کہ اسمین ۹۰ لاکھ روپے کی کمی آویگی۔ تقریبًا اسی قدر کمی نمک مین
نظر آتی تھی۔ افیون مین اس سے کچھ ہی کمی تھی۔ ریلوے کی مدون مین بجائے ۸ء۰
کرور کے ۳ء۲ کرور کے اعداد دکھلائے جاتے تھے۔ مگر ان مدات آمدنی کی کمی سے کہین
زیادہ ابتر حالت اخراجات کی زیادتی سے پیدا ہوگئی تھی۔ اسکا بڑا سبب کوئلہ کی
گرانی تھی۔ بعد مین انگلستان کو ایک بڑی مقدار بھیجنا پڑی کیونکہ وہانسے برابر
باہر چلا جاتا تھا۔ جو اعداد بجٹ مین دکھلائے گئے تھے اس سے ۲۵ء۷ کرور روپیہ
مخارج مین زیادہ تھا۔ ریلوے مدات مین جو تخفیف ہوئی تھی انکو قطع نظر کرکے ۱۲
کرور روپیہ سے کم کا خسارہ نہین ہوا تھا۔ محکمہ جات ڈاکخانہ اور تار کی اصل آمدنی
اندازہ سے ۵ء۱ کی کمی ہوئی۔ سال زیر نظر مین ان دونون کاروباری محکمون
نے خسارہ کے ساتھہ کام کیا۔ مداخل کی تخفیف ہی صرف گورنمنٹ آف
انڈیا کی مالی حالت کو زیادہ نازک کرنے والی نہ تھی اسکے علاوہ اور بھی متعدد
مصارف کثیرہ تھے جنکے اجراجات کی تعداد ۱۴ کرور ہوتی ہے۔ اس مد مین
سب سے زیادہ مصارف وزیرستان کی چڑھائی مین ہوئے جنکی تعداد اندازہ
سے ۵ء۷۲ کرور روپیہ بڑھ گئی۔ بجٹ مین جو کچھ تخمینہ مبادلہ کا رکھا گیا تھا اس سے
۵ء۷۵ کرور زائد کا نقصان ہوا۔ گورنمنٹ آف انڈیا کا مجموعی خسارہ ۳۴ کرور
روپے سے کم نہ تھا۔

خسارہ کے پورا کرنے کی تدبیرین

اس امر کے یقین کرنے کے معقول وجوہ تھے کہ اگر زائد ٹیکس نہ لگائے
گئے تو آئندہ سال مین بھی ایسا ہی خسارہ ہوگا۔ ان حالات کی وجہ سے جنکا تذکرہ
ہو چکا ہے گورنمنٹ نے پورا ارادہ کرلیا کہ خسارے کی خانہ پری مختلف ٹیکسون کے

اضافے سے کی جائے۔ چنانچہ ریل مین مسافرون کا کرایہ ڈاکخانے کی شرحون
عام کسٹم ڈیوٹی۔ روئی۔ شکر۔ کلوتن۔ دیا سلائی۔ نمک اور دوسری اشیا تعیش پر محصول
کا اضافہ کیا گیا۔ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس مین بھی اضافہ کی تجویز کیگئی۔ امید کی جاتی
تھی کہ ٹیکسون سے ۲۹ کرور روپے کا اضافہ آمدنی مین ہوگا تقریبًا تین کرور روپے
کا خسارہ باقی رہجائیگا جسکی تلافی ممکن نہ تھی۔ ہمکو معلوم ہے کہ ہندوستانی مجالس
قانونی برابر کمی اخراجات کے مطالبے پر مصر تھین ٹیکس کی تجویزون مین انھون نے
ترمیم کی جس سے مجموعی مطالبے کی تعداد بجائے ۲۹ کرور روپے کے صرف ۲۰
کرور روپیہ رہگئی۔ مرکزی گورنمنٹ کی بدقسمتی کا تعلق جہانتک بجٹ کے حساب
سے تھا اسکے ساتھی اور بھی تھے۔ اگر ہم کل صوبون پر نظر ڈالین تو ہمکو معلوم ہوگا
کہ صوبون کی اکثریت خسارہ کے ساتھہ کام چلارہی تھی ۲۲-۱۹۲۱ء کے شروع مین
صوبون کے کل بقایا کی تعداد ۱۶،۶ کرور روپیہ تھی مگر سال کے ختم پر امید کی جاتی ہے
کہ صرف ۵،۵ کرور روپیہ باقی رہ جائیگی۔ اسمین ہم ان مختلف قرضون کو بھی شامل
کئے لیتے ہین جنکو متعدد صوبہ وار حکومتون نے جاری کئے ہین یا آیندہ دو سال مین
جاری کرینگے۔ علٰے ہذا زائد ٹیکس کی مقدار بھی ملائے لیتے ہین جو اپنے اپنے
مقاصد کے لیئے مختلف صوبے تشخیص کررہے ہین۔ اپنی مالی حالت پر نظر کرتے
ہوئے مرکزی گورنمنٹ کیلئے قطعی ناممکن تھا کہ صوبہ وار رقم استعانت مین کوئی
تخفیف کرے۔ چونکہ ہر مقامی حکومت مالی مشکلات مین مبتلا تھی اسلیئے گورنمنٹ
آف انڈیا نے یہ رائے قایم کی کہ اب وقت آگیا کہ کل مسئلہ پر غور کیا جائے اسلیئے
ہر مقامی گورنمنٹ کے مالی افسران کی طلبی ایک کانفرنس مین کی گئی جس کا انعقاد
اپریل ۱۹۲۲ء مین ہوا۔ اس کانفرنس کی غرض وغایت یہ تھی کہ صوبہ وار رقم اعانت
کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا جائے۔ علٰے ہذا ان مسائل پر گفتگو کی جائے جن سے

ہر صوبکو وہ جاری ہونا پڑتا ہے جہانتک کہ اصل سرمایہ کے صرف اور لگانے سے تعلق ہے مثل آبپاشی یا دوسرے اسکیم جنکی ذمہ داری اب صوبون پر عائد ہوتی ہے -

عام حالت

جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مرکزی اور صوبہ دار دونون حکومتون کے لیے سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء ایک وقت طلب اور مایوس کن سال رہا ہے - مالی مطلع پر جو بادل چھائے ہوئے ہین انکے چھٹنے کی جلد کوئی امید نہین پائی جاتی - البتہ ایک قابل لحاظ امر یہ ہے کہ ہندوستانکی تجارت اور دنیا کی شرح مبادلہ ان اہم حالات کے تابع ہے جنپر ہندوستان کا کوئی بس نہین چل سکتا - اگر کوئی ایسی ترتیب سوچی جائے جس سے ہندوستان ایک علیحدہ چیز قرار دی جائے اور دنیا کے حالات سے اسکو کوئی تعلق نہ رکھا جائے تو یہ تدبیر یقینا ناکام ثابت ہوگی - یہ بھی ظاہر ہے کہ ہندوستان نے دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ اس مدت کا اندازہ بہت کم لگایا جو جنگی مصائب کے بعد اصلی حالت کے عود کرنے مین صرف ہو اگر یا یہ نتیجہ بالکل صاف معلوم ہوتا ہے اگر ہندوستان کے مصائب کا تعلق دنیاوی اسباب سے ہے تو اسکے لیے لازمی ہے کہ وہ راستہ اختیار کرے جو دنیا کے بہترین غور کرنیوالے اشخاص تجویز کر رہے ہین - آجکل مالی مشکلات مین تمام سلطنتین مبتلا ہو رہی ہین اسکے لئے وہ صرف ایک حل یہہ تبلاتے ہین کہ اپنے مداخل اور مخارج کو برابر رکھین -

ہندوستان کی مالی حالت

سال زیر بیان کے خاتمہ پر قومی قرضہ کی میزان تقریبًا ۳۰۲ ملین پونڈ تھی جسکا پرتہ فی فرد آبادی ایک پاونڈ گیارہ شلنگ آکر بیٹھا ہے - سرکاری آمدنی کی مجموعی تعداد اسکے مقابلے مین ۱۳۷ ملین پونڈ تھی اس مرفہ حالی کا اصلی باعث یہ تھا

کہ زمانہ قبل جنگ مین جو سرمایہ لگایا گیا تھا وہ بڑی توجہ اور کفایت سے لگایا گیا تھا۔ لڑائی کے شروع ہونے پر ہندوستان کا سارا قرضہ اس پیداوار سرمایہ کے مرادف نکلا جو ریلوے اور آبپاشی پر لگایا گیا تھا جس سے اوسطاً اتنا منافع حاصل ہوا جو نہ صرف اس سود سے کہین زائد تھا جو قرض پر ادا کرنا پڑتا تھا۔ بلکہ اس قلیل رقم قرضہ سے بھی زائد تھا جس سے غیر پیدا آور سمجھا جاتا تھا۔ مارچ ۱۹۲۱ء مین باوجودیکہ ہندوستان امداد جنگ مین سو ملین پاونڈ دے چکا تھا۔ معمولی قرضہ کی میزان اب رقم اعانت سے ۵ ملین پونڈ کم رہی۔ ہندوستان کی مالی خوشحالی کے شواہد صرف یہی واقعات نہین۔ اسکے سرکاری قرضہ کا سود محض پیدا آور کامون کی آمدنی ہی سے وصول نہین کیا جاتا بلکہ سرکاری آمدنی کی تمام مدون سے یہ مطالبہ پورا کیا جاتا ہے۔ پچھلے چھ برسون مین آمد و خرچ کا توازن (ایک شلنگ ۴ پنس کا روپیہ سمجھنا چاہئے) اوسطاً ۱۵ ملین پونڈ کا رہا ہے۔

قرض ہندوستان کی مالی قوت کے متعلق مفید شہادت مختلف قرضونکی کامیابی سے مل سکتی ہے جو سال زیر نظر مین حاصل ہوئی تھی سکریٹری آف سٹیٹ نے ۲۲-۱۹۲۱ء کے مالی سال کے شروع مین ۷ فیصدی اسٹرلنگ قرض ۷.۵ ملین پاونڈ کے جاری کئے۔ دس سال مین جنکی پوری بیباقی کا وعدہ تھا۔ ہندوستان مین ایک ہلچل مچگئی نہ صرف اسلیئے کہ شرح سود بہت زائد تھی بلکہ اسلیئے بھی کہ شرائط مبادلہ فیاضی سے رکھے گئے تھے۔ علاوہ برین چونکہ قرض کے جاری ہوتے ہی فوراً ضرورت سے زیادہ چندہ آگیا اور فہرست بند کرنا پڑی اس لیے ہندوستانی روپیہ بڑھانے والون کے لیے کوئی آسانی کی صورت پیدا کرنے کی کوئی نوبت نہین آئی۔ لوگ سکریٹری آف اسٹیٹ کی اس لاپرواہی سے کبیدہ ہوگئے جو انہنے ہندوستانی روپیہ لگانے والونکے

مناجنہ برنی تھی۔ اسلئے دسمبر مین جب دوسرا اسٹرلنگ قرض جاری ہوا تو ہندوستانی روپیہ جمع کرنیوالونکے لیے ہر طریقہ سے آسان اور سہولت کے انتظامات کیے گئے گو اس وقت مبادلہ کے کمی نرخ کی وجہ سے ان آسانیون سے لوگ زیادہ مستفید نہ ہو سکے اسپر کسی نے اعتراض نہین کیا کہ اس مرتبہ شرح سود صرف ۵½ فیصدی تھی ۹۳½ روپیہ دینے پر دس سال مین پورا روپیہ واپس ہو سکتا تھا۔ قرضہ کو کامیابی خوب ہوئی کیونکہ ۱۰ ملین سے زائد چندہ بہت تھوڑے زمانے مین ہو گیا تھا۔ ہندوستان مین گورنمنٹ آف انڈیا کے روپیہ کا قرض بھی بہت تھا۔

بازار مین یہ قرض ۲۰ جون ۱۹۲۱ء سے اخیر جولائی تک رہا۔ شرح سود چھ فیصدی تھی انکم ٹیکس سے بری اور پانچ یا دس سال میعاد تھی۔ درخواستون کی مجموعی تعداد ۴۹ کروڑ روپیہ سے اوپر تھی۔ اس مین سے بمشکل گیارہ کروڑ روپیہ بڑی میعاد ونکے لئے تھا۔ تقریبًا ۳۸½ کروڑ روپیہ نقد داخل ہوا تھا۔ ہندوستان کے قرضون کی تاریخ مین صرف ایک بار ایسا ہوا تھا کہ اس ۴۹ کروڑ کے مجموعہ سے تعداد بڑھ گئی تھی۔ یہہ استثنائی صورت ۱۹۱۸ء کے دوسرے قرضۂ جنگ کے زمانہ مین ہوئی تھی جبکہ مجموعی تعداد ۵۶ کروڑ کی ہو گئی تھی۔ اس بڑے چندہ کا اصل سبب یہ تھا کہ بازار مین روپیہ کی بہت آسانی تھی کیونکہ اسوقت روپیہ کی مانگ تجارتی معاملات مین بہت سست تھی۔ دوسری جانب ۱۹۲۰ء کی برسات خراب رہی تھی اسلیے ایک زرعی مصیبت پیش تھی جسکے سبب چھوٹے چندہ دینے والون کی تعداد بہت کم ہو گئی۔ چندے کا اوسط ۲۲۹۱ روپیہ رہا۔ بمقابلہ ۲۰۵ ۱۲ روپے کے جو ۱۹۲۰ء کے قرض کا تھا۔ ۱۹۱۸ء کے قرضۂ جنگ کا اوسط بہت کم رہا یعنے صرف ۲۶۰ روپیہ۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ ۱۹۲۱ء کے قرض کی اشاعت مختلف عجیب وغریب طریقون سے کیگئی اور ایک لاکھ روپے کے اندر خرچ

گرنا پڑا۔ روپیہ کا قرض صرف گورنمنٹ آف انڈیا تک محدود نہ تھا۔ ستمبر کے آخر مین گورنمنٹ ممالک متحدہ نے اپنا قرض صوبے کی ترقی کے کام کے لئے جاری کیا۔ شرح سود ۶ فیصدی رکھی گئی انکم ٹیکس سے بری دستاویزین ۹۳ روپیہ پر فروخت ہوتی تھین۔ ایک خاص بات اس قرض مین یہ تھی کہ اگر چندہ دہندہ خواہش کرے تو ایک جز ہر سال پانچوین تاریخ سے لیکر بیسوین تاریخ تک واپس ملسکتا تھا۔

قبل اختتام میعاد قرض لینا بند کر دیا گیا تھا تاہم چار کرور مجموعی تعداد ہوگئی تھی حالانکہ اصل مین صرف اس سے نصف کی تجویز تھی۔

سرکاری زر کاغذی کی بحالی سال زیر تبصرہ کے دوران مین اس امر کی کوشش کی گئی کہ تین اور ساڑھے تین فیصدی اسٹاک کی قیمت جو روز بروز گرتی جاتی تھی اسپر غور کیا جائے۔ یہ مسئلہ عرصہ سے گورنمنٹ کے پیش نظر تھا۔

دو غیر سرکاری کمیٹیان کلکتے اور بمبئی مین علے الترتیب مرتب کی گئین اور دونون کا سکریٹری محکمہ مالیات کا ایک تجربہ کار افسر مقرر کیا گیا۔ دونون کمیٹیون نے کسی رعایت کی رائے نہین دی مثلاً شرح سود مین اضافہ۔ اس سے مالکان ضمانت (کاغذ) کا تو بیشک فائدہ ہوتا مگر عام ٹیکس دینے والون کا نقصان ہوتا کلکتہ کمیٹی نے تنفیح کو پسند کیا اور اگر ضرورت ہو تو ڈسکاؤنٹ پر ایک لانبی میعاد کا قرض جس کی شرح سود پانچ فیصدی ہو اور انکم ٹیکس نہ ہو جاری کیا جائے۔ تین ساڑھے تین اور چار فیصدی پانے والے اصحاب کو اجازت دی جائے کہ اپنی ملکیت کا انسے مبادلہ کر لین۔ انلوگون کو نقد چندہ دینا ہوگا جس کا تعین تبادلہ کے وقت بازار کے نرخ کے مطابق کیا جائیگا۔ بمبئی کمیٹی نے سفارش

کی گورنمنٹ تین اور ساڑھے تین کی سودی قرضہ کی دستاویزات کو اسوقت سی ۳۵ اور ۵۰ برس کے درمیان مین ادا کرے اور ہر سال کے شروع مین ایسی دستاویزات کو پبلک ٹنڈر کے ذریعہ سے ۲ فیصدی پر خرید کرلے عام لوگون کی طلاع کے لئے یہہ تجویزین گورنمنٹ نے شایع کردین مگر اسکا تصفیہ اوقت تک ملتوی کرنا پڑا۔جب تک کہ نئے سرمایہ اخراجات کے ذمہ داریون کے مستقبل کا علم نہو تاکہ آیندہ کے لیئے قرض کی پالیسی کے متعلق مستقل رائے قایم کرلی جائے۔

کمپنیون کی رجسٹری سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین

گو زمانۂ زیر نظر مالی نقطۂ نظر سے مرکزی حکومت کے لیے مصیبت کا رہا تاہم انگریزی ہندوستان اور ریاستہائے میسور و بروودہ مین کی کمپنیون کی تعداد ۹۰۵ سے جو سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین تھی ۹۶۶ سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین ہوگئی البتہ منظور شدہ سرمایہ مین بمقابلہ سالگذشتہ کے ۲۷۶ کرور روپیے سے ۱۴۶ کرور روپے کی کمی ہوگئی۔

سب سے زیادہ نمایان ترقی تجارت شکر۔ ریلوے۔ ٹریم وے۔ چانول کی کلون۔ طباعت اشاعت۔ اسٹیشنری (لکھنے پڑھنے کی ضروریات) بنک۔ قرض روئی۔ سن بیچ اور مطبعون مین ہوئی۔ بیمہ۔ بحری۔ جہازرانی۔ اتار۔ اسباب کھفی کے ذخائر اون کی کلون۔ ریشم۔ سور کے گوشت۔ روئی اور سن کے کارخانون اور چائے کی تجارتون مین سخت نقصان آیا۔

بنک کا کاروبار

سابق کی رپورٹون مین اسکا تذکرہ کیا گیا ہے کہ ہندوستانی تجارت کی ترقی بہت کچھ بنکون کی وسعت پر موقوف ہے جس کا انتظام اسوقت ہندوستان مین نہایت ناقص ہی۔ سب سے آخری اعداد جو فراہم ہوسکے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل از جنگ سنہ ۱۹۱۳ء مین

ہندوستان مین ۱۲ بنک مبادلہ کا کام کرتے تھے۔ انکا کل سرمایہ و محفوظ رقوم کی تعداد ۳ ملین پاونڈ تھی اور ہندوستان مین ۱۳ ملین پونڈ انکے تحویل تھا سنہ ۱۹۲۰ء مین باوجود اسکے کہ ٹراجرمن ایشیاٹک بنک مٹ گیا تھا مجموعی تعداد انکی بڑہ گئی تھی۔ مجموعی تعداد۔ سرمایہ و محفوظ رقوم کی ۹۰ ملین پونڈ تھی اور ہندوستان مین ۷۴ ملین پونڈ جمع تھا۔ انڈین جائنٹ اسٹاک بنکس کا داخل شدہ سرمایہ اور محفوظ رقم ۵ لاکھ روپے سے زیادہ تھی سنہ ۱۹۱۳ء مین انکی تعداد ۱۸ تھی جو سنہ ۱۹۲۰ء مین بڑہکر ۲۵ ہوگئی۔ اسی زمانہ مین سرمایہ اور رقوم محفوظ کی تعداد ۳۶۴ لاکھ روپے سے متجاوز ہوکر ۱۰۹۲ لاکھ روپیہ ہوگئی۔

امپیریل بنک آف انڈیا

پریسیڈنسی بنک مین جواب امپیریل بنک آف انڈیا مین شامل ہوگئے ہین زر مجتمع کی تعداد ۸۰ ۵ لاکھ روپیہ سنہ ۱۹۱۳ء مین تھی وہ سنہ ۱۹۲۰ء مین بڑہکر ۹۰۲ لاکھ روپیہ کی ہوگئی۔ شمول کی کارروائی جس کا ذکر ابھی ہوچکا ہے جنوری سنہ ۱۹۲۱ء مین عمل مین آئی۔ سہ پریسیڈنسی۔ بنگال۔ بمبئی۔ مدراس کے بنک شکست کردیئے گئے اور دوبارہ قایم کرکے امپیریل بنک آف انڈیا مین شامل کردیئے گئے۔ ایک مرکزی بنک کا خیال ۷۵ سال سے پیش نظر تھا۔ جنگ کے تجربے نے خصوصاً ہرسہ بنکون کو اس امر پر مجبور کیا کہ آپس مین کوئی انتظام کرلین۔ امپیریل بنک آف انڈیا ایکٹ کے بموجب جو نام نہاد سرمایہ بنک کا سہ گونہ ہوگیا۔

تینون پریسیڈنسی بنکون کا سرمایہ ۳½ کرور روپیہ تھا اور زائد منظور شدہ سرمایہ کی تعداد ۷½ کرور روپے تھی جو حصّون مین تقسیم تھی ہر حصہ ۵۰۰ کا تھا بنک کی پالیسی سنٹرل بورڈ آف گورنرس کے ہاتھ مین ہے۔ مقامی معاملات کا تصفیہ کلکتہ۔ بمبئی۔ اور مدراس کے مقامی بورڈ کیا کرتے ہین جو پرانے پریسیڈنسی

بنک کے ڈائرکٹرون کے وارث جانشین ہین - ان لوکل بورڈ کے صدر نائب صدر اور سکریٹری مرکزی بورڈ مین شامل ہین - گورنر جنرل ان کاونسل کو اختیار رہیگا کہ اس بورڈ مین شرکت کے لیے چار غیر سرکاری اصحاب کو نامزد کر دیا کرین - بورڈ کی تکمیل دو منیجنگ گورنران اور کنٹرولر آف کرنسی یا دوسرے افسر سے ہوتی ہے جسکو گورنر جنرل نامزد کرین چند خفیف تغیرات کے ساتھ ایکٹ مین لین دین کے وہ حدود برقرار رکھے گئے ہین جو بنک کے لئے جائز ہو سکتے ہین سب سے زیادہ نئی بات لندن آفس کا قیام ہے - حکومت کی اتفاق رائے سے یہہ بنک گورنمنٹ کی جانب سے کل کاروبار کرتا ہے اور جہان جہان اسکی شاخ ہے سرکاری خزانون کا بقایا روپیہ اسی مین رکھا جاتا ہے - بنک نے وعدہ کیا ہے کہ آیندہ پانچ سال مین سو نئی شاخین اور کھول دیگا - شاخون کی مقامیت کا فیصلہ بالکل گورنمنٹ کے ہاتھ مین رہیگا - معاہدہ کا ایک اہم فقرہ گورنر جنرل ان کاونسل کو اس امر کا مجاز کرتا ہے کہ وہ بنک کے نام احکام جاری کر سکتے ہین اگر کسی معاملے مین انکے نزدیک مالی پالسی یا گورنمنٹ کے بقایا زیر تحویل پر اثر پڑتا ہو - اسمین ایک یہہ بھی شرط ہے کہ کنٹرولر آف کرنسی یا دوسرا کوئی افسر جسکو گورنر جنرل ان کاونسل سنٹرل بورڈ مین نامزد کرین - اگر اسکی رائے مین کوئی ایسی بات پیش آئے جس سے گورنمنٹ کی مالی پالیسی پر خراب اثر پڑنے کا احتمال قوی ہو تو وہ تا صدور حکم گورنر جنرل ان کاونسل بورڈ کی اس کارروائی کو روک سکتا ہے -

درآمد ہندوستان ۲۱-۱۹۲۰ء

ہندوستان کی تجارت درآمد پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین اس مد کے تحت مین مجموعی قیمت کی تعداد ۳۳۵ ملین پونڈ تھی - ان مین سب سے زیادہ اہم مد سوتی مصنوعات کی تھی جسکی قیمت مین خوب اضافہ ہوا ۲۰-۱۹۱۹ء مین ۵۹ کرور

روپیہ تھی اور ۲۰-۱۹۱۹ء مین ۲۰۰ کرور روپیہ کی ہوگئی۔ ان اعداد کو اگر ہم جنگ کے
کے زمانے ۱۴-۱۹۱۳ء سے مقابلہ کرین تو معلوم ہوگا کہ اسوقت اسکی قیمت ۶۶ کرور
روپے تھی۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ان مخصوص تین سالون مین سوتی مصنوعات کی
قیمت ۲۸ - ۳۰ اور ۳۶ فی صدی ہندوستان کے کل قیمت درآمد کے تناسب مین
رہی۔

روئی

ہندوستانی سوت اور دھاگے کی درآمد وسطاً قیمت مین ۲۱-۱۹۲۰ء
مین کسیقدر گھٹی مگر مقدار مین بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ ۱۵ ملین پونڈ
۲۰-۱۹۱۹ء مین تھی اور سال زیر تنقید مین ۴۷ ملین پونڈ پہنچ گئی۔ سوتی تھان
جو ہندوستان کی تجارت درآمد مین ہمیشہ اہمیت رکھتے ہین انکی قیمت مین ۲۱-۱۹۲۰ء
کے دوران مین تینون قسم کی درآمد والی اشیا سے اضافہ رہا۔ اس زمانے مین خاص
اضافہ رنگین۔ چھپے ہوئے اور رنگے ہوئے تھانون مین ہوا اور یہ بہت قیمتی قسم کے
ہین ۲۰-۱۹۱۹ء مین انکی تعداد ۲۰۸ ملین گز تھی مگر ۲۱-۱۹۲۰ء مین یہ تعداد ۴۸۹
ملین گز پہنچگئی۔ مگر یہ امر خالی از دلچسپی نہین کہ قیمت کی شدید گرانی جو حال مین
ہوگئی تھی اس کا اصل سبب یہہ تھا کہ ہندوستان سے دیا تین خاص قسم کے
تھانون کی مانگ بند ہوگئی تھی۔ قبل از جنگ ۱۴-۱۹۱۳ء مین خاکی سفید اور رنگین
تھانون کی درآمد ملین گزون مین قریب قریب یہ تھی :-
۸۳۰ - ۷۹۰ - ۱۵۳۴۔ سال زیر تبصرہ مین یہہ اعداد گھٹکر علی الترتیب
حسب ذیل ہوگئے۔ ۵۸۰ - ۴۲۱ - ۴۸۹ - بمقابلہ ۲۰-۱۹۱۹ء کے یونائیٹیڈ
کنگڈم کو ۲۱-۱۹۲۰ء مین ہندوستانی بازارون مین فروغ رہا۔ جہانتک کہ رنگین
تھانون کا تعلق تھا مگر خاکی تھانون مین جاپان سے بازی نہ لیجا سکے۔ سفید
تھانون مین کوئی تغیر نہین ہوا۔

لوھا اور فولاد

بہ لحاظ ترتیب اہمیت سوتی مصنوعات کے بعد ہندوستانی تجارت درآمد مین لوہے اور فولاد کا نمبر ہے سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین اسنے شکر سے دوسرا نمبر چھین لیا اسکی وجہ بالکل صاف ہے - ہندوستان مدت سے لوہے اور فولاد کی چیزون کا متمنی تھا سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء مین اسکی ضروریات ایک ملین ٹن سے زائد تھین مگر اس مقدار کے پانچوین حصے سے بھی کم سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء مین چیزین مل سکین اور سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین نصف سے کچھ کم اشیاء دستیاب ہوئین سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین اس مد کے تحت مین درآمد کی کمی صرف ۷،،۰ کی رہی - سب سے زیادہ اہم مد چادرون اور تختیون کی تھی سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین اسکی درآمد ۲۲،۰ ملین ٹن ہوئی - لوہے کی سلاخین اور چینل کی درآمد ۱۵،۰ ملین ٹن ہوئی - عمارتی سامان - شہتیر - ستون گرڈرس اور ریل کے آلات کی چند سال سے ہندوستان مین بہت مانگ تھی مگر بمشکل دستیاب ہوتے تھے سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء مین ان سامان کی جس قدر ضرورت تھی اسکے مقابلے مین صرف ۰۹،،۰ ملین ٹن مل سکا پھر ملک کو سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین ۰۲،،۰ ملین ٹن اور سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین صرف ۰۸،،۰ ملین ٹن میسر ہو سکا - سلطنت متحدہ سے ہر قسم کے درآمد کی تعداد ۵،،۰ ملین ٹن تھی تقریباً سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء سے دوچند - برطانیہ کا حصہ تجارت مین ۷۰ فی صدی تھا بمقابلہ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء کے جبکہ صرف ۶۳ فیصدی کی نسبت تھی سلطنت متحدہ کے حصے مین ۳۱ فیصدی سے ۱۶ فی صدی کمی آگئی -

مشینین اور کارخانون کا کام

اہمیت کے لحاظ سے تیسرا نمبر مشینری اور کارخانون کا ہے سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء کے درآمد کی مجموعی قیمت ۲۴ کرور روپے کی تھی بمقابلہ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء کے جبکہ قیمت ۹،۶ کرور روپے تھی - اہم مدات حسب ذیل تھین :-

بجلی کی مشینری (۲ ملین پونڈ) روئی کی بننے والی کلین (۷،۳ ملین پاؤنڈ) اور

ستن کی کلین (۸، ۲ ملین پونڈ)۔
سال گذشتہ کے مقابلے مین کاغذ کی کل۔ چاول کی کل۔ شکر اور چائے کے کارخانون کی درآمد مین اضافہ ہوا۔ اس مد کے تحت مین کل درآمد کے مجموعی مین یونائیٹڈ کنگڈم نے ۷۹ فیصدی کا حصّہ لیا حالانکہ سنہ ۱۹۱۹ء مین ۶۷ - فیصدی تھا۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ کا حصتہ سال گذشتہ مین ۲۰ فیصدی تھا وہ امسال گھٹکر ۱۷ فیصدی ہوگیا۔

ریلوے سامان اور ریل کی گاڑیان

اب اہمیت کے لحاظ سے ریلوے سامان اور ریل کی گاڑیون کا نمبر آتا ہے سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین اس مد کے تحت مین سرکاری اور کمپنی والون دونون کے ہان درآمد کی مجموعی قیمت ۲۵،۵ کرور روپے تھی۔ یہ مجموعی تعداد سال گذشتہ (۹ ملین پونڈ) اور قبل از جنگ کے سال (۱۴ ملین پونڈ) سے بھی زائد ہے مگر گرانی قیمت کے سبب سے عمارتی سامان۔ ریلوے سامان اور ریل گاڑیان جو کچھ بھی سال زیر تبصرہ کے درمیان مہیا ہوا اس تعداد سے یقیناً کم ہوگی جو سنہ ۱۴-۱۹۱۳ء مین خرید کی گئی تھی۔ اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ ½ ۲ ملین پونڈ لندن کا قرض جسکا حوالہ دیا جاچکا ہے کل ریلوے سامان خریدنے مین صرف کیا جائیگا۔

شکر

شکر جس کا نمبر زمانۂ جنگ مین سوتی سامان کے بعد ہندوستان کے تجارتی درآمد مین دوسرا تھا سال زیر تبصرہ کے درمیان اس کا نمبر گھٹکر چوتھا ہوگیا سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین کل درآمد کی تعداد ۴۴، ملین ٹن سے گھٹکر ۲۴، ملین ٹن ہوگئی۔ مثل ہمیشہ کے امسال بھی خاص مقام جہان سے سب سے زیادہ شکر آئی جاوا تھا۔ اس نے آسانی سے اول نمبر حاصل کیا۔

کل درآمد کا تقریباً ۸۹ فیصدی یعنے ۱۲۰۰۰ ٹن کی آمد ہوئی۔ ہندوستان کی خود پیداوار نیشکر کی ۳ ملین پونڈ سے جو سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین تھی گھٹکر سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین ۲ء۵ ملین ٹن رہگئی۔ پیداوار پر بہت بڑا اثر خراب موسم برشکال اور کمی رقبہ کاشت سے پڑا۔

موٹر کار وغیرہ

اس زمانے مین موٹر کار اور موٹر سائیکل کی تجارت کی کی خوب ترقی ہوئی۔ اہمیت کے لحاظ سے اسکا تیرھوان نمبر تھا۔ مگر سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین چھٹا نمبر ہوگیا۔ اور کل قیمت ۱۲ ملین پونڈ تھی۔ موٹر کارون کی درآمد مین خوب اضافہ ہوا سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء مین ۴۰۰ کی تعداد تھی مگر سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین ۱۰۰۰۰۔ اور سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین ۱۵۰۰۰ ہزار سے زائد ہوگئی جسکی قیمت تقریباً ۸ ملین پونڈ تھی۔ انمین سے ۲۵۰۰ سے زائد یونائیٹڈ کنگڈم سے آئین حالانکہ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین صرف ۴۴۸ آئی تھین۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ کی فراہمی سب پر فوقیت لے گئی کیونکہ وہانکی درآمد کی تعداد ۱۰۰۰۰ سے زائد تھی۔

سامان آہن

سامان آہن مین حسب ذیل اہم چیزین شامل ہین۔ اوزار دھات، لیمپ، قلعی دار سامان آہنی۔ زراعتی آلات۔ انکی قیمت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین چار کرور روپیہ سے کچھ زائد تھی مگر سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین ۹ کرور روپیہ سے متجاوز ہوگئی۔ زراعتی آلات اور دھات کے لمپون کی درآمد کی قیمت آیندہ سال سے دونی ہوگئی تھی۔ سامان آہن کے مجموعہ درآمد سے ۵۸ فیصدی چیزین یونائیٹڈ کنگڈم سے ۲۵ فیصدی امریکہ سے اور ۸ فیصدی جاپان سے آئین۔

معدنی تیل

دیگر مدات جنکا ذکر ضروری ہے انمین سب سے نمبر اول معدنی تیل کا ہے زمانہ جنگ مین مٹی کے تیل کی کمی محسوس کی گئی تھی سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء مین درآمد صرف ۱۲¾ ملین گیلن رہی حالانکہ سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء

مین درآمد ۹۶ کی تھی جس سال کا تبصرہ سال گذشتہ کی رپورٹ مین کیا گیا ہے اس زمانے مین اس کمی کی تلافی یون ہوئی کہ ۹۴ ملین گیلن سے زائد کی درآمد ہو گئی تھی ۲۱-۱۹۲۰ء مین پھر تجارت ۵۰ ملین گیلن کی رہگئی یہ اعداد جنگ کے قبل کے اعدادت بہت کم تھے۔ برھما سے ہندوستان مین ساحلی درآمد ۹۸ ملین گیلن ہوئی بمقابلہ ۱۰۴ ملین گیلن سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء کے۔ باہر سے فراہمی اشیاء مین ممالک متحدہ امریکا نے ۶۲ فیصدی کا حصہ لیا۔ بارنیو ۲۳ فیصدی۔ فارس اور اسٹریٹ کا ۷ اور ۶ فیصدی علے الترتیب حصہ رہا۔ ریلوے۔ دُخانی جہازون صنعتی کاروبار مین تیل کے جلانے کی مانگ کی وجہ سے ضرورت بہت زائد ہو گئی اور اس آمد مین درآمد ۴۳ ملین گیلن کی سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین اور ۴۸ ملین گیلن کی سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین ہوئی۔

کاغذ اور دفتی کاغذ اور دفتی کے سلسلہ مین قبل از جنگ کاغذ طباعت کی اوسط درآمد قریب ۱۶۰۰۰ ٹن کے سالانہ تھی۔ زمانۂ جنگ مین درآمد کا اوسط صرف ۱۳۰۰۰ ٹن رہگیا جسکی وجہ سے ذخیرہ کو پھر پُر کرنا پڑا۔ سال زیر نظر کے دوران مین مقدار ۳۰۰۰۰ ٹن کے قریب ہو گئی گو قیمت مین واقعی کمی ۹۰ لاکھ روپے کی سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء مین ہوئی اور سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین ۶۳ لاکھ روپے کی کمی رہی۔ خسارہ کا خاص سبب مبادلہ کی گرانی تھی۔

ریشم بمقابلۂ سال گذشتہ کے ریشم کے اعداد مین خفیف کمی رہی ریشمی تھانونکے مجموعی درآمد مین ۲ ½ ملین گز کی قیمت چار کرور روپے سے زائد تھی۔ جاپان کا حصہ نصف سے زائد رہا جسکی مجموعی دو کرور روپے سے متجاوز تھی۔ چین اور ہانگ کانگ ۶۰ لاکھ روپیہ کے اور سلطنت متحدہ ۱۱ لاکھ روپے سے کم کے حصے دار رہے۔

تجارت برآمد۔ عام حالات

سنہ ١٩٢٠۔٢١ء کی تجارت برآمد پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود گرانی قیمت کل برآمد قبل از جنگ زمانے سے کم رہی واقعتاً ٢٢٨ کرور روپیہ سے زائد قیمت نہ تھی۔ عام طریقہ ماند و بود مزدوری۔ اخراجات۔ پیداوار بڑھ گئے تھے۔ اسلئے منافع کی گنجائش کم رہگئی تھی سنہ ١٩٢٠ء مین برسات کم ہوئی۔ سرکاری نگرانی غلہ خوردنی پر برآمد جسکی بہت بڑی ہندوستانکے بیرونی تجارت مین ہے قایم رکھنا پڑا علاوہ برین بیرونی ممالک جو خرید سکتے تھے وہ بیشتر ہی سے بہت کچھ خرید چکے تھے۔ اور ممالک جو ضروریات سامان کے باعث دم توڑ رہے تھے انھین اتنی مبادلہ کی سکت نہ تھی کہ آڈر دین۔ ہندوستان مین ذخیرہ بہت ہوگیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عام طور سے تیزی کے ساتھ خراب ہونے لگا۔ تجارت برآمد مین ایک اہم بات یہہ ہوئی کہ سنہ ١٩٢٠۔٢١ء مین روپے کی پونڈ والی شرح تبادلہ برابر گھٹتی رہی جسکا تذکرہ آچکا ہے۔ اسی قدرتی طور پر روپے کی گھٹتی ہوئی قیمت بھی کچھ رک گئی۔ عام طور پر اس ارزانی کی تکلیف نسبتاً ہندوستان مین محسوس نہین ہوئی جسقدر کہ بیرونی ممالک کے بازارون مین جہان بیرونی سکون کا چلن تھا تجارت کے بعض شعبون مین خصوصاً چاے مین بہت نقصان ہوا۔ مگر دوسرے شعبون مین باہر کے خریدارون نے اپنے فوری ضرورتون کے رفع کرنے کے لئے یہ ترکیب نکالی کہ ہندوستان مین مقامی لوگون کے پاس آڈر بھیجدیے۔ اس طریقے سے بڑھے ہوئے اسٹاک سے انکی جان بچگئی جنپر انکے ہم ملک باقاعدہ کاروباری اشخاص عمل کر رہے تھے۔ اب ایک دلچسپ خصوصیت تجارت برآمد کی بیان کرنا باقی ہے اسی قسم کے سامان اعلےٰ اور ادنے کے درمیان قیمت کا جو بہت بڑا فرق ہے وہ جنگ کی خصوصیات کی وجہ سے عموماً قایم

رہا۔ اسکا سبب ایک تو یہہ ہے کہ ہندوستانی سامان کی ادنےٰ درجہ کی متعدد بازارین بند ہوگئین۔ چمڑا اور کھالین۔ سن۔ چائے اور چانول کی منڈیان پیشتر وسطی یورپ اور روس کے ممالک تھے۔ ان سستے قسم کی سامان کی زیادہ مانگ نہین رہی اور انکی قیمتین بہت گرگئین دوسرے قسم کے اعلےٰ سامان کی حالت بدستور رہی تیسرے یہ کہ چونکہ محصول آمدورفت بڑہ گیا تھا اس لئے جو چیزین پہنچ جاتی تہین انکی قیمتین تو خوب چڑہ جاتی تھین مگر سستی قسم کی چیزون کی مانگ زیادہ نہین ہوتی تھی۔ اس امر کے آثار نمایان ہین کہ بعض سامان کی قیمت کا درمیانی فرق جو رہا کرتا تھا وہ اب پہر گھٹ رہا ہے۔ یہ علامت ہے اس بات کی کہ تجارت حالت اپنی اصلیت کی جانب عود کر رہی ہے۔ مگر جب تک کہ محصول اور پیداوار کی لاگت زمانۂ قبل از جنگ کے مقابلے مین گران رہیگی اسوقت تک اسی قسم کے ادنےٰ اور اعلےٰ چیزون کے نرخ مین بلا شبہ بہت فرق رہیگا۔

سن سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء مین جب ہم ہندوستان کی تجارت برآمد پر نظر ڈالتے ہین تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ خاص مدات بلحاظ اہمیت یہ تھے۔ اول نمبر پر سن خام اور اسکے مصنوعات دوسرے نمبر پر روئی خام اور اسکے مصنوعات تیسرے نمبر پر غلہ اور آٹا۔ چوتھے نمبر پر بیج پانچوین نمبر پر چائے چھٹے نمبر پر چمڑا اور کھال خام اور اسکے مصنوعات۔ ساتوین نمبر پر لاکھ اور وارنش والی لاکھ۔ اب ہم سن کو لیتے ہین۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ کل برآمد سن خام کی قیمت ۱۶،۴ کرور روپیہ تھی حالانکہ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین ۲۴،۷ کرور روپیہ تھی۔ مصنوعات سن مین برآمد کی قیمت ۵۲،۹۹ کرور روپے تھی۔ چونکہ اسٹاک بہت بڑہ گیا تھا لہذا یونائیٹڈ کنگڈم کو بذریعہ جہاز بہت ہی کم روانہ کیا گیا۔ بورون کی تعداد سنہ ۱۹۱۹ء مین ۷،۵ ملین تھی اور اب ۸،۴ ملین ہوگئی تھی۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکا نے خریداری بورون کی ۳،۴

ملین سے بڑھکر ۲ء، ملین کردی- آسٹریلیا نے ۹ء۲ سے ۹۱ ملین اور چلی نے ۱۰۵ سے ۵۴ ملین کردی- شمالی امریکا مین سن کے کپڑون کی برآمد مین بھی اضافہ ہوا- اس امر کو مرکوز خاطر رکھنا چاہیے کہ سال زیر تبصرہ کے شروع مین یہ اضافے ہوئے تھے اور ستمبر ۱۹۲۰ء سے باہری بازارین پُر ہوگئی تھین اور نرخ مین کمی شروع ہوگئی تھی-

روئی ۲۱-۱۹۲۰ء مین ہندوستان سے روئی خام کا درآمد ۴ء۳ ملین گٹھون سے گھٹکر ۰ء۲ ملین گٹھے ہوگیا- یہ امر دلچسپی سے سنا جائیگا کہ برٹش اعظم نے خصوصًا جرمنی- بلجیم اور اٹلی نے تعداد خرید تقریبًا دوگنی کردی- ۴۸ء۰ ملین گٹھے سے بڑھکر ۰۸ء۲ ملین گٹھے ہوگئی- جاپان نے خریداری کو گھٹا کر نصف کردیا ۶ء۱ ملین گٹھے سے ۹۴ء۰ ملین گٹھے ہوگئی-

عارضی صلح کے زمانے سے ہندوستانی کارخانون نے جسقدر زائد دھاگہ نکالنا شروع کیا تھا اسی کو انھون نے برابر ۲۱-۱۹۲۰ء مین بھی قائم رکھا- مگر ۱۴-۱۹۱۳ء کے پیداوار پیش کرنے سے قاصر رہے- اعداد حسب ذیل ہین: ۱۹-۱۹۱۸ء مین ۶۱۵ ملین پاؤنڈ- ۲۰-۱۹۱۹ء مین ۶۳۶ ملین پاؤنڈ ۲۱-۱۹۲۰ء مین ۶۶۰ ملین پاؤنڈ- حالانکہ ۱۴-۱۹۱۳ء مین ۶۸۳ ملین پونڈ تھے- ہندوستان سے دھاگے کی برآمد خصوصیت کے ساتھ مشرق بعیدہ مین ہوتی ہے مگر اس شعبۂ تجارت مین چین کے قحط سے سخت نقصان پہنچا- مجموعی طور پر تجارت برآمد پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مین تنزل ہوا- ۲۰-۱۹۱۹ء مین ۱۵۲ ملین پونڈ تھی مگر ۲۱-۱۹۲۰ء مین ۸۳ ملین پونڈ ہوگئی- سوتی تھانون مین بھی ۲۱-۱۹۲۰ء مین برآمد کی کمی رہی مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انکی تعداد اور قیمت جنگ کے قبل کے زمانے سے بہت زیادہ ہوگئی تھی- یہ نسبت ۱۴-۱۹۱۳ء کے ہندوستانی کارخانون کی حالت

بہت مضبوط ہے۔ اسوقت یہ کارخانہ ۱۱۶۴۴ ملین گز دیا کرتے تھے۔ سال حال
مین ۵۰۰ اگز پیدا کیا گیا گو سال کی غیر معمولی باتون نے گذشتہ بارہ مہینے کے
اعداد سے پھر بھی کم رکھا جسکی تعداد ۱۶۲۳۹ ملین گز تھی۔ باوجود اسکے کہ دنیا
کی بازارون مین قیمت مین کمی ہو رہی تھی۔ یہ تعجب ہے کہ تھانون کی قیمت دہی
رہی۔ اسکا خاص سبب یہ ہے کہ اشیاء درآمد پر مبادلہ کی ارزانی کا اثر پڑ رہا
تھا اور اسی پر مقامی بازارون کے نرخ معین ہوتے ہین۔

اجناس خوردنی اور آٹا

اجناس خوردنی اور آٹے کے مین سب
سے زیادہ اہم چیزین چاول اور گیہون ہین
زمانۂ زیر نظر کے درمیان مین برابر یہ چیزین سرکاری نگرانی مین رہین۔ جنگ کی
جب کوئی شکل باقی نہین رہی تو نگرانی کی جگہ قحط یا نصف قحط نے لے لی۔

چانول

سال زیر تبصرہ کے دوران مین ہندستان اور برہما مین کل پیداوار صاف شدہ چاول کی ۲۸ ملین ٹن ہوئی اسمین سے بذریعہ
لائسنس ۰۶، املین ٹن چانول اور ۲۵۰۰۰ ٹن دہان ملک سے باہر پہنچ
گئے۔ ہندوستانی باشندگان نو آبادی سمندر پار کا سب سے پہلا حق ہے
اگر کوئی چیز ہندوستان کی ضرورت سے بچ رہے اسلئے اس سال حسب ذیل
تقسیم کی گئی :۔ سیلون ۲۷۶۰۰۰ ٹن۔ اسٹریٹس ۱۸۳۰۰۰ ٹن۔ مارشیس ۲۶۰۰۰
ٹن۔ ویسٹ انڈیز ۱۰۰۰۰ ٹن اور مشرقی افریقہ ۹۵۰۰ ٹن سنہ ۱۹۲۰ء کے
اخیر مین ملک مین چاول کا نرخ ارزان ہوگیا لہذا گورنمنٹ نے رنگونی چاول
کے برآمد نگرانی کے قواعد مین سنہ ۱۹۲۱ء مین بہت کچھ ترمیم کردی۔ برہما اور
ہندوستان کے درمیان آزاد تجارت پھر قایم ہوگئی۔ ممالک غیر سے تجارتی
نگرانی اٹھالی گئی۔ البتہ اسقدر قید باقی رکھی گئی کہ جہازمین ایک محدود مقدار

زائد اشیاء برآمد کی لائسنس کے ذریعے سے بھیجی جا سکتی تھی اس مقدار کا اندازہ پیشتر ۱ء۲ ملین ٹن سفید چاول کا تھا مگر بعد مین یہ تعداد گھٹا کر ۹ء۱ ملین ٹن کر دی گئی۔

اسی وقت یہ بھی اعلان کر دیا گیا تھا کہ اگر بڑھا مین نرخ اس شرح سے بڑھ گئے جو ۱۹۲۰ء مین مقرر کیے گئے تھے تو گورنمنٹ یہ حقوق اپنے لیے محفوظ رکھتی ہے کہ دوبارہ سخت نگرانی عاید کر دے۔

گندم

اسکے بعد گیہون کا نمبر ہے۔ ہمکو معلوم ہے کہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین گیہون کی پیداوار ۷ء۶ ملین ٹن ہوئی اسمین صرف ۴ء۲ ملین ٹن کے برآمد کی اجازت دی گئی۔ ۱۹۲۰ء مین گیہون کی فصل اچھی ہوئی تھی۔ گذشتہ پانچ سالون کے اوسط سے ۹ فیصدی زائد تھا اسلیے اکتوبر ۱۹۲۰ء اور مارچ ۱۹۲۱ء کے درمیان چند قیود کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا نے منظوری دی کہ ۴ء۱ ملین ٹن گیہون اور برآمد کیا جا سکتا ہے۔ کراچی کے چھ آمد گندم والے کارخانون سے اس امر کا انتظام کیا گیا تھا کہ آنے والی مقدار ایک شرح معین کے اندر خرید لی جائے۔ اور ممالک غیر مین فروخت کے لیے بذریعہ جہاز روانہ کی جائے مگر فروری ۱۹۲۱ء مین دنیا مین قیمتین بہت گھٹ گئین۔ اسلیے گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا کہ گورنمنٹ کی جانب سے ہندوستانی گیہون کی خرید و فروخت بند کر دیجائے۔ اس تاریخ تک گورنمنٹ کے لیے ۴ء۲ ملین ٹن کی خرید ہو چکی تھی۔ اس تاریخ کے بعد سے ۳۱۔ مارچ ۱۹۲۱ء تک فرمون کو اجازت دی گئی تھی کہ اپنے اپنے مقرر کردہ مقدار کے اندر نرخ کے طور پر خرید و فروخت کر سکتے ہین۔ شرط یہ تھی کہ مجموعی مقدار ۵ء۰ ملین ٹن سے بڑھنے نہ پاوے اور خریداری ایک خاص قیمت سے زائد کی نہونا چاہیے۔ اس اسکیم کے ذریعہ سے ہندوستان مین گورنمنٹ کے توسط اور نرخ کے ذریعون سے صرف

۳ء۱ ملین ٹن گیہون آسکا۔ اشیائے خوردنی کی معمولی چیزون پر قیود مقرر کرنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ انکے برآمد مین تنزل ہوگیا۔ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء مین مقدار برآمد ۷ء۱ ملین ٹن تھی سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین ۲ء۰ رہی اور سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین ۰۰۹۳ء ٹن ہوگئی۔

تیل سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین ہندستانی تل کی حالت ممالک غیر کے بازارون مین اچھی نہین رہی۔ تلون کی مجموعی برآمد ۸۳ء۰ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین تھی مگر سال زیر تبصرہ کے درمیان مین ۲۶۴ء۰ رہگئی۔ واقعہ یہ ہے کہ خود ہندوستان مین تلی کے تیل اور سرسون کا خرچ بہت ہے اور اس شعبۂ تجارت مین ممالک غیر کی جانب توجہ محض سہولت کے خیال سے کیجاتی ہے نہ کہ ضرورت کے سبب سے۔

سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین مقامی ضرورتین شدید تھین۔ گو فصل سال گذشتہ بہتر ہوئی تھی ممالک غیر مین جو تھوڑی بہت مانگ ہوئی وہ پوری کردی گئی۔ ہندوستان کے برآمد تخم مین خاص خریدار یہ تھے۔ یونائٹڈ کنگڈم ۴۱ فیصدی اور بلجیم ۲۸ فیصدی ایسا ہی تنزل برآمد کی مقدار مین ترکاری کے روغن مین بھی رہا۔

چائے سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین چائے کی تجارت برآمد پر مصیبت نازل رہی۔ بذریعۂ سمندر ممالک غیر کی برآمد ۳۷۹ ملین پاونڈ سے گھٹکر ۲۸۵ ملین پونڈ سال رواں مین ہوگئی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سب سے زائد چاے ریاستہائے متحدہ مین جایا کرتی تھی مگر وہان اب بہت ذخیرہ جمع ہوگیا تھا۔ سنہ ۱۹۱۹ء کے اخیر مین جہاز پر بہت بڑی مقدار بار کی گئی۔ خود ہندوستان مین پیداوار خوب ہوئی اور شروع سنہ ۱۹۲۰ء مین ادنی قسم کی پیداوار کثیر ہوئی اسوجہ سے مارچ سنہ ۱۹۲۰ء مین بازار کی حالت خراب ہوگئی۔ اتار کے اثرات شرح مبادلہ کے روز بروز کمی سے بہت زیادہ قوی ہوتے گئے خصوصاً کلکتہ کے کارخانے جو کل تجارت مین تقریباً ۹/۱۰ حصہ لیتے ہین وہ اس بات کے عادی ہین کہ اپنے بل اسباب کی روانگی جہاز کے وقت کے وانہ

کرتے ہین تاکہ انکے باغون کو مالی فائدہ پہنچے - اسلیے سال حال مین ایک جانب تو انکو نقصان مبادلہ کی شرح کے اضافے سے پہنچا دوسری جانب لندن مین قیمت فروخت کی کمی سے - خوش قسمتی سے شروع سنہ ۱۹۲۱ع میں جب چڑھے بازار کو دیکھتے ہوے حالت زیادہ قابل اطمینان رہی - اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اخیر جون سنہ ۱۹۲۱ع مین ہندوستانی فصل مین ۲۷ فیصدی کی کمی رہی -

چمڑا اور کھال ممالک غیر کے زیادتی ذخیرہ کے سبب سے ہندوستانی تجارت برآمد چمڑے اور کھال مین ویسا ہی شدید نقصان ہوا جیسا کہ چائے مین ہوا تھا - واقعی اسباب یہ تھے اول یہ کہ خام چمڑا - چمڑا - بوٹ اور شوز سے انگریزی بازارین بھری پڑی تھین کیونکہ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع مین تجارت کو بہت ہی فروغ ہوا تھا - دوسرے یہ کہ سامان جنگ کی بقایا اب تک باقی تھی - تیسرے یہ کہ بازار اترتے ہوے عام مالی مصیبتین پیش آیا کرتی تھین اسکے ساتھ یورپین ممالک مین جہان ذخائر مین کمی تھی وہان مبادلہ کی مشکلات پیش آیا کرتی تھین - خام چمڑے اور کھال مین تجارت کو اسقدر نقصان پہنچا کہ مارچ سنہ ۱۹۲۱ع مین لیجسلیٹو اسمبلی نے ۱۵ فیصدی قیمت پر جو برآمد کی ڈیوٹی لگائی جایا کرتی تھی اسکا اٹھا لینا مناسب سمجھا - اسمین ۲/۳ ڈسکاؤنٹ سلطنت کے رنگ سازون کا بھی شامل تھا - گورنمنٹ کے مالی حالت کی وجہ سے ڈیوٹی قایم رکھی گئی - سال حال مین گائے کے کچے چمڑے کی برآمد ۲۹۰۰۰ ٹن سے جو سنہ ۱۹۱۹-۲۰ع مین تھی - گھٹکر ۱۴۰۰۰ ٹن ہوگئی - قیمت ۳ء۱۲ کروڑ روپیے سے کم ہوکر ۶ء۱ کروڑ روپیہ رہگئی - بکرے کی خام کھالین - یہ بھی اہم برآمد تھی اسکی تعداد ۳۱۰۰۰ ٹن سے ۱۰۰۰۰ ٹن ہوگئی - قیمت ۴ء۱۴ کروڑ روپیہ سے گر کر ۳ کروڑ روپیہ رہگئی - یہی رکاوٹین رنگے ہوے چمڑے اور کھالون مین بھی پیش آئین - رنگے ہوے چمڑے کی برآمد ۲۴۰۰۰ ٹن سے گھٹ کر صرف ۴۰۰۰ ٹن رہگئی - علی ہذا رنگین کھالون کی

برآمد ۱۴۴ ہزار ٹن کے بجائے ۲۶ء۶ ہزار ٹن ہوگئی۔

تجارت کا رُخ۔ عام ناظرین ہندوستانی کی بیرونی تجارت کے تفصیلات کے بجائے غالبین امر کو زیادہ دلچسپی سے سنینگے کہ اسکا رخ کدھر رہا۔ ہم دیکھتے ہین سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین یونائیٹڈ کنگڈم کی تجارت ہندوستان کا پہلا منافع ۷ء۳۴ فیصدی سے ۴۲ء۱ فیصدی ہوگیا قبل از جنگ کے اعداد ۴۰ء۱۷ تھے۔

سلطنت برطانیہ۔ درآمد کی مد مین نمایان ترقی ہوئی۔ سلطنت برطانیہ کا فیصدی حصہ ۵۰ء۵ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین تھا مگر سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین ۶۱ فیصدی ہوگیا۔ البتہ ہندوستان کے برآمد مین یونائیٹڈ کنگڈم کا حصہ ۲۹ء۶ فیصدی سے گھٹکر ۲۱ء۹ فیصدی ہوگیا تجارت درآمد مین بقیہ سلطنت برطانیہ کی شرکت روبہ تنزل رہی۔ یعنی دس فیصدی سے پانچ فیصدی ہوگئی مگر تجارت برآمد مین شرکت کا تناسب ۱۴ سے ۱۲ فیصدی ہوگیا۔ کل تجارت ہندوستان مین سلطنت برطانیہ کی شرکت کا تناسب اب ۵۶ فی صدی ہے اور ۶۶ فیصدی درآمد مین اور ۴۳ فیصدی برآمد مین۔ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء مین تناسب کل تجارت کا ۵۱ فی صدی تھا۔ ۶۱ فیصدی درآمد پر اور ۴۲ فی صدی برامد پر۔

ممالک متحدہ امریکا۔ ممالک متحدہ امریکہ کے ساتھ تجارت مین سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین خفیف کمی رہی ۱۳ء۸ سے ۱۲ء۴ فیصدی کا حساب رہا۔ ممالک متحدہ کو تجارت درآمد مین ۱۲ء۱ فیصدی سے گھٹکر ۱۳ء۵ فیصدی کا حصہ ملا۔ تجارت برآمد مین تقریباً اسکی حالت بدستور رہی یعنی تقریباً ۱۵ فیصدی۔

جاپان۔ جاپان کا جہانتک تعلق تجارت ہندوستان سے تھا اسکو ہر شعبے مین تنزل سے سابقہ رہا۔ درآمد کی مد مین اسکا حصہ ۹ء۲ سے گھٹکر ۷ء۹ فیصدی ہوگیا۔ تجارت برآمد مین اسکی شرکت بجائے ۱۴ء۳ فیصدی کے صرف ۹ء۵ فیصدی

رکھی۔ اس کا صاف نتیجہ یہ ہی کہ کل تجارت مین اسکے حصہ کا تناسب ۳-۱۲ کے بجاے ۸-۱۶ فیصدی رہگیا۔

صنعتین اس امر پر تفصیلی گفتگو کی ضرورت نہین کہ ہندوستانی تجارت کی کامیابی کا دارومدار ہندوستانی صنعتون کی ترقی پر ہے۔ جنگ کے دوران نے ان لوگون کو بالکل سراسیمہ کردیا جو ملکی صنعتون کی ترقی کے متعلق متردد ہو رہے تھے کیونکہ انڈین انڈسٹریل کمیشن کی معرکتہ الآرار رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا تھا کہ ہندوستان اس قابل بھی نہ تھا کہ جو اشیا معمولی متمدن زندگی کے لیے ناگزیر ہین انکے بھی ایک جزو قلیل سے زیادہ اپنے یہان تیار کرسکے۔ ہندوستان سامان خام مین اگرچہ متمول ہے لیکن کمالات صنعت و حرفت مین مفلس ہے اور متعدد اہم صنایع ہین ہندوستان اس پر مجبور ہے کہ پہلے خود ہی سامان خام دوسرے ملکون کو دے اور جب وہان سے مصنوعات تیار ہوکر آدین تو انھین قیمت دیکر خرید کرے

حکومت کی امداد ابتک اصلی مانع یہ امر تھا کہ بغیر حکومت کے عملی امداد کے کوئی ہندوستانی صنعت تاوقتیکہ انکی شکل ایک مخصوص اجارہ کی نہ ہو۔ مغربی ممالک کے مرتب و منتظم مقابلہ مین بازی نہین لے جاسکتی تھی اور جب تک جنگ نے حکومت کو صنعت و حرفت کی سرپرستی کی ضرورت پر مجبور نہ کردیا خیال یہ قایم تھا کہ حکومت کو اقتصادی و تجارتی معاملات مین دخل دینے کی ضرورت نہین بلکہ انھین انکی طبعی رفتار پر چھوڑ دینا چاہیے۔ حکومت کی ہمیت مین یہ کہدینا بھی ضروری ہے کہ جنگ سے کچھ قبل جب اسکا ارادہ کیا گیا کہ ہندوستانی صنعتون اور کارخانون کو سرکاری مدد دیجائے تو ہمیشہ یہ ارادہ انڈیا آفس کے حکم سے مسترد کردیا گیا خوش قسمتی سے جنگ کے تجربات نے اسکی ضرورت ثابت کردی کہ حکومت کو ہندوستان کے صنعتی نشو و نما مین عملی حصہ لینا چاہیے۔ جیسا کہ سال گذشتہ کی

رپورٹ مین ذکر آچکا ہے۔ انڈسٹریل کمیشن کی محنتون کا یہ نتیجہ نکلا کہ ایک مرکزی محکمہ صنعت وحرفت کی داغ بیل پڑنا شروع ہوگئی۔

نیا محکمہ صنائع فروری ۱۹۲۱ء مین سکرٹری آف اسٹیٹ نے منظوری دی کہ اس قسم کا محکمہ گورنمنٹ آف انڈیا کے مستقل شاخ کی صورت مین قائم کیا جائے اس محکمہ کا تعلق صنعت وحرفت سے ہی صنعتی تحقیقاتی کام بھی اسکے ماتحت مین ہے دستکاری کی نمائش اور مرکزی درسگاہین صنعتی تعلیم کے لیے بھی اس محکمہ مین شامل ہین۔ اس کا تعلق علم طبقات الارض اور معدنیات سے ہے۔ جس مین ہندوستان کی پیمائش بربنار علم طبقات الارض اور انڈین مائنس ایکٹ کا انتظام بھی شامل ہے علاوہ برین ایکٹ ہائے ذیل کا نفاذ بھی اسی محکمہ کے تحت مین ہے۔ انڈین اکسپلوسو ایکٹ۔ انڈین پٹرولیم ایکٹ۔ انڈین فیکٹریز ایکٹ جس مین مزدورون کی بابت قانون بھی شامل ہے پیٹنٹ ڈیزائین۔ حق تالیف۔ قانون متعلق بہ روشنی بجلی۔ قانون متعلق بہ سٹیم بوائلیر۔ ذخائر۔ اسٹیشنری۔ طباعت۔ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ مین منتقلی۔ اور نمک۔

مرکزی اور صوبہ وار گورنمنٹ کے خدمات اصلاحات جدید کے رو سے صوبے کی حرفتی ترقیون کا شمار صوبہ کے منتقل شدہ مضمون مین ہے ہر صوبہ مین ایک وزیر اس محکمہ کا افسر اعلی ہوتا ہے۔ کس قدر مالی امداد صنعتی اور حرفتی مسائل مین دی جائے۔ فنی اور صنعتی تعلیم مین کیونکر ترقی کی جائے۔ اور ایک بڑی حد تک ریسرچ ورک کی ذمہ داری۔ ان سب کا تعلق وزیر ہی سے ہوتا ہے ریسرچ ورک کی ضرورت خام سامان کی قدر وقیمت کے لیے لازمی ہوتی ہے اصلاحات جدید کے رو سے مرکزی گورنمنٹ کو بشرط ضرورت صنعتی معاملات مین دخل دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ مثلاً کافی پیمانے پر حرفتی مسائل کے ابتدائی

تنازل طے کرنے کے لیے کسی صوبہ کے بھی مداخل کافی نہونگے۔ یا انھین ماحول کے ساتھ ریسرچ ورک اور تربیت کے لیے درسگاہین جن کا اثر کل ہندوستان پر پڑتا ہے انکے کھولنے کی ضرورت۔ یہ امور ایسے ہین کہ انکا براہ راست تعلق مرکزی حکومت سے ہوسکتا ہے۔ انھین وجوہ سے مرکزی حکومت کا قصد ہے کہ ایک درس گاہ معدنیات اور علم طبقات الارض کے تعلیم دینے کے لیے کھول دے اور ایک مرکزی کیمیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ قائم کرے۔ آخرالذکر تجویز گو اہم ہے مگر فی الحال مالی حالت کے سبب سے ملتوی کردینا پڑی۔ انھین دقتون کے سبب سے کلکتہ مین امپیریل ٹیننگ انسٹیٹیوٹ (درسگاہ رنگ سازی) اور بوٹ بنانے کے کارخانے کھولنے کی تجویزون کو خیرباد کہنا پڑا۔ گورنمنٹ کی کوشش تھی کہ کوئی موزون ماہر فن شیشے کی صنعت کی تحقیقات کے لیے بہم پہنچایا جائے مگر اس مین ابتک ناکامی رہی ہے۔

سرکاری ذخائر کی خریداری

انڈسٹریل کمیشن کی سب سے اہم تجویز جسپر فوری توجہ ہونا چاہیے تھا۔ غالباً یہ تھی کہ سرکاری ذخائر کے لیے مقامی خریداری کا نظام مرتب کیا جائے۔ یہ اصول کہ جہان کہین بھی ممکن ہو سرکاری ذخائر خریدی جائیں مدت ہوئی تسلیم کیا جا چکا تھا لیکن چونکہ ابتک اس کام کی ضروری خدمات انجام دینے کے لیے کوئی محکمہ نہ تھا اسلیے اسپر زیادہ عملدرآمد نہو سکا اور ظاہر ہے کہ جب تک انکی مسلسل خریداری کے لیے کوئی قابل اعتبار بازار موجود نہو۔ حرفتی مصنوعات کے تیار کرنے کا آغاز نہین کیا جا سکتا تھا۔ علی ہذا جب تک کسی کارخانہ کا معقول پیمانے پر اجراء نہوے ایسی فرمائشین نہین ہوسکتی تھین۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایسی مصنوعات کی مانگ بھی برابر برطانیہ سے جاری رہا کی جن کا بآسانی ہندوستان مین تیار ہونا

ممکن تھا بشرطیکہ کوئی ایسا محکمہ موجود ہوتا جو حکام کو خریدار کی حیثیت سے مقامی صناعون اور بیپاریون سے روشناس رکھتا شروع سال مین ایک کمیٹی بنائی گئی جو اس امر کی جانچ کرے کہ سرکار کو کن کن ایسی چیزون کی ضرورت ہی جو ہندستان تیار ہو سکتی ہین نیز وہ طریقہ بتلائے جس سے ذخائر کی خرید مین مرکزی و صوبہ وار حکومتین شرکت کر سکین اور ان تدابیر پر بھی غور کرین جن سے ریلوے کمپنیون اور دیگر سرکاری جماعتون کو ان اغراض مین مدد دی جا سکتی ہے سال زیر تبصرہ کے شروع مین ابتدائی کارروائی کے لیے سکرٹری آف اسٹیٹ نے مجوزہ محکمۂ ذخائر ہندوستانی کے لیے تین خاص افسرون کے تقرر کو منظور کر لیا۔ چیف کنٹرولر آف اسٹورز اور ڈائرکٹر آف پرچیز اینڈ انٹلیجنس کا تقرر ہو چکا ہے اور پہلی جنوری ۱۹۲۲ء سے انھون نے اپنے عہدون کا چارج لے لیا کیونکہ اس تاریخ سے یہ محکمے قائم کیے گئے ہین۔

زائد ذخائر سال زیر نظر کے دوران مین ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کے جانب سے زائد از ضرورت ذخیرہ کی بکری اچھی خاصی ہوئی۔ انڈین میونیشن بورڈ سے جنگ کے ختم ہو جانے کے سبب سے اب کچھ نہین لیا جاتا تھا فوج اور سول ڈیپارٹمنٹ کے لیے سوتی مال کی خریداری ہوئی۔ ابتک سوتی زائد چیزون کی بکری علحدہ ہوا کرتی تھی مگر مئی ۱۹۲۱ء مین دوسرے قسم کے ذخائر کے ساتھ اسکا شمول بھی ہو گیا ۱۹۱۷ء مین کل بنی ہوئی زائد چیزین ۱۱۱۲ ملین روپے کی فروخت ہوئین اسکے مقابلہ مین ۱۰۰۴ ملین پاؤنڈ انجینیری اور متفرق ذخائر سے وصول ہوے۔ ۸۰۰ ملین پونڈ طبیہ ذخیرہ سے اور ۶۰۰۰ ملین پونڈ اشیاء خوردنی کے زائد ضرورت ذخیرہ کے فروخت سے آمدنی ہوئی۔

ٹلکسٹائیل پرچیز برانچ کے ذریعہ سے سنہ رواں مین فوج اور بعض سول

ڈیپارٹمنٹ کے لیے ۵۰۸ ر ا ملین پونڈ کا مال خریدا گیا۔ اس مین سے ۱۱۲۷ ر ا ملین پونڈ کی خریداری ہندوستانی کارخانون سے ہوئی۔ ۱۳۲ ر ۰ ملین پونڈز امد ذخائر سے لیا گیا اور ۰۹ ر ۰ ملین پونڈ مالیت کی چیزین ڈائرکٹر جنرل آف اسٹورز لندن کے توسط سے خریدی گئین۔

نمک نئے محکمۂ صنعت وحرفت کے تحت مین نمک کے متعلق بہت کچھ اہم سرگرمیون کی گنجائش ہے جو ہندوستان کے خانگی اقتصادیات مین خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جنگ عظیم کے دوران مین پھر اسکے بعد نمک کی کمیابی سے لوگون کو سخت تکلیف پہنچی اس وجہ سے ناردن انڈیا سالٹ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو مجبوری گاہکون کی محافظت کے لیے چند تدبیرین کرنا پڑین۔ کمیابی کے ضروری اسباب یہ تھے کہ اندرون ملک نیز سمندر مین ذرائع باربرداری مفقود تھے۔ جرمنی اور ترکون کی عملداری سے جو مقدار آتی تھی وہ بند ہوگئی تھی۔ اسلیے بہت سے کاروباری لوگون کے دلون مین اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کے خیالات موجزن ہونے لگے ۱۹۲۰ء کے اخیر مین یہ طے پایا کہ تکلیفون کے دفع کرنے کی صرف یہ ایک ترکیب تھی کہ شمالی ہندوستان کے جملہ اضلاع مین اور بعض ہندوستانی ریاستون مین ایجنٹ مقرر کردیے جائین جنکو ماہوار ایک معین مقدار نمک کی آبادی کے تناسب سے شمالی ہندوستان کے وسائل سے بھیجدیا جایا کرے۔ ہر ضلع مین اندرونی تقسیم نمک کی ڈسٹرکٹ آفیسر کے ہاتھ مین رہے اور ریاستون مین اسکا تعلق دربار سے تھا۔ ناردن انڈیا سالٹ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی صرف اسقدر خواہش تھی کہ ایجنٹ لوگ جو کمیشن وصول کرین اسکی ایک حد مقرر کردیجائے اس تجویز کے عمل سے صوبہ متحدہ کے دو ثلث صوبۂ پنجاب کے تقریباً نصف اضلاع مین اور بعض ہندوستانی ریاستون مین خوردہ فروشی کا نرخ

نمایان طور پر ارزان ہو گیا۔

ہندوستان مین نمک کہان کہان سے آتا ہے

نادرن انڈیا کے وسائل بہم رسانی نمک اسقدر وسیع نہین کہ مطالبہ کی پوری مقدار کو پورا کر سکین۔ یہی خاص وجہ ہے جسکے باعث سے ارزان نرخ پر ایک کافی مقدار مین نمک فراہم نہین ہو سکتا علاوہ برین ریلوے باربرداری کی دقتین بدستور ہین اور فروشندہ اشخاص کے دھوکے اور فریب سے بچنا آسان کام نہین۔ اس امر کی سخت کوشش ہو رہی ہے کہ راجپوتانہ اور پنجاب سے جس مقدار مین نمک آتا ہے اسمین اضافہ ہو جائے۔ اس مقدار کی تقسیم صوبجات پنجاب ممالک متحدہ۔ راجپوتانہ۔ سنٹرل انڈیا اجنسی۔ سندہ کے جو حصے قریب ترہین اور ممالک متوسطہ اور برار مین ہوتی ہے۔ ان مین سے بعض مقامات پر بمبئی اور سندہ کے جو ذرائع فراہمی نمک کے ہین ان سے اور ہندوستانی کھان سے نمک سے مقابلہ ہو جایا کرتا ہے۔ شمالی ہندوستان کے رقبہ کو باہری امداد سے مستغنی کرنے نیز اس امر سے کہ کاروباری اصحاب کے حملون سے اس پر کوئی اثر نہ پڑے۔ یہ ضروری ہے کہ راجپوتانہ کی جھیلون اور پنجاب کی کھانون کی پیداوار کی مقدار کی اوسط دونی کر دی جائے۔ ان وسائل کی توسیع کی تجویزون پر عمل ماہر فن انجینئرون کی رائے کے مطابق ہو رہا ہے۔ خرچ کا تخمینہ نصف ملین اسٹرلنگ سے زائد کیا جاتا ہے۔

ترقی کی تجویزین

راجپوتانہ جھیل کی ترقی کی تجویز ایک ماہر فن کے زیر نگرانی عمل مین لائی جا رہی ہے۔ جن کو اس فن کی خاص تعلیم دی گئی ہے اور وسائل پیش نظر کا وسیع تجربہ رکھتے ہین۔ اسکیم مین تجویز کیا گیا ہے کہ جھیل سانبھر کے اوپر کی جانب ایک بند تیار کیا جائے۔ تا کہ ایک چھوٹا سا حصہ محدود ہو جائے

جس سے نمکین پانی کے ذخیرہ کا کام لیا جائے بجلی کے زور سے پانی نکالنے کا کام اور ایک نئے طریقے سے نمک کے ظروف بنانے کے کام بھی لیے جائین۔ تجارتی نمک کے لادنے اور روانگی کے جو طریقے تھے اینر بھی ساتھہی ساتھہ نظرثانی ہو رہی ہے امید کی جاتی ہے کہ پنجاب مین سالٹ رینج ماینس کی ترقی کی تجاویز پر آیندہ سال سے عمل شروع ہو۔ اس کو اس لیے خصوصاً اہمیت ہے کہ ہندوستان کے ہر حصے مین (مراٹھ) چٹانی نمک کی مانگ بڑھتی جاتی ہے اگر قبل اسکے کہ جہاز کے ذریعہ سے چیزین آنے لگین اور بحری محصول مین خفت ہو جس سے بیرونی تجارت کا میدان پھر کھل جایگا۔ سالٹ رینج کی پیداوار کی مقدار دوچند ہوگئی تو ظن غالب ہے کہ کھیوڑا نمک کے لیے ایک بیش قیمت بازار مستقل طور سے قائم ہو جائے گی۔ انجنیر کے مشورہ کے بموجب ایک پروگرام میعادی پانچ سال سالٹ رینج کی کھانون کے متعلق تیار کیا گیا ہے۔

صنعتی کانفرنسین نئے ہر دل عزیز وزرا جو آیندہ صوبون کی صنعتی سرگرمیون مین حصہ لین گے اسکی اہمیت کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے عیان ہے کہ مرکزی اور صوبہ وار محکمہ جات مین باہمی مشورہ کسقدر مفید بات ہے۔ سال زیر تبصرہ کے دوران مین دو مرتبہ اپریل اور نومبر مین علی الترتیب ڈائرکٹران صنعت اور حرفت کی کانفرنسین منعقد ہوئین مگر حالات متغیرہ کی بنا پر یہ تجویز قرار پائی کہ آیندہ سے یہ کانفرنسیں صوبہ وار وزرا کی ہوا کرین جنکے تعلق صنعت کا محکمہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ کانفرنس مین طلب کر لیے جایا کرینگے۔ یہ لوگ اپنے ہمراہ ڈائرکٹران صنعت کو لاوینگے۔ اور کسی دوسرے افسر کو بھی لا سکتے ہین جسکی موجودگی انکے خیال مین ضروری ہوگی۔

سب سے پہلی کانفرنس مبئی سنہ ۱۹۲۱ء مین ہوئی۔ اسمین بہ استثنار ایک جملہ

صوبے کے وزرا نے جو محکمۂ صنعت کے انچارج تھے شریک ہوئے۔ اس کانفرنس سے نہایت مفید نتیجہ مترتب ہوا۔ باہمی مباحثہ سے مرکزی اور صوبہ کی حکومتون مین نئے تعلقات پیدا ہوگئے ان طریقون سے آگاہی ہوئی جن سے ہر صوبہ کا محکمۂ صنعت ایک دوسرے سے تعلقات عمدہ قائم رکھ سکتا ہے۔ اس موقعہ پر بہت سے اہم مسائل کے اصول طے کیے گئے جن سے ملک کی صنعت مین ترقی ہوسکتی ہے۔ جو زیادہ اہم مسائل کانفرنس پیش نظر تھے انمین آل انڈیا انڈسٹریل سروس اور آل انڈیا کیمیکل سروس کی تجاویز بھی تھین جنکی سفارش انڈین انڈسٹریل کمیشن نے کی تھی۔ چونکہ نئے اصلاحات کے بموجب حرفتی ترقیون کا تعلق منتقل شدہ مضامین سے ہے اس لیے مجوزہ انڈسٹریل سروس کا تعلق بھی اس سے ہے اس لیے قبل اسکے کہ کوئی مزید کارروائی کی جائے گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ مناسب سمجھا کہ ہر صوبے کے نئے مقرر شدہ وزرا سے اس مسئلہ کے متعلق استصواب رائے کیا جائے کہ آیا یہ دونون ملازمتین نئی گورنمنٹ کے لیے قابل قبول ہونگی انڈین انڈسٹریل کمیشن کی تجویز کو منظور کرنے سے یہ مطلب تھا کہ ایک نیا سلسلہ ملازمت کا پیدا ہوجائیگا جس کا تعلق مقامی حکومت سے برائے نام ہی رہے گا حالانکہ جو کام انکے سپرد ہوگا وہ بالکل صوبہ وار ہوگا۔ کانفرنس مین یہ طے پایا کہ دونون مجوزہ ملازمتون کے متعلق ہر صوبہ کو ایک اور موقعہ دیا جائے کہ اس خاص میدان مین امپیریل سروس کے قائم ہونے سے جو فوائد اور نقصانات ممکن الوقوع ہین انپر غور کرے مگر ممبران کی عام رائے یہ تھی کہ ہر صوبہ مین مختلف میعادون کے لیے بطور ٹھیکہ کے ملازمت کے ماہرین فن رکھے جائین۔

صوبہ وار سرگرمیان ملک کی حرفتی ترقیون کا نمایان پہلو یہ ہے کہ صوبہ وار نظام عمل کی قوت صوبے کے وزرا اور ڈائرکٹران کے تحت مین خوب بڑھ رہی ہے

جس کسی صوبے کی جانب ہم نظر ڈالتے ہین تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ گو صنعتی ترقیون مین مالی مشکلات کے سبب سے بہت سی رکاوٹین پیش آئین تاہم خاصی ترقی ہوئی۔

مدراس ۱۹۲۰ء کے آخر مین صوبۂ مدراس مین ایک صنعتی مجلس شوریٰ قائم کی گئی جس مین ۱۲ ممبر تھے۔ تمام سال زیر نظر مین اُسنے بیش بہا خدمات انجام دیے اور عام اہم مسائل مین اس سے برابر استفادہ حاصل کیا گیا۔ انفارمیشن بیرو (مجلس خبر رسانی) سے خوب کام لیا گیا اور صنعتی مضامین کے متعلق اس سے معلومات مین کافی اضافہ ہوا۔ بہت کچھ عملی کام بھی کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پہنچے۔ امتحاناً اس امر کی تحقیقات کی گئی کہ آیا۔ آٹے۔ فاسفیٹ۔ مختلف رنگ۔ ٹارٹارک ایسڈ۔ اور ناریل کے ریشون کی بھوسی کی تجارت ممکن تھی۔ علیٰ ہذا اس امر کی بھی تحقیقات کی گئی کہ ابتدائی طریقہ کپڑا بننے کا کون سا ارزان تھا۔ ایک عمدہ قسم کی روشنائی کی گئی اور بازار مین بھیجی گئی۔ برمائی اور پانی نکالنے کے آلات کا اس قدر زائد مطالبہ تھا کہ موجودہ مشینین ضرورت کے لیے بالکل ناکافی ثابت ہوئین دیگر معاملات مین بھی قابل اطمینان ترقی ہوتی رہی مدراس مین اس وقت گورنمنٹ ٹریڈ س اسکول مین طلبا کی تعداد ۲۱۷ ہے۔

مدراس حرفتی جنکی امداد گورنمنٹ کرتی ہے انکی تعداد مین ۴۰ تک اضافہ ہوگیا۔ مختلف کارخانون مین جو نابالغ لڑکون کے لیے نظام عمل مرتب کیا گیا تھا اسکی امداد ہر امکانی طریقے سے کی گئی اور کوشش کی گئی کہ اُس مین ترقی ہو۔ سات جماعتین اس قسم کی تیار کی گئین کہ نوربافی کے کام کی تعلیم بذریعہ الفاظ دین۔ ان جماعتون نے ضلعون مین گشت کیا اور مقامی جولاہون کو تعلیم دی تاکہ اپنے کام مین ترقی کرین اور ارزان طریقے سے کام جاری رکھین۔

بمبئی بمبئی مین محکمۂ صنعت وحرفت نے سب سے زیادہ اہم یہ کام کیا کہ پرائیوٹ اشخاص اور کارخانہائے صنعت وحرفت کے انواع اور اقسام کے استفسارات کے تشفی بخش جوابات دیے۔ عوام اس سے بہت کم واقف ہین کہ کسقدر کاروباری اور حرفتی معلومات گورنمنٹ مسلسل فراہم کرتی رہتی ہے اور وقتاً فوقتاً شائع کرتی رہتی ہے۔ یا جسکی فراہمی گورنمنٹ سے دریافت کرنے سے ہوسکتی ہے۔ صوبہ بمبئی مین محکمۂ صنعت نے جو خدمات انجام دی ہین اسکی قدر اس واقعہ سے ہوسکتی ہے کہ استفسارات کی ضخامت مسلسل بڑہتی رہی ۲۰-۱۹۱۹ء مین اسکی تعداد ۲۰۰۰ سے کچھ زائد تھی مگر ۲۲-۱۹۲۱ء مین ۷۰۰۰ سے زائد ہوگئی۔ دستی چرخہ رانی کی صنعت مین بھی خاطر خواہ ترقی ہوئی۔ محکمہ کا مقصد یہ ہے کہ ترقی یافتہ کام کرنے کے طریقون کا رواج جولاہون مین ہو جائے تاکہ وہ اپنی سطح سے بلند ہو جائین اور انکے کام کی مقدار مین اضافہ ہو۔

کپڑا بُننے کے مدرسون مین باضابطہ تعلیم کے انتظامات موجود ہین۔ سوتی چیزون کے بُننے اور مختلف ریشمی کپڑون کی حاشیہ سازی کی تعلیم دیجاتی ہے تعلیم کی کوئی فیس نہین پڑتی پہلے تین مہینون مین طلبار کو تین روپیہ ماہوار کی مدد دی جاتی ہے اسکے بعد جو طلبار پابندی سے حاضری دیتے ہین اور جو طلبا بہترین کپڑے تیار کرتے ہین انکو چھوٹے چھوٹے انعامات دیے جاتے ہین۔ عملی تعلیم اس سے ذرا محدود پیمانے پر ہے۔ ایک ڈیمانسٹریٹر (معلّم) کپڑا بُننے کے مرکزی مقامات پر چھ مہینے کے لیے دو چرخے لیکر جاتا ہے۔ ایک چرخہ سے تو وہ اس طریقہ کی اشاعت کرتا ہے جس کا رواج دنیا محکمہ کو مقصود ہوتا ہے۔ دوسرے چرخے کے ذریعہ سے مقامی جولاہے ہدایات حاصل کرتے ہین اور خواہش کرتے ہین بعض دیہات مین ان مشقون سے بہت کامیابی ہوئی ہے اور باربار فرمائش کی جاتی ہے کہ انکے

خوبصورت مین پارچہ بافی کے مدارس کھولے جائین ان مظاہرون کا نتیجہ ہے کہ ایک سال کے اندر ۰۰ ۴ ترقی یافتہ چرخے اور اس تعداد کے قریب کرگھون کا رواج ہوگیا۔

ممالک متحدہ ممالک متحدہ مین فراہمی کل۔ ریلوے بار برداری اور کوئلے کی دقتین بدستور رہین جس سے حرفتی ترقی مین رکاوٹین پیش آتی رہین۔ ان مختلف اسباب مین سب سے اہم مقامی وقت یہ تھی کہ ریل کی گاڑیان نہین ملتین تھین جس سے سامان خام یا تیار شدہ اشیاء کہین روانہ کی جاتین۔ متعدد کارخانے بند کر دینا پڑے۔ چمڑے اور شیشہ دونون کی صنعتون کے متعلق کارکنون کی بہت کمی رہی البتہ سرکاری اور امدادی دونون طرح کے فنی مدارس مفید کام انجام دیتے رہے۔ الہ آباد کا رینیٹری اسکول (مدرسہ تجارتی) کا خاص طور سے ذکر کرنا ہے۔ اس کو کھولے ہوئے صرف دو برس کا زمانہ گذرا ہے۔ مگر صوبہ بھر مین سب سے زیادہ کامیاب اور مقبول عام فنی مدرسہ سمجھا جاتا ہے۔ سال کے اندر ایک نیا مدرسہ چرم سازی کا کانپور مین کھولا گیا اور بہت جلد طلبا کی تعداد پوری ہوگئی۔ ضلع فرخ آباد مین بھی ایک گورنمنٹ فیبرک پرنٹنگ اسکول کھولا گیا۔ مستقل اور گشتی ویونگ اسکول کے متعلق گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مشورہ مقرر کی اسکی رپورٹ آج کل زیر غور ہے۔ کیمیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی توسیع کے مسئلہ پر بھی گورنمنٹ نے امسال غور کیا۔ ماہرین فن کی کمیٹی کے مشورہ کے بموجب یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ ایک ٹکنولاجیکل انسٹیٹیوٹ کی عمارت تیار کی جائے جس مین طلبا کو ابتدائی تعلیم اسکے خاص مضامین انجنیرنگ اور کیمسٹری کی دیجائے گی۔ اور جس خاص چیز کو وہ سیکھ رہے ہین اس مضمون کی تعلیم فیکٹری کے پیمانے پر دی جائے گی۔

بنگال صوبہ بنگال مین بھی صنعتی سرگرمیون مین وہی موانع پیش آرہے تھے جو

ہندوستان میں عام تھے مگر اس صوبہ میں مزدوری پیشہ جماعت میں عام بے چینی
پھیلی ہوئی تھی جسکے سبب سے دقتوں میں اور اضافہ ہوگیا تھا۔ بر این ہم صوبے
مین صنعتی معاملات کی بیداری ترقی پذیر رہی۔ کمپنیان برابر کام کر رہی ہین۔ تجارتی
چائے کے لیے مشینین برابر مہیا کی جاتی ہین۔ مشین کے نئے اجزا۔ شکست وریخت
کی مرمت اس قسم کے مشینون کے پورے طور پر ہوتی رہتی ہے۔ دیہات مین جہان
خام سامان ارزان نرخ پر دستیاب ہوتا ہے متعدد نئی کمپنیان کھولی گئی ہین جنمین
چاول۔ تیل اور لاکھ کی فیکٹریان کام کر رہی ہین۔ بانس کی گودی سے امتحاناً جو
کاغذ تیار کیا گیا تھا اس مین کامیابی ہوئی۔ جہان جہان سڑکین اچھی حالت مین ہین
وہان اس صنعت کو وسیع پیمانے پر ترقی دی جا رہی ہے۔ جھونپڑے کی صنعت
دیاسلائی سازی مین گو سابق مین ناکامی رہی تھی اب کچھ کامیابی ہوئی۔ جو لاہون
کے دستی چرخون کو لوگ روز بروز پسند کرتے جاتے ہین۔ متعدد انجینیری کے کارخانون
نے چرخہ اور اسکے ضروریات کی تجارت شروع کر دی ہے۔ کلکتہ ریسرچ ٹینری بڑا
امید افزا کام کر رہی ہے۔ باوجود اسکے کہ کئی چرم سازی کے کارخانے بہت
امیدون کے ساتھ جاری کیے گئے مگر آخر مین بند ہی کرنا پڑے۔ موزون سامان خام
اور عمدہ رنگ سازی کے طریقون کی باضابطہ تحقیقات کی گئی۔ سال زیر تبصرہ
کے دوران مین رنگ سازی کے پانی چمڑے کی تجارت تھوک فروشی اور مسالہ دی
ہوئی چمکیلی کھالون کی تجارت پر خاص توجہ کی گئی۔ امیدوارون کو کام سکھلایا گیا
اور متعدد نمائشون مین ترقی یافتہ طریقہ کار کے نمونے پبلک کے سامنے پیش کیے گئے۔

پنجاب صوبہ پنجاب مین اقتصادی حالات کے مخالفت کے باوجود محکمہ
حرفت کا آغاز امید افزا صورت مین ہوا۔ سلسلہ قائم رکھنے کی غرض سے چھ صنعتی
سرویر مقرر کیے گئے تاکہ وہ ہمیشہ ضلعون کا دورہ کرتے رہین اور ڈائرکٹر کو مقامی صنعتی

حالات سے مطلع کرتے رہیں - اسی زمانے مین پانچ حرفتی مدارس مین سائنس کے اصول پر تعلیم کا انتظام کیا گیا - فیکٹریز کی تعداد بڑہکر ۲۰۸ تک پہنچ گئی ہے - فیکٹریز ایکٹ کے بموجب ملازمین فیکٹریز کا اوسط ۳۹۰۰۰ سے بڑہکر ۴۲۵۰۰ تک ہوگیا ہے -

نمائش اس کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ محکمۂ اوورسیز ٹریڈ نے سنہ ۱۹۲۱ء مین برطانوی صنائع کے میلے ترتیب دیے تاکہ سلطنت کے دوسرے حصون مین ہندوستانی حرفتین مقبول ہو جائین - ممالک متحدہ - پنجاب اور آسام کی حکومتون نے ان میلون مین حصہ لیا - انڈین ٹریڈ کمشنر جنکی نگرانی مین کل کام انجام پذیر ہوے تھے - اپنی رپورٹ مین تحریر کرتے ہین کہ بہ نسبت سالہاے ماسبق کے ہندوستانی اسٹالون کو نہایت کامیابی رہی -

بہ نسبت سابق کے اس مرتبہ جو چیزین نمائش مین رکھی گئی تھین وہ بہتر تھین اور یونائیٹڈ کنگڈم کے برآمد کے لیے خاص طور پر موزون تھین - چیزین خوب فروخت ہوئین اور چار ہزار پونڈ کی قیمت کی چیزون کا لوگون نے آرڈر دیا دوسرا میلہ لندن مین ۲۷ - فروری سے ۱۰ - مارچ سنہ ۱۹۲۲ء تک رہا جبمین ممالک متحدہ - پنجاب اور برہما کی گورنمنٹون کی جانب سے اس مین شرکت کی گئی لندن کا محکمہ اوورسیز ٹریڈ ایک اور نمائش کا انتظام کر رہا ہے جس کا انعقاد غالباً سنہ ۱۹۲۴ء مین ہو - اسکا نام سلطنت برطانیہ کی نمائش ہوگی - اس ادہیج کا مقصد اصلی یہ ہے کہ شاہی تجارت کی وسعت صنعتی نمونون - ایجادات - سامان خام اور سلطنت کے دیگر پیداوار کے توسط سے بخوبی ہو جائے - متواتر محکمہ صنعت کی دو دو کانفرنس مین متفقہ طور سے یہ طے پایا کہ ہندوستان کو اس نمائش مین شرکت کرنا چاہیے - اسکی تائید مقامی حکومتون کی جانب سے ہوئی اور آخر مین لیجسلیٹو اسمبلی نے بھی اتفاق کیا -

ہندوستان کی زراعت | معلوم ہوتا ہے کہ ابھی سالہا سال تک ہندوستان کی خوشحالی بجائے صنعت حرفت کے زراعت سے وابستہ رہے گی۔ ہندوستان مین ہر چار اشخاص مین سے تین اشخاص اپنا زرق براہ راست زمین سے پیدا کرتے ہین۔ دنیا کی ترقی نے مثل دیگر پیشون کے زراعت کو بھی متاثر کیا ہے۔ تاوقتیکہ موجودہ صورت کے بہ نسبت ہندوستانی زراعت پیشہ لوگون کی معلومات اور سرمایہ مین اضافہ نہو یہ بہت دشوار ہے کہ وہ اقتصادی بار سے اپنے آپ کو سنبھال سکین۔ یہ صورت ہر ایسی قوم کے لیے جو سلف گورنمنٹ کے راستے پر گام زن ہوگی ناگریز ہے۔

ترقی اور خیالات پارینہ | جو تعلق محکمۂ زراعت کو زراعت پیشہ آبادی سے ہے اُس مین حال ہی مین تغیرِ عظیم ہوا ہے۔ بہت سے مقامات پر کاشتکار اب ماہر فن حضرات کو اپنا دوست اور رہنما سمجھنے لگے ہین اور نئے طریقون کے متعلق جو شک وشبہ کا رویہ انکا تھا اب اُس مین قرار واقعی تبدیلیان شروع ہوگئی ہین۔ نئے طریقون کی کامیابی جب صاف صاف اور عجلت کے ساتھ عمل مین لائی جاتی ہے تو اسکی اشاعت تعجب انگیز تعجیل کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستانی کاشتکار جو قدامت پسند کے نام سے موسوم کیے جاتے تھے واقعی نہایت عمدہ عملی کاشتکار ہوتے ہین اور جب تک معقول وجوہات انکے ذہن نشین نہین ہوتے اسوقت تک وہ قدیم باتون اور رواج سے مونہہ نہین موڑتے۔

گرانی قیمت اقتصادی اثر اور اسی کے ساتھ جنگ کے نتائج کے باعث پیداوار کی بہت زیادہ مانگ ان دونون باتون نے اس امر کی تحریک پیدا کردی کہ ترقی یافتہ طریقون کو تسلیم کیا جائے۔ دوسری جانب ابتدائی وسائل کا سوال بدستور اہمیت رکھتا ہے۔ کاشتکار جسکے پاس ضروری سرمایہ موجود ہے جس سے وہ آبپاشی

کافی کھاد۔ اور عمدہ آلات کشاورزی کا انتظام کرسکتا ہے اس کے لیے یہ سوال کہ مقامی حالات کے لحاظ سے کون سی جنس بونا زیادہ مناسب ہوگا۔ بالکل غیر معمولی سوال رہ جاتا ہے ۔ مگر وہ کاشتکار جو ان چیزون سے محروم ہے اسکے لیے سب سے اہم شئے فصل کے اقسام مین اصلی زراعت کی ترقی کے لیے سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ موجودہ حالات کے لحاظ سے موزون فصل کے اقسام بتلائے جائین۔ اب اکثر مقامات پر کاشتکار محسوس کر ر... کہ وہ اپنی زمینون سے اس قدر فائدہ نہین اٹھا رہے ہین جس قدر کہ ان مین قابلیت تھی۔

زراعت پیشہ لوگون کی یہ خواہش کہ وہ طریقہ معلوم ہوجائین جس سے وہ فصلون کی تعداد اور مقدار مین اضافہ کرسکین۔ یہ خیال ان لوگون کا ہے کہ جو معاملہ کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے کی اہلیت رکھتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت زیادہ کاشتکاری کا خیال لوگون کے دل مین پیدا ہوگیا ہے۔ محکمہ زراعت کے عملیات کا زیادہ حصہ انھین باتون کا مؤید ہے ۔ محکمہ برابر مختلف قسم کے ترقی یافتہ فصلون کا رواج دینا چاہتا ہے ۔ مسئلہ کے دوسرے پہلو یعنی زمین کی ترقی اور دیگر مقامی حالات یہ ایسے امور ہین کہ بہت وقت لین گے کیونکہ اضافہ شدہ سرمایہ یا بڑھی ہوئی شہرت کے لیے ضروری ہے کہ پوری ہو کر رہین ۔

محکمۂ زراعت | مگر جس قدر کام پیش نظر ہے اگر اُسی کے تناسب سے مرکزی اور صوبہ وار محکمہ جات زراعت مین توسیع حاصل ہو سکے تو ہندوستان کی آیندہ خوشحالی کو بالکل یقینی سمجھ لینا چاہیے۔ زمین کے بڑے بڑے رقبہ ایسے پڑے ہین جو ابتک بالکل بیکار رہے ہین یا جن سے برائے نام ہی کام لیا

جا رہا ہے۔ لیکن صدہا من غلہ انہین پیدا ہو سکتا ہے بشرطیکہ محنت۔ کھاد۔ آبپاشی کو اپنیر صرف کیا جائے۔ بدقسمتی سے ابتک سائنٹفک زراعت پر بقدر سرمایہ کا صرف کیا جانا ممکن نہین ہو سکا ہے۔ جسکے تقاضے ضروریات ملک کر رہے ہین۔ پوسا مین جو صدر محکمۂ زراعت ہے اسپر کل ۶۵۰۰۰ پونڈ سے کچھ زائد خرچ آتا ہے۔ باقی جو صوبہ دار محکمہ جات ہین اُن سب کا مجموعی خرچہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین ۵۹۴۰۰۰ پونڈ رہا جو کوئی بڑی رقم نہین۔

انکا کام محکمۂ زراعت نے مخصوص فصلون کی ترقی متعلق کیا کیا۔ اسکی مختصر کیفیت زیادہ مفید ہوگی۔ بجاے اسکے کہ محکمہ کی تعریف کرنے مین مباحثہ سے صفحے کے صفحے رنگے جائین۔

چانول ہندوستان مین اجناس غلہ مین سب سے زیادہ اہمیت چانول کو حاصل ہے ملک کی خوشحالی کے لیے اسکی عمدہ پیداوار بہت ضروری چیز ہے۔ اس لیے محکمۂ زراعت کو بہت توجہ ہے کہ عمدہ اقسام کو منتخب کرے اور موزون تخم فراہم کرے۔ عمدہ قسم کے تخم کی مانگ بہت ہی زیادہ ہے۔ ہر چہار صوبہ جہان چاول کی کاشت بکثرت ہوتی ہے یعنی بنگال۔ برہما۔ ممالک متوسط اور مدراس مین ۴۶۰۰۰۔ ایکڑ۔ ۸۵۰۰۰۔ ایکڑ ۷۷۰۰۰۔ ایکڑ اور ۶۰۰۰۰۔ ایکڑ کی علی الترتیب عمدہ قسم کی کاشت بھی ہوتی ہے اس سے متعجب ہونا چاہیے کہ صوبۂ مدراس مین محکمۂ کے ایک ذخیرہ مین پیداوار کم از کم ۱۷۷۳ پونڈ فی ایکڑ کے حساب سے ہوئی ہے۔ کاشتکار کو خالص فائدہ تقریباً ۲۳ پونڈ فی ایکڑ فی فصل کا ہوا۔ رنگونی چاول جس کا انتخاب محکمہ سے کیا گیا ہے مقامی بہترین اقسام سے اسکی پیداوار آٹھ سے لیکر دس ٹوکری تک فی ایکڑ زیادہ ہوتی ہے ایک ٹوکری ۱۵ پونڈ کی ہوتی ہے علی ہذا صوبۂ بنگال مین اب جو کاشت چاول کی ہو رہی ہے اسکی

پیداوار سابق کے بہ نسبت ۲۴۶ سے لیکر ۴۹۲ پونڈ تک فی ایکڑ زائد ہوتی ہے۔ اگر چاول کی کاشت نے کل ملک مین اس قسم کی ترقی حاصل کی تو ایسے لوگون کی خوشحالی مین اسقدر اضافہ ہوگا کہ کسی ایک دوسری فصل کی ترقی سے ممکن نہین ہوسکتا۔ کیونکہ چانول کا رقبہ کاشت کل اجناس سے زائد ہے۔ ملک کی بڑی آبادی کی یہ خاص غذا ہے۔ سال زیر تبصرہ کے دوران مین اسکی کاشت مین کسی قدر کمی رہی (ان اعداد پر نظر ثانی ہوچکی ہے) ۷۹ ملین ایکڑ سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین تھی اور اب ۸۰ ملین ایکڑ ہے چانول کی پیداوار بھی ۳۱،۹ ملین ٹن سے گھٹکر ۲۸ ملین ٹن رہگئی۔

گندم ہندوستانی اجناس غلہ مین چانول کے بعد گیہون کا نمبر آتا ہے۔ سال زیر نظر مین رقبہ کاشت جو سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین ۲۹،۹ ملین ایکڑ تھا وہ گھٹ کر ۲۵،۷ ملین ایکڑ رہگیا۔ علی ہذا تخمینی پیداوار بھی ۱۰،۱ ملین ٹن سے گرکر ۷،۴ ملین ٹن ہوگئی۔ ہندوستان کا گیہون عموماً گھٹیا قسم کا ہوتا ہے اور باہر اسکے دام کچھ زیادہ نہین آتے۔ اس جنس کے متعلق محکمہ زراعت کے کام یہ ہین کہ اول تو پیداوار والے کھیت اچھے قسم کے دانے اور اچھی قسم کی بالیان جو سڑنے سے محفوظ رہین پہلے تیار کرے اور پھر انکو تقسیم کرے اور دوسرے یہ دکھادے کہ بہتر جتائی سے بہتر پیداوار ہوتی ہے عمدہ قسم کی کاشت جو بمقام پوسا ہوا کرتی تھی اب اسکی اشاعت ان تمام صوبون مین ہوگئی ہے جہان گیہون کی کاشت بکثرت ہوتی ہے۔ ممالک متحدہ مین عمدہ قسم کے گیہون کی کاشت جس مین سب سے زیادہ نمایان پوسا نمبر ۴ اور پوسا نمبر ۱۲ ہین اس قدر زائد ہوگئی ہے کہ محکمہ کے ذریعہ سے صحیح تخمینے کا اندازہ نہین کیا جاسکتا ۴۰۰۰۰۰ ایکڑ سے کم زمین زیر کاشت نہین ہے۔ ایک پونڈ اسٹرلنگ فی ایکڑ کا زائد منافع کاشتکار کو کم از کم ہوتا ہے۔ اسی طرح سے پنجاب مین عمدہ قسم کا گیہون پنجاب نمبر ۱۱۔ پنجاب نمبر ۸۔ پوسا نمبر ۱۲۔ ۶۵۵۰۰۰ ایکڑ سے زائد زمین زیر کاشت

ہی ممالک متوسط مین محکمہ نے عمدہ پیداوار والا جو گیہون مہیا کیا ہے اس سے ......
ایکڑ زمین کاشت کی گئی ہے۔

شکر فصل کی چیزون مین ترتیب اہمیت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر گنا آتا ہے جس کی کاشت کی ترقی پر محکمہ نے بہت کچھ محنت صرف کی ہے۔ سال زیر بیان مین اسکی کاشت کا رقبہ گھٹ گیا ۱۹۲۰-۱۹۱۹ء مین ۷۱ر۲ ملین ایکڑ تھا مگر اس سال ۵ر۲ ملین ایکڑ ہو گیا۔ پیداوار بھی تین ملین سے گھٹ کر ۵ر۲ ٹن رہ گئی۔ کاشت نیشکر کو گیہون اور چانول کی طرح کمی بارش سے نقصان عظیم پہنچا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ہندوستان مین صرف شکر ایک ایسی پیداوار ہے جسکی درآمد و برآمد کا موازنہ یقیناً ملک کے خلاف جا کر پڑتا ہے۔ بیرونی شکر کی درآمد کی مقدار ۰۰ ۴۴۳ ٹن تھی جسکی قیمت ۵ر۱۸ کرور روپیہ ہوئی حالانکہ سال گذشتہ مین مقدار درآمد ۲۰۰۰ ۴۸ ٹن تھی جس کی قیمت ۹۹ر۲۳ کرور روپے تھی۔ یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ تقریباً ۲۰۰۰ ٹن چقندر کی شکر کی درآمد ہوئی۔ لڑائی کے بعد سے یہ پہلی اہم کھیپ تھی جو روانہ ہوئی۔ شکر کی کاشت کو ہندوستان مین جو کچھ اہمیت حاصل ہے نیز یہ خیال کہ ملک کو خود اپنی ضرورتون کو پورا کرنا چاہیے۔ اس کے لحاظ سے اس سے کسی کو اختلاف نہین ہو سکتا کہ ہندوستانی مصنوعات کا سنگ بنیاد ایک محفوظ اور قابل اطمینان طریقے سے رکھا جائے ہندوستانی شکر کمیٹی کی رپورٹ جس کا ذکر "مرقع ہند بابت ۱۹۲۰-۲۱ء مین آ چکا ہے ۱۹۲۱ء مین شائع ہوئی کمیٹی کے متعلق وہ اس امر کا مشورہ دیتا تھا کہ آیا ایک متعین اصول ہندوستانی صنعت وحرفت کی ترقی کے لیے قائم کیا جا سکتا ہے کمیٹی کی خاص سفارشون مین جو اب گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر غور ہین حسب ذیل چیزون کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہندوستان مین ایک شکر کے مدرسہ کا

قیام جس مین ہندوستانیون کو تعلیم دی جا سکے۔ ایک شکر کا دار الاکتشافات
اور ایک بڑا کارخانہ جس مین عمل کر کے دکھلایا جا سکے۔ رپورٹ اس لحاظ سے
خوب وقت پر شائع ہوئی کیونکہ دنیا کے ہر ملک سے زائد کاشت نیشکر ہندوستان
مین ہوتی ہے ایسی کہ اس کا رقبۂ کاشت تمام دنیا کے رقبۂ کاشت کے تقریباً
نصف ہے لیکن با این ہمہ اسکی کل دنیا کی پیداوار شکر کا صرف ½ ہے رعایا کو شکر
کے کاروبار مین مدد دینے کے لیے پوسہ مین ایک سررشتۂ شکر قائم کیا گیا ہے
جس کا کام شکر کے کاشتکارون تاجرون اور سرمایہ دارون کو مشورہ دینا
ہے۔ سررشتہ نے شکر سازی کے متعلق جو ذخیرۂ معلومات فراہم کرلیا ہے اسکی
جستجو بکثرت ہونے لگی ہے۔ سررشتہ نے ذمہ لیا ہے کہ ہندوستان مین شکر
سازی کے فائدے کے لیے وہ برابر نقشون کی اشاعت کرتا رہیگا۔ جس سے
دنیا کے مختلف حصون مین شکر کی پیداوار اور خرچ کا حال معلوم ہوتا رہے گا
علی ہذا قیمت کی کمی و بیشی سے بھی آگاہی ہوتی رہے گی۔ کاشت نیشکر کا جو
مزرعہ کائمٹور واقع احاطۂ مدراس مین قائم کیا گیا ہے اور جہان بڑھیا میل کی
شکر کی کاشت ہوتی رہتی ہے وہان سے ہندوستان کے ہر علاقے مین جہان
کہین بھی کاشت نیشکر ہوتی ہے وہین کے بڑھیا میل کی مانگ آنے لگی ہے
انگریزی ہندوستان مین جس قدر کاشت نیشکر کی ہوتی ہے اسمین نصف سے
زائد حدود ممالک متحدہ کے اندر ہے۔ یہان ابتدائی کاشت نیشکر مین ان زمینون پر
نہایت کامیابی ہوئی جہان ٹیوب والے کنوئین اور پانی کھینچنے والے پودھے
موجود تھے۔ مجوزہ نہر سارده کے کھل جانے کے بعد جس کا ذکر بعد مین آئیگا کاشت
نیشکر کی افزونی اور ترقی کی بابت کچھ امکان ہے۔ اس نہر سے اس حصۂ زمین کی
آبپاشی ہوگی جو کاشت نیشکر کے لیے نہایت ہی موزون ہے۔ از خود چلنے والی

مشین کے رواج کا انتظار ہے جس سے نسبتاً چھوٹے پیمانے پر گنّا پیرا جا سکے اور جس سے گھٹیا قسم کی شکر کی تجارت ہو سکتی ہے۔ اس امر کا کافی ثبوت ملنے لگا ہے کہ کاشتکار پُرانے کھیت چھوڑتے جاتے ہین اور اکثر مقامات مین اصل سوال بہتر قسم کے نیشکر کا نہین ہے بلکہ بہتر طریقہ کاشت کا ہے۔

روئی اسکے اقسام پیداوار مین روئی سب سے زیادہ اہم ہے۔ گو ہندوستان مجموعی مقدار پیداوار کے لحاظ سے صرف امریکا سے نمبر دوم پر ہے مگر یہان کی روئی زیادہ دیرپا نہین ہے۔ کاتنے مین زیادہ قیمتی نہین رہتی اور فی ایکڑ پیداوار بھی کم ہوتی ہے اسلیے محکمۂ زراعت کا خاص کام یہ ہے کہ فی ایکڑ مقدار پیداوار مین اضافہ کرے اور پیداوار کی قسم مین ترقی دے۔ اس کام کے لیے جو پیمانہ رکھا گیا تھا اسکا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء مین روئی کا رقبۂ کاشت ۱۲ ملین ایکڑ سے کم نہ تھا۔ گو گذشتہ سال کے اعداد سے یہ دو ملین ایکڑ کم تھا۔ رقبے اور فی ایکڑ پیداوار مین کمی ۹۹ پونڈ سے ۶۰ پونڈ کی ہوگئی۔ اس کا خاص سبب موسم کا ناموافق ہونا تھا۔ پیدائش روئی کے لحاظ سے ہندوستان مین سب سے زیادہ فائق صوبۂ بمبئی ہے۔ سال زیر تبصرہ کے دوران مین جو تخم سورت کے فارم سے منتخب کئے گئے تھے اس سے جو روئی پیدا ہوئی اسکی قیمت کا تخمینہ ۵۰ لاکھ روپے کیا جاتا ہے۔ اب بڑھے کھیتون کا رقبہ تقریباً ۱۲ ہزار ایکڑ ہے۔ محکمۂ زراعت جس وسعت کے ساتھ تخم کی تقسیم کر رہا ہے اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ ممالک متوسط جس کا نمبر کاشت روئی کے لحاظ سے ہندوستان مین دوسرا ہے وہان دس ہزار ٹن روئی کے بیج سال زیر نظر کے درمیان مین تقسیم کیے گئے تھے۔ ممالک متوسط مین سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین بڑھیا کھیتون کا رقبہ ۱۰ر۱۳۰ ملین ایکڑ تھا مگر سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین اس مین اضافہ ہوا اور ۶۷ر۳ ملین ایکڑ رقبہ ہوگیا

صوبہ پنجاب مین تقریباً نصف رقبہ کاشت امریکی روئی کا ہے جس کا رواج محکمہ زراعت نے دیا ہے - بڑھیا کھیتوں کا رقبہ ۵۲،۱۰۰ ملین ایکڑ ہے اور معمولی دیسی کھیتوں کا رقبہ ۰،۴۶ ملین ایکڑ منتخب شدہ قسم کا اصطلاحی نام "۴ م - الف" ہے - یہ قسم عام دیسی قسموں کی بہ نسبت فی ایکڑ ایک پونڈ زیادہ نفع کی ہے اور کاشتکاروں مین اس قسم کی زیادہ مقبولیت کا نتیجہ نصف ملین پونڈ کے منافع مین ظاہر ہو رہا ہے باوجود اسکے کہ امریکی روئی پنجاب مین ایک بڑے رقبہ پر قابض ہو گئی ہے - مگر اس کا رواج نسبتاً حال ہی کا ہے اور یہ امید کیجاتی ہے کہ چند دنون مین اس سے بہتر کوئی شئے پیدا ہو جائے گی - یہ امر واقعہ ہے کہ ایک نئی قسم ۲۸۵ - ایف بعض مقامات پر زیادہ اطمینانی نتائج پیدا کر رہا ہے - ہندوستانی کاشت روئی کی اہمیت کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے پورے طور پر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ جو اس خاص جنس کی تجارت کرتے ہین ان مین اور محکمہ زراعت مین اتحاد کی کسقدر زیادہ ضرورت ہے جیسا کہ سال گذشتہ مین بیان کیا گیا ہے - انڈین کاٹن کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ایک مرکزی روئی کی کمیٹی کی شدید ضرورت ہے جس کا کام یہ ہوگا کہ محکمہ زراعت اور تجار روئی کے درمیان مین توسط کا کام دے اور جن مسائل سے تجارت روئی پر اثر پڑتا ہو اسکے متعلق گورنمنٹ کو مشورہ دے - یہ نظام عمل اب وجود مین آگیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ مجوزہ خدمات کے انجام دینے کے علاوہ اس کے ذریعہ سے ایک سرمایہ بھی جمع ہو جائیگا - جس سے بمبئی مین ایک ٹکنالوجیکل لیبوریٹری قائم ہو جائیگی اور مسائل روئی کے متعلق دارالاکتشاف مین بھی اس سے مدد پہنچے گی -

سن دنیا مین آج جتنا ذخیرہ سن کا ہے یہ تقریباً تمام تر مشرقی شمالی ہند ہی سے حاصل ہوتا ہے - جب تک سامان خام بکثرت ارزان نرخ پر مہیا

ہوسکتا ہے اسوقت تک ہندوستان پیداوار کے لحاظ سے تمام ممالک سے بازی لے جائے گا۔ سال حال مین بازارین بھری تھین اور غلہ کا نرخ بہت گران رہا اس لیے سن کا رقبہ گھٹ گیا۔ سنہ ۱۹۲۰ء مین ۲،۵ ملین ایکڑ تھا مگر امسال ۵ ر۱ ملین ایکڑ رہگیا۔ برآمد کی قیمت ان دونون سالون مین ۴۰ ملین پونڈ اور ۲۹ ملین پونڈ علی الترتیب رہی۔ اس کاشت مین محکمۂ زراعت کا اصل کام یہ رہا ہے کہ اس سن کے بہتر اقسام کو کھیتون کے ملے جلے ہوے اقسام سے الگ کر دیا ہے۔ اس باب مین ایک بڑی دقت پیداآوری تخم کی رہی ہے جو بنگال مین پُر منفعت نہین ثابت ہوتی۔ اس لیے کہ یہان کے کاشتکار ریشہ حاصل کرنیکے لیے فصل کو کاٹ ڈالنا زیادہ نفع آور سمجھتے ہین۔ کاشت تخم کا ایک وسیع میدان مدراس اور مغربی بنگال مین ان زمینون پر کھلتا ہوا معلوم ہوتا ہے جہان بسبب بلندی کے دہان کی کاشت نہین ہوسکتی۔ محکمۂ زراعت نے جوٹ کے مناسب حال کھاد کی جو تحقیقات کی اس سے معلوم ہوا کہ زمین مین پوٹاش اور چونے کی کافی مقدار ہونا لازمی ہے۔ گو انفرادی حالت مین یہ اجزا بالکل بیکار ہین تاوقتیکہ باہم شامل ہوجائین۔ سال کے اندر بڑھیا تخم کی مانگ جسکی تعریف محکمۂ زراعت نے کی تھی ہمیشہ سے زائد ہوئی اور یہ امر واقعہ ہے کہ کل فرمائشون کی تعمیل ہوسکی مثلاً قسمت ڈہاکہ سے ایک مخصوص قسم کی تخم کی مانگ ۴۱۰۰۰ پونڈ کی تعداد مین ہوئی جس سے ۴۰۰۰ ایکڑ زمین کی کاشت ہوسکتی تھی۔ مگر صرف ۲۵۰۰۰ پونڈ کا مہیا کرنا ممکن ہوا۔

نیل سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین رقبۂ کاشت نیل ۲۳۵۰۰۰ تھا مگر سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین اسمین اضافہ ہوا اور رقبۂ کاشت ۲۳۸۰۰۰ ہوگیا۔ رنگ کی پیداوار ۳۸۰۰۰ ہنڈریڈ ویٹ سے بڑھکر ۴۰۰۰۰ ہنڈریڈ ویٹ ہوگئی۔ مگر برآمد بہ نسبت سال گذشتہ کے تقریباً

ایک ثلث سے کچھ کم ہوگئی۔ محکمہ زراعت کوشش کر رہا ہے کہ اس جنس کی ایسی حالت کردے کہ تخم اور پتیون کی پیداوار خوب ہونے لگے۔ تجار کو جو اس وقت خسارے ہو رہے ہین اُن مین تخفیف ہو جائے۔ تجارت نیل کی ترقی کے سلسلے مین نہایت اہم تحقیقات خالص کیڑون کی کاشت کے متعلق کی جا رہی ہے۔ پوسہ لیبوریٹری مین ایسی ایجاد کی گئی ہے جس سے خالص کیڑون کی کاشت پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ باوجود ان سب باتون کے نیل کی تجارت کی موجودہ حالت قابل اطمینان نہین کیونکہ جرمن سے رنگ بکثرت پھر بازارون مین آگیا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نہ صرف پیداوار فی ایکڑ بڑھانے کی کوشش کی جائے بلکہ اس وقت جو خسارہ نیل کی تجارت مین ہوا ہے اسکے کم کرنے کی کوشش کیجائے تاکہ قدرتی پیداوار مرکب نیل کے مقابلہ مین کامیابی حاصل کر سکے۔

تمباکو تجارت نیل کی افسردہ حالی کے بالکل برعکس تجارت تمباکو کا مستقبل ہے حال ہی مین تمباکو کی درآمد پر سخت ٹیکس عائد کیا گیا ہے اس لیے امید کی جاتی ہے کہ عمدہ قسم کے تمباکو کی پیداوار مین ترقی ہو۔ میدان کے وسیع ہونے مین کلام نہین اس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ ہندوستان مین سال زیر نظر کے درمیان سگریٹ وغیرہ کی درآمد تقریباً ۲٫۹ ملین پونڈ کی ہوئی۔

پوسہ ٹائپ نمبر ۲۸ کی مانگ سال کے اندر چوگنی سے زائد ہوگئی ہے۔ یہ بہترین تخم ہے کیونکہ پیداوار اور قسم کے لحاظ سے نہایت خوب ہے۔ سگریٹ بنانے اور عام کاشت کے لیے بھی نہایت موزون ہے کاشتکارون کو تخم دیے گئے جو تقریباً ۵۰۰۰ ایکڑ کے کاشت کے لیے کافی ہونگے۔ سماترا کے بیرونی تمباکو کے رقبہ کاشت مین بھی بہت اضافہ ہوا۔

تلی اور سرسون روغن تخم اور سرسون کی مجموعی پیداوار مین ہندوستان کا

حصہ ہمیشہ بہت رہا ہے۔

سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین بیرونی نرخ لالچ دلانے والے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برآمد بہت زیادہ ہوئی۔ مگر سال حال مین بیرونی مانگ کم ہوگئی۔ مقامی ضروریات اسقدر شدید تھین کہ بیرونی مانگ پر کسی نے توجہ بھی نہین کی۔ اس جنس کے متعلق محکمۂ زراعت کا کام یہ رہا ہے کہ اسکے بہترین اقسام تلاش کرکے اُنھین ان اضلاع مین رواج دے۔ جہان کے لیے وہ مناسب پائے جائین صوبۂ بہار و اُڑیسہ کے ضلع گیا کے ریگستانی علاقون مین کامیابی کے ساتھ گراونڈنٹ (مونگ پھلی) کی کاشت کی گئی۔ اور یہان جہان جہان خاکستر کی کھاد دی گئی وہان فی ایکڑ ۱۸۰۴ پونڈ (وزن) کی پیداوار ہوئی اور جہان اس کھاد سے کام نہین لیا گیا وہان شرح پیداوار اسکی پوری نصف رہی۔ مدراس مین ناریل کی کاشت خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہان اسکے درخت کے متعلق وسیع پیمانے پر تحقیقات کی گئی تاکہ اس مسئلہ پر روشنی پڑے کہ بظاہر یکسان ماحول مین کاشت سے مختلف مقامات مین مختلف شرح پیداوار کیون رہتی ہے۔ اسی قسم کی ابتدائی تعلیم کا عملی نتیجہ تمثیلاً یہ ہے کہ لوگون کو یہ معلوم ہوگیا کہ معمولی سطح زمین سے نشیب مین گہرے گڈھون مین جو ناریل کے پودھے لگانے کا دستور تھا وہ بالکل غلط اور بلا ضرورت تھا۔ صوبہ برہما مین بھی ناریل کے پودھون کے لگانے کا مسئلہ لوگون مین بہت دلچسپی پیدا کررہا ہے۔ اور مقامی محکمۂ زراعت نے اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے۔

ربر۔ کافی۔ اور چائے سال زیر تبصرہ مین ربر۔ کافی۔ اور چائے کے متعلق قابل قدر کام انجام پایا۔ جنوبی ہند کے علاقون مین کھادون کی نوعیت نیز امراض نباتات کے متعلق بکثرت تجربات عمل مین لائے جارہے ہین عمل

انمین بر کے پودھون مین سبز کھاد کا بہت زیادہ استعمال کیا گیا۔ کافی کے متعلق کورگ مین مفید کام جاری رہا۔ محکمہ زراعت نے دوغلی قسم کی کافی پیدا کی اسکے تخم بازار مین ہین اور خوب فروخت ہو رہے ہین۔ انمین سے ایک "جیکسن دوغلی" کی خوبیون کا سکہ لندن کی بازار پر بیٹھ گیا ہے۔ کرگ کافی مین سب سے اول نمبر قیمت اسی کی ہے۔ صرف یہی نہین کہ اس سے پیداوار بکثرت ہوتی ہے بلکہ اسے تخم نہایت عمدہ قسم کا پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہین اور ذکر آچکا ہے۔ چاے کی تجارت کا مستقبل البتہ ذرا تاریک معلوم ہوتا ہے کیونکہ انگلستان کا بازار اس جنس سے پٹا پڑا ہے۔ اور جب تک کہ وہ بدنظمی جو جنگ کے باعث پیدا ہوئی تھی بالکل دفع نہو، تجارت چاے کی کافی ترقی بہت مشتبہ رہتی ہے۔ اس سال چاے کا کل رقبہ کاشت ۷۶.۰ ملین ایکڑ تھا حالانکہ سال ماسبق مین ۷۹.۰ ملین ایکڑ تھا۔ مگر تخمینی پیداوار اس سال کم رہی سنہ ۱۹۲۱ء مین ۳۷۷ ملین پونڈ تھی گر سال حال مین صرف ۳۴۵ ملین پونڈ ہوئی۔ سال مین انجمن چاے ہند نے چاے کی کاشت کو کم کرا دیا ہے۔ محکمہ زراعت اس باب مین اپنا کام جاری رکھے ہوے ہے جنوبی ہند مین محکمہ زراعت کے ایک اسپشل ڈپٹی ڈائرکٹر رہتے ہین جن کا یہی کام ہے کہ چاے پر خاص توجہ رکھین۔ سبز کھاد کے فوائد کو عملی صورت مین پیش کرنا جس سے زمین اور نباتی امراض مین بہت کچھ تخفیف ہوتی ہے۔ یہ ایک اہم جزو اس کام کا ہے جو آجکل ہو رہا ہے۔

پھل جیسا کہ سال گذشتہ کی رپورٹ مین تذکرہ آچکا ہے ہندوستان مین پیداوار پھل کی تجارت کے لیے میدان بہت وسیع ہے۔ ابتک اس میدان مین کام کرنے والے تعداد مین اسقدر کم اور اسقدر منتشر رہے ہین کہ کوئی نمایان ترقی نہین حاصل ہو سکی ہے تاہم موجودہ صورت مین اس امر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوے

کہ جو لوگ اس کام مین مشغول ہین فایدہ اُٹھاتے رہتے ہین۔ یہ امر بھی ہے کہ مستقبل بہت امید افزا ہے۔ ہندوستان کے ایسے ملک مین بہت فوائد حاصل ہو سکتے ہین۔ تعلیم یافتہ طبقہ جو زراعت کے اور اصناف مین ہاتھ لگانا اپنی کسرِ شان سمجھتا ہے پھلون کی تجارت پر کافی تعداد مین راغب ہوتا جاتا ہے۔ ہندوستانی پھلون کی ترقی و اصلاح کے لیے مسلسل کوششین زمین کی بہتر جتائی اور درختون کے عمدہ انتخاب کرنے سے عمل مین لائی جا رہی ہین۔ بمبئی مین ایک افسر محض علم فلاحت کے متعلق کام کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ مدراس مین بمقام کنانور علم باغبانی سیکھنے کے لیے ایک مرکز قائم کیا گیا ہے۔ صوبۂ پنجاب مین کاشت خرما کی ترقی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سال حال مین تقریباً ۲ ہزار سکرز (Suckers) میسوپوٹامیہ (عراق) سے منگوائے گئے۔ اُن مین سے نصف سے زائد کاشتکاران بھچو کے درمیان تقسیم کیے گئے۔ بہت مقامات پر اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ بہتر اقسام پھل کو لوگ پسند کرین اور کاشت اور پیکنگ کے بہتر طریقون کا رواج ہو جائے۔ لیکن قبل اسکے کہ اسباب مین قابل اطمینان ترقی ہو سکے پھلون کی تجارت کے اصول کو پوری طرح سمجھ لینا چاہیے اور جس طرح کیلیفورنیا مین پھلون کے کاشتکار کو اپریٹو اصول پر تجارت کا دستور رکھتے ہین اسکے مطابق یہان بھی نظام تجارت کی جانچ کرنا ہے۔

چارہ | ہندوستان کے بیشتر حصون مین مخصوص چارہ کی کاشت شاذ و نادر ہی کی جاتی ہے۔ اس لیے محکمہ زراعت نے کوئی خاص کام مثل اشیاے خوردنی کے اسکے متعلق نہین کیا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ غلہ کی کثیر پیداوار کے ساتھ بھوسہ اور غلے دونون کی مقدار مین اضافہ ہو جاتا ہے اور اس لیے چارہ کی تعداد مین بالواسطہ اضافہ ہو جایا کرتا ہے۔ چارہ کی کاشت اور اسکے فراہمی ذخائر کے

مسائل برابر زیر غور رہین۔ جس قدر نئے ذرائع فراہمی چارہ کے تھے اُن پر عمل کرنے سے
بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ بمبئی مین سابق اصول پر عمل کرنے سے ایک
نہایت مفید نتیجہ نکلا کہ کٹیلے پھل ضرورت کے وقت چارہ کا کام دے سکتے ہین۔
صوبہ متحدہ مین ایک تکلیف دہ گھانس پیدا ہوتی ہے جسے بنسواری کہتے ہین
اور جسکی گہری جڑین بے سینچے ہوئی فصلون کو خاص طور پر نقصان پہنچاتی ہین۔
اسکے متعلق متعین طور پر ثابت ہوا کہ وہ بھی مویشیون کے چارے کے کام مین
لائی جا سکتی ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس گھانس کے استعمال سے ممالک
متحدہ مین ۲۲۰۰ ملین ٹن کی بچت چارہ کی ہو سکتی ہے۔ یہ مقدار اس سے بہت
زیادہ ہے جو زمانۂ حال کے شدید ترین چارہ قحط مین منگوانا پڑی تھی۔

زرعی انجنیری محکمۂ زراعت کی ایک نہایت اہم شاخ انجنیری ہے
جس کا خاص تعلق بہم رسانی آب کے ترقیون سے ہے۔ محکمۂ انجنیری کا یہ کام ہے
کہ موجودہ آبپاشی کے کنوؤن کو نلون اور بورنگ کے ذریعہ سے ترقی دے۔ اس
قسم کا کام نہایت اہم عملی کام سمجھا جاتا ہے۔ اور بہت سے صوبون مین اس کی
کامیاب ترکیبون نے مقامی محکمۂ زراعت کی وقعت کو خاص طریقے سے بڑھا دیا ہے
سال حال مین سامان کی گرانی قیمت کے سبب سے رفتار کام مین رکاوٹین پیدا
ہوگئین۔ تاہم خاصی ترقی ہوئی مثلاً صوبۂ پنجاب مین برمائی کا کام ۳۹۲ کنوؤن
مین کیا گیا۔ ان مین سے کم از کم ۳۲۶ مین زیادتی پانی کے متعلق کامیابی ہوئی۔
سال کے اندر ۵ کنوؤن مین ٹیوب لگانے کا کام ہو رہا تھا۔ صوبہ بمبئی مین [illegible]
کنوؤن مین چھٹا کام برمائی کا ہوا۔ [illegible] کنوؤن [illegible] کامیابی ہوئی۔ [illegible]
پانی دریافت کرنے والا آلہ ان مقامات مین نہایت کامیاب ثابت ہوا [illegible]
نے ممالک متحدہ مین ٹیوب کا کام کنوؤن مین امید افزا نہین رہا جسکی خاص وجہ

یہ ہے کہ انجنیئری کے سامان کی قیمت بہت ہی زیادہ ہوگئی تھی بایں ہمہ ۶۴۰
کنوؤں میں برمائی کا کام ہوا اور ۳۱۵ میں کامیابی ہوئی۔ ۱۲۱ نئے کنوئیں بنائے
گئے۔ اُن میں سے ۴۹ فی صدی میں خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ صوبہ مدراس میں کنوئیں
کی برمائی اور پانی نکالنے کا کام دوران سال میں محکمۂ صنعت و حرفت کو منتقل
کر دیا گیا۔ آیندہ سے اس صوبے میں زرعی انجنیر کا خاص کام یہ ہوگا کہ مقامی حالات
کے لحاظ سے زمانہ حال کی زرعی مشینیں اور اوزار مہیا کرے اور ملکی مشینوں کو
ترقی دے۔ صوبہ برہما میں زرعی انجنیر کا ابتک عملی کام عمارتیں بنوانا رہا ہے۔
متعدد اہم مسائل کا حل ہنوز باقی ہے مثلاً نیشکر کے دبانے کی کل اور بھٹی کی
آزمائش پانی نکالنے والی مشین کی قابلیت اور قیمت ملکی اوزاروں کی ترقی
متعدد ہندوستانی ریاستوں میں زرعی انجنیر خوب ترقی کر رہے ہیں ریاست
گوالیار میں محکمۂ زراعت کو متعدد اہم کاموں کے شروع کرنے میں کامیابی ہوئی
ہے۔ ریاست میسور میں کاشتکاران کی ضروریات کے مطابق ہلوں میں نئے
نمونے کے تغیرات کیے گئے ہیں۔ امریکن ڈرل میں مقامی ضروریات کے مطابق
ترمیم ہوئی ہے۔ ریاست بڑودہ میں کنوئیں کی برمائی کا شدید مطالبہ تھا۔ ۱۵۰
کنوؤں میں سے ۶۷ میں کامیابی ہوئی ہے۔ انجن اور پمپ کے لگانے میں مفید
کام ہوا۔ اس کے لیے ۱۹ عرضی دینے والوں کو تقریباً دس ہزار روپیہ بطور
پیشگی دیے گئے۔

مویشی ہندوستان میں زراعت کی کامیابی کا دارومدار بہت کچھ مویشیوں کی
افزونی نسل کے ساتھ وابستہ ہے۔ زرعی ضروریات کے لحاظ سے بیلوں کا
وجود نہایت اہم ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان میں بیلوں اور بھینسوں کی
تعداد ۱۴۶ ملین (۱۴ کروڑ ۶۰ لاکھ) سے کم نہیں ہے۔ سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء کے مویشی شماری کے

مطابق مویشیان کی تعداد سو ایکڑ مزروعہ زمین پر بنگال میں ۱۰۱ سے لیکر صوبہ بمبئی میں ۳۰ فیصدی تک ہوتی ہے۔ فیصدی کے لحاظ سے آبادی میں بہت فرق ہے۔ مانٹو اور کے پرگنہ میں ۹۶ - اور دہلی میں ۳۳ - برٹش انڈیا میں ۶۶ مویشی کا اوسط ۱۰۰ ایکڑ مزروعہ زمین پر اور ۶۱ فیصدی آبادی پر بیٹھتا ہے۔ مویشیونکی ایک بہت بڑی تعداد لوگ نقصان برداشت کرکے رکھتے ہین کیونکہ اُنمین سے بہت نہ تو محنت کا کام کرسکتے ہین نہ دودھ دیتے ہین۔ ہندوستان کی آبادی کا بڑا حصہ گائے کی پرستش کرتا ہے۔ اس لیے اس مسئلہ کے متعلق مغربی ممالک کی طرح ہم آسانی سے کوئی کارروائی نہین کرسکتے۔ اس لیے یہ ناممکن ہے کہ اس مسئلہ کا حل صرف اقتصادیات کی بنا پر کیا جائے۔ کیونکہ عوام کے احساسات کبھی اس امر کے روادار نہون گے کہ ناقابل اور بیکار مویشیون کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ ترقی کا دارومدار دو باتون پر موقوف ہے اول یہ کہ مویشیون کی نسل مین اضافہ کی صورتین پیدا کی جائین۔ دوسرے یہ کہ بیماریون اور قحط سے انکی محافظت کی جائے۔ چونکہ کام کرنے والے مویشیون کی قیمت مین بہت اضافہ ہوگیا ہے اس لیے زرعی حلقون مین اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اضافۂ نسل کی ممکنہ صورتین اختیار کی جائین۔ اکثر مقامات پر سانڈ میسر نہین آتے۔ قصبات مین عمدہ دودھ دینے والے جانورون کی بہت مانگ ہے انھین وجود سے دیہات مین دودھ دینے والے جانورون کی نسل پر بار بڑھتا جاتا ہے۔ پوسا مین مویشیون کی افزونی نسل کے لیے دو صورتین اختیار کی گئی ہین۔ مخلوط النسل دیہاتی دودھ دینے والی مویشی کی جفت کی آزمائش کی جاتی ہے۔ علاوہ برین بیرونی زیادہ دودھ دینے والے مویشیون سے یہان کے مویشیون کے ساتھ جوڑا ملایا جاتا ہے آخرالذکر آزمائش کا خاص مقصد یہ ہے کہ یہ امر پورے طور پر دریافت ہوجائے

لہ دونون نسلون کا وراثتاً کیا اثر آیندہ نسلون پر پڑتا ہے ۔

مختلف صوبون مین محکمۂ زراعت بہت کچھ کام فراہمی سانڈون مین کر رہا ہے اور مقامی نسلون کی عام دیکھ بھال اور ترقی مین بھی کافی مدد دیتا ہے ۔ ترقی کی رفتار سست ہے اور وہ زیادہ تر اس لیے کہ کام کا اُٹھان بہت ہی بڑے پیمانے پر کیا گیا ہے ۔

مویشیون کی ترقی نسل کے دوش بدوش قحط اور وبائی امراض سے محافظت کا مسئلہ بھی ہے ۔ قحط کے زمانے مین موجودہ مویشیون کا بچانا بھی ویسا ہی ضروری ہے جیسا کہ قیام و ترقی نسل کی فکر ضروری ہے ۔ اُن تدابیر کا تذکرہ آچکا ہے جو محکمۂ زراعت نے فراہمی چارہ کے اضافے کے متعلق کی ہین اگر دفعتاً چارہ کی کمی کی صورت پیش آجائے تو اسکے لیے محکمۂ مذکور نے ایسی صورتین نکالی ہین کہ چارہ فوراً بہم پہنچا دیا جائے ۔ اس مین کوئی شک نہین کہ ہندوستان کے بہت سے مویشیون کو کافی خوراک نہین ملتی ۔ ایک صورت مویشیون کے کار [illegible] بنانے کی یہ ہے کہ لوگون کو ان اقسام چارہ سے آگاہ کیا جائے جنکے متعلق بہ سبب نا دانستگی اب تک توجہ نہین کی گئی تھی ۔ متعدی [illegible] سے ہندوستانی مویشیون کی محافظت مین بعض دشواریان پیش آتی ہین جو اس ملک کے لیے مخصوص ہین ۔ ہندوستان مین قدرتی طور پر متعدی امراض کے پھیلنے کے بہت سے اسباب [illegible] صرف انھین کو دور [illegible] نہین بلکہ [illegible] کی جہالت پُرانے رسم و رواج ۔ تعصبات سے بھی مقابلہ کرنا ہوتا [illegible] جن مین جب بیماری پھیل جاتی ہے تو اکثر مالکان مویشیون [illegible] سے مقامات [illegible] کر دیا کرتے ہین ۔ یہ امر غالباً [illegible] عرصہ مین اس [illegible] آمد و رفت مویشیون کی بیماری پھیلانے کا باعث ہوا کرتی ہے ۔ [illegible]

مالک خود اس امر کی اہمیت کو پورے طور پر نہ سمجھ لینگے کہ بیماری شروع ہوتے ہی مویشیون کو علحدہ کر دینا چاہیے تاکہ بیماری کے متعدی حملون سے نجات رہے۔ اُسوقت تک بیماری نقصان پہنچاتی رہےگی اور زرعی معاملات مین عام طور سے ایک خطرہ کی صورت قائم رہےگی۔ سنہ ۱۹۲۰ء مین ۵۷۴۔ حیوانی شفا خانے ہندوستان مین کام کر رہے تھے۔ ان ہسپتالون مین جسقدر علاج کیے گئے اور جسقدر علاج بذریعہ عمل جراحی ہوئے۔ انکی تعداد ایک ملین سے زائد ہے۔ امپیریل بیکٹیریالوجیکل لیبوریٹری مکتیسر متعدی امراض حیوانات کی مخالفت مین سامان حرب مہیا کرتی ہے۔ چنانچہ ۲.۱۵ ملین خوراکین مختلف مقدار کی صوبہ وار محکمہ بیطاری کو دی گئیں۔ جن حیوانات کے ٹیکا لگایا گیا انمین سے موتین صرف ۰.۴ فیصد ہوئین۔ مکتیسر کی بہم رسانی خواہ کتنے ہی وسیع پیمانے پر کیون نہو اور حال کی تنظیم کے مطابق پیداوار اعلیٰ درآمد بھی ہوئے تب بھی عوام کی رجوعات اس قدر بڑھ رہی ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین مکتیسر تنہا بالکل ناکافی ثابت ہوگا۔ اسلیے جنوبی ہندوستان مین ایک ویسی ہی دوسری لیبوریٹری کھولنے کا مسئلہ زیر غور ہے۔

ملک مین مویشیون کے ذریعہ سے جو کام ہوتا تھا اس کو تقویت پہنچانے کا سوال کچھ عرصے سے زیر غور رہا ہے اور اُن کاشتکارون مین بھی پیدا ہو چلا ہے۔ جو جدید زرعی اصلاحات کے سلسلہ مین بہتر جوتائی کی اہمیت سے واقف ہو چکے ہین نیشکر کی تین فصلون کا جسقدر دارومدار کھاد اور پانی کی کثرت مقدار پر ہے اسقدر بہتر جتائی پر بھی ہے۔

متعدد کارخانون نے مشتہر کیا اور مختلف مقامات پر مظاہرے کیے گئے اس لیے زرعی موٹر کے ہل کے متعلق لوگون مین بہت دلچسپی پیدا ہو گئی۔ چند بڑے مالکان اراضی نے موٹر کے ہل خریدے اور اپنے علاقے مین آزمائش کر رہے ہین

مختلف محکمہ جات زراعت مین بھی ان موٹرون کے مختلف اقسام کی آزمائش ہورہی ہے مگر ہندوستان مین موٹر کے ہل کا میدان عمل زرعی دنیا مین غالباً زیادہ وسعت پذیر نہ ہوگا کیونکہ نہایت بیش قیمت آبپاشی والی زمینین زراعت موٹر کے لیے موزون نہین ہین۔ کھیتون کی وسعت بھی بہت ہی کم ہے۔ برایین ہمہ ٹریکٹر ہل کو ان قطعات مین کامیابی ہوگی جہان لانے کے ٹکڑے زمین غیر مزروعہ کے پڑے ہوے ہین۔

پروپیگنڈا یہ ظاہر ہے کہ محکمہ زراعت کی کامیابی کا انحصار بہت کچھ اسی پر موقوف ہے کہ موثر طریقہ سے عوام کے دلون مین ترقی یافتہ سامان اور طریقون کے فوائد جاگزین کرائے جائین۔ چونکہ ہندوستانی کاشتکارون کی اکثریت ان پڑھ ہوا کرتی ہے۔ اس لیے متمدن ممالک مین جو طریقہ اشاعت جاری ہین وہ یہان زیادہ سودمند نہین ہوسکتے مثلاً اشتہار رسالہ اور تحریری تقریرین۔ جہان کہین ممکن ہوتا ہے عینی مظاہرہ عمل مین لائے جاتے ہین۔ اور اسکے لیے سرکاری تخم مظاہرہ کے میدان (کھیت) آلات کے ذخائر وغیرہ وغیرہ سے کام لیا جاتا ہے۔ مگر بہترین طریقہ جس سے مزارعین کو یقین آجاتا ہے کہ مجوزہ طریقہ پر وہ عمل کرسکینگے یہ ہے کہ انکے کھیت کے ایک چھوٹے حصے پر مظاہرہ کیا جائے مظاہرہ کے مسئلہ کا دارومدار اس امر پر ہے کہ موزون اور مناسب تعلیم یافتہ عملہ کا انتظام کیا جائے۔ جسکی تنظیم کی بنا تجربے پر ہونا چاہیے۔ مثلاً صوبہ بمبئی مین زرعی انجمنین ۔ ۱۰ ہین اور بہت سے کواپریٹو یونینس بہت مفید ثابت ہوئی ہین۔ اول الذکر مین سے ۶۸ پریسیڈنسی مین ضلع صورت مین ترقی یافتہ روئی کے رقبہ کو جو وسعت دی گئی تھی اسمین بہت کامیابی ہوئی۔ محکمہ کے زیر نگرانی چند ہزار ایکڑ زمین کی کاشت سے تقریباً ۱۵۰۰۰ پونڈ کا منافع ہوا۔ صوبہ مدراس مین کواپریٹو سوسائٹیز کے توسط سے

عموماً مزارعین کی زمینوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ صوبۂ بنگال مین عوام کی دلچسپی زرعی معاملات مین بڑھ رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے افسران کو محکمۂ زراعت بھیج رہی ہے اور فارم قائم کرنے کی غرض سے اراضیات دے رہی ہے۔ اس سلسلہ مین یہ بات خالی از دلچسپی نہین کہ مشہور زمینداروں نے تخم اور مظاہرہ کے فارم اپنے اپنے علاقون مین قائم کیے ہین۔ مواضعات مین بہت سی زرعی انجمنین قائم کی گئی ہین۔ یہ انجمنین افسران محکمہ اور مزارعین کے درمیان مفید خدمات انجام دیتی رہتی ہین۔ صوبۂ بہار اور اڑیسہ مین کوآپریٹیو سوسائٹیز نے پروپیگنڈا کا نہایت بیش قیمت کام انجام دیا۔ ممالک متحدہ مین جو کامیابی پروپیگنڈا کے کام سے ہوئی وہ اسی سے ظاہر ہے کہ سال کے اندر ۲۰۰۰ ٹن تخم کی تقسیم ہوئی۔ اس مقدار کی تقسیم کبھی نہین ہوئی تھی۔ بیج کے طور پر تخم کے فارم بعجلت کھلتے جاتے ہین۔ ان سے بہت مفید کام نکلتے ہین اور محکمۂ زراعت کو بہت طریقوں سے مدد ملتی ہے خصوصاً مظاہرہ کے کامون اور پیداوار تخم مین۔ صوبۂ پنجاب مین مظاہرہ کے کام مین بہت اضافہ ہوا کیونکہ کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ نے اور دیگر افراد نے بیج کے طور پر ڈیمانسٹریشن کے فارم کھول دیے تھے۔ بڑھیا قسم کے تخم کی فراہمی کا نظام عمل اب اس قابل ہوگیا ہے کہ خود اپنی مدد کر سکتا ہے۔ دوران سال مین ۷۰۰۰ ٹن تخم گندم اور ۱۸۰۰ ٹن تخم پنبہ کی خرید و فروخت ہوئی۔ ممالک متوسطہ مین محکمۂ زراعت نے ۴۳۰۰ ٹن تخم گندم ۱۰۰۰ ٹن تخم پنبہ ۱۱۰ ٹن دھان ۱۰۵ ملین جوار وغیرہ سے زائد تقسیم نیشکر کیے گئے سال مین مزارعین کے ہاتھ ترقی یافتہ آلات قیمتی ۶۰۰۰ پونڈ فروخت کیے گئے۔ صوبۂ آسام مین نیشکر کے بڑھیا قسم کے تخم کی اس قدر زائد مانگ ہوئی کہ محکمہ پورے طور پر فراہم کرنے سے قاصر رہا۔ سرکاری محکمہ جات زراعت جو مختلف ہندوستانی ریاستون مین قائم کیے گئے تھے وہ قابل تعریف سرگرمی کے ساتھ

حصہ لیتے رہے۔ گوالیار اور میسور کے محکمۂ زراعت کی ترتیب اور تنظیم نہایت خوب رہی۔ ان محکمون نے نہایت عمدہ نتائج پیش کیے ترقی یافتہ اوزار، تخم، کھاد جیسی چیزین اعلیٰ درجہ کی پیدا کین۔ بڑودہ مین ریاست کے محکمۂ زراعت نے بمبئی کے محکمہ زراعت سے ملکر بہت بڑی تعداد مین بڑھیا تخم پنبہ تقسیم کیے۔ ٹراونکور مین دوران سال مین تخم فروشون کی انجمنون نے کام اچھا کیا۔ ریاست حیدرآباد مین خاص کام یہ ہوا کہ لانبی عمدہ روئی کا خالص تخم تقسیم کیا گیا۔ کشمیر مین مزارعین کے کھیتون پر جو مظاہرہ ہوا مفید ثابت ہوا۔

زراعت ہند کی ترقی و اصلاح کے سلسلہ مین طریقہ آبپاشی کی بہت اہمیت حاصل ہے۔ آئندہ پیراگراف مین اسکے متعلق مختصر ذکر آتا ہے۔

آبپاشی گرم ممالک مین عموماً صرف بارش ہی کے پانی سے کھیتون کی سینچائی ہوسکتی ہے لیکن بہت سے علاقے ایسے ہین جن مین اگر مصنوعی ذرائع سے آبپاشی نہ کیجائے تو کام چل ہی نہین سکتا۔ ہر سال ہندوستان کے کسی نہ کسی حصہ مین برسات ضرور کم ہوتی ہے یا ایسے خلاف وقت کہ اگر مصنوعی آبپاشی سے مدد نہ پہنچائی جائے تو قحط کا سامنا ضرور ہوجائے۔ انڈین اریگیشن کمیشن (کمیشن براے تحقیقات آبپاشی ہند) نے جسکی نشستین ۱۹۰۱ء سے لیکر ۱۹۰۳ء تک ہوتی رہین یہ تحریر کیا کہ جن علاقون مین ہمیشہ معقول بارش ہوتی رہتی ہے انکے اور ان علاقون کے درمیان جہان بغیر مصنوعی آبپاشی کی کاشت ممکن ہی نہین ایک علاقہ تقریباً ۱۱ لاکھ مربع میل کا ہے جہان بارش کی حالت مشتبہ و غیر معین رہتی ہے اس لیے قحط سے بچنے کے لیے یہان بھی مصنوعی آبپاشی ضروری ہے۔

آبپاشی سنہ ۱۹۲۰ء مین سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء مین تمام سرکاری وسائل آبپاشی سے

ریاستون کو چھوڑ کر جسقدر رقبہ ملک کی سینچائی ہوئی اسکی میزان ۲۷ ملین ایکڑ سے کچھ زائد ہے جو کل زیر کاشت رقبہ ½ ۱۹۷ ملین ایکڑ کے مقابلے مین ۱۴ء ۱۳ فیصدی کی نسبت رکھتی ہے گو اس سال آبپاشی کے رقبے کی میزان بہ نسبت سال ماسبق کے زائد رہی تاہم بہ نسبت ۲۰-۱۹۱۹ء کے ایک ملین ایکڑ کے رقبے مین کمی رہی - سال آخر الذکر مین میزان رقبہ آبپاشی کی ۲۸ ملین ایکڑ تھی کمی کا اصل سبب یہ ہے کہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین برسات اچھی نہین ہوئی نہرون اور انکی شاخون کی کل لمبائی جس سے آبپاشی ہوتی رہی ۶۷۵۴۴ میل تھی - جس قدر کاشت کی سرکاری آبپاشی ہوئی اوس کی تخمینی قیمت کی میزان ۱۵۶ء ۴ ملین پونڈ یعنی جتنا سرمایہ لگایا گیا اوسکے المضاعف اس کل رقبہ زیر آبپاشی مین نفع بخش وسائل کا حصہ ½ ۱۸ ملین ایکڑ رہا - حفاظتی وسائل کا سات لاکھ اٹھانوے ہزار ایکڑ اور عام و متفرق وسائل کا تقریباً ۸ ملین ایکڑ نفع بخش وسائل سے سب سے زیادہ آب پاشی پنجاب مین ہوئی - اس صوبے مین ۳ سال کا اوسط یعنی ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۸ء تک تقریباً ¾ ۷ ملین ایکڑ اور ۲۱-۱۹۲۰ء مین کچھ اوپر ¾ ۸ ملین ایکڑ کی - اسکے بعد مدراس کا نمبر آتا ہے جہان تقریباً ½ ۳ ملین ایکڑ کی ہوئی - اس سے اتر کر صوبہ متحدہ و سندہ جہان علی الترتیب ۳ ملین ایکڑ اور ایک ملین ایکڑ رقبے کی آبپاشی ہوئی ۲۱-۱۹۲۰ء کے خاتمے تک کل سرمایہ جو نفع بخش وسائل تیار شدہ و زیر تعمیر پر لگایا گیا اسکی میزان ۵۸ء ۹ ملین پونڈ کی رہی - آمدنی خام کی میزان ۸ء ۱۰ ملین پونڈ کی اور مصارف معمولہ کی میزان ۸ء ۲ ملین پونڈ کی رہی - اس حساب سے کل سرمایہ پر خالص منافع ۹ فیصدی رہا - حفاظتی وسائل پر کل سرمایہ ۷ء ۱۱ ملین پونڈ صرف ہوا - مگر انکا بڑا حصہ ابھی زیر تعمیر ہے اس لیے اسکی آمدنی کا سلسلہ ہنوز شروع نہین ہوا ہے

سنہ ۱۹۲۰ء کی رپورٹ مین تین بڑی تجویزون کا مختصر ذکر کیا گیا تھا یعنی نہر سارد ھا کچھا اور نہر سارد ھا۔ شکرہ بیرج اور نہرین سندھ مین وادی ستلج کی نہرین پنجاب مین۔ ملک کے بڑے حصے مین جس خوشحالی کی امید ان نہرونکی اہمیت کی وجہ سے کیجاتی ہے انکی ترقیون کا ذکر سالہا زیر نظر مین بیان کیا جایگا۔

سارد ھا۔ کچھا اور نہر سارد ھا سارد ھا کچھا فیڈر کی تجویز مین بعض تغیرات کیے گئے۔ جن حالات مین یہ تجویز کی گئی تھی اوس سے گمان بلکہ یقین تھا کہ جسوقت عملی کام شروع ہوگا مجوزہ تنظیم مین بہت سے تغیرات ظہور پذیر ہون گے۔ اصل تجویز یہ تھی کہ سارد ھا کا پانی دریاے گنگا مین مقام نرورا کے اوپر نہر گنگا کے نشیبی حصہ مین ملا یا جائے۔ جس سے گنگا اور آگرہ کی نہرون مین پانی کا اضافہ ہو جاسکے گا۔ اس تجویز کے رو سے ایک علیحدہ فیڈر نہر گنگا سے قائم کیا گیا تھا۔ جس سے مشرقی و مغربی نہر جمنا کو پانی پہنچایا جاتا۔ اصل مدیہ تھی کہ ایک بڑی فیدر نہر کی سارد ھا سے دریاے گنگا مین نکالی جاوے جو زاویہ قائمہ بناتی ہوئی ان کوہستانی رقبہ جات سے گذر یگی جہان دونون دریاؤن کے درمیان واقع تھے۔ اس اسکیم کا نام سارد ھا گنگا جمنا فیڈر تھا۔ مگر اس تجویز سے ہاتھ اوٹھانا پڑا اور بجاے اسکے ایک ایسی نہر تجویز کی گئی جس سے اودھ کے شمالی مغربی اضلاع مین آب پاشی ہو سکتی ہے اسی کے ساتھ نسبتاً ایک چھوٹی شاخ تجویز کی گئی جو ترائی کے مغربی حصے مین ہوتی ہوئی روہیلکھنڈ مین آبپاشی کا کام دیگی اس کا نام سارد ھا کچھا فیڈر رکھا گیا۔ کام کے آغاز مین توقف کے دور کرنے کے خیال سے یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس تجویز کا خاکہ تیار کر لیا جائے قبل اسکے کہ کل اودھ کے متعلق اسکیم تیار ہو۔ سارد ھا کچھا فیڈر کی تجویز کی منظوری سکرٹری آف اسٹیٹ نے دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء مین دی۔ یہ قصد تھا کہ آبپاشی جو پہلے کی تجویزون مین درج تھی اس پر عملدرآمد

سارد ھا کچھ فیڈر کے بدلے چالیس میلون پر نافذ کی جائے۔ اس لیے مزید پیش نہین کی گئی۔ جو نظام سارد ھا کچھ فیڈر کے متعلق طے کیا گیا تھا وہی سارد ھا کچھا فیڈر کے لیے موزون سمجھ کر قبول کر لیا گیا۔ مگر یہ تعین طور سے قبل ہی سے سمجھ لیا گیا تھا کہ غالباً کوئی ایسی صورت خیال مین آوے گی جس پر کفایت شعاری کے ساتھ عمل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہی واقعہ ہوا۔ اب تجویز کیا جاتا ہے کہ بعض قدرتی دھارون سے سامان کی باربرداری کا کام لیا جائے اور کل پانی جنوب کی جانب لے جایا جائے۔ اس طریقہ سے کہ ترائی کے ملیریا والے مقامات جنکا ذکر اصل نظام مین تھا چھوٹ جائین گے۔ اس صورت سے بہت بڑی کفایت شعاری ہو گئی۔ اور اب یقین کیا جاتا کہ مجوزہ تخمینہ کے اندر جو ۱۹۱۹ء مین تیار کیا گیا تھا کل کام انجام کو پہنچ جائے گا۔ گو اس وقت کے بہ نسبت زمانہ حال مین ہر چیز بہت گران ہو گئی۔ امید ہے کہ بجٹ سے نہر کے مرکزی مقام پر ایک ٹھوس بند دریا کے روکنے کے لیے تیار ہو سکے گا۔ اصل اسکیم مین یہ تغیرات انسپکٹر جنرل آب پاشی کی راے سے کیے گئے اور گورنمنٹ آف انڈیا نے جنوری ۱۹۲۲ء مین باضابطہ منظوری دی۔ سارد ھا اودھ کنال ساتوین میل پر سارد ھا کچھا فیڈر سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور جنوب و مشرق کی طرف چلی جاتی ہے۔ سارد ا کنال پروجکٹ مین ایک خاص نہر ہے جس کا طول ۱/۲ ۔ ۱ میل ہے اسکے بعد وہ تین شاخون مین تقسیم ہو جاتی ہے۔ ان شاخون سے پانی تقسیم ہو کر اضلاع راے بریلی اور بارہ بنکی کے مشرقی حدود تک پہنچ جاتا ہے۔ اس تجویز مین ۲۰۸ میل خاص نہر اور اسکی شاخین ہین۔ ۲۶۴۰ میل ڈسٹری بیوٹریز اور ۱۰۰ میل اسکیپ یا ۲۹۴۸ میل کل دھارے ہین۔ نہر سے ۱۳۶۸۰۰۰ ایکڑ کی آبپاشی ہوگی اور ۱/۲ ۔ فیصدی

سرمایہ کی قیمت پر منافع ہوگا۔ جس کا تخمینہ ساڑھے سات ملین پونڈ کیا جاتا ہے فروری ۱۹۲۱ء مین اس تجویز کی منظوری سکرٹری آف اسٹیٹ نے عطا کی۔

سکر کا بند اور نہرونکی تجویز سندھ مین بند سکر کی تجویز جو اس وقت آبپاشی کی تمام اسکیمون مین سب سے زیادہ وسیع ہے اسکی منظوری جہانتک اس کے انتظامی اور اصطلاحی شعبے سے تعلق رکھتی ہے جون ۱۹۲۱ء مین سکرٹری آف اسٹیٹ نے دی۔ عملی کام کے شروع کرنے مین اس بات کا انتظار تھا کہ تجویز کے لیے مناسب مالی انتظام ہوجائے۔ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ یقین کے ساتھ وسائل آب پاشی کو پورا کرے جو آب سندھ کی سیلابی نہرون سے پوری ہوتی ہین اور جن مین پانی دریائے انڈس سے آتا ہے۔ دریای انڈس پر ایک بند بنانے سے یہ مقصد حاصل ہوجائیگا۔ ان دونون کے کنارون مین تقریباً ایک میل کا فصل ہے۔ اس قسم کا اتنا بڑا کام اس سے پیشتر کبھی نہین ہوا تھا۔ مذکورہ بالا بند سے سات نہرین نکلین گی جن سے ۵ ملین ایکڑ سے زائد رقبہ کی آبپاشی ہوگی۔ انمین سے ۲ ملین ایکڑ ایسے ہین جنکی آبپاشی اب تک سیلابی نہرون سے ہوا کرتی تھی اور جس کی کمی کے پورا کرنے کا کافی یقین دلایا جاتا ہے۔ اس وقت بقیہ حصے بالکل غیر مزروعہ ہین۔ اس اسکیم کا کل خرچ تقریباً ۱۸ ملین پونڈ ہے۔

وادی ستلج کی نہرین دریاے ستلج کے دونون کنارون پر حدود سلطنت برطانیہ مین شمال کی جانب اور بہاولپور مین جنوب کی جانب ایک لانبی قطار سیلابی نہرون کی چلی گئی ہے۔ ان مین پانی دریاؤن سے آیا کرتا ہے یہانتک کہ جب دریا زیادتی پانی سے اوبل پڑتے ہین۔ سیلابی آبپاشی سے جو دقتین ہوا کرتی ہین یہ نہرین پورے طور سے انکا نمونہ ہین۔ اسکے سرے پر کوئی بند نہین ہے۔

اور جب پانی کی بھرمار ہونے لگتی ہے تو اکثر حالتوں میں کوئی چیز اسکو قابو مین لانے والی نہین ہوتی۔ ان وجوہ سے برسات کے زمانہ مین اگر حالت معتدل رہی تو پانی کے ملنے کا یقین رہتا ہے مگر موسمی تغیرات سے انقلاب عظیم ہوجایا کرتا ہے۔ ناکافی بارش ہوتی ہے نہر مین پانی بہت کم رہتا ہے جس سال بارش بکثرت ہوتی ہے تو طغیانی کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور شدید نقصانات کا باعث ہوا کرتی ہے۔ وادی ستلج والی تجویز سے تین مقصد حاصل ہون گے۔ اول یہ کہ موجودہ نہرون سے کافی اور انکی مرضی کے مطابق پانی ملتا رہے گا۔ دوسرے یہ کہ رقبہ زیادہ وسیع ہوجائے گا اور دریا کے وادی کا کل نشیبی حصہ اسمین شامل ہوجائے گا۔ تیسرے یہ کہ دریا کے دونون کنارون کے بلند رقبون کی مستقل آب پاشی ہوجایا کرے گی جنکی آب پاشی کی اس وقت کوئی صورت نہین اور کمی بارش کے سبب سے بنجر کی شکل اختیار کیے ہوے ہے۔ اس تجویز مین چار بند شامل ہین تین دریاے ستلج پر اور ایک مشترک دریاے ستلج اور چناب پر اور انکے اوپر سے بارہ نہرین نکلین گی بادی النظر مین نہرون اور بندون کی کثرت اسکیم کا ایک عجیب پہلو معلوم ہوگا تا وقتیکہ یہ نہ معلوم ہو کہ تجویز مین چار ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے طریقہ رکھے گئے ہین۔ انمین سے ہر ایک نہایت وسیع پیمانے پر ہے۔ نہرین ۴۰۰۵۰۰ مکسرفٹ (کیوبک فیٹ) پانی زمانۂ برسات مین صرف کرینگے اور ۷۰۰۰ مکسر فیٹ سے موسم سرما مین ۵ ملین ایکڑ زمین کی آبپاشی ہوگی۔ اس مین سے دو ملین ایکڑ پنجاب مین ہین ۲۸۰۰۰۰ ایکڑ بھاولپور مین اور ۲۵۰۰۰۰ ایکڑ بیکانیر مین اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ۳ ملین ایکڑ جنگلی اور بیکار زمین نوآبادی قائم کرنے کے کام مین آجاوے گی۔

مارچ ۱۹۱۲ء مین یہ تجویز سکریٹری آف اسٹیٹ کی خدمت مین ارسال

کی گئی مگر قبل منظوری دینے کے انھون نے یہ خواہش ظاہر کی کہ پنجاب مین جو بھاری شرح قرض کی ہے اسکو ملحوظ رکھکر تخمینے کے نقشون پر نظر ثانی ہونا چاہیے اور پنجاب گورمنٹ کو یہ اسکیم مقامی مجلس قانونی کے سامنے منظوری کے لیے پیش کرنا چاہیے۔ علاوہ برین سکرٹری آف اسٹیٹ نے اس کا بھی یقین کرنا چاہا کہ آیا پنجاب گورمنٹ اور ریاستہاے بھاولپور و بیکانیر اپنے حصے کے مطابق تجویز کو عملی جامہ پہنانے مین مالی امداد کے لیے تیار تھین نومبر ۱۲؁۱۹ء مین لوکل گورمنٹ نے رپورٹ دی کہ پنجاب لیجسلیٹو کاونسل نے باتفاق تجویز کی منظوری دی اور اس بات پر رضامندی ظاہر کی اسکیم مین جسقدر سرکاری حصہ ہے اسکی شرکت کے لیے قرض کے ذریعہ سے سرمایہ کا انتظام کردیا جائیگا بیکانیر اور بھاولپور کی ریاستون نے پنجاب گورمنٹ کو اپنے حصون کے متعلق اطمینان دلادیا کہ انکے پاس اسکیم کے شریک ہونے بھر کے لیے سرمایہ موجود تھا اور زمین کے نیلام کے روپیہ سے کمی کو پورا کردینگے۔ گورمنٹ آف انڈیا نے ان باتون کو قبول کرلیا اور سکریٹری آف اسٹیٹ سے درخواست کی کہ اسکیم کے فوراً شروع کرنے کی اجازت دی جائے چنانچہ ۹۔ دسمبر ۱۲؁۱۹ء کو منظوری عطا کی گئی۔

آیندہ کا پروگرام صوبہ مدراس مین دریائے کاوری کے ذخیرۂ آب کی حفاظت کا مسئلہ اور صوبہ پنجاب کے تین وسیع خاکے جنکے تذکرے سال گذشتہ کی رپورٹ مین ہوچکے ہین ان تجاویز کے متعلق بجز جانچ و پرتال کے اور کوئی ترقی نہین ہوئی۔ ہر صوبہ مین متعدد تجویزین زیر غور ہین جو پختگی کی اس حد تک نہین پہنچی ہین کہ منظوری کے لیے بھیجی جائین مگر اگر ہم صرف انھین تجویزون کو لین جنکا تعمیری کام عنقریب شروع ہونے والا ہے تو ہم

پیشین گوئی کرتے ہیں کہ چھ ملین ایکڑ سے زائد زمین پر آبپاشی ہو سکے گی۔

سرکاری کاغذات کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۹ء میں سب سے زیادہ آب پاشی سرکاری ذرائع سے ہوتی تھی۔ اُس وقت ½۲۸ ملین ایکڑ رقبہ کی آبپاشی ہوئی تھی۔ جس وقت یہ سب تجویزیں عملی جامہ سے مرتب ہو جائیں گی اور بند سکر بھی تیار ہو جائے گا تو کم از کم ۴۰ ملین پونڈ کے رقبہ کی آب پاشی میں ذرا سا بھی شبہ نہیں رہتا۔ اب جو نہایت امداد افزا تجویزیں زیر غور ہیں اور موجودہ تجویزوں کی امکانی وسعت کو پیش نظر رکھتے ہوے اس امر کا یقین کیا جاتا ہے کہ ۵۰ ملین ایکڑ کا رقبہ آبپاشی سے ضرور مستفید ہوگا۔

ان چند اوراقوں کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ ہندوستان کے محکمہ آب پاشی نے بہت ترقی کری ہے۔ بدقسمتی سے دوسرے طبعی وسائل کی ترقی کے متعلق کیفیت نہیں ہے۔ ملک میں دوسرے طبعی وسائل موجود ہیں مگر انکی جانچ پڑتال میں بھی بہت کچھ کرنا ہے۔ ان میں سے جنگلات اور ماہی گیری کے مسائل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جنگلات باوجود اسکے کہ عملہ نہایت کم ہے اور مالی قیود اسکی ترقی میں برابر سد راہ ہوتے رہتے ہیں تاہم ہندوستان کے جنگلوں سے سلطنت کو فائدہ کثیر ہوتا ہے سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء میں بعد منہائی اخراجات ہندوستان کے جنگلات سے ۲،۲ ملین پونڈ کی بچت ہوئی ہندوستان میں جنگلوں کا مجموعی رقبہ ایک ملین مربع میل کے چوتھائی سے زائد ہے۔ اس وقت تک ۶۰۶۷۰ مربع میل باضابطہ طور پر سائنٹیفک اصول کی پابندی کے ساتھ زیر عملدرآمد ہیں۔

چھوٹی حرفتیں جنگلات کی چھوٹی چھوٹی حرفتیں اب اہمیت پکڑتی جاتی ہیں۔ ممالک متحدہ میں سال زیر تبصرہ کے درمیان میں گوند کی تجارت کا منافع بہت کم ہوا۔

کیونکہ غیر معمولی طور پر آگ لگنے کے واقعات پیش آتے رہے جس کے سبب سے کمایون
کے جنگلون مین نقصانات عظیم ہوے۔ خوش قسمتی سے ایک بڑا ذخیرہ گوند خام کا موجود
ہے اس لیے سالانہ تجارت کے منافع مین غالبًا کمی برائے نام ہوگی۔ سال گذشتہ کی
رپورٹ مین تذکرہ آچکا ہے کہ اس صنعت مین کافی ترقی ہوئی اور ممکن ہے کہ ترقی مین
اسقدر وسعت ہو کہ کل ملکی ضروریات کے لیے کفایت کرے بلکہ ممکن ہے کہ دوسرے
مشرقی ممالک کی ضروریات کے لیے بھی کافی ثابت ہو۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ
گورنمنٹ ممالک متحدہ کی پالیسی مین نہایت عمدہ درسگاہین شامل ہین جن مین زمانہ
حال کی مشینین موجود ہین اور نئے طریقے سے کام کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ صنعت
گوند مین ہر طرح کی ترقی اور آسانی پیدا ہو۔ علی ہذا لکڑی کے کام کی بھی یہی حالت ہے۔
بیشمار جنگلی پیداوار اور جو اس کے توسط سے پیداوار میسر آتی ہے۔ انکے متعلق تحقیقاتین
برابر جاری ہین اور مستقبل مین بہت کچھ ترقی ہو سکتی ہے۔ ممالک متحدہ کے نظر
ثانی کیے ہوے بجٹ جنگلات بابت ۲۲-۱۹۲۱ء مین تقریبًا ۳۰ لاکھ روپے کی بچت
دکھلائی گئی ہے۔ سال گذشتہ کی رپورٹ مین ذکر کیا گیا ہے کہ پہاڑی کھوہ اور
زمینون کو صاف کر کے جنگل لگانے کی اسکیم پر مستعدی سے عمل ہو رہا ہے۔ سال زیر
تبصرہ کے درمیان مین تقریبًا ۲ ہزار ایکڑ زمین پر نئے جنگلات لگائے گئے جنگل لگانے کا
خرچ گورنمنٹ برداشت کرتی ہے اور اخراجات کی خانہ پری اس کی آمدنی سے
ہو جاتی ہے۔ آخر مین اس کا منافع مالکان اراضی کو دیدیا جاتا ہے۔ اس کے نتائج
نہایت کامیاب ثابت ہوے ہین۔ زمین ضائع ہونے سے بچائی جاتی ہے عمدہ
فصل گھانس کی پیدا کی جاتی ہے اور درخت خوب اوگتے ہین۔ صوبہ مدراس مین
ترقی نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا کنسلٹنگ فارسٹ
انجینیر جو صوبہ مدراس کے جنگلات کی جانچ پڑتال کے لیے متعین ہوا تھا رپورٹ

کرتا ہے کہ جنگلات سے بہت کچھ مالی فوائد کی امید کی جاسکتی ہے اور ترقی کے بعد کسی بیرونی مدد کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

مشکلات بدقسمتی سے جنگلات کے شعبۂ تو میات سے ہندوستان بالکل بے خبر ہے۔ کاروباری نقطۂ نظر سے اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ ہندوستانی عوام کو جنگلات کی قدر و قیمت سے مطلع کیا جائے۔ بحالت موجودہ جنگ سے جو دوسرے ملکوں نے سبق حاصل کیا ہے اسکی قدر عموماً ہندوستانی نہین کرتے ہین کچھ اندیشہ اس کا بھی ہوتا ہے کہ محکمۂ جنگلات مبادا سیاسات کے جھگڑون مین نہ ادجھ جائے اور عوام کے فوری جوش و خروش کے فرو کرنے کی غرض سے آیندہ نسلون کے فوائد قربان نہ کر دیے جائین۔ اگر بدقسمتی سے ایسا ہوا تو ہندوستان نے جو جنگلات کے متعلق پیشقدمی کی ہے اس کا اثر نوآبادیات سے بالکل اوڑھ جائے گا۔ جو مشکلات ہندوستان کے جنگلات مین کام کرنے والون کو پیش آرہی ہین اس کے لحاظ سے جو حالتین مدراس پریسیڈنسی مین پیش آئی ہین انکا اعادہ بے موقع نہوگا۔ یہان دیہاتیون کی سمجھ مین یہ بات نہین آئی کہ فوری فوائد مستقبل کے فوائد کے خیال سے کیون معرض التوا مین ڈالے جاتے ہین ان لوگون کے نزدیک جنگلات کے قیود بالکل تکلیف دہ اور غیر ضروری ہین۔ شکایت کے اسباب شورش پسند لوگون نے اپنے فوائد کی غرض سے بہت اوچھال دیے ہین اس لیے گورنمنٹ نے خاص توجہ منعطف کرکے اس بات کے دکھانے کی کوشش کی ہے کہ اصلی اور مصنوعی شکایات کے وجوہ مین کیا فرق ہے۔ اس امر پر خاص توجہ کی گئی ہے کہ جنگلات کی کمیٹیان انکو مرتب کی جائین۔ یہ کمیٹیان سخت نگرانی کے تحت مین چراگاہون کی محافظت مین بہت مفید ثابت ہونگی اور گانون والون کی ضروریات کے لحاظ سے

ذخیرہ جات کو محفوظ بھی رکھین گی - اس سے امید پائی جاتی ہے کہ رعایا اور محکمۂ جنگلات مین جو کشش پیدا ہوگئی ہے اس مین ایک حد تک کمی ہو جائے گی -

ریسرچ محکمۂ جنگل کی ترقیات اور اسکے وسائل کی افزونی کے دوش بدوش جنگلات و تفحص کے سلسلہ کو بھی چلنا لازمی ہے - علی ہذا جنگل کی پیداوار اور اسکی حفاظت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے - انڈین انڈسٹریل کمیشن نے جس کا ذکر اس رپورٹ مین بارہا آچکا ہے اس امر پر زور دیا ہے کہ ماہران فن اصل مسائل کو وسیع پیمانے پر اپنے ہاتھ مین لین جیسا کہ ابھی تک نہین ہوا ہے کمیشن کی رائے مین دہرہ دون کے فارسٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ مین ضروریات زمانہ کے مطابق سامان نہین ہے اس لیے ایک عام اسکیم فارسٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی ترقی اور اس کے دائرۂ عمل کے وسعت کے لیے منظور ہوا ہے - زمانۂ زیر نظر مین انسٹیٹیوٹ کی توسیع مین ترقی ہوئی ہے مگر نئی عمارت کی تعمیر مین کچھ نہو سکا - ریسرچ کی سرگرمیون مین برابر توسیع ہوتی جاتی ہے اور اسی غرض سے زائد افسران کا تقرر ہوا ہے - جس مین ماہران فن شامل ہین جو لکڑی کے کام اور چوب کی آزمائش و موزونیت سے واقف ہین - علی ہذا لکڑی کے کام کے جاننے والے گودے اور فن کاغذ سازی اور رنگ سازی کے واقف کاران بھی عملہ مین شامل ہین - زمانۂ حال کی مشینین اور پلانٹ امریکا اور گریٹ برٹن سے منگائے گئے ہین - مگر بدقسمتی سے روپیہ کی کمی اب بہت محسوس ہو رہی ہے - جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تحقیقات کا کام رک گیا ہے - جس سے ہندوستانی جنگلون کی پیداوار خام کا پورا اور بہتر استعمال نہین ہو سکتا -

ماہی گیری ہندوستان مین ملکی دولت بہت کچھ مچھلیون کے ذریعہ سے حاصل کی جا سکتی ہے - اس جانب حال ہی مین توجہ کی گئی ہے - انڈین انڈسٹریل

کمیشن کی رپورٹ نے پورے طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ اس مین اگر مستعدی کے ساتھ ترقی کی گئی تو بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے۔ ہندوستان کے اکثر حصون مین ساحلی شہرون اور قصبون مین مچھلی کی بہت مقدار صرف مین آتی ہے بنگال مین مچھلیون کی تجارت کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ آبادی کے ایک بڑے حصہ کی یہ خاص غذا ہے۔ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء مین ۱۳۰۰۰ ٹن سے زائد مچھلی صوبہ کے مختلف حصون سے پکڑ کر کلکتہ بھیجی گئی۔ اس بڑہتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے برابر بیرحمی کے ساتھ ان اطراف مین تمام سال مچھلیان پکڑی جاتی ہین۔ یہانتک کہ آسیان اور قرائی مچھلیان بھی نہین بچتین۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مچھلیون کے ذخیرہ پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ اس امر کے یقین کرنے کے وجوہات موجود ہین کہ تاوقتیکہ کوئی ایسا قانون پاس نہ کیا جائے جس کے رو سے موسم کا تعین کیا جائے اور ڈائی مچھلی کی فروخت ممنوع قرار دیجائے۔ بنگال کی مقامی مچھلیون کی رہنے کی جگہین بالکل برباد ہو جائینگی۔ سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ مچھلی والون مین صحیح خیالات کی اشاعت کی جائے جو نیچ ذات کے جاہل اور غیر تعلیمیافتہ جماعت سے ہین۔ علاوہ برین اُن لوگون کو ذرا بھی نفع نہین حاصل ہوتا اور درمیانی لوگ ان سے زبردستی نوچ کھسوٹ لاتے ہین جس سے مچھلیون کی فراہمی مین کمی اور انکی قیمت مین اضافہ ہوتا ہے۔

وسائل آمد و رفت صفحات ماسبق مین ہمنے اختصار کے ساتھ ہندوستان کی معاشی زندگی پر سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء کے بابت تبصرہ کیا ہے اور قدرتی ذرائع مین جو کچھ ترقی حاصل ہوئی ہے اس کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ اب ہمین ان حالات کو بیان کرنا رہگیا ہے جو غالباً سب سے زیادہ ضروری جز اسکی خوشحالی کے ہین یعنی وسائل آمد و رفت۔ قطع نظر اس کے کہ ہندوستان کے مقامات مین مسافت

بعید ہ طے کرنا ہوتی ہے اور راستہ مین قدرتی موانع حائل ہوتے رہتے ہین
اکثر قریب کے مقامات بھی برسات مین ناقابل گذر ہو جاتے ہین۔ ہندوستان
کی تمام تاریخ مین وسائل آمدورفت کا بہت بڑا اثر اسکی سیاسی اور تجارتی
ترقیون پر رہا ہے۔ یہ مشکلات باوجود ریل۔ تار۔ موٹرون۔ اور بیسیون گرانبہا ایجادات
کے جن کا پہلے کسی کو خیال بھی نہ تھا تجارتی ترقی کے حق مین اب بھی سنگ راہ
بنی ہوئی ہین۔ اگر ہندوستان مین وسائل آمدورفت کو بذریعہ سڑک یا ریل
کے ملکی ضروریات کے متناسب بنانا ہے تو ہمیں کوشش اور اخراجات ایسے پیمانے
پر جو ابتک ناممکن تھے صرف کرنا ہونگے۔ سال زیر تبصرہ کے درمیان ہندوستان
مین فوجی ضروریات کے لحاظ سے جو طریقے بذریعہ مشینون کے اسباب وغیرہ
کے منتقل کرنے کے لیے قائم کیے گئے ہین انمین بہت ترقی ہوئی۔ مگر مشینی آلے
وسائل آمدورفت کے لیے سڑکون کی توسیع لازمی ہے

سڑکین ہر سال ہندوستان کی سڑکون کی توسیع کی ضرورت زیادہ عیان ہوتی جاتی ہے۔ سردست بہت سے زرعی علاقون کو جن تک موسم برسات مین پہنچنے کا کوئی راستہ ہی نہین رہتا شدید مالی نقصان ہوتا رہتا ہے۔ اس خرابی کے انسداد کی صورت صرف یہی ہے کہ بڑی سڑکون کی توسیع کا کام اور زیادہ کیا جائے۔ سال بسال جو ترقی اس باب مین ہوتی جاتی ہے وہ ناقابل التفات نہین مگر ہندوستان کی ضروریات کے دیکھتے ہوے بالکل ناکافی ہے۔ کل میزان پختہ اور خام سڑکون کی ابتک صرف دو لاکھ میل ہے یہ ان سڑکون کی تعداد ہے جو سرکار کی طرف سے قائم کی گئی ہین۔ یہ مسئلہ عرصہ سے حکام کے زیر غور ہے مگر قبل اسکے کہ مناسب کارروائی عمل مین لائی جائے اس مسئلہ کے متعلق عوام مین ضرور دلچسپی پیدا کرنا چاہیے۔

اس امر کے تیقن کے بہت سے اسباب ہین کہ ہندوستانی سڑکین بجائے ترقی کرنے کے روز بروز خراب ہوتی جاتی ہین تاوقتیکہ نئی اصلاحی صوبہ دار حکومتین اس اہم مسئلہ کے متعلق قرار واقعی توجہ نکرینگی اُسوقت تک قریب مستقبل مین بہبودی کی کوئی صورت نظر نہین آتی - ممالک متحدہ کی گورنمنٹ نے ایک پراونشیل بورڈ آف کمیونیکیشن (سررشتہ رسل و رسائل صوبہ) قائم کیا ہے اس مین ذرہ شک نہین کہ ایسی تدبیرین نہایت ہی سودمند ہوتی ہین اگر ایک مرتبہ شعبہ سرکاری نمایندے سرکاری ماہرین فن کے ساتھ متحد ہو جائین اور سڑکون کے خراب طریقون کی پوری اہمیت کو محسوس کرین تو اس مین ذرا شبہ نہین کہ وسائل آمدورفت کی تحریک کو بہت کچھ ترقی پہنچ جائے۔

ریلوے لیکن تمام وسائل نقل و حرکت مین ہندوستان کے لئے سب سے زیادہ اہم شئے ریلوے ہے - پچھلے سال کی رپورٹ مین ان مشکلات کا ذکر آچکا ہے جو ریلوے کی راہ مین آغاز جنگ کے وقت سے برابر حائل رہی ہین سامان جنگ و ذخائر حرب کی باربرداری کا بوجہ انپر انکی بساط سے زیادہ پڑا ہے اور اسکے علاوہ ہندوستان کی روزافزون تعداد مسافران کے لئے کافی گنجائش بہم پہنچانے کا سامان برابر کم ہوتا گیا ہے - اسلیے التوائے جنگ کے بعد بھی انگلستان سے موجودہ نظام ریلوے کے لئے ضروری سامان جنگ مہیا کرنے مین بھی بہت دشواریان پیش آتی رہی ہین - پھر روزافزون تعداد مسافران کے لیے گنجائش نکالنے مین ایک بڑا مانع یہ امر بھی رہا ہے کہ اونچے اسٹاف کی تعداد مین کمی واقع ہو گئی ہے - ۱۹۲۱ء کے آخر مین ہندوستانی ریلوے کی کل لمبائی جس پر مسافر سفر کرتے تھے ۳۷ ہزار میل سے کچھ زائد تھی - یہ کل کائنات ۶۸ سال کی تعمیرات کی ہے جس کا آغاز چھوٹے پیمانے پر ۱۸۵۳ء مین ہوا تھا

جب کہ ایک چھوٹی ریل ۲۱ میل کے طول میں بمبئی سے تھانے تک بنائی گئی تھی۔ زمانۂ حال میں لائنوں کی تعمیر مالی دقتوں اور کمیابی سامان کے سبب سے بہت کچھ رک گئی۔ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء تک دو سو اٹھانوے میل لائن کھولی گئی۔ انمیں سے نصف سے زائد تو فوجی ریلیں تھیں اور ماباقی چھوٹی شاخیں تھیں جن میں مالی امداد زیادہ تر ہندوستانی ریاستوں ۱۰۔ برانچ لائین کمپنیوں نے کی تھی۔ ریلوے پر سرمایہ کے اخراجات ۳۲۹٫۲ ملین پونڈ سنہ ۱۶-۱۹۱۵ء میں تھا مگر سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کے دوران میں اس میں اضافہ ہوا۔ اور ۲۴۴ ملین پونڈ تک تعداد اخراجات پہنچ گئی۔ مگر بدقسمتی سے زیادتی اخراجات نے کچھ زیادہ تلافی نقصان کی نہیں کی جو زمانۂ جنگ میں ہوا تھا۔ یہ اعداد خود گمراہ کن ہیں تاوقتیکہ اس اہم امر واقعہ کا لحاظ نکیا جائے کہ ہر چیز کی قیمت بہت بڑھ گئی جس سے بعض اوقات روپے کی قیمت پر نصف سے کم اثر پڑا تھا۔

ریلوے کی اہمیت دیہات کی زندگی پر ہندوستانی ریلوے کے اجرا سے جو کچھ اثر پڑا ہے اسکی کچھ اہمیت ان اعداد سے واضح ہوگی جو اسباب اور مسافروں کے متعلق پیش کی جاتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء اور سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کے درمیان میں اسباب کے محصول میں اضافہ ۳۴ ملین سے بڑھکر ۷۰٫۵ ملین پونڈ ہو گیا ریل کی آمدنی میں ۱۲۔ ملین پونڈ کے بجائے ۴۸ ملین پونڈ کی تعداد ہو گئی۔ یہ بہت بڑا اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر اسی زمانے میں مسافروں کی آمدورفت اس کثرت سی ہوئی کہ اس اضافہ کی کوئی ہستی باقی نہیں رہی۔

مسافروں کی تعداد سنہ ۱۹۰۲ء میں تقریباً ۱۹۵ ملین مسافروں نے سفر کیا تھا۔ جس سے ریلوے کی آمدنی گیارہ ملین پونڈ کی ہوئی تھی مگر سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء میں مسافروں کی تعداد ۵۶۰ ملین تک پہنچ گئی جس سے ۹٫۴۰

ملین پونڈ ریلوے کی آمدنی ہوئی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بہ نسبت مال کے مسافرون کی تعداد مین بہت بڑا اضافہ ہوا۔ ریلوے پالیسی کی رہنمائی کے لیے یہ ایک نہایت اہم واقعہ ہے۔ مسافرون کے سفر کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ اونکی تعداد تیسرے درجہ مین ۴۹۰ ملین درجہ اول مین ایک ملین درجہ دوم مین ۷ ملین اور درجہ متوسط مین ۱۱ ملین تھی۔ تیسرے درجہ کی کثرت سے یہ بات بخوبی سمجھ مین آجاتی ہے کہ گاڑیون مین ضرورت سے زائد مسافرون کی بھرمار کی کیون شکایت ہوا کرتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء مین تیسرے درجے کی چوپہیہ گاڑیون کی تعداد ۱۵ ہزار سات سو بارہ تھی۔ سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء تک بہت قلیل اضافہ ہوا۔ یعنی گاڑیون کی کل تعداد ۱۷۰۰۱ ہوئی۔ علاوہ برین چونکہ تجدید کا کام بقایا مین پڑ گیا تھا اس لیے ذخیرہ کی ایک بڑی تعداد بیکار رہتی۔ پورا علاج تو اوسی وقت ہو سکتا ہے جب وقت اور روپیہ مساعدت کرے مگر اسوقت جو امکانی صورتین گاڑیون مین اضافہ کی ہین اوپر عمل کیا جا رہا ہے۔ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء مین سواری گاڑیان روزانہ نو ہزار میل کا سفر اس تعداد سے زائد کرتی تھین جو سال ماسبق مین تھی۔

اسباب کی تجارت (آمد و رفت) | باوجود اسکے کہ زمانہ حال مین مسافرون کے سفر مین بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ ریلوے آمدنی کا خاص ذریعہ اسباب کی بار برداری ہی رہی۔ اسباب کی باربرداری کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء مین کل مقدار ۷۰ ملین ٹن تھی اس مین سے ۴۶ ملین ٹن تجارتی مال تھا ۱۲ ملین ٹن کوئلہ ۱۰ ملین ٹن ذخائر کی آمدنی اور ایک ملین ٹن فوجی ذخائر تھا۔ عام تجارت کے مال مین سب سے اہم محصول کے نقطۂ نظر سے غلے اور دال کی تھی جس کا مجموعہ ۱۲- اور ۱۳- ملین ٹن کے درمیان مین تھا۔ مگر بمقابلہ گذشتہ

چار سالون کے برآمد کی خاص اشیاء کے اعداد بار برداری مین کمی رہی۔ متفرق اشیاء کے اعداد مین ۱۶ ملین ٹن کا اضافہ ہوگیا۔ اسکی خاص وجہ یہ تھی کہ درآمد مین نمایان اضافہ ہوا جسکے متعلق اس باب کے اوائل مین تذکرہ آچکا ہے۔

پبلک اعتراضات اس زمانے مین ریلوے کی غلطیون پر عوام نے شدید اعتراضات عائد کیے خصوصاً ذخیرہ کی کمی پر۔ جو لوگ ریلوے کی عملی دقتون سے واقف نہین اُنکے نزدیک اصل سبب خرابی کا یہی ہے۔ یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ اگر ریلوے گاڑیون کی تعداد بیشمار کردی جائے تو بار برداری کے متعلق جو عام شکایت ہے وہ رفع ہوجائے گی۔

دقتین بدقسمتی سے اس مسئلہ کے حل کا انحصار اور باتون پر ہے جنکا تصفیہ اس قدر آسانی سے نہین ہوسکتا۔

قبل از ین کہ سائیڈنگ۔ یارڈ۔ دوہری پٹری۔ مرمت کرنے کے لیے بکثرت کارخانے مہیا نہ کیے جائین۔ بے شمار گاڑیون کے اضافہ کردینے سے بجز اسکے کہ گڑبڑ پیدا ہو اور گاڑیون کا ذخیرہ زائد از ضرورت سمجھا جائے۔ اور کوئی مفید مطلب بات حاصل نہین ہوسکتی۔ ریلوے انتظامات کو موجودہ زمانے کے معیار پر لانیکے لئے بہت وقت کی ضرورت ہے۔ علی ہذا صرف زر بھی بہت ہونا چاہیے جب تک لائین اس قابل نہ ہوجائے کہ اس پر زیادہ گاڑیان چل سکین۔ اس امر کے متعلق شورش مچانے سے کوئی فائدہ نہین کہ مال اور سواری گاڑیان بکثرت خرید کرلی جائین۔ حال مین اسکے متعلق بہت کچھ شور و شغب برپا ہوچکا ہے۔

ریلوے گاڑیان موجودہ سامان کے ساتھ اقتصادی پہلو کو لیے ہوے کام چلانا بہت مشکل مسئلہ ہے ۱۹۱۹-۲۰ء کے اختتام پر ہندوستانی ریلوے کے پاس ۹۹۰۸۔ انجن ۲۳۴۷۴ سواری گاڑیان ۱۹۴۷۰۱۔ مال گاڑیان موجود تھین

اعداد موجودہ کی تحلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے زمانہ کی مشکلات کے باوجود ۱۹۱۵-۱۴ء اور ۱۹۲۱-۲۰ء کے درمیان ہر سہ مدات کے تحت مین ذخیرہ کے مجموعہ مین اچھی خاصی ترقی ہوئی۔ انجنون کی تعداد ۸۳۹۳ سے بڑھکر ۹۳۲۶ ہوگئی۔ مسافر گاڑیان ۲۲۹۷۱ کے بجاے ۲۴۹۵۱ ہوگئی اور مال گاڑیون کا شمار ۱۸۴۰۷۶ سے متجاوز ہوکر ۲۰۱۱۹۴ تک پہنچ گیا۔

کوئلہ جو دقتین کوئلہ کے باربرداری کے متعلق پیش آئی تھین انکا تذکرہ سالگذشتہ کی رپورٹ مین آچکا ہے۔ یہ دقت ۱۹۲۱ء مین بھی رہی مگر آخری شش ماہی مین وقتون مین اسقدر شدت باقی نہین رہی۔

کول ٹرینسپورٹ آفیسر نے جو طریقہ تقسیم کوئلہ کا جاری کیا تھا وہ قائم رہا۔ طریقہ کار مین صرف اسقدر تغیر ہوا کہ ۱۹۲۱ء سے افسر مذکور کو بالا کو ایک کمیٹی کی راے سے مدد ملنا شروع ہوگئی۔

مالی نتائج ہندوستانی ریلوے کے مالی شعبہ کو اب ہم لیتے ہین۔ سرکاری لائنون کی تخمینی آمدنی ۱۹۲۰-۱۹ء مین اسکی تعداد ۸۱ ملین پونڈ کے قریب پہونچ گئی۔ عملی اخراجات کے مصارف مین ۴۵ ملین پونڈ سے ۵۵ ملین پونڈ کا اضافہ ہوگیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خالص آمدنی مین ۳۳ ملین پونڈ سے ۲۶ ملین پونڈ کی تخفیف ہوگئی۔ مالی حالت کے لحاظ سے زیادتی اخراجات ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ آمدنی خام تو ۶۵ ملین پونڈ کی تھی مگر آمدنی پختہ ۲۷ ملین پونڈ تھی۔ عملی کام کے اخراجات کثیرہ نے گذشتہ سات سالون کے درمیان تخمینی آمدنی مین جو کچھ اضافہ ہوا تھا اسکو ملیامیٹ کردیا۔ اور خالص آمدنی کی حالت کو ۱۹۱۴-۱۳ء کی مالی حالت کی سطح پر پہنچا دیا۔ اس درمیان مین سرمایہ پر گورنمنٹ کی لابدی سود کے متعلق بڑھگئی تھی۔ اس موقعہ پر اس امر کا انکشاف ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام دنیا

کی قومون مین صرف ہندوستان ہی ایک ایسا مقام رہ گیا ہے جہان ریلوے کی شرح محصول مین عام اضافہ وسعت کے ساتھ نہین ہوا۔ اگر ریلوے کو محفوظ کاروباری لائن پر چلانا مقصود ہے تو بہت جلد محصول مین اضافہ کرنا ہوگا۔ تاکہ اسکے قیام کے باعث جو اخراجات مین اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ پورا ہو جائے جہانتک مسافرون کا تعلق ہے ہندوستان مین تمام دنیا کے مقابلہ مین انکی خدمت ارزانی کے ساتھ کی جاتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۸ع مین بھی جسوقت سے کہ دیگر ممالک مین شرح محصول مین اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستانی ریلوے لائن پر فی مسافر فی میل امریکہ کے سینٹ کے تخمینہ کے بموجب ۵ء۰ کا اوسط بیٹھتا تھا۔ اس کا مقابلہ دیگر ممالک سے سبق آموز ہوگا۔ ممالک متحدۂ امریکہ مین ۲۵ء۱ سینٹ ہالنڈ مین ۲۷ء۲ سینٹ کناڈا مین ۲ء۱ سینٹ اور جاپان مین ۶۷ء۰ سینٹ تھا۔

ریلوے ملازمین سال زیر تبصرہ کے دوران مین متعدد سخت ہرتالین ہوئین جس سے عوام کو شدید تکلیف برداشت کرنا پڑی۔ جب پبلک کو تکلیف ہوتی ہے تو بسا اوقات وہ اپنا بخار اعتراض کرکے نکال لیا کرتی ہے۔ حالانکہ بنیاد ہمیشہ مضبوط نہین ہوتی۔ مثلاً حال مین ریلوے پر یہ اعتراض عائد کیا گیا ہے کہ اسکو اپنے ملازمین کے مفاد کا خیال نہین مگر یہ اعتراض غلطی پر مبنی ہے گذشتہ دس برس مین ریلوی ملازمین کی تعداد ۶۰ء ملین سے ۷۵ء ملین ہوگئی ہے سنہ ۱۹۱۳-۱۴ع اور سنہ ۱۹۲۰-۲۱ع کے دوران مین فرد رہی کے بل مین ۱۴ ملین پونڈ سے ۴۶ ملین پونڈ کا اضافہ ہوگیا ہے عملہ کے ساتھ بہت سی رعایتین بھی کی گئین جس سے ریلوی پر ایک مستقل بار اخراجات کا پڑگیا ہے غلہ کی دوکانین کھولی گئین۔ مولات کی ترقی کو بڑھوا دیا گیا پراوڈنٹ فنڈ کمیٹی بینی فٹ کی مدات مین واقعی اضافہ کیے گئے ریلوی نوآبادیون مین عمدہ پانی کا انتظام کیا گیا ہے اور اکثر جگہہ بجلی کی روشنی کا بھی سامان ہوگیا ہے۔ یہ صورتین بڑے بڑے مرکزی مقامات مین اختیار کی گئی ہین

ریلوے فنڈ سے درسگاہین اور تفریح کی دوسری صورتین مہیا کی گئی ہین لڑکونکی
تعلیم مین آسانیان بہم پہنچانے کا مسئلہ زیر غور ہے۔ تمام مفید باتین جو ریلوے
کے ماتحت عملہ کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے عمل مین لائین گئین۔ تمام زیادہ
تنخواہ پانے والے افسران کی تنخواہ مین اضافہ کیا گیا۔

ریلوے کمیٹی | پچھلے سال کی رپورٹ مین ایک تحقیقاتی کمیٹی کا ذکر آچکا
ہے جسکا مقصد یہ دیکھنا تھا۔ کہ سرکاری ملکیت کی ریلون کے موجودہ انتظام مین
کیا کیا تغیرات ہونا چاہیے۔ ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی کہ وہ اس
امر پر اظہار راے کرے کہ جسوقت متعدد ریلوے کمپنیون کے موجودہ ٹھیکے ختم
ہو جائین تو کیا صورت اختیار کرنا چاہیے۔ ساتھ ہی اسکے ریلوے بورڈ کی
ترکیب فرائض و اختیارات پر غور کرنے۔ اور نظام ریلوے پر سرکاری اختیارات
کے حدود کا تعین کرنا تھا۔ اسکے علاوہ اس سے ہندوستان مین ریلون کی مالی
حالت کی سنبھالنے اور خصوصاً نئی لائنون کی تعمیر مین پرائیوٹ اشخاص کے سرمایہ
لگانے کے مسئلہ پر بھی غور کرنا تھا۔ کمیٹی کو اس باب مین بھی راے ظاہر کرنا تھا
کہ کرایہ و شرح محصول کا تعین جو اس وقت سرکار کے ہاتھ مین ہے نیز تاجرون
اور ریلوے کے درمیان مناقشات چکانے کا موجودہ دستور کس حد تک
قابل اطمینان ہے۔ کمیٹی کے صدر سر ولیم ایکورتھ تھے۔ کمیٹی کے ارکان مین انگلستان
و ہندوستان دونون جگہون کی ریلوے کے مالی اور تجارتی اغراض کے نمایندے
شامل تھے۔ انگلستان کے مختصر ابتدائی اجلاس کے بعد کمیٹی نے دسمبر ۱۹۲۰ء
مین اپنی نشست کلکتہ مین شروع کردی۔ اور بمبئی۔ مدراس۔ اور دوسرے مرکزون
کا دورہ کرکے ۱۹۲۱ء کے موسم بہار مین انگلستان واپس ہو کر اپنی تحقیقات ختم
کریگی۔ اسکے عام جلسون سے لوگون کو خاص دلچسپی رہی ہے۔ اس لیے ا

ہندوستانیون کی مدت سے اُسکی تمنا تھی کہ فلاح ملک کے ایک ایسے اہم و ضروری جزو مین جیسے کہ ریلوے ہین اُنھین زیادہ شرکت کا موقعہ حاصل ہو۔ اس قسم کی بڑی پُرانی شکایتین چلی آتی تھین مثلاً یورپین کارخانہ دارون کو ریل گاڑیان پہلے دی جاتی ہین اس قسم کی شکایات صرف اسی صورت سے رفع ہوسکتی تھین کہ انکے اسباب کی پوری اور بے لاگ تحقیقات کی جائے۔

ریلوے کمیٹی کی رپورٹ | ریلوے کمیٹی کی رپورٹ اسقدر مکمل تھی کہ ریلوے انتظامات اور ہندوستان کے مالیات کے ہر شعبہ پر جاری تھی۔ بہت سے ایسے اہم اور دور تک اثر پہنچانے والے تغیرات کی سفارش کی گئی تھی کہ بغیر کافی غور و خوض کے انپر عمل نہین کیا جا سکتا تھا۔ بہت سی معمولی تجویزون پر البتہ فوری کارروائی شروع کی جا سکتی تھی مثلاً تیسرے درجہ مین گنجائش سے بہت زائد مسافرون کی چپقلش۔ رشوت ستانی کا انسداد۔ مگر خاص تجویزون کا فیصلہ تا وقتیکہ پوری جانچ نہو جائے ملتوی کردینا پڑا۔ انتظامات ریلوے کے متعلق کمیٹی نے سفارش کی کہ ایک خاص ممبر کاونسل کے سپرد کردیے جائین اسی ممبر کے چارج مین ڈاکخانہ جات۔ تارگھر۔ سڑکین۔ بار برداری۔ بندرگاہ وغیرہ کے محکمے دیدیے جائین۔ یہ سب محکمہ ملا دیے جائین۔ اور محکمۂ وسائل آمد و رفت کے نام سے موسوم کردیا جائے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی کہ ریلوے بورڈ کی از سر نو ترتیب دی جائے اور ریلوے کمیشن کی صورت مین اسکو توسیع دیجائے اسکے ارکان مین ایک چیف کمشنر اور چار کمشنران کو ہونا چاہیے۔ ایک انمین سے مالیات کا نگران کار رہے گا۔ بقیہ تین ارکان کل ریلوے کے مخصوص قسمتین آپس مین تقسیم کرلین گے۔ کمشنران کے مددگار چھ ڈائرکٹر ہونگے۔ یہ لوگ فنی ماہر ہون گے۔ اور مختلف شاخون مین کام کرینگے۔ ان دونون تجویزون کے متعلق کچھ

نہین ہوا کیونکہ ابتک اسپر غور ہو رہا ہے۔ ریلوے مالیات کے متعلق کمیٹی نے یہ تجویز کیا کہ ریلوے کو خود اپنا بجٹ تیار کرنا چاہیے جسکو ہندوستان کے عام مالیات سے کوئی تعلق نہو۔ دونون ایوانات قانونی کی ایک مشترک کمیٹی نے گذشتہ دسمبر مین اس مسئلہ پر غور کیا اور ناممکن العمل متصور کر کے مسترد کر دیا؛ بر این ہم لیجسلیٹو اسمبلی نے اس سفارش کو منظور نہین کیا اور مسئلہ پر مزید غور کی سفارش کی۔ انھون نے کمیٹی کی اس رائے سے البتہ اتفاق کیا کہ گورنمنٹ کو ایک پنج سالہ پروگرام ۱۵۰ کروڑ روپیہ کا منظور کر لینا چاہیے تاکہ ریلوے پالیسی ایک عرصہ تک جاری رہ سکے۔ ریلوے کمیٹی نے سفارش مزید کی کہ ایک نرخ کی تعین کرنے والی جماعت اور ایک مرکزی مجلس شوریٰ قائم کی جائے جس مین ملک کے مختلف مذاق کی نمایندگی ہو سکے۔ آخر الذکر تجویز تو عملی جامہ پہن رہی ہے مگر نرخ کی متعین کرنے والی جماعت کی تجویز ہنوز زیر غور ہے۔ علاوہ برین ریلین سرکاری رہین یا کمپنی کے زیر انتظام اس باب مین ریلوے کمیٹی کے ارکان مین اختلاف تھا۔ نصف کی جسمین سر ولیم ایکورتھ شامل تھے یہ رائے تھی کہ انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ مین رہے۔ بقیہ نصف ارکان اس امر کو ترجیح دیتے تھے کہ ہندوستانی کمپنیون کے ذریعہ سے انتظام کیا جائے۔ اس اہم مسئلہ کے متعلق ابتک قطعی فیصلہ نہین ہوا ہے اور اس بحث پر مجلس شوریٰ بہت جلد غور کریگی۔

ڈاکخانون کی افزائش اس مین کوئی شک نہین کہ ہندوستان مین وسائل رسل و رسائل کے اضافہ کی جانب لوگون کا عام میلان روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ ہی اس سلسلہ کی اصلاح و ترقی کا خیال بھی عام طور پر پھیلتا جاتا ہے جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ محکمہ ڈاک اور تار کے کاروبار کو برابر ترقی ہوتی جاتی ہے۔

سنہ ۱۸۵۴ء میں جب ہندوستان میں پہلی بار ڈاکخانے نے ایک مستقل محکمہ کی صورت ایک ڈائرکٹر جنرل کی ماتحتی میں اختیار کی تھی تو کل ۷۰۰ ڈاکخانے تھے سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء میں یہ تعداد ۱۹۴۹۶ تک پہنچ گئی۔ ملازمین کی تعداد ۱۰۲۸۸۵ اور براہ راست ۱۰۳۰۷۵۱ میل اسکے زیر نگین ہے۔

ڈاک کیونکر بھیجی جاتی ہے سال کے اندر ۱۲۸۹٫۳ ملین چیزین روانہ کی گئین اس مین ۶۱۲ ملین خطوط ۲۳۴ ملین پوسٹ کارڈ اور ۷۰ ملین جسٹری شدہ اخبارات تھے۔ ۴٫۵ ملین سے زائد چیزین ہر کام کرنے والے دن روانہ ہوئین ڈاک کی آمد و رفت ہندوستان مین متعدد طریقون سے ہوتی ہے۔ مثلاً ہرکارہ۔ ریل۔ گھوڑے۔ جہاز۔ کشتیان۔ خشکی کی ڈاک گاڑیان۔ اونٹ۔ تانگہ لیکن اب جہان جہان بھی ممکن ہوتا جاتا ہے۔ سست رفتار سواریون کے بجائے موٹرون سے کام لیا جانے لگا ہے۔ ملک مین ریلوے کی برابر توسیع ہوتی جاتی ہے اور موٹرون کا استعمال روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ اسلیے ہرکارون کی مسافت سفر مین روز بروز کمی ہوتی جاتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء مین ۹۵۹۸۳ میل کا فاصلہ یہ لوگ طے کیا کرتے تھے مگر سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین یہ مسافت ۹۰۵۲۸ میل کی رہگئی

ملک مین بہت سے ایسے قطعات پڑے ہین جہان ریلوے اور موٹر کا گذر نہین۔ اندرون ضلع مین بہت سے چھوٹے چھوٹے مواضعات مین ڈاکخانے کھلتے جاتے ہین وہان کی ضروریات پورا کرنے کے لیے ہر سال متعدد ہرکارون کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ڈاک کے آمد و رفت کے سلسلے مین موجودہ زمانے مین نیز آئندہ بہت دنون تک ہرکارون کی جماعت بہت نمایان رہے گی۔ محکمہ کی تاریخ سے معلوم ہوتا رہتا ہے کہ بہت سے ہرکارون کی جانین چیتون کے نذر ہوجایا کرتی ہین۔ معلوم نہین کتنے دریا مین ڈوب جاتے ہین۔ بعضون کو سانپ

کاٹ لیتے ہین۔ متعدد افراد برفباری کے سبب سے جان دیتے ہین بعضون کو ڈاکو مار ڈالتے ہین۔ سال زیر بیان کے درمیان کم از کم ۳۶ مرتبہ ڈاک کو ڈاکوؤن نے سراوا لوٹ لیا۔ ۶ موقعون پر ہرکارون کی جانین گئین اور چار مرتبہ یہ لوگ زخمی ہوے۔ باوجود ان خطرون کے ہرکارے اپنے فرائض کی انجام دہی سے کبھی پہلو تہی نہین کرتے۔ ڈاک کے تھیلے کو یہ لوگ ایک پاکیزہ امانت تصور کرتے ہین جسکو مکتوب الیہ کے پاس پہنچانا لازمی ہوتا ہے۔ راستہ مین خواہ کچھ ہی آفت کیون نہ آئے۔ بارہا تھیلہ بچانے مین انھون نے اپنی جانین دی ہین۔ یہ لوگ جس ایمانداری۔ جرأت اور انہماک سے اپنے فرائض انجام دیتے ہین اس کی پوری تعریف نہین ہوسکتی۔

پبلک کا فائدہ

ہندوستان کے ڈاکخانون کا فائدہ ڈاک کی فراہمی۔ ترسیل و تقسیم ہی تک محدود نہین بلکہ ڈاکخانہ پبلک کے بنک اور ایجنٹ کا بھی کام دیتا ہے اسکے ذریعہ سے لوگ دور دور سے خرید و فروخت کرسکتے ہین۔ یہان کونین بھی فروخت ہوتی ہے۔ سرکاری ملازمون کی زندگی کا بیمہ ہوتا ہے کسٹم کی چنگی وصول ہوتی رہتی ہے۔ نمک کا محصول وصول ہوتا رہتا ہے۔ فوج کے پنشن یافتہ سپاہیون کی پنشن یہین سے تقسیم ہوتی رہتی ہے۔

مالی نتائج

سال زیر نظر کے دوران مین ملازمین محکمہ ڈاکخانہ کی تنخواہون مین اضافہ کیا گیا۔ کیونکہ اب ہر شخص کے اخراجات بہ سبب گرانی کے بہت بڑھ گئے تھے محکمہ ڈاکخانہ نے ۶۴ء۰ کرور روپے کے خسارہ کے ساتھ کام کیا۔ ۱۳۶ء۵ ملین پونڈ کی آمدنی ہوئی تھی اور ۱۴۸ء۵ ملین پونڈ اخراجات کی میزان تھی۔ خالص نقصان کا مقابلہ سال ماسبق کے اعداد سے ہوسکتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۲ء۷ ملین پونڈ کی بچت بعد منہائی اخراجات دکھلائی گئی تھی مثل ریلوے کے ڈاکخانہ جات کے

لیئے بھی یہ ناممکن ہے کہ زمانۂ حال کے مطابق ڈاک کا انتظام کرین تا وقتیکہ اسکی آمدنی اخراجات کے لیے کافی نہون - موجودہ شرح مزدوری اور اخراجات رسل و رسائل کے لحاظ سے ڈاکخانے کے لیے ناممکن ہے کہ کوئی چیز ڈاک کے ذریعہ سے ایک پیسہ کے محصول پر بغیر نقصان اُٹھائے ہوے بھیجی جا سکے - یہ مشکل ہے کہ ہندوستان کے ایسے ملک مین جو فوائد ارزان شرح ڈاک سے مترتب ہوتے تھے اسکے متعلق مبالغہ سے کام لیا جائے تاہم یہ بھی بسا ضروری ہے کہ ڈاکخانہ کے ایسے مفید عام محکمہ کو پوری اہلیت اور قابلیت سے چلایا جائے - یہ قابلیت اُسی وقت نہیں سکتی ہے جبکہ ڈاکخانہ مین خود اپنے پیرون کھڑے ہونے کی قوت حاصل ہو اور اسکی شاخین فاقہ کشی مین مبتلا نہو جائین بخلاف محکمۂ ڈاک خانجات کے محکمۂ تار مین منافع ہوا اسکی کل آمدنی ۵٫۳ کروڑ روپیہ ہوئی اخراجات کی میزان ۴٫۶۹ کروڑ روپیہ ہوئی - سال گذشتہ کے مقابلہ مین محکمۂ تار مین سال کے اندر اندرونی اور بیرونی تار ۱۹٫۹ ملین آئے گئی گویا ۲ فیصدی کی کمی رہی کمی کی خاص وجہ تجارت کا تنزل تھا - لائین اور تار کے پھیلاؤ کی میزان مین برابر ترقی ہوتی جاتی ہے - اور اب بری اور بحری تارون کے ماتحت رقبۂ زمین کا طول تقریباً ۹۰۰۰ میل ہے - اور تارون کا مجموعی طول ۲۷۰۰۰۰ میل تک پہنچا ہے - ہندوستان مین محکمۂ تار کے عملہ مین ۱۳۰۰۰ سے زائد افسر ہین - یہ لوگ ۱۰۰۰۰ سے زائد دفترون مین کام کرتے ہین - ان مین سے تقریباً ۹۰۰ دفتر بیابات کے کھولے ہین - جیسا کہ سال گذشتہ کی رپورٹ مین تذکرہ آچکا ہے - تحقیقاتی رپورٹ کی سفارش کی بنا پر محکمۂ تار کی تنخواہ اور کام کرنے کی حالت مین بہت کچھ ترقی ہوئی ہے - تنخواہ مین اضافہ اور زائد اوقات مین کام کرنے کا الگ بھتّہ منظور ہو گیا ہے - اور جن ملازمین کے پاس سرکاری مکان نہین ہین انکے مکانات کے کرایہ کی بھی منظوری ہو چکی ہے - عملہ کی قابلیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۰ہا نقشے جو مختلف دفترون مین تیار کیے گئے ہین انکے معائنہ سے معلوم

ہوتا ہے کہ ۹۴ فیصدی تار دینے کے دس منٹ کے اندر روانہ کر دیے گئے اور ۴۹
فیصدی ۲۰ منٹ مین جو تار موصول ہوئے ان مین سے ۱۰ فیصدی مکتوب الیہم کے
پاس دس منٹ کے اندر بھیجدیے گئے۔

لاسلکی ہندوستان کے تارون پر کثرت کار سے جو بار پڑنے لگا ہے اور اسکی
وجہ سے بعض اوقات پیامات کے پہنچنے مین جو تاخیر و نقصان ہونے لگا ہے اس نے
لاسلکی (بے تار کی تار برقی) کی تحریک کو خاص طور پر اہمیت دیدی ہے۔ محکمہ تار کی
ایک خاص شاخ لاسلکی انگلستان سے آئے ہوئے ماہرین فن کی نگرانی مین یہان
قائم ہوگئی ہے۔ زمانۂ زیر تبصرہ کے دوران مین آزمایشی کام فضائے مدّ و جزر جو
ہندوستان مین اپریل سے لیکر اکتوبر تک نہایت کامیابی
کے ساتھ برابر ترقی کرتا رہا۔ ریڈیو تار جس کا مبادلہ جہازات سے ہوا کرتا ہے اسکی
تعداد ۲۱-۱۹۲۰ء مین ۱۲۰۰۰ تھی مگر ۲۲-۱۹۲۱ء ۱۴۰۰۰ سے زائد ہوگئی۔

اندرون ملک کی تعداد مین بھی اضافہ ہوا مگر جون ۱۹۲۲ء کے قبل کے نقشے دستیاب
نہو سکے۔ گو بحالت موجودہ لاسلکی طریقہ معمولی تار کا مقابلہ تجارتی معاملات مین نہین
کر سکتا مگر امید ہے کہ نئے اسکیم کے تحت مین آیندہ دو برس مین باقاعدہ لاسلکی کے
راستہ معمولی مرور کے لیے یعنی پوری رفتار کے ساتھ قائم ہو جائینگے۔ مدراس اور
رنگون کے درمیان ایک لاسلکی راستہ کی منظوری تجارتی اغراض سے منظور ہو چکی
ہے اور کام ہاتھ مین لے لیا گیا ہے۔ اس راستہ مین زائد انتظام اس مقصد سے کیا
گیا ہے کہ مبادا کسی وقت لائین رکی ہو یا ایسے موقعہ پر جب کہ کام کی کثرت ہو تو
کسی طریقہ سے ہرج کار کی دقت پیش نہ آوے۔ اخیر مین لاسلکی کے توسط سے
بیرونی تارون کے کثیر اخراجات مین بہت کچھ کمی ہو جائیگی جو اس وقت بھی بہت
گران پڑتے ہین۔ اور جنکی گرانی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔

ٹیلیفون ایک دوسرا ذریعہ جس سے محکمۂ تار کا بار عنقریب کسی قدر ہلکا ہو جائیگا وہ ٹیلیفون کا مزید استعمال ہے لوگ اسکی فرمائش دوران سال مین بکثرت کرتے رہے۔ لیکن آلات کی کمیابی کے باعث ان فرمائشون کی پوری تعمیل نہو سکی سال زیر بیان کے خاتمے پر گورنمنٹ کے مختلف حلقون مین ۱۶۰۰ درخواستین غیر منظور شدہ پڑی تھین۔ سال کے اندر ۷۰۵۳ نئے بڑے حلقے جس مین ۱۵۰۰ میل تار رکھے قائم ہوے۔ کل میزان تار کی ۵۶۰۰ میل کی ہوگئی۔ حالانکہ سال گذشتہ مین ۴۱۰۰ تھی اس مین کوئی شبہہ نہین کہ جونہی ضروری سامان کی فراہمی ہو جائیگی ٹیلیفون کا سلسلہ بہت زیادہ وسیع ہو جائیگا۔ ابتک سرکاری ٹیلیفون کے ایکسچینج کل ۲۵۵ ہین جہان سے ۱۰۷۰۳ مقامات کے سلسلے ملے ہوے ہین۔ پانچ سال کے اندر جس کا خاتمہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۲۶ء کو ہوا۔ ایکسچینج کی تعداد جو گورنمنٹ ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ نے لوگون کو دیے یا خود قائم کئے اس کی تعداد ۲۲۶ کے بجاے ۲۵۵ ہوگئی۔ سلسلون کی تعداد ۸۰۱۵ سے بڑھکر ۱۰۷۰۳ کو پہنچ گئی۔ ٹیلیفون کی آمدنی ۰.۹ ملین پونڈ سے متجاوز ہو کر ۱.۷ ملین پونڈ ہوگئی۔ جنگ کی وجہ سے رفتار ترقی مین بہت رکاوٹین پیدا ہوگئین۔ مگر یہ یقینی ہے کہ اگر فنڈ دستیاب ہوسکے تو آیندہ چند برس مین ہندوستان مین ٹیلیفون بہت سرعت کے ساتھ ترقی کریگا۔

ہوا بازی منجملہ دیگر ذرائع رسل و رسائل جن کا ہندوستان کی ترقی مین آگے چلکر خاص اثر ہوگا ہوا بازی کا ذکر ضروری ہے۔ ابتدائی پیمائش ہوائی راستون کی حسب ذیل مقامات کی ہو چکی ہے۔ بمبئی اور کلکتہ۔ کلکتہ اور رنگون۔ کلکتہ اور دہلی۔ دہلی اور کراچی۔ امید ہے کہ عنقریب ان مقامات و نیز درمیانی اہم مقامات پر ہوائی اسٹیشنون کی تعمیر ہو جائیگی۔ بدقسمتی سے ہندوستان کے عام مالی حالت کی خرابی کے سبب سے کلکتہ۔ رنگون۔ اور بمبئی رنگون والی شاخون مین ہوائی راستے

کے متعلق بہت کم کام ہوسکا۔ ہندوستان کے پروگرام مین سول ہوا بازی
کی مد مین یہ کام سب سے زیادہ اہم سمجھا گیا ہے۔ بعض جگہ ضرورت کے لیے
زمین حاصل کرلی گئی ہے مگر تقریباً ہر موقع پر تیاری زمین کے مسئلہ کو ملتوی
کردینا پڑا۔ بمبئی رنگون کے ہوائی راستہ کا وجود محض کاغذی ہے۔ کاروباری
یا ڈاک کا کام اس وقت تک نہین لیا جاسکتا جب تک کہ تکمیل راستہ کے
لیے کافی فنڈ نہ جمع ہون۔ ہینڈلے پیج انڈو۔ برٹش ٹرانسپورٹ کمپنی جو ڈاک کے
انتظام کے لیے مقابلہ کو تیار ہوئی تھی اُس کا دیوالہ نکل گیا۔ اور کالکتہ کے ایک فرم
نے ہوائی جہازون کو خرید لیا۔ دو نہایت عمدہ اسکیم ہندوستان مین ہوا بازی
کے توسط سے پیام رسانی کے اشاعت کے لیے گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس
موصول ہوئین۔ مگر خریداری سامان کے لیے فنڈ بالکل مفقود ہین۔ اس لیے یہ اسکیم
منظور نہوسکی۔ ہندوستان مین ملکی ہوا بازی ابھی بالکل ابتدائی حالت مین ہے
اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ دسمبر ۱۹۲۱ء تک صرف ۱۲ اسوبکٹ رجسٹری
کے دیے گئے۔ ۳۰ لائسنس زمین کے انجنیرون کو اور ۱۰۱ ملاحون کو دیے گئے۔
البتہ برطانوی گورنمنٹ نے ہندوستان مین جن سو طیارون کا تحفہ بھیجا تھا
ان مین سے کچھ تو صوبہ دار حکومتون کو دیدیے گئے ہین چند والیان ریاست کے
نذر کیے گئے ہین اور بعض پرایوٹ اشخاص نے لے لیے ہین۔ صرف چھ طیارے
ایئربورڈ نے امتحان اور تحقیقات کی غرض سے رہنے دیئے ہین۔ جس وقت
فنڈ مل جائے گا تو طیارون سے کام لیا جائیگا۔ بقیہ تعداد تعلیم اور مظاہرہ کی
غرض سے رکھی ہے۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوگا کہ تاوقتیکہ مالی
دشواریان دفع نہو جائین کوئی ترقی نہین ہوسکتی۔ جون ہی مالی دقتین دور ہوئین
کوئی امر طیاریون کی ترقی مین سنگ راہ نہوگا۔ انکی تیاری کے سلسلہ

مین کچھ مفید کام محکمہ میٹیرولاجیکل نے بھی انجام دیے ہین۔

میٹیرالوجی

انڈین میٹیرولاجیکل محکمہ نے ہندوستان مین پہلے پہل اوپری ہوا کی تحقیقات کا کام سنہ ۱۹۰۲ء مین شروع کیا۔ اسوقت صدر مقام سے کام ہوتا رہا۔ میدانی اسٹیشنون سے جہان مکمل سامان نہ تھا کوئی مدد نہ ملی سنہ ۱۹۱۰ء مین اس کل طریقہ کی از سر نو تنظیم کی گئی۔ اور ہوا کی بلندی پر کام کرنے کی غرض سے آٹھ اسٹیشن مکمل کیے گئے۔ ابتک کام کنکوے سے لیا جاتا تھا۔ مگر اب نئی اسکیم کے بموجب زیادہ زمانۂ حال کے مطابق طریقہ اور غبارون سے کام لیا جاتا ہے۔ روزانہ رپورٹین۔ اکیاب۔ کلکتہ۔ آگرہ۔ شملہ۔ لاہور۔ پشاور اور کوئٹہ سے موصول ہوا کرتی ہین۔ بنگلور اور کولمبو مین بھی اوپری ہوائی کام کا سامان مہیا کر دیا گیا ہے۔ ان مقامات سے رپورٹین کافی دلچسپی کے ساتھ آیا کرتی ہین۔

باب ششم

رعایا اور اُنکے مسائل

برسات کی ناکامی سال گذشتہ کی رپورٹ مین تذکرہ ہوچکا ہی کہ سنہ ۱۹۲۰ع مین برسات کا آغاز تو اچھا ہوا مگر قبل از وقت بارش رک گئی جسسے اختتام موسم پر نہایت مایوسی ہوئی - بارش کی مقدار صرف معمولی اوسط سے ۱۲ فی صد کم رہی - مگر تقسیم جو عملاً مقدار سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے نہایت ناقص رہی تھی - ماہ ستمبر مین مقدار بارش مین نسبتہً جو کمی رہی - اُس نے نہ صرف برسات کی موجودہ فصل کو سخت نقصان پہنچایا، بلکہ اسکے باعث آئندہ موسم سرما والی فصل کی بھی کاشت بہت کمی کے ساتھ ہوئی - سنہ ۱۹۲۰ع مین وسط نومبر تک گرانی اور قحط کیحالت نمودار نہین ہوئی - البتہ صوبہ بہار کے بعض حصون مین صوبہ برہما اور حیدرآباد مین کچھ مصائب پیدا ہوگئے تھے مگر چونکہ برسات قبل از وقت

ختم ہوگئی تھی اور موسم سرما میں بھی پانی نہیں برسا اس لئے ملک کے دوسرے حصوں میں بھی زرعی حالت خراب ہونے لگی صوبہ بمبئی کے ایک ضلع میں قحط کا اعلان کر دیا گیا اور ایک دوسرے ضلع میں گرانی مانی گئی۔ ممالک متوسط کے سات اضلاع میں گرانی تسلیم کی گئی۔

ریاست حیدرآباد میں اب قحط کی حالت اور بھی زیادہ عیاں ہوگئی۔ صوبہ مدراس کے بعض اضلاع میں گرانی پھیل گئی تھی۔ اس لئے ۱۹۲۰ء کے آخر میں ۸۰۰۰۰ اشخاص کی استعانت کے لئے ہندوستان میں قحط کے متعلق کام شروع کر دیئے گئے متاثر رقبوں میں تقسیم کے لئے روپیہ منظور کیا گیا۔ امدادی اور خیراتی کاموں کا انتظام کیا گیا۔ مالگذاری کی معافی وسیع پیمانہ پر کی گئی اس کا بھی لحاظ رکھا گیا کہ اگر قحط کی حالت میں اور اضافہ ہو تو اس کا مقابلہ کیا جائے۔

قحط اور گرانی

سنہ ۱۹۲۱ء کے شروع مہینہ میں بدقسمتی سے حالات بد سے بدتر ہوگئے۔ ممالک متوسط کے تین ضلعوں میں یعنی جبلپور۔ مانڈلے اور سیونی میں قحط کا اعلان کیا گیا۔ یہی حالت مدراس پریسیڈنسی میں اضلاع بلاری۔ اننت پور اور کرنول کی ہوئی پریسیڈنسی بمبئی میں بیجاپور کے ضلع کی اور بلوچستان کے بعض حصوں میں ممالک متوسط کے آٹھ ضلعوں میں بمبئی کے ۵ ضلعوں میں ممالک متحدہ کے تین اضلاع میں گرانی مان لی گئی۔ بنگال پریسیڈنسی کے ایک ضلع میں صوبہ پنجاب کے ایک ضلع میں اور وسطی ہندوستان کی ریاست ریوا میں مقامی تکالیف کا سامنا تھا یہ امر آسانی سے ذہن نشین ہوجائیگا کہ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کا زمانہ ایک مصیبت کا زمانہ تھا۔ خوش قسمتی سے سنہ ۱۹۲۱ء

کی عمدہ برسات نے تکالیف کو رفع کر دیا۔ مگر جنتری کے سال کے بڑے حصے مین نرخ اشیا بہت گران رہا اور غلہ کے قسم کی بعض چیزون کی کمی رہی۔ باوجود ان شدید مصیبتون کے مزارعین نے طوفان کے زمانہ کو خوب ہی بنا ہا۔ سب سے زیادہ تعداد ہر قسم کے امدادی کامون پر ۵۰ء۴ ملین اشخاص کی تھی۔ یہ عدد صرف ہفتہ مختتمہ ۱۸ جون سنہ ۱۹۲۱ء کے ہین۔ اس مین کلام نہین کہ اتنی بڑی تعداد تکلیف وہ ہے مگر ہم کو یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ ناکامی موسم برشکال سے جو رقبہ متاثر تھا اسکی کل آبادی کا یہ جز تین فی صد سے بھی کم ہے۔

نرخ اشیا اور شرح اجرت مین نامناسبت

باوجود مصائب زمانہ اس قدر کم اشخاص کا امداد سے مستفید ہونا ضرور عجیب ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت مزارعین نے رفتہ رفتہ اپنی حالت بہت سنبھال لی ہے اور اب اقتصادی مصائب سے وہ اسقدر شدید متاثر نہین ہوتے زمانہ حال مین کل ہندوستان کے دیہاتون مین بڑی دقت یہ رہی ہے کہ جس شرح سے نرخ اشیا مین گرانی ہوتی رہی ہے۔ تیقن کے ساتھ یہ کہنا مشکل ہے کہ ان حالات کا واقعی اثر کیا ہوا۔ مگر ڈاکٹر ہیرولڈ مین نے دکھن کے بعض مواضعات مین تحقیقات کی تھی اُسے جو مصائب اور سختیان زمانہ جنگ سی بعض اطراف مین پیدا ہوگئی تھین ان کی علت غائی سمجھ مین آجاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ جہان کہین نرخ مین گرانی بلا اضافہ مزدوری رونما ہوئی وہان اُن ساہوکارون اور دیوالیہ اصحاب کے درمیان خلیج مین اور زیادہ وسعت ہوگئی اکثر اشخاص جو بیشتر مالدار تھے اب اور زیادہ ذولت مند ہوگئے۔ اور

دیہالیون کی حالت بہت بدتر ہوگئی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ۵ فیصدی نرخ کی گرانی بغیر اس کے کہ ایسی ہی گرانی مزدوری مین ہو ہمیشہ ان لوگون کو سودمند ہوا کرتی ہے جن کے پاس کافی زمینین ہین اور جن پر مدار رزق کے لئے وہ خود محنت کرتے رہتے ہین مگر سب سے زائد فائدہ مین وہ لوگ رہا کرتے ہین جو مالکان اراضی نہین ہوتے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آمدنی کے دو مشترک ذریعہ ہوا کرتے ہین۔ ایک ہی خاندان زمین پر زراعت بھی کرتا ہے اور مزدوری بھی کرتا ہے۔ ایسی حالت مین آمدنی کا انحصار اُس مناسبت پر ہوتا ہے جو زمین اور مزدوری کی آمدنی مین ہوا کرتا ہے اگر نسبتاً اضافہ مزدوری مین نہ ہوا اور نرخ مین گرانی ہوگئی تو عموماً دیہاتی آبادی پر آفت آجاتی ہے اور سالانہ اخراجات کا بہت بار ایک معین گاؤن کے خاندان کی آمدنی پر پڑجاتا ہے۔

نرخ اشیار اور شرح اجرت مین مطابقت

زمانہ بعد از جنگ سے حالات مین بتدریج ترقی ہو رہی ہے کیونکہ زرعی مزدوری اور موجودہ نرخ مین روز بروز مطابقت ہوتی جاتی ہے۔ مزدوری کی بڑھتی ہوئی مانگ سے مطابقت مین اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء مین ہندوستان مین دیہاتی زندگی کا یہ نمایان پہلو رہا ہے اسی کا باعث ہے کہ سنہ ۱۹۲۰ء مین جو خراب موسم برشگال سے مصیبت نازل ہوئی تھی اسمین بہت کچھ کمی رہی۔ زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین ہندوستان کے بعض اطراف مین معمولی زرعی مزدورون کی اجرت اسقدر بڑھی رہی کہ مزارعین جو کبھی کبھی مزدوری کر لیتے تھے ان کو اپنی آمدنی کا تیقین ہوجایا کرتا تھا اور ان کو زرعی کامون سے کہین زائد منافع ہوتا تھا مثلاً صوبہ

شمال، مغرب سرحدی مین غیر پیشہ ور مزدور آسانی سے ۱۲ ار یا ایک روپیہ روزکما لیتا تھا اور اکثر موقعون پر اس سے کہین زیادہ یہان تک کہ خود قحط زدہ مقامات پر مثلاً بیجاپور مین معمولی مزدور ۶ ر یومیہ کما لیتے تھے۔ اس لئے باوجود خرابی موسم برسات سال زیر بیان کے زمانہ مین خلاف امید مزارعین کی عام حالت بہت اچھی رہی ضلع بیجاپور کے متعلق رپورٹ مندرجہ ذیل بطور نمونہ کے پیش کیجاتی ہے:-

"خرابی فصل کی ایسی بدقسمتی سے اگر کوئی شے اطمینان بخش ہوسکتی ہے تو وہ طریقہ ہے جسے لوگون نے گرانی کو انگیز کیا۔ کسی قسم کی ناقابلیت یا جسمانی انحطاط کا ظہور نہ تھا نہ پرانے قحط کی ایسی بیماریان تھین دونون متاثر اضلاع مین اموات کا اوسط معمول سے کم تھا۔ مقامی مانگ مزدوری سے لوگون نے فوراً فائدہ اٹھایا اور جو زیادہ مزدوری ان کو ایسے موقعون پر ملی اُسے اپنی حالت کو سنبھالتے رہے۔ گرانی کے زمانہ مین مویشی بھی خوب محفوظ رہے ہر متاثر رقبہ مین لوگون نے زائد مویشی فروخت کرڈالے ایسے بہت سے موقعون پر جو چرا گاہون کے کمی کی شکایت محسوس ہو رہی تھی اس مین بہت کچھ تخفیف ہوگئی"

کاشتکارون کی حالت جس طریقہ سے ہندوستان کے مزارعین نے ۲۱-۱۹۲۰ء کے زمانہ مین قحط اور گرانی کو برداشت کیا اُس سے جو کچھ حالات دیہاتی لوگون کے متعلق سال گذشتہ کی رپورٹ مین بیان کیے گئے ہین۔ خاص تقویت پہونچتی ہے رپورٹ مذکور مین بیان کیا گیا ہے کہ تاوقتیکہ ہندوستان کے پیمائش نہایت وسیع پیمانہ پر کیجائے جسمین کافی خرچ ہوگا اور جسکی ترتیب کا کوئی موقعہ مستقبل قریب مین نہین ہے

اس وقت تک یہ بہت مشکل ہے کہ ہندوستانی کاشتکاروں کی اقتصادی حالت کا اوسط نکالا جا سکے۔ جبتک یہ نہ ہولے اسوقت تک کوئی شخص اس دعوے کو تحقیق کے ساتھ جانچ نہین سکتا جس سے کہ ہندوستان کے اخبارات برابر بھرے رہتے ہین یعنی یہ کہ آیا سلطنت برطانیہ کے زمانہ مین ہندوستانی رعایا غریب ہوتی جاتی ہے یا امیر ایک باخبر غور کرنے والے شخص کی نگاہ مین بلا واسطہ بہت سی شہادتین اس امر کی موجود ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ افلاس کے بجائے خوشحالی مین روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے گذشتہ بیس برس مین تیسرے درجے کے مسافرون کی تعداد مین جو اضافہ ہوا ہے اس سے ریلوے سفر کے بعد ہر دلعزیزی کا پتہ چلتا ہے اس کا ذکر باب کے اول مین آچکا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت سالہائے گذشتہ کے اب لوگون کے پاس ضروریات زندگی سے زائد روپیہ ہے۔

دیہات جب کہ ابھی معلوم ہو چکا ہے ۱۹۲۱ء مین ہندوستانی دیہات کی اقتصادی حالت کافی قوی تھی باوجود غلہ کی گرانی کے چونکہ زرعی مزدوری کے نرخ مین بہت کچھ اضافہ ہو گیا تھا اس لئے موسم برشگال کی خرابی کو لوگون نے نسبتاً آسانی سے برداشت کیا۔ یہ بھی انکی خوشحالی کا ایک ثبوت ہے کہ زمانہ زیر نظر کے دوران مین ان لوگون کا عام رجحان اشتراکی کامون کے متعلق پایا جاتا ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کمزور اور نادار لوگ کبھی اس قسم کے کام مین ہاتھ نہین ڈالتے ہین۔ عام طور سے صرف انھین لوگون کے دماغ مین اس قسم کے خیالات آیا کرتے ہین جو اقتصادی ترقیون سے کافی بہرہ ور ہوتے ہین اور اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے اور ترقی دینے کی غرض سے باہم ملکر کام کرنا چاہتے ہین۔

کاشتکارون کا اتحاد

[illegible] مین ہندوستان کے مختلف حصون مین کسان سبھاؤن کی تحریک بہت زیادہ ابھری رہی۔ بہت سے موقعون پر ان انجمنون کی بدولت مقامی زمینداروں سے لوگون نے خوب فوائد حاصل کئے، ور سبھا کے ممبرون کو زمین اور مزدوری کے متعلق خاطرخواہ فوائد حاصل ہوئے۔ ان انجمنون نے اپنی شکایتون کو پبلک کے سامنے بھی پیش کرنا شروع کردیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سال ہندوستان کے بہت سے حصون مین دیہاتی مزدورون کو سوسائٹی مین اپنی قدر۔ وقیمت کا اندازہ ہوگیا۔ غلامی کی بندشین جو قرض دہندہ اور قرض گیرندہ کے درمیان بہت زیادہ موجود ہین، وہ سرعت کے ساتھ فنا ہوتی جاتی ہین۔

حکومت نے کیا کیا

دیہاتی آبادی کے ابھارنے مین حکومت کیجانب سے ہر طریقے سے امداد کیگئی بہت سے صوبون مین قانوناً نام نہاد بیگار کا طریقہ روک دیاگیا۔ صوبہ وار اصلاح شدہ حکومتین اس امر کے متعلق بہت متوجہ ہین کیونکہ ان کے نزدیک یہ حق کسانون کا ہے زمانہ زیرتبصرہ کے دوران مین ایک نہایت اہم تجویز کامیابی کے ساتھ صوبہ اودھ مین کام مین لائی گئی۔ جہان حسب دستور کاشتکاری کا قیام محض زمیندار کی مرضی پر تھا۔ اودھ ٹننسی ایکٹ کی حقیقی خوبیان بدقسمتی سے پبلک کے پیش نظر نہ آسکین کیونکہ تفصیلات کے متعلق سخت مخالفتین پیدا ہوگیئن مگر ٹھنڈے دل سے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مزارعین اس سے کافی مستفید ہون گے۔ دوسرے صوبون مین بھی اسی قسم کے مسائل پر توجہ کی جارہی ہے گورنمنٹ نے عموماً کسان سبھا کے متعلق اپنا

طرز عمل دوستانہ رکھا ہے مگر بدقسمتی سے بعض مقامات پر اس نظام عمل سے سیاسی مقاصد حاصل کیے گئے جنکے بانی مقامی یا بیرونی سازشی لوگ تھے۔ گذشتہ صفحون مین اس کا ذکر آچکا ہے کہ واقعات کے توڑ مروڑ کے سبب سے بہت سے بلوے اور ہنگامے خصوصاً ممالک متحدہ مین پیش آئے۔ شومی بخت سے ان واقعات نے یہ امر لازمی کر دیا کہ گورنمنٹ سخت تدارکات عمل مین لادے۔ ہر موقعہ پر اس امر کا بہت لحاظ رکھا گیا ہے کہ پبلک کو اس کا بخوبی علم ہو جائے کہ ان تدارکات سے گورنمنٹ کا مطلب یہ تھا کہ ہنگامے فرو ہو جائین نہ یہ کہ صلح کل اور قانونی اتحاد جو زرعی مزدورون مین پیدا ہو رہا تھا وہ فنا ہو جائے اس سلسلہ مین یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ تحریک ترک موالات کا ایک اثر یہ ہوا کہ بعض کسان سبھاؤن نے اپنی سرگرمیان خطرناک راستے کی جانب منعطف کر دین۔ ان انجمنون کا بہت کچھ تعلق سیاسیات سے ہو گیا جسکے متعلق انکا علم یقیناً یک طرفہ اور نامکمل تھا۔

ہندوستان کے بعض حصون مین لوگون کا طرز عمل کچھ بالشویک طرز کا ہوتا جاتا تھا اسمین بہت کچھ جان اس امر واقعہ سے پڑ گئی کہ ترک موالات جماعت حکومت کی دشمنی کی تلقین اور مقاومت انفعالی اور عدم ادائے ٹیکس کی تعلیم برابر دیتی رہین۔ ان سرگرمیون کا یہ نتیجہ ہوا کہ دیہاتیون مین اپنی جماعتی حیثیت کا بہت احساس پیدا ہو گیا۔ اب ایک صورت ایسی پیدا ہوتی جاتی ہے جس کی نہایت غور سے نگہداشت رکھنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ زمانہ حال کے ہنگامون نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ دہقانیون مین گمراہی کے متعلق بہت کچھ احساس پیدا ہو گیا ہے

اور جب کبھی شکایتوں سے یہ لوگ متاثر ہوتے ہین تو دفعتاً نامعقول تشدد کا اظہار ان کی جانب سے ہونے لگتا ہے۔ ان لوگون کو اس سے بحث ہوتی نہین کہ شکایت کا سبب اصلی تھا یا محض خیالی تعلیم کی تدریجی ترقی سے غالباً یہ معاملہ درست ہو جائے۔ مگر تاوقتیکہ ہندوستانی دہقانی اپنے مین ذمہ داری کا زیادہ احساس اور سیاسی معاملات کے متعلق بہتر علم نہ حاصل کرین اسوقت تک جماعت کی بیداری کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ شدید ہنگامے پیدا ہون۔

باشندگان شہر

۱۹۲۱ء مین جو عام حالت ہندوستانی دیہات کے باشندون کی تھی، اور جنکی تعداد کل آبادی کی ۹۰ فیصدی ہے ان کے حالات بیان کر دینے کے بعد اب ہمارے لئے یہ باقی رہجاتا ہے کہ باشندگان شہر کا ذکر کرین۔ اسکو یاد رکھنا چاہئے کہ گرانی کے زمانہ مین اکثر شہری باشندون کی حالت بہ نسبت ان کے دیہاتی بھائیون کے بہت خراب رہتی ہے اسمین شک نہین کہ ایک متوسط دیہاتی کی نقد آمدنی تھوڑی ہوتی ہے۔ مگر اس سے کل بحث کا اندازہ نہین ہوتا۔ عموماً مکان کا کوئی کرایہ دینا نہین پڑتا۔ اپنی اور اپنے خاندان کی محنت و مزدوری سے پیٹ پالتا ہے۔ بخلاف اسکے شہر مین اسکی کل آمدنی کا بہت بڑا جز نقد ہوا کرتا ہے اور جب قیمت اور مزدوری مین بہت تفاوت ہو جاتا ہے تو بیحد اقتصادی نتائج رونما ہو جاتے ہین۔

طبقۂ متوسط کے تکالیف

متوسط الحال فرقے مین یہ تکلیفین خصوصاً نمایان ہوتی ہین۔ گذشتہ چار سالون مین کم مایہ دوکاندار۔ کلرک۔ گورنمنٹ اور تجارتی محکمے کے ادنٰی درجے کے ملازمون کو ضروریات زندگی کے سبب سے شدید تکلیف رہی۔ نرخ بیحد گران ہو گئے تھے اور شہر کے اقتصادیات مین اگر کھانے پینے کی چیزون

ین کچھ وقتی ارزانی بھی ہوئی تو اس سے ان لوگون کو مستفید نہین ہونے دیا ان کی آمدنی محدود ہوتی ہے۔ اور خاندان بہت بڑا ہوتا ہے۔ مزید بران اخراجات مین برابر ترقی ہوتی جاتی تھی اس لئے عموماً اس فرقے مین بہت بےچینی پھیل گئی تھی۔ معاشری وقار کے خیال نے اون کی حالت اور بھی ابتر کر رکھی ہے کیونکہ سفید پوش ان کے لئے لازمی ہے۔ پرانے رسم ورواج اور معاشرتی تعصبات کے سبب وہ کسی ایسے نئے کام کو شروع نہین کر سکتے جس کی آمدنی اگرچہ وافر ہو مگر وہ کام ان کے شان سے گرا ہوا ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان مین مثل انگلستان کے ایک جماعت جدید العہد غربا کی پیدا ہو گئی ہے جسمین بڑی تعداد طبقہ متوسط کی ہے۔ اور جن کا قیام شہر مین تھا ان کے لئے نرخ اشیا، و مزدوری کے درمیان فرق مطابقت کو سست ہونا لازمی تھا۔ اس لئے مزدوری کا بازار جس مین طبقہ متوسط اور طبقہ متوسط ادنیٰ کے افراد کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس مین ہمیشہ ضرورت ہے کہ زائد ریل پیل رہا کرتی ہے جہان تک سرکاری ملازمون کا تعلق ہے ان کے مصائب کے کم کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کیا گیا۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی تعداد طبقۂ متوسط مین بہت کم ہے۔ ان کے کم خوش قسمت اور بھائی جو تکالیف و مصائب سے بےچین ہو رہے تھے وہ حال کے سیاسی طوفان کے شکار ہو گئے۔ یہ لوگ مخالفین گورنمنٹ مین ملکر نہایت جوشیلے اور درشت گو افراد مین سے ہو گئے۔

مزدور شہری مزدورون کو طبقۂ متوسط پر اکثر اسباب سے تفوق حاصل ہے کیونکہ آخر الذکر اصحاب ہندوستان مین اپنے پوزیشن کے خیال سے بالکل جکڑے رہا کرتے ہین۔ شہری مزدور

خواہ وہ پیشہ ور ہون یا معمولی ایسے بازارون مین تلاش معاش کرتے
ہین جس کی وسعت بہت ہوتی ہے وہ اپنے کام لینے والون کو اس
امر پر مجبور کر سکتے ہین کہ ان سے بہتر شرائط کرین اگر وہ معمولی مزدور ہے
اور کوئی عمدہ موقع ہاتھ آگیا تو وہ مختلف قسم کی مزدوری یان کر سکتا ہے
اور اگر وہ صناع ہے تو وہ بہت سی ترکیبون پر عمل کر سکتا ہے علاوہ برین رفتہ
رفتہ اس مین ایک قوت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ گو اس کو ہنوز تکمیل نہین ہوئی
ہے اور جس سے طبقہ متوسط کے اصحاب بالکل نابلد ہین وہ ہرتالون
کے ذریعہ سے اپنی شکایات کی جانب پبلک کو فوراً متوجہ کر لیتا ہے کیونکہ
ہرتال سے پبلک کے مفید کامون مین خلل پڑا کرتا ہے

ہندوستانی مزدور کے خصوصیات

یہ اکثر کہا گیا ہے کہ ہندوستان مین مزدوری فی الاصل
ایسی ارزان نہین جیسی کہ معلوم ہوتی ہے۔ اس حقیقت سے سب لوگ
آگاہ ہین کہ ہندوستانی مزدور ہمیشہ اسکو بہتر سمجھتے ہین کہ کام کرنے کے گھنٹے
زائد ہون مگر نگرانی نہ ہو۔ بہ نسبت اس کے کہ گھنٹون کی تعداد کم ہو مگر
نگرانی شدید۔ مگر جیساکہ سال گذشتہ کی رپورٹ مین تذکرہ آچکا ہے
سنہ ۱۹۲۰ء مین لوگون کا خیال اس جانب مائل ہوا کہ آخر الذکر صورت
کی آزمائش کرین اور احمد آباد بمبئی وغیرہ مین کاریگرون نے گھنٹونکی
تعداد گھٹانے کے لئے جو شدید مطالبہ کیا تھا اُس کا لحاظ کرنا پڑا
مزید کارروائی یہ کرنا پڑی کہ ایک قانون اس مضمون کا پاس کر دینا پڑا
کہ فیکٹریز مین ساٹھ گھنٹے سے زائد ایک ہفتہ مین کام نہ لیا جائے۔ ہندوستانی
کاریگرون کا معیار کارگذاری بہت بڑہنا چاہیئے قبل اس کے کہ وہ اپنے

سمندر پار والے حریفون کا ایسا اچھا کام کر سکین ۔ اس کا پہلا مقدمہ یہی ہ معیار معیشت کو بلند کرین اور اس کی صورت یہ ہے کہ شرح مزدوری اور مکانات اور ہندوستان مین مزدوری کی عام حالت وغیرہ مین بہت کچھ اصلاح کیجاے ۔ ان مسائل کے طے کرنے کے لئے اب بھی کافی کوشش ہو رہی ہے بڑے صنعتی شہرون مین مزدورون کی اجرت سرعت کے ساتھ بڑھی ہوئی قیمتون کے قریب پہونچگئی ہے جس کے سبب سے یہ سب مصیبتین نازل ہوئی ہین ۔ اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ مکانات کی گنجانی کو جو مزدورون کے سامان اقامت کو ناممکن کرتی جا رہی ہے ہلکا کیا جاے ۔ بمبئی اور کلکتے وغیرہ بڑے شہرون مین امپروومنٹ ٹرسٹ (محکمہ آرائش بلدہ) زرخطیر اس مقصد پر خرچ کر رہا ہے اور بہت سے کارخانہ دار تعمیرات مکان کا کام اپنے مزدورون کے لئے لے رہے ہین ۔

کار رفاہ مغرب مین جس شے کو کار رفاہ سے موسوم کیا جاتا ہے اس کی جانب یہان کے بھی بڑے صنعتی مرکزون مین لوگ بہت متوجہ ہو رہے ہین ۔ سال زیر نظر کے دوران مین مختلف صوبون مین صنعت ۔ زراعت ۔ اور کوئلے کی کانون مین جو عورتین اور لڑکے کام کرتے ہین ان کے متعلق ہوشیاری سے تحقیقات کیگئی ۔ بعض کارخانون نے عورت ملازمون کی بہبودی کے لیے کام شروع کر دے ۔ کارخانون سے اس امر کی سفارش کی گئی کہ عورتون کے صحت کے دیکھ بھال کے لئے لیڈی ڈاکٹر ملازم رکھے جائین اور بعض کارخانون مین اس پر عمل بھی شروع ہوگیا مقامی حکومتون سے استدعا کی گئی کہ کارخانون کے معائنہ کے سلسلہ مین

صحت عامہ کے متعلق ایک محکمہ قائم کردیا جائے۔ اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ فرقہ اناث کے ملازمین حفظان صحت کے مسلہ کے متعلق تعلیم حاصل کرین جن سے صنعت وحرفت کے کارخانون مین کام کرنے والی مستورات مستفید ہون گی۔

کارخانون کی حالت مین ترقی

سنہ ۱۹۲۱ء مین سب سے اہم کام جس سے مزدورون کی حالت مین قرار واقعی ترقی ہوئی وہ یہ تھا کہ فیکٹری ایکٹ مین ترمیم کی تجویز پیش کی گئی تجویز ترمیم مین خاص باتین یہ تھین کہ فیکٹری مین کام کرنے والے لڑکون کی انتہائی اور ابتدائی عمر کی قید مین اضافہ کردیا جائے جو فیکٹریان سن کی نہین ہین ان مین کام کرنے والے لڑکون کے اوقات کام مین تخفیف کیجائے درمیان مین آرام لینے کے لئے کافی موقعہ دیا جائے۔ علاوہ برین سب قسم کی فیکٹریون مین نوجوانون کے کام کرنے کے اوقات محدود کردیئے جائین۔ کافی مہلت درمیان مین تفریح کے لیے دیجائے اور ہفتہ مین زیادہ چھٹیان دیجایا کرین "فیکٹری" کی تعریف نہایت وسیع معنون مین کی گئی اور شرایط ایکٹ سے مستثنیٰ ہونے کے اصول متعین کردے گئے کام کرنیوالون کے معاوضہ ملنے کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا نے سال کے اندر کچھ تجویزین مرتب کین جو اخیر مین قانونی شکل اختیار کرتین۔ یہ تجویز عوام کے رد و قدح کے لئے شائع کردی گئین مزدورون کی بہبودی کے لئے رفاہ عام کی کوششون کا حلقہ صرف گورنمنٹ ہی تک محدود نہین رہا۔

ذاتی کارہاے رفاہ خلق

بعض پرائیوٹ انجمنین نیز بعض بڑی ہندوستانی تجارتی کوٹھیان ان

معاملات مین مستعدی سے دلچسپی لے رہے ہین۔ بمبئی مین سوشل سروس
لیگ اس کار رفاہ کی اشاعت ان کاریگرون کے درمیان کر رہی ہے
جو مسرز کریم بھائی ابراہیم اور مسٹرز ٹاٹا کے مختلف کارخانون مین ہین ٹاٹا کے
صنعتی شہر جمشید پور مین بھی یہ کام وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ کواپریٹو کریڈیٹ
سوسائٹی کے لئے مختلف کارخانون کے مزدورون کو عمدہ موقعہ حاصل
ہے کارخانہ کے لوگ عموماً کفایت شعار نہین ہوتے اور سخت گیر دوکاندارون
اور مہاجنون کے نیچہ ستم مین اکثر گرفتار رہا کرتے ہین مگر قبل اس کے کہ ہندوستان
مزدوری پیشہ جماعت کی رفع تکالیف مین نمایان کمی ہو باقاعدہ کوشش
ایسی کرنا چاہئے جس سے وہ مناسب تعلیم حاصل کر سکین اور بہ نسبت حالت
موجودہ کے اپنے نفع ونقصان کا زیادہ صحیح اندازہ کر سکین ہندوستان
کے اکثر روشن خیال مالکان کارخانہ نے اپنے یہان کے کاریگرون کی
بچون کی تعلیم کے لئے مدرسہ کھول رکھے ہین لیکن کام کے وقت اہمیت
کو دیکھتے ہوئے ابتک دیہات مین مزدورون کے لڑکون کے جبریہ مفت
تعلیم کے اشاعت کے لئے جو کچھ کارروائی کی گئی ہے وہ نہایت کم ہے

مزدور سبھائین ہم لکھ چکے ہین کہ اقتصادی بےچینی سنہ ۱۹۲۰ء کے لئے مخصوص چیز تھی سنہ ۱۹۲۱ء مین بھی یہ صورت
قائم رہی اور کام کرنے والون مین اس کا مشترک اثر بہت کچھ ہوا۔
چونکہ وسعت بہت ہوگئی تھی اور بار بار ہڑتالین ہوتی تھین اس لیے یہ
مزدور سبھائین بار بار منظر عام پر آتی رہین ابتک ان مین سے اکثرون
کا طریق کار اس قسم کا ہے کہ مغرب کی ایسی ہی انجمنون سے ان کی مثال
دینا محض گمراہ کن ہوگا مگر سنہ ۱۹۲۱ء مین انکی اسقدر کثرت ہوگئی جس سے

اس مین شبہہ باقی نہین رہا کہ اس تحریک نے ہندوستان مین اپنے قدم جما گے ہین بڑے شہرون مین ریلوے اور ڈاک خانہ کے ملازمین نے ایک حد تک نظام عمل مرتب کرلے ہین اور اسی سے بظن غالب مزدور سبھاؤن کے ترتیب مین سنگ بنیاد کا کام لیا جائے گا۔ بقیہ سبھاؤن کا کوئی نظام نہین ہے اور وہ دراصل ہرتال کی کیٹیان ہین۔

ان کی کمزوریان

اس کا کچھ تو سبب یہ ہے کہ بہت سے مشہور صنعتی مرکزون مین مزدورون کی مشکلات آبادی نہین عموماً مزدورون کے مسکن ان کے کارخانون سے ذرا فاصلہ پر ہوتے ہین اور مل یا کارخانہ مین تھوڑے دن رہنے کے بعد ان کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنے گاؤن کو واپس جائین اور کچھ سبب یہ بھی ہے کہ بہت مزدوری پیشہ لوگ نہ مستقل چندہ دینا پسند کرتے ہین۔ اور نہ انجمن کے ضوابط کی پابندی کرنا چاہتے ہین اس لئے ہر کارخانہ مین انکی جماعت سے فیصدی صرف چند اشخاص کسی انجمن مین شریک ہوتے ہین۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ قوت جو چھوٹی چھوٹی انجمنین بھی اپنے آدمیون پر استعمال کرسکتی ہین ان کے یہان مفقود ہوتی ہین گو خوش قسمتی سے اس مین اضافہ کی جانب رجحان معلوم ہوتا ہے زمانۂ زیر تبصرہ مین یہ بات بار بار محسوس کی گئی کہ ٹریڈس یونین کے نظام مین زیادہ باقاعدگی پیدا کرنے کے بہت ضرورت ہے۔

ہرتالین

سنہ ۱۹۲۱ء مین ۴۰۰ سے کم ہرتالین نہین ہوئین ان مین سے اکثر اقتصادی اسباب کیوجہ سے ہوئین۔ مگر بعض صورتون مین سیاسی تنقیحین اقتصادی شکایات کے ساتھ خلط ملط ہوگئی تھین

یہی وجہ ہندوستان کے سب سے زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے والی ہڑتال کا ہوا یعنی آسام بی گارڈن ہڑتال جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آسام بنگال ریلوے اور انڈین انلنڈ ریور اسٹیمرین بھی ہڑتالین نمودار ہوگئین۔ علی ہذا بکنگھم اور کرناٹک کے ملون مین بھی ہڑتالین ہوگئین۔ آسام۔ بنگال ریلوے کی ہڑتال ڈھائی مہینے تک قائم رہی۔

ہڑتال کی انتہائی حالت مین تقریباً گیارہ ہزار آدمیون نے اپنا کام چھوڑ دیا تھا اور آخر مین ساڑھے چار ہزار آدمیون کی جگہین ہمیشہ کے لئے گئین بکنگھم اور کرناٹک کے مل کی ہڑتالون سے دس ہزار آدمیون کا تعلق تھا ہم لکھ چکے ہین کہ سال بھر مین جو نصل اجرت اور طریقہ ماند و بود مین تھا اسمین بہت کمی ہوگئی تھی اور بہت سی صورتون مین تفاوت بالکل جاتا رہا تھا ہڑتال کے زمانہ مین اس کا اثر پورے طور پر نمایان ہوگیا تھا۔ کامیاب ہڑتالین جو سنہ ۱۹۲۰ء کے ساتھ مخصوص تھین ان کی تعداد مین سنہ ۱۹۲۱ء مین بہت کمی ہوگئی واقعہ یہ ہے کہ سال کے خاتمے پر ہڑتالین شاذ و نادر ہی رہگئی تھین۔ مگر ہندوستان کی اگر یہ خواہش ہے کہ دوسرے ملکون کی مثال سے متمتع ہو اور بار بار کی ہڑتالون سے جو نقصانات اور کام مین گڑبڑ پیدا ہوتی ہے دور ہو جائے۔ تو مسلہ مزدوری کا حل باضابطہ ہونا ضروری ہے اسمین شک نہین کہ ہندوستان کے لئے بعض اسباب سے یہ صورت ضروری ہے اس خیال کو قطع نظر کرکے کہ اقتصادی بے چینی سے پبلک کو کس قدر تکلیف پہونچتی ہے اور بھی ایسی اہم باتین ہین جنپر غور لازمی ہے اگر ملک کو حقیقتاً ذمہ دار حکومت کی جانب قدم بڑھانا ہے تو یہ امر لابدی ہے کہ اس کے وسائل مین واقعی و مسلسل اضافے ہون۔ اس اضافے کا دارومدار

خصوصیت کے ساتھ حرفتی ترقی پر ہے اور اس مین اس سے زائد اور کوئی حارج نہین ہوسکتی جس قدر کہ مالکان اور کام کرنے والون کے درمیان کشمکش ہوسکتی ہے۔

گورنمنٹ کا طرز عمل اس اہم مسئلہ کو طے کرنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے مشاق تحقیقات کنندہ ہون اور مناسب اطلاعین ملتی رہین۔ اس لئے حکومت نے پہل کی اور علیحدہ محکمے لیبر بیرو کے مرتب کئے۔ مئی سنہ ۱۹۲۰ء مین مرکزی لیبر بیرو (محکمہ مزدوران قائم کیا گیا) اور مخصوص افسران مزدوری کے معاملات طے کرنے کے لیے مدراس بنگال بمبئی اور ممالک متحدہ مین مقرر کئے گئے۔

لیبر بیرو ان محکمہ جات کی سرگرمیون کی جانب پبلک کا رجحان فوراً ہوا اور اب پبلک مزدوری کے مسئلے کی اہمیت سمجھنے لگی ہے اس سال گورنمنٹ آف انڈیا نے کوشش کی کہ اس امر کی تحقیقات کرے کہ مزدوری پیشہ طبقہ کا خرچ زندگی کیا ہے تاکہ اسی کے مطابق ایک نرخنامہ اجرت تیار کیا جائے بمبئی اور ممالک متحدہ مین اس اسکیم کے متعلق انہماک کے ساتھ کام شروع کر دیا گیا۔ اگر صوبہ وار نرخنامہ اُجرت آجائین جن کی عام طور پر تائید ہو تو حرفتی مسائل کے حل کرنے کے لیے ایک بیش قیمت مواد جمع ہو جائے گا۔

ٹریڈس یونین کی محافظت سال گذشتہ کی رپورٹ سے ہم کو معلوم ہو چکا ہے کہ سنہ ۱۹۲۰ء کے ختم کے قریب مدراس ہائیکورٹ کے ایک اہم فیصلے نے اس بات کی ضرورت پیدا کر دی کہ ہندوستان مین ٹریڈس یونین کی محافظت

کے لئے قانون بنایا جائے۔ موجودہ قانون کی رو سے بذریعہ عدالت یہ حکم حاصل کیا جانا ممکن ہے کہ ٹریڈس یونین کے کارکنون یا اس کے بانیوان کو مزدورون کو اس کی ترغیب دینے سے کہ مطالبۂ اجرت کے لئے ہرتال کرکے اپنے مالکون سے معاہدہ شکنی کرین باز رکھا جاسکے۔ افسوس ہے قبل اس کے کہ اصل اصول کے طے کرنے کا موقع حاصل ہوتا اسقدر سخت تنقیح طلب امور پیش آگئے۔ اس معاملہ مین گورنمنٹ تحریک کے لیے مجبور ہوتی اور سنہ ۱۹۲۱ء مین ٹریڈ یونین بل کے متعلق تجویزین شائع کی گئین تاکہ مجلس قانونی مین وہ جلد پیش ہوسکین۔ کچھ عرصہ سے حکومت ہند اس امر پر غور کررہی ہے کہ ہرتال کے مسئلہ کو کیونکر طے کرے اور گو ابتک کوئی اسکیم تجویز نہین کی گئی تاہم مفید آزمائش ہوتی رہتی ہین۔

مصالحت باہمی صوبہ مدراس مین سنہ ۱۹۲۰ء کے ہیجان کو کسیقدر کورٹ آف انکوائری (عدالت ہائے تفتیش) نے کم کیا۔ دوسرے صوبون مین کئی کامیاب کوششین مصالحت کی متعلق کی گئین بنگال مین اس مسئلہ کی متعلق ایک کمیٹی نے تحقیقات کی تھی اور اسکی سفارش کے بموجب گورنمنٹ بنگال نے ایک نظام عمل تیار کیا جس کی رو سے عام بہبودی کی جو ملازمتین تھین ان کے جھگڑے طے ہوتے تھے۔ صلح اور پنچائت کا پہلا بورڈ جو پریسیڈنسی نے مقرر کیا تھا۔ اس نے کلکتے کے گرد لائیٹ ریلوے کی ہرتال کے متعلق کامیابی کے ساتھ کام کیا۔ صوبہ بمبئی مین بھی ایک کمیٹی اس غرض سے منعقد کی گئی کہ وہ صنعتی بے چینی کے اسباب دریافت کرے اور اس کے علاج کی صورتین تجویز کرے۔ ہندوستان مین جو فوائد صلح اور پنچائت کے بورڈ سے مترتب ہوسکتے ہین انکا ٹھیک اندازہ کرنا ممکن

نہین۔ مگر اسمین شک نہین کہ انکی ضرورت شدید ہے۔ کام کرنے والون کے درمیان اس کی کوشش کی گئی کہ ان مین اسباب بے چینی کے حتی الوسع کم کئے جائین اور انگلستان مین وہائیٹ لے کمیٹی کی سفارشون کی موجب ان لوگون کے متعلق عمل کیا جائے۔ ایسی ہی کمیٹیان بعض حرفتی مقامات مین قایم کی گئین جو گورنمنٹ کے تحت مین ہین۔ یہ تحریک ابتک گھوارے مین ہے اور ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ ٹریڈس یونین کی روز افزون تحریک کا ساتھ کیونکر دے سکیگی۔

بین الاقوامی مزدوری کی حالت موجودہ حالت مین مزدوری کا مسئلہ خانگی مسئلہ نہین رہا ہے۔ بین الاقوامی کانفرنس کے ممبر کی حیثیت سے حال مین ہندستان کی طلبی اس غرض سے کی گئی تھی کہ انٹرنیشنل لیبر کانفرنس جو واشنگٹن مین ۱۹۱۹ء کے آخر مین منعقد ہوئی تھی اس کی منظور شدہ تجویزون پر غور کرے۔ کانفرنس نے چھ مسودے کنونشن کے اور چھ سفارشین منظور کین انمین سب سے زیادہ اہم معاملہ کام کے گھنٹون کے محدود کرنے کا تھا علاوہ برین بیکاری عورتون کی ملازمت بعد بچہ پیدا ہونے کے اور ان کے رات مین کام کرنے کے صنعتی کامون مین داخلے کیوقت لڑکون کی کم سے کم عمرات کے وقت صنعتی کامون مین نوجوانون کا کام کرنا بیماری انتھرکس کی روک یا سلا کی تجارت مین غیرمدنی سفورس کا استعمال اور سرکاری محکمہ صحت کا قیام یہ سب مسائل اسمین شامل تھے ان جملہ مسائل پر سال زیر نظر کے درمیان مین غور کیا گیا اور جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے مجالس قانونی نے اہم تبدیلین متعدد طریقون سے کین۔ خصوصاً فیکٹری ایکٹ کی ترمیم مین۔ اس مسئلہ کے متعلق کہ

عورتون کی ملازمت لڑکا پیدا ہونے یا اس کے قبل قائم رکھی جائے اس کے متعلق معاہدہ مین ہندوستان سے اطمینانی صورت حاصل نہین کی گئی مگر گورنمنٹ سے دریافت کیا گیا کہ موجودہ حالات کی تحقیقات کے بعد اطلاع دے تاکہ بین الاقوامی مزدور کانفرنس مین جو سنہ ۱۹۲۱ء مین ہونے والی تھی بھیجدی جائے۔ تحقیقات کی گئی - اور رپورٹ بھیجدی گئی مگر معاہدہ پر عملدرآمد کے لئے کوئی قانون بنانا مناسب نہین معلوم ہوا مسئلہ کی اہمیت کے لحاظ سے اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ مالکان اور مزدوران کو کوشش کرکے اس امر کے لئے تیار کرنا چاہئے کہ بہبودی کی تجویزین از خود جاری کرین اور جسوقت مشورہ اور مدد کی ضرورت ہو وہ دی جائے۔

عورتون کے متعلق کار رفاہ

اس بات کا انتظام کیا گیا کہ لیڈی ڈاکٹر مستورات ملازمین کی ضروریات کے متعلق حالات بہم جمع کرین اور لڑکا پیدا ہونے کے وقت خاص انتظام کیا جائے۔ کونٹس آف ڈفرن فنڈ کی کونسل نے دو لیڈی ڈاکٹرون کی خدمت مستعار دین تاکہ ابتدائی تحقیقاتی کام بنگال اور بمبئی مین کرین۔ صوبہ پنجاب مین انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹل کے اسسٹنٹ نے اپنی خدمات کے علاوہ اس کام کی ذمہ داری بھی قبول کی۔ بدقسمتی سے ممالک متحدہ مین اس قسم کا کام انجام تک نہ پہونچ سکا۔ مرکزی گورنمنٹ نے ایک عمدہ مثال قائم کی کیونکہ حمل کی حالت مین ملازم عورتون کے لئے چھٹی کے قواعد نہایت آسان رکھدئے۔ مقامی حکومتون سے استدعا کی گئی کہ اپنے صوبہ کے ملازمین کے لئے وہ بھی ایسے ہی قواعد مرتب کرین اور مقامی حکام بھی ایسا ہی کرتے رہین۔ بعض دیگر معاہدات مین بھی ترمیمین کی گئین خصوصاً انڈین فیکٹریز

ایکٹ کی ترمیم مین اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

گورنمنٹ کیخدمات کا اعتراف

گورنمنٹ آف انڈیا نے اس مسئلہ کے متعلق صلح نامے کے تحت مین جو کچھ کیا تھا اس کی کوششون کا اعتراف حسب ذیل عبارت سے معلوم ہوگا جو ڈائرکٹر بین الاقوامی مزدور کانفرنس نے سکریٹری آف اسٹیٹ کو تحریر کی تھی :-

مین بہت مشکور ہونگا اگر آپ گورنمنٹ آف انڈیا کو مطلع کرینگے کہ بین الاقوامی مزدور کانفرنس اس امداد سے اظہار شکرگذاری کرتی ہے جو بین الاقوامی مزدورون کے نظام عمل مین ملی تھی ۔ یہ بات بھی قابل نہایت شکرگذاری کے ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا تمام معاہدون کو پورا کررہی ہے اور دنیا کے سامنے نمایان طور پر معاشرت اور مزدوری کے مسئلہ کی اصلاح وترقی کا نمونہ پیش کررہی ہے"

ڈائرکٹر کی رپورٹ حسب ذیل پیراگراف مین ہندوستان کی کوششون کا مزید اعتراف کرتی ہے :-

"گورنمنٹ آف انڈیا نے جو تدبیرین واشنگٹن کے فیصلے کی ترمیم کے متعلق کین انکو مشرق مین پہلا محسوس نتیجہ ان خیالات کا سمجھنا چاہیے جو صلحنامہ کے تیرہوین حصے مین درج ہین ۔ مذکورۂ بالا حالات گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ صنعت کے خط سے اخذ کیے گئے ہین اور اسی سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا اپنے ملک کی حرفتی زندگی اور مزدوری کی ترقیون مین کسقدر دلچسپی لے رہی ہے ۔ واشنگٹن کے فیصلے کے پاس ہوتے ہی اس ملک مین بیحد امید افزا فضا پیدا ہوگئی ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ امیدین موہوم

ثابت نہین ہوین - ایک وسیع معاشری انقلاب پیدا ہو گیا ہے جس کا
یہ اثر ہو گا کہ تمام دنیا مین معاشری حالات مین مساوات پیدا ہو جائیگی
جو تحریک کا عین مقصد ہے "

بین الاقوامی مزدور کانفرنس کے سابق نشستون مین جو تجویزین پیش
کی گئی تھین انپر عمل کرنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہندوستان کو ایک نمایان حصہ
تیسری نشست مین مل گیا جو بمقام جنیوا ۱۹۲۱ء کے ماہ اکتوبر و نومبر
مین منعقد ہوا - اس نے ہندوستان کی حرفتی اہمیت کو زیادہ محسوس کیا
اور اس مین اس کے مخصوص حالات کے ساتھ ہمدردی کا بہت زیادہ
لحاظ کیا گیا جتنا جنیوا مین نہین رکھا گیا تھا -

کوآپریشن جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اس سے صاف ظاہر ہے
کہ کل ہندوستان مین ایک باقاعدہ کوشش کی شدید
ضرورت ہے عوام اور متوسطین اور مساکین اور ان کی اقتصادی حالت
بہتر ہو جائے - ہندوستانی مزدور خواہ وہ دیہاتی ہون یا شہری ان کی
ترقی کے لئے سب سے زبردست آلہ کوآپریٹو کی تحریک ہے - گذشتہ دس
سالون مین ہندوستان مین کوآپریشن نے بہت ترقی کی اور کافی طور سے
آگے بڑھ رہا ہے - زراعتی انجمنون نے ستعدی سے ترقی کی ہے اور انجمنین قائم
کی گئی ہین تاکہ مشترکہ زراعتی پیداوار اور ایسی مفید تجویزین جیسے کہ آبپاشی
اور کھیتون کی متفرق ملی ہے یہ کام بہت سی شاخون مین پھیل گیا جس سے ملی
فائدہ نہ صرف ممبرون کو ہوتا ہے بلکہ قرب و جوار کے مقامات بھی مستفید
ہوتے ہین کیونکہ ان کے وسط مین اسپتال اور اسکول کھولے جاتے ہین
زراعت کے بہتر طریقے رائج ہوتے ہین اور وسائل آمدورفت مین ترقی

ہوتی ہے۔ اس تحریک مین پبلک کے اعتماد کے بڑھنے کے علامات برابر پائے جاتے ہین نئے طرز حکومت کے تحت مین امید ہے کہ اس اعتماد مین اور اضافہ ہو۔ کیونکہ کو اپریشن اب منتقل شدہ صیغہ ہوگیا ہے جو صوبہ کی اصلاحی کانسل مین وزیر کے زیر نگرانی رہیگا۔ اس محکمہ کا کل کام ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہے جس کا نظام عمل تمام ملک مین پھیلا ہوا ہے اور قومی بہتری کے لئے اسمین بہت کچھ صلاحیت موجود ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء کی تاریخ سے صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ وقعت کو اپریٹو تحریک کو حاصل ہے وہ بہت پختہ اور مضبوط ہے۔

سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء مین ترقی

زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین ملک کی تمام سیاسی فضا کو پر ایشن کے تنسیخ اور مقاصد سے مخالفت سے گونج رہی تھی۔ قانون اور ضابطہ کی تحقیر کے خیالات روز بروز بڑھتے جاتے تھے۔ اسی کے دوش بدوش ان خیالات کی بھی تبلیغ کیجاتی تھی کہ مادی مرفہ الحالی ایک بیکار چیز تھی اور ترقی محض دہوکا دینے والی شئے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب باتین اقتصادی کواپریشن کے اصول کے بالکل منافی تھین باوجود ان ناموافق حالات کے تحریک مین برابر ترقی ہوتی رہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک نے ملک مین کس حد تک جڑ پکڑ لی ہے۔ ہندوستان مین تقریباً تمام پر کواپریٹو سوسائٹی کی تعداد مین اچھا خاصہ اضافہ ہوا۔

حفظان صحت

ہندوستان کی بہبودی کے لئے سب سے مقدم اصول حفظان صحت ہے اور ترقی کرنے والی چیزون مین سے کو اپریشن اس شعبہ مین بخوبی مدد دے سکتا ہے۔ [illegible] رپورٹون مین ان دقتون کا ذکر آچکا ہے جو ہندوستان مین حفظان صحت کی اصلاحات کے متعلق پیش آیا کرتی ہین۔ حکومت کے وسایل بہت کم

ہین اس لئے اس شعبہ مین کچھ زیادہ نہ ہوسکا خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ ۲۷۰ ملین کی آبادی مین عام طور سے نہایت بے پروائی برتی جاتی ہے جب کہ تعلیم یافتہ طبقہ مین بجائے ایک غیر متعلقانہ بے پروائی کے انسانی ہمدردی اور دوسرے کی بہبودی کا خیال پیدا نہ ہو اس وقت تک کسی قسم کا جوش و انہماک پیدا نہین ہوسکتا اور عوام مین اصول حفظان صحت کے متعلق ترقی نہین ہوسکتی۔ یہ مسئلہ اکثر لحاظ سے تعلیمی ہے اس لئے اس کے حل مین وقت کا لگنا یقینی ہے۔ جب تک موجودہ اصول حفظان صحت کے متعلق خیالات مین تغیر نہ ہوگا اسوقت تک تقریباً ناممکن ہے کہ ہندوستان کی محافظت کثیر اموات سے ہوسکے اور آئے دن وہ بیماریون سے تباہ نہ ہو۔

مسئلہ کی مشکلات ہندوستان مین اصول حفظان کے متعلق جو مخصوص مشکلات پیش آرہی ہین انکا باعث ہندوستان کا عام افلاس ہی نہین ہے بڑی مشکل یہ ہے کہ ہندوستان کا تعلیم یافتہ طبقہ بھی معاشرتی رواج اور پرانے دستورون کا اس قدر شدید مقلد ہے کہ اس سے ایک بچ ہٹنا سخت معصیت سمجھتا ہے۔ حالانکہ بعض باتین اصول حفظان کے بالکل منافی ہوتے ہین۔ یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ہندوستان کی صحت عامہ مین کیونکر ترقی ہوسکتی ہے۔ تاوقتیکہ ان کے حقیقی اسباب سے لوگون کو واقفیت نام حاصل نہ ہو۔ ممکن ہے کہ اس اقتصادی اور سوشل حالت مین اصلاح ہو اور کچھ عرصہ کے بعد ان لوگون کے خیالات مین زیادہ یکسانی موجودہ سائنٹفک تخیلات کے ساتھ پیدا ہو جس سے اصول حفظان کے متعلق جو افسوسناک خیالات پھیلے ہوے ہین انکا معقول علاج ہو اس قسم کے انقلابات ایک دن مین نہین ہوتے۔ حال مین جو اقتصادی ترقی ادنیٰ طبقہ

مین ہوئی ہے گو ایک مصلح کی نگاہ مین وہ کسی شمار مین نہ آوے یا کسی پیسمنٹ (یا سیہ) کی لئے اس سے تبدیل نہ ہو مگر اس مین شبہہ نہین اس سے مستقبل بہتر کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا۔ قصبات اور دیہات دونون جگہ اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ابتدائی علم حفظان صحت کی تخم ریزی کیجائے۔ تازہ ہوا۔ خالص پانی۔ زود ہضم غذا۔ خانگی اور شخصی اصول صحت کی اہمیت کو باشندگان ملک کی عملی زندگی کا جزو بنا دینا چاہئے۔ عوام مین بدقسمتی سے ابتک یہ خیال قائم ہے کہ بیماریون کا باعث کبھی دیوتا کا آنا ہوتا ہے اور جب بیماری شروع ہوجاتی ہے تو عوام بجائے اس کے کہ پانی کی صفائی کا انتظام کرین یا خراب چیزون کے کھانے پینے سے اجتناب کرین وہ اپنی تمام قوتون کو دیوتا کے غصہ ٹھنڈا کرنے مین صرف کیا کرتے ہین اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہر ہندوستانی گھر مین خصوصاً ہندوستانی مستورات مین اصول حفظان صحت کی تعلیم کی اشاعت کیجائے اور اس کے فوائد ان لوگون کے ذہن نشین کرائے جائین۔ پرانے خیالات کے حضرات نئی اور صحت بخش باتون کے شدید مخالف ہین۔

حفظان صحت اور اصلاحات

اس قسم کے کام کے کامیابی کے لئے دو چیزین لابدی ہین۔ اول یہ کہ صیغہ عاملانہ پر عوام کا اعتماد ہو اور جس طریقے پر وہ لوگ چلنا چاہین اسکی تقلید مین کام کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ عمل سچی انسانی ہمدردی کی فضا مین کیا جائے تاکہ صدیون کے پرانے تعصبات کے دفع کرنے کا کام صرف باقی رہجائے بدقسمتی سے اس کی امید بہت کم ہے کہ اب چونکہ محکمہ حفظان صحت پبلک کی ماتحتی مین آگیا ہے۔ لہذا بہت جلد لکھوکھا روپیہ صرف کے لیے ملجائے گا۔ مالی مشکلات کو ملحوظ خاطر رکھکر یہ نہین کہا جا سکتا کہ صوبہ کی اصلاحی گورنمنٹ

نے امراض ہندوستان کے معرکہ مین زیادہ انہماک سے حصہ لیا روزانہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ حفظان صحت کے متعلق پبلک مین بتدریج دلچسپی بڑھتی جاتی ہے اور یہ ایک عمدہ علامت ہے۔ زمانۂ زیر تبصرہ کے درمیان مین یہ بات نہایت امید افزا ہوئی کہ بہت سی انجمنین بن گئین جو حفظان صحت کے متعلق کام کر رہی ہین۔ غیر سرکاری انجمنون کی تعداد بڑھ رہی ہے اور پرائیوٹ لوگ روپے سے اور دیگر صورتون سے خدمت کے لئے تیار ہین۔

بیماریون سے مقابلہ تعلیمیافتہ ہندوستانی بتدریج صحت عامہ کی شدید ضروریات کو سمجھتے جاتے ہین اس کے دوش بدوش بیماریون کے خلاف جنگ بھی جاری ہے کیونکہ ہندوستان مین بیماریان آئے دن نازل بھی ہوا کرتی ہین۔ بیوبانک پلیگ جو ہندوستان سے اب بالکل جاتا رہا ہے اور اسی مسلسل اور متواتر کوشش کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے طاعون کے انسداد مین جو مصارف کئے جاتے تھے ان مین اب تخفیف کر دی گئی ہے۔ کیونکہ یہ محکمہ منتخب شدہ وزیر کے تحت مین آگیا ہے غالباً اسکی وجہ یہ ہے کہ طاعون کی بلا سے اب اس قدر خوف باقی نہین رہا۔

طاعون سنہ ۱۹۱۹ء اور سنہ ۱۹۲۰ء مین اس بیماری سے اموات مین کمی رہی اور سال زیر نظر مین تو اور کمی رہی مجموعی تعداد اموات سال مین بہت کم رہی موسم گرما مین چار یا پانچ مہینے شمالی ہندوستان مین انسانون مین یہ بیماری ناپید رہی۔ بدقسمتی سے جس زمانہ مین بیماری انسانون مین معلوم ہوتی ہے اس زمانہ مین یہ مرض چوہون مین متعدی رہا کرتا ہے۔ سال کے گذشتہ

دو بعض میں معلوم ہوا کہ اس مرض کا اثر باقی تھا۔ اس درمیان میں چونکہ محدود رقبوں ہی میں یہ وبا پھیلتی رہی تو حکومت کو اس کی مدافعت میں گونہ آسانی رہی۔

ملیریا ہندوستان کے جن حصوں میں ملیریا پھیلا ہے وہاں خاص تدبیریں عمل میں لائی جا رہی ہیں خصوصاً بنگال کے بعض اضلاع میں تعداد اموات ان تدابیر سے بہت گھٹ گئی ہے جہاں تک اموات کا تعلق ملیریا کے مرض سے ہے سال حال خوش نصیب رہا۔ گو معمولی بیماریاں اور موتیں غیر صحت بخش مرکزی مقامات پر ہوتی رہیں مگر ہندوستان کے خشک مقامات محفوظ رہے جنگ کے زمانے سے بدقسمتی سے کونین کی قیمت بہت چڑھ گئی اسلئے جو امید افزا تدبیریں انسداد ملیریا کی چند سال سے ہو رہی تھیں اور جس کے ذریعہ سے غربا کو کونین دیجاتی تھی اسکو روک دینا پڑا گرانی قیمت کو لوگ نہ محسوس کریں اسکے دفعیہ کیلئے گورنمنٹ نے یہ صورت اختیار کی۔ برہما میں بعض مقامات پر سنکونا کی کاشت شروع کرا دی۔ اسی درمیان میں وبا کے دفع کرنے کے لئے از سر نو سرگرم کوششیں ہوتی رہیں صوبہ بنگال میں وزیر انچارج صحت عامہ نے سخت کوشش کی کہ مالی مشکلات سے عہدہ برآ ہو جانے کی کوئی صورت نکل آوے۔ تمام متاثر اضلاع میں ڈسٹرکٹ بورڈ نے کانفرنسیں کرائیں تاکہ انسداد مرض ملیریا کے متعلق اصول متعین کئے جائیں بہم رسانی آب و رمالیات کے متعلق مناسب ترکیبیں تجویز کیجائیں۔ صوبہ بنگال میں بمقام سوناپور ملیریا کی ایک آبزرویٹری قائم کی گئی ہے تاکہ مختلف صوبوں در تعلقات پر غور و خوض کیا جائے۔ ایک ورزائد ملیریل ریسرچ دفتر کی منظوری ہوئی ہے۔ علاوہ بریں ملیریا کے دفعیہ کے سلسلہ

کیا گیا ہے کہ سالانہ ۲ ملین سے کم شیر خوار بچے ضائع نہین ہوتے ہین اور جو زندہ رہتے ہین انمین سے اکثر نحیف اور کمزور رہا کرتے ہین کیونکہ بچپن کا ماحول طریق حفظان صحت سے بالکل الگ ہوتا ہے سال رواں مین بچون کی بہبودی کی تحریک نے جس کی روح رواں آل انڈیا میٹرنٹی اینڈ چائیلڈ ولفیر لیگ ہے جسکو لیڈی چمسفورڈ نے قائم کیا تھا۔ تمام مرکزی مقامات مین دائیونکو تعلیم دی جا رہی ہے اور ماؤن اور بچون کی بہبودی کے لئے ہدایتین جاری کیجاتی ہین۔ ہندوستانی اور انگریز عورتون کیلئے مرکزی تربیت گاہین کھولی گئی ہین تاکہ بچون کے متعلق اصول حفظان صحت کی اشاعت ہندوستان کے دیگر حصونمین ہوسکے زیادہ امیدافزا یہ بات ہے کہ اس کام مین ہندوستانی عورتون نے بھی دلچسپی کا اظہار شروع کردیا ہے۔ مگر اس میدان مین اسقدر وسعت ہے کہ اگر اس ستم انگیز تعداد اموات مین واقعی کمی کرنا مقصود ہے تو مسلسل اور نہایت وسیع پیمانے پر کوشش کرنا لازمی ہے جس کا وقوع ابتک نہین ہوا ہے

نیشنل ایسوسی ایشن سالہا سال سے ہندوستان کی عورتون کے لئے لیڈی ڈاکٹر مہیا کرتی ہے جو نہایت قابل قدر کام ہے۔ سال زیر نظر مین اس مین مزید سہولتین پیدا ہوگئین کیونکہ لیجسلیٹیو اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا کہ گورنمنٹ کے عطیہ مین اضافہ ہو اور اس کی تعداد ۱۳، ۰ ملین پونڈ کردیجائے۔

اصلاح معاشرت مسائل حفظان صحت سے جنمین سے اکثر کا دارومدار لوگون کی خانگی رسم و رواج پر ہے اصلاح معاشرت

کا سوال ہے۔ اثرات جنگ سے حریت و مساوات کی جو تحریکات پیدا ہوئین وہ جتنی مفید ہندوستان کی اصلاح معاشرت مین ثابت ہوئین اتنی شاید کسی دوسرے شعبے مین نہ پڑی ہون۔ ان مسائل کا آخری مرکز ذات پات کی تفریق ہے جو ہندو سوسائٹی کا جزو غیر منفک سا ہو گیا اور جو نئی روشنی کے خیالات کی اشاعت مین بڑی ہی سخت سنگ راہ ثابت ہو رہی ہے اس سے اصل مقصد یہ تھا کہ معاشری تعلقات مین مراسم کی پاکیزگی قائم رہے۔ مگر رفتہ رفتہ اس ذات پات نے ایک تربیت گاہ کی صورت اختیار کر لی جو آج متعصب ہندو مذہب کی عمارت ہو گئی ہے اور جس سے ہر شخص اپنا وقار اور فرائض اخذ کیا کرتا ہے۔ صرف افراد ہی نہین بلکہ متعدد انسانون کے گروہ بلا کسی خطا کے دائمًا ایک تذلیل کی حالت مین رکھے جاتے ہین

اچھوت ذاتین

ہندوستان مین سوشل ریفارم کے مشکل ترین مسائل مین ایک مسئلہ پنج ذاتون کے ابھارنے کا ہے جو کل آبادی کا ۱/۵ حصہ ہے۔ اس زمانے مین ان لوگون کو مجبورًا شہر یا گاؤن سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ یہ لوگ عام کنوؤن سے پانی نہین بھر سکتے نہ اعلیٰ ذاتون کے مکانون مین جا سکتے ہین۔ بعض صوبون مین تو یہ شاہ راہ عام پر چل نہین سکتے عام مندرون اور سراؤن مین یہ لوگ ٹھہرنے نہین پاتے اچھوت ذات کے لڑکے عمومًا معمولی اسکولون مین داخل نہین ہو سکتے اور اگر داخل بھی ہو جاتے ہین تو ان کو سب ذاتون سے علحدہ بیٹھنا پڑتا ہے۔ یہ تکلیفین روزانہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے معاملات مین پیش آتی رہتی ہین۔ ایک مزدور یا کاشتکار

[redacted]

اگر نیچ ذات سے تعلق رکھتا ہے تو اس کو معمولی چیزون کے خریدنے اور اپنی پیداوار کے فروخت کرنے مین بھی نقصان ہوگا۔ کیونکہ وہ کسی دوکان مین نہین جاسکتا بلکہ بہت سے ان سڑکون مین جہان دوکاندار رہتے ہین اس کا گذر بھی ممنوع ہے۔ صدہا سال سے اس قسم کی معاشری جلاوطنی نے ازخود ترقی کرنے کے راستے مین بہت سی رکاوٹین پیدا کردی ہین بلکہ سچ یہ ہے کہ ایمانداری سے رزق پیدا کرنا بھی محال ہے۔ اچھوت ذاتون مین چند فرقے ایسے ہین جن کا موروثی پیشہ کوئی نہ کوئی جرم ہے۔ چوری ڈاکہ زنی۔ غارتگری۔ قتل۔ اور بعض صورتون مین طوائف پیشگی عام ہین۔

کارِ رفاہ

ان بدقسمت انسانون کے ابھارنے مین کچھ عرصہ سے پبلک اور پرائیوٹ انجمنین متوجہ ہین۔ ان اچھوت ذاتون سے بعض لوگ جرائم پیشہ گروہ سے تعلق رکھتے ہین اور بعض نسبتاً زیادہ معزز سمجھی جاتی ہین۔ دو برس کا عرصہ ہوا کہ ہمنے رپورٹ مین تذکرہ کیا تھا کہ مقامی حکومتون نے ان لوگون کے اقتصادی اور تعلیمی حالت سدھارنے کے لئے بہت کچھ کوشش کی تھی۔ جرائم پیشہ گروہ ایک مرکزی مقام پر اپنی بود وباش اختیار کرتے جاتے ہین اس کا انتظام یا تو گورنمنٹ سے متعلق ہوتا ہے یا اور کسی انجمن سے مثلاً سالویشن آرمی۔ آخر الذکر نے اس مسئلہ کے متعلق ایسی بیش بہا خدمات انجام دی ہین کہ تعریف نہین ہوسکتی۔ یہان مہربانی اور استقلال کے ساتھ انکی نگرانی رکھی جاتی ہے اور اس امر کی امداد کی جاتی ہے کہ ایمانداری سے اپنا پیٹ پال سکین پنجم اور دیگر اچھوت ذات والون کے متعلق سرکاری

اور غیر سرکاری اصحاب ایک دوسرے سے گوے سبقت لے جانا چاہئے ہین اور
ان کے لیے مخصوص تعلیمی سہولتین فراہم کرنا چاہتے ہین۔
ممالک متحدہ مین خاص انسران ان لوگون کی نگرانی کے لئے مقرر کئے گئے ہین
نئے مدرسون کے کھولنے مین گورمنٹ کافی عطیہ دیتی ہے اور وظیفے بھی دیئے
جاتے ہین۔ صوبہ بمبئی مین امتحانا ایک قسمت مین معائنہ کرنے والا انسر مقرر
کیا گیا ہے اور ان لوگون کے لئے کالج مین پڑہنے کے لئے وظیفے منظور کئے
گئے ہین۔
تعلیم پانے والی تعداد مین اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ مدراس نے انکی ضروریات
کے مطابق فیس کے قداعد مرتب کرلیے ہین اور اب پبلک فنڈ سے کسی
عمارت کے بننے کی اجازت نہین دیجاتی تاوقتیکہ تمام فرقون کی تعلیم
کے لئے اس کے دروازے نہ کھولے ہون۔ گذشتہ چوتھائی صدی
مین صوبہ مدراس کی عام درسگاہون مین پنچم طلبار کی تعداد ۲۰۰۰۰ سے
متجاوز ہوکر ۱۵۰۰۰۰ سے بھی اوپر پہنچگئی۔ گویا فیصدی ۴۰۰ کا اضافہ
ہوا یہ بات نہایت امید افزا ہے کہ ۱۸۹۲ء مین صوبہ مدراس مین اچھوت
ذات کے ابتدائی مدارس نسوان صرف گیارہ تھے مگراب ان کی تعداد
۱۰۰ ہے مختلف عیسائی مشنری سوسائیٹون نے پنچم ذاتون کی تعلیم کا جو
کام انجام دیا وہ حد توصیف سے باہر ہے۔ اب ان کے ساڑھے تین
ہزار مدرسہ ہین جنمین ایک لاکھ طالب علم ہین مشن والون کا ابتدائی
کام اسی پر ختم نہین ہوگیا کہ اچھوت ذاتون کی تعلیم کے لئے مخصوص انھین
کے مدارس کھول دئے بلکہ انہون نے اس کا بھی پرزور مطالبہ جاری رکھا
کہ اچھوت ذاتون کے افراد مشن کے زیر انتظام آعلی تعلیم گاہون مین

بھی داخل ہون - چنانچہ انھی کوششون سے رفتہ رفتہ جمہور کا ایک طبقہ اس خیال کا پیدا ہوگیا ہے کہ ان ذاتون کے اشخاص کے ساتھ بھی عام انسانون کا سا برتاؤ کیا جائے اب چند غیر مسیحی سوسائٹیان بھی نہایت عمدہ کام کر رہی ہین - شہر مدراس مین تھیاسوفیکل سوسائٹی اچھوت ذاتون کی مشن - برہمو سماج اور سوشل سرونٹس لیگ اور دوسری مذہبی اور رفاہ عام سوسائٹیون نے مدارس قائم کئے ہین - تعلیمی ترقی کے دوش بدوش کوآپریٹو تحریک نے بھی تیزی کے ساتھ قدم بڑھایا ہے گو صوبہ مدراس مین اچھوت ذاتون مین اس کی رفتار سست ہے اس تحریک کے ذریعہ سے پنچون کو کفایت شعاری اور خودداری کی تعلیم دیجاتی ہے - اور ان کی زندگی مین بلند نظری پیدا کرائی جاتی ہے اسوقت کچھ اوپر چودہ ہزار سے جیمہ سو پچیس ممبر کوآپریٹو سوسائٹی مین ہین یہ تعداد پانچ برس مین سہ گنی ہوگئی ہے -

روکاوٹین

بدقسمتی سے اچھوت ذاتون کی ترقی مین سنگ راہ سب سے زیادہ پشتہا پشت کی معاشری رواتیین ہین جس کی پیروی قوم کا بڑا طبقہ کرتا ہے حکومت چاہے جسقدر قوانین تیار کرے مگر جب تک معاشرتی معاملات مین ہر طبقہ اپنے خیالات مین رفعت دیکر اس سطح پر نہ پہنچے گا جہان کہ اس قسم کے موروثی اور شدید تعصبات کی کوئی وقعت نہین باقی رہجاتی - اسوقت تک پنچ قومون کی حالت سنبھل نہین سکتی

اپنی آپ مدد

اصلاحات مین عجلت ہمدردی نوع انسان کی کوششون سے نہین ہوسکتی - البتہ اگر اچھوت ذات اپنی جماعت کو تنظیم دیکر حقوق طلبی کا مطالبہ کرین تو بہت جلد کامیابی ہوسکتی ہے - زمانہ زیر نظر مین امید افزا علامتین نمودار ہین

گروہون کے اقتصادی بہتر حالت نے اچھوت ذاتون اور دیگر اشخاص کو مستفید کیا - ان لوگون مین خود کام کرنے کی تحریک پیدا ہوئی جس سے غیظ و غضب کی کیفیت تمام جماعت پر طاری ہوگئی - حال مین ان لوگون مین اتحاد کی خواہش نمایان طور پر ہوگئی ہے - سنہ ۱۹۲۱ء مین اور شروع سنہ ۱۹۲۲ء مین اچھوت ذاتون کے نمایندون نے کانفرنسین منعقد کین جنمین ہندستان کے ہر چہار جانب سے لوگ جمع ہوے تھے - ان جلسون کی کارروائیون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اپنی آپ مدد کرنے کا خیال کافی طور سے بڑھ گیا ہے جس کی کوشش اس طبقہ کے لیڈر برابر کرتے رہتے ہین سیاسی - معاشری - اقتصادی اور اخلاقی مسائل کے ترقی دینے کی غرض سے متعین اصول قائم کرلئے گئے ہین - اسی کے ساتھ یہ بھی طے کرلیا گیا ہے کہ جو معاشری اور قدرتی حقوق ہر انسان کو دیئے گئے ہین اگر اس مین خلل اندازی کی کوشش کی گئی تو صداے احتجاج بلند کی جائے گی - اس اجتماع کی ایک قابل لحاظ خصوصیت یہ تھی کہ اُس نے زوردار الفاظ مین گورنمنٹ کی ممنونیت کا اظہار کیا کہ اس کا برتاؤ جملہ فرقون سے غیر جنبہ داری کا ہے اور اسی کے ساتھ قومی پارٹی کے بعض افراد نے جو معاشری ناروا داری کا طرز عمل اختیار کیا تھا اسپر سختی سے اعتراض کئے -

متغیر شدہ حالات

اس مین شک نہین کہ ادنیٰ اور اچھوت ذاتون مین تغیر عظیم پیدا ہوگیا ہے - ان کی پشتینی خاکساری اب غائب ہوتی جاتی ہے - معاشری مظالم کو اب وہ لوگ محسوس کرنے لگے ہین اور معارضہ کے لئے تیار رہتے ہین -

ہم باب سابق مین تذکرہ کر چکے ہین کہ ہندوستان کے بعض حصون مین یہ لوگ اعلیٰ ذاتون سے خصوصاً برہمنون سے ترک موالات پر آمادہ ہین یہ زمانہ زیر تبصرہ کا سب سے زیادہ اہم واقعہ یہ ہے جس کی مثال سیاسی اور معاشری دنیا مین نہین ملتی کہ صوبۂ مدراس مین اصلاحی مجلس قانونی مین غیر برہمن جماعت قابض ہوگئی۔ ہندوستان کی تاریخ مین یہ پہلا موقع ہے کہ صوبۂ مدراس مین ادنیٰ ذات کے لوگون نے اعلیٰ طبقہ کے ذہنی قابلیت سے اپنے کو سبکدوش کر دیا اور سیاسی قوت پر قابض ہوگئے۔ اس قدر شدید بغاوت کی اہمیت مشکل ہی سے خیال مین آ سکتی تھی مگر اسمین شک نہین کہ ہندوستان مین جو ترقی نظام جمہوری کے متعلق ہو رہی ہے اس مین اس کا بہت بڑا اثر ہوگا۔ مدراس کی مثال ہندوستان کے دوسرے اطراف کے ادنیٰ اور اچھوت ذاتون مین بہت کچھ اثر پیدا کریگی۔

آیندہ کی توقعات آگے کی منزل سست رفتاری اور دقتون سے طے ہوگی کیونکہ صدیون کے تعصبات پر قابو حاصل کرنا ہے۔ بہت سی اصلاحی مجالس قانونی مین ہمیشہ ان پرانے خیالات کی جماعت رہتی ہے جو ترقی یافتہ پارٹی کی تحریکون کو یہ کہکر روکا کرتی ہے کہ "مذہب خطرہ مین ہے"۔ بر نیہم اس زمانے مین عموماً لوگونمین اچھوت ذات کے متعلق خیالات پیدا ہوگئے ہین گو بدقسمتی سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ اصولون کو کہان تک عملی جامہ پنہایا جائیگا۔ تحریک ترک موالات کے پروگرام مین اس مصیبت کا دفعیہ نہایت اہم طریقے سے پیش کیا گیا تھا اور مسٹر گاندھی نے متعصب لوگون کی جماعت مین یہ کہکر ایک ہلچل ڈالدی تھی کہ اچھوت ذات کے ساتھ غیر انسانی برتاؤ کیا جاتا تھا۔ جسے لوگون

کو فوراً ترک کر دینا چاہئے۔ گو مسٹر گاندھی خود ذات پات کے پابند تھے مگر انکے
مقلدین جیسین سب سے زیادہ نمایان مسٹر وی جے پٹیل ہین اور بھی آگے
بڑھ گئے تھے۔ اور اگر انکا بس چلتا تو کل عمارت کو ڈھا دیتے۔ اگر خوش
قسمتی سے اصلاح معاشرت کی جانب پوری توجہ کی جائے اور جس قدر قوت
تحریک ترک موالات کے دیگر شعبون پر صرف کی گئی ہے اس کا ایک
جزو بھی اس کام مین لایا جائے تو اس مین شک نہین کہ بہت کچھ کام ہوجائے
بشرطیکہ میدان اصلاح مین اسقدر سرپٹ نہ دوڑا جائے کہ جس سے
ردعمل کی قوتین اسی زور کے ساتھ کام مین نہ لائی جائین جنہون نے
تحریک ترک منشیات کی قوت کو سرد کر دیا۔

معاشری زندگی کے دیگر مسائل ہندوستان کے سوشل مسائل طبقہ ادنیٰ یا اچھوت ذاتون
مین محدود نہین ہین۔ متوسطین اور اعلیٰ طبقے کی سوشل لائف مین بہت سی
ایسی باتین ہین جو اصلاح کی محتاج ہین۔ بہ نسبت ۱۹۲۰ء کے ۱۹۲۱ء
مین مستورات کے ترک پردہ کا مسئلہ بار بار پبلک پریس مین چھیڑا گیا
اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ گذشتہ چند سالون مین پردے کی قیود سے
جس کی مصیبت مین وہ صدیون سے مبتلا تھین اس مین بہت کچھ آزادی
حاصل کر لی۔

آزادی نسوان رفتار بہت سست ہے پردے کو لوگ عزت
کی علامت سمجھتے ہین چنانچہ جونہی کوئی خاندان
جو اسوقت تک اس رسم کی پابندی سے آزاد ہے دولت و خوشحالی
مین قدم رکھتا ہے۔ اسوقت سے وہ پردہ کو بطور علامت عزت و شرافت

کے اختیار کرنے لگتا ہے۔ گر روز بروز اعلیٰ اور متوسط طبقے کی ہندوستانی عورتون کی سیاسی اور معاشری مسئلہ مین دلچسپی بڑہتی جاتی ہے اور وہ پلیٹ فارم و پریس مین زیادہ نمایان ہوتی جاتی ہین۔ مسئلہ نسائیات۔ شیر خوار بچون کی بہبودی اور رفاہ عام کی سرگرمیون مین انکا انہماک بڑہتا جاتا ہے۔ یہ سب باتین ایک نئے دور کے آغاز کی ہین۔ یہ امر واقعہ ہے کہ ابتک مستورات پبلک لائف مین بہت کم حصہ لیتی ہین مگر اس سے سوال کی اہمیت مین کوئی فرق نہین پڑتا۔ بدقسمتی سے اکثر مقامات پر جنکو ہم بالکل پرانے خیالات کے لوگ نہین کہسکتے وہ لوگ بھی آزادی نسوان کے مخالف ہین اور پردہ اٹھانا پسند نہین کرتے۔ نہ عورتون کی تعلیم کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہین مگر ترقی کی جانب اکثر لوگون کا رحجان پایا جاتا ہے۔ گو رفتار سُست ہے۔ ہندو اور مسلمان عورتون کی تعداد جو برقعہ یا نقاب پہنکر باہر آتی ہین، روز افزون ہے۔ سیاسی اور سوشل جلسون مین مستورات کی محفوظ جگہون کی تعداد تناسب بھی بڑہ رہی ہے۔ ہم بیان کر چکے ہین کہ سنہ ۱۹۲۱ء مین سوشل ریفارم کے متعلق عام دلچسپی مین اضافہ ہو رہا تھا اور یہ ایک امید افزا علامت ہے اس مسئلہ کے متعلق جو کچھ لوگون نے کہا اس کو ہندوستانی پریس مین نمایان جگہ دی گئی۔ پلیٹ فارم اور اخبارات کے ذریعہ سے بہت کچھ پروپیگنڈا کا کام لیا گیا۔

رضاکارانہ کام

سرونٹ آف انڈیا سوسائٹی اور بنگال سوشل سروس لیگ نے حقیقی مفید کام انجام دیئے اور ایسی انجمنون کی تعداد سال بسال بڑہتی جاتی ہے۔ یہ انجمنین شہر اور دیہات دونون جگہہ بہبودی کے کام مین مشغول رہتی ہین ہر عام مصیبت کے وقت مدد

کا کام انجام ہوتی ہین اصول حفظان صحت کی تعلیم بذریعہ اشتہارات اور لکچر کے دیا کرتی ہین اور مدرسے کھولتی ہین۔ اس قسم کی انجمنون مین سب سے زیادہ اہم وہ متعدد انجمنین ہین جنکا دائرہ عمل مستورات مین محدود ہے سال گذشتہ کی رپورٹ مین بھگینی سماج کا ذکر کیا گیا ہے جس کو قائم ہوئے تقریباً دس سال کا زمانہ ہو چکا ہے۔ گجرات مین اس سماج کے ۵۰ پچاس مرکزی مقامات ہین۔ اس سماج کا کام یہ ہے کہ عورتون کو تعلیم دے اور ان کے وقار مین اضافہ کرے۔ اس کا تذکرہ آچکا ہے کہ ان خود ساختہ انجمنون کو سوشل رفارم کے متعلق عوام کی دلچسپی سے بہت کچھ حوصلہ بڑہا ہے امید کیجاتی ہے کہ قومی جماعت کا اتمام بند یا زد محض متبرک رزولیوشن کے پاس کرنے پر بس نہین کریگا۔ بلکہ جو لوگ انکے مقلد ہین ان کو ہدایت کریگا کہ رہنماؤن کو ایسے مفید کامون مین صرف کرین جیسا کہ ہندوستان مین خود ساختہ انجمنین کر رہی ہین۔ آیندہ پیراگرافون مین ایک مختصر خاکہ ان باتون کے متعلق دیا جائے گا جس کی بابت ہندوستانی سوشل رفارم کو بہت کچھ کرنا ہے۔ دو معاشری مسائل بہت زیادہ قابل غور ہین مگر یہ دونون مسائل صرف ہندوستان کے لئے مخصوص نہین ہین۔

منشیات اور مسکرات

مسئلہ منشیات کا جو مفہوم اہل مغرب کے دل مین ہے اس سے ہندوستان مین کوئی واقف نہین بجز معدودے چندان مقامات کے جہان کہ کاروباری لوگون کا مرکز ہے اور بہت مجمع رہتا ہے۔ تمام ملک کے مضافات مین اور چھوٹے چھوٹے قصبات مین سوشل ریفارم کے نقطہ نظر سے تو مے نوشی کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر دنیا کے دوسرے ممالک کے مقابلے مین اس کا استعمال

بت ہی قلیل ہے۔ آبکاری کی آمدنی جس مین گورنمنٹ کا منافع نشیات
مسکرات کا شامل ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصون مین صوبہ بہار مین
پانچ آنہ ہے اور صوبہ بمبئی مین دو روپیہ دو آنہ ہے ان دونون انتہائی
صوبون کے درمیان کی رقمین یہ ہین۔ بنگال و ممالک متحدہ چھ آنہ پنجاب
نو آنہ۔ برہما پندرہ آنے ممالک متوسط و آسام ایک روپیہ اور مدراس
سوا روپیہ۔

گورنمنٹ کی پالیسی

گورنمنٹ کی پالیسی نشیات اور مسکرات کے متعلق یہ تھی کہ کل اشیا پر اس کا پورا قابو رہے استعمال کم از کم اور آمدنی زائد سے زائد ہونا چاہئیے جو لوگ ان چیزون سے محترز رہتے ہین انکے متعلق ترغیبات مین کمی پیدا کی گئی۔ اور جو لوگ اس کے عادی تھے ان کو زیادتی سے ایک حدتک روکا گیا۔ اس پالسی کے چلانے مین آمدنی کے متعلق چندان پرواہ نہین کیجاتی۔ گورنمنٹ نے غیر خالص اشیا کی تجارت اور استعمال کے لئے سخت تدارکات رکھے ہین۔ گورنمنٹ کی یہ کوشش رہی ہے کہ جو لوگ ان چیزون کے عادی ہین وہ بجائے اس کے کہ غیر خالص چیزین استعمال کرین دوکانات نشیات پر جایا کرین۔ گورنمنٹ کو چونکہ نشیات کی تجارت پر پورا قابو حاصل ہے اس لیے اوقات خرید و فروخت کم کر دیئے گئے ہین۔ دوکانات کی تعداد زائد نہین۔ شراب کی قوت گھٹا دی جاتی ہے اور نشیات کے خلاف پروپگنیڈا کا موثر فعل ہو رہا ہے۔ ہندوستانی شراب کی دوکانین مغربی ممالک کی سراؤن یا میخانون سے بالکل مشابہ نہین ہوتین یہ دوکانین عموماً گاؤن کے کنارے ہوتی ہین۔ ان مین کوئی بات ظاہری

یا باطنی اپنی طرف مخاطب کرنے والی نہین ہوتی - اصل مین ان دوکانون کا منشا یہ ہے کہ جو لوگ عادی ہو رہے ہین صرف انکی ضروریات کو پورا کرے علاوہ برین ہندوستانی منشیات کی دوکانین نسبتاً چند ہی ہین اور ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر ہین - مثلاً ممالک متوسط مین ۵ ۴۱ ۱۳ اشخاص پر اور ہر ۲۴ میل مربع پر ایک دوکان کا اوسط پڑتا ہے - یہ صوبہ مدنی کے منشیات کے لحاظ سے اوسط درجہ کا ہے اسی ملک مین خالص الکحل یا اس کے مثل دیگر اشیاء کا خرچ سو آدمیون پر صرف ½۴ گیلن سالانہ کا ہے -

اُس کی کامیابی

مختلف صوبون کی آبکاری کے اعداد پر اگر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کس دیانتداری سے اس کے استعمال کو کم کر رہی تھی اور موجودہ پالسی کو خاطر خواہ ترقی ہے - ممالک متحدہ مین سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کے خاتمہ پر الکحل کی دوکانات سے آبکاری کی آمدنی ۵۲ فیصدی ہوئی - مگر اسی زمانے مین اس کے خرچ مین ۲۷ فیصدی کی کمی ہوگئی - صوبہ مدراس مین گذشتہ دس سال کے اندر ۸۱ فیصدی آبکاری کی آمدنی مین اضافہ ہوگیا ہے مگر خرچ کا اوسط فیصد آبادی پر مثل سابق کے رہا -

مشکلات

ہندوستان مین ترک منشیات کے مسئلہ کے متعلق عجیب دقتین درپیش ہین وجہ یہ ہے کہ بہ نسبت یورپین ممالک کے یہان غیر خالص اشیاء کی فراہمی کے بہت ذرائع ہین - جنوبی ہندوستان مین نیز شمالی ہندوستان کے بہت سے ضلع مین ہر کھجور کے درخت سے منشی عرق حاصل کیا جا سکتا ہے - اس کے حصول مین

بجز اس کے کہ درخت کے تنے کو کاٹ لے نہ تو کسی ہنرمندی کی ضرورت ہے اور بجز ایک چاقو اور تاڑی کے برتن کے نہ کسی اوزار یا ہتیار کی حاجت ہوتی ہے۔ ایسے ملک مین جہان ایک بہت بڑی تعداد ادنیٰ ذات اور مزدور پیشہ لوگون کی تاڑی کی عادی ہو۔ اور تقریباً ہر ایک شخص کے مکان کے پشت پر خود کی شراب کا انتظام ہو سکتا ہو۔ وہان محض دوکانات بند کر دینے سے الکحل کا استعمال مسدود نہین ہو سکتا۔ صنعتی مرکزون پر حالت کچھ مختلف ہے۔ مثلاً شہر بمبئی مین گذشتہ سال ½۴ مین اشخاص نے ½۱ گیلن دیہاتی شراب استعمال کی حالانکہ بیرونی پریسیڈنسی میں یہی مقدار ½۱۱ مین اشخاص نے صرف کی تھی۔ گورنمنٹ اس خرابی کو دفع کرنے کے لئے سخت انسدادی تدبیرین کرنے والی ہے۔ شروع ۱۹۲۳ء سے آبکاری کی وزارت تجویز کر رہی ہے کہ محدود مقدار مین شراب کا اجرا ہو اس سے لامحالہ اس کے صرف مین کمی ہو جائیگی بمقابلہ ۲۱-۱۹۲۰ء کے ۵ فیصد سال مین کمی کر دیجائیگی۔ یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ شراب کی قوت مین بھی تخفیف کر دیجائے۔ اوقات فروخت محدود ہو جائین گے۔ حدود دوکان کے باہر فروخت کی مخالفت کر دیجائیگی۔ مگر اوپر کے پیراگراف سے واضح ہو گا کہ جس ماحول مین گورنمنٹ حقیقی طور سے کر سکتی ہے اس کے حدود بڑے شہر کے باہر نہین ہین اس لئے تمام ہندوستان مین ترک منیشات کے مسئلہ مین لوگ خود بہت کچھ کر سکتے ہین۔

ترک منیشات کی ازخود کوشش

سالہا سال سے عیسائی مشن کی انجمنیں۔

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ نہایت ہی عمدہ کام کر رہی ہین اور غیر مرتب رفاہ عام سے دلچسپی لینے والی جماعتین بھی مفید کام کر رہی ہین۔ ان سب کی کوششون سے مستقل کام ہو کر رہیگا۔ الکحل کی خواہش ضرور کم ہو جائے گی۔ البتہ بلا آمیزش چیزون کی آمد بند نہین ہوگی۔ سال زیر نظر کے زمانہ مین حقیقی ترقی بہت کچھ رک گئی کیونکہ مسٹر گاندھی کے مقلدین نے اجرا ء احکام مین بہت سختی سے کام لیا۔ کل ہندوستان مین عامیان ترک موالات و دیگر ناعاقبت اندیش ممبران کمیٹی ترک منشیات نے نہایت سختی سے دکاندارون کے خرید و فروخت مین خلل اندازی کی دکانون پر پہرہ بٹھلا دیا گیا تھا۔ اور پینے والون کی توہین اور تحقیر ہر ممکن طریقے سے کی گئی۔ لوگ برادری سے خارج کر دیئے جاتے تھے۔ نائی اور دھوبی ان کا کام نہین کرنے پاتے تھے۔ ان سے جوتے تھے۔ جوتون کا ہار پہنایا جاتا تھا سقون سے پانی بند کیا جاتا تھا۔ یا گدھے پر دُم کی جانب رُخ کرکے سوار کرائے تمام سڑکون پر تشہیر کرائے جاتے تھے۔ اس گمراہ کن طریقہ کار کا ضروری نتیجہ یہ ہوا کہ لوگون مین ترک منشیات کا خیال تو پیدا ہوا لیکن ابتداً سرکاری دوکانون کی خریداری بند ہوگئی بعض بعض مقامات مین جہلا مین ان لغو خیالات کی اشاعت کی گئی تھی کہ جب سلطنت برطانیہ تباہ ہو جائے گی تو بلا کسی روک ٹوک کے ہر شخص جو وغیرہ کی شراب کی کشید خود کر لیا کریگا۔ ان وجوہ سے اس سال اس مین شک نہین کہ ہندوستان کے بعض حصون مین آبکاری کی سرکاری آمدنی بہت گر گئی مگر جس قدر شراب لوگ استعمال کرتے تھے اس کی مقدار مین کسی قسم کی کمی نہین ہوئی

بعض صوبون سے تو یہ اطلاع آئی ہے کہ اسقدر وسیع پیمانہ پر غیر خاص شراب کا چلن ہوگیا ہے کہ اس سے پیشتر ایسا کبھی نہین ہوا تھا۔

مسکرات سال زیر تبصرہ کے زمانے مین جبکہ ہندوستان مین مسئلہ منیشات کے متعلق بہت کچھ شور وشغب ہورہا تھا اس زمانے مین بیرونی معترضین نے مسئلہ مسکرات خصوصاً افیون کے متعلق بہت توجہ منعطف کی افیون اور گانجہ کا استعمال ہندوستان مین معیوب نہین سمجھا جاتا بشرطیکہ اس کا استعمال حد اعتدال سے بہت متجاوز نہ ہوجائے۔

افیون واقعہ یہ ہے کہ افیون کے خاص معاملہ مین ہندوستان اور مغربی ممالک مین اسقدر تفاوت ہے کہ تھوڑا سمجھانے کی ضرورت ہے ہندستان مین جو خصوصیات افیون کے متعلق ہین انپر ایک پردہ پڑا ہوا ہے۔ گو اس کے متعلق دوسرے ملکون مین ایک وسیع لٹریچر خوش نیت اور محب وطن اصحاب نے فراہم کردیا ہے۔ اس مین زیادہ تر ایسا لٹریچر ہے جو ایک خاص پارٹی نے لکھا ہے اور غیر جانبدارانہ نہین ہے۔ مصنف ایسے حضرات ہین جنکو ہندوستان کی حالت کا براہ راست کوئی تجربہ نہین ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انتظامی سہولتون کے لحاظ سے ان کو براہ راست تجارت افیون سے تعلق ہے گورنمنٹ پر یہ جرم لگایا جاتا ہے کہ اُس نے خود غرضی کی بنا پر ہندستان۔ چین اور دیگر مقامات پر انسانون کے جسم اور روح کو تباہ اور برباد کرڈالا ہے۔ مسئلہ افیون کا یہ مختصر خاکہ ہے۔

ہندوستان مین افیون ہندوستان کے اکثر قطعات

زمین پر افیون و پوستہ کی کاشت ہوتی ہے۔ باشندگان ہندستان انگریزون کے آنے سے کئی صدی پیشتر سے تھوڑی سی مقدار مین افیون کھانے کے عادی ہو رہے ہین۔ اکثر لوگ اس منشی چیز کو دوائً استعمال کرتے ہین اور یہ امر واقعہ ہے کہ بعض صورتون مین یہ دوا کا کام دیتی ہے۔ مدت سے افیون کا استعمال خاص خاص مرسم مین کیا جاتا ہے۔ اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ دفعتاً برسون کی عادت چھوڑ دی جائے۔ اور نہ اسپر لوگ آمادہ ہوتے ہین فی کس مجموعہ صرف بہت کم ہے۔ ہندوستان مین افیون حقہ مین پی نہین جاتی اس کا استعمال مثل گھریلو دوا کے ہوتا ہے یا تفریحاً بعض مخصوص موقعون پر مثل منیشات کے اس کی تجارت کی بھی باگ گورنمنٹ کے ہاتھ مین ہے اور قواعد اس قسم کے منضبط کئے گئے ہین کہ افیون ایسے لوگون کے پاس نجانے پائے جو فوراً اس کے گرویدہ ہو جائین۔

سرکاری اختیارات

ایک صدی سے زائد سے گورنمنٹ کل براعظم کی پیداوار۔ درآمد۔ برآمد اور فروخت مسکرات پر بتدریج قابو حاصل کر رہی ہے۔ اس امر کے متعلق عمل کی یہ صورت نکالی گئی کہ جہان تک برٹش انڈیا کا تعلق ہے ایک مخصوص حلقہ مین کاشت کی جائے بہت سی ہندوستانی ریاستون سے خط وکتابت کے بعد یہ طے پایا کہ وہان کاشت بند کردی جائے اور مختلف صوبے ایک خاص طریقۂ عمل کے پابند کر دیئے گئے اس پالیسی کی کامیابی اس واقعہ سے ثابت ہوتی ہے کہ گو افیون سے آمدنی خوب بڑھی مگر ہر دس برس کے بعد پیداوار اور صرف

مین تنزل ہوتا گیا گرانی قیمت اور محدود ذخیرہ کا نتیجہ ہوا کہ مراسم کے اوقات پر یا ذاتی تفریح کے لئے اب اس کا استعمال روز بروز کم ہوتا جاتا ہے البتہ علاج معالجہ مین صرف بدستور جاری ہے۔ مدراس پریسیڈنسی سے جو اعداد مہیا ہوئے ان سے اس طریقہ کا نمونہ معلوم ہوسکتا ہے سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء مین افیون کا صرف ۷۷ء۱۴ ہزار سیر تھا جس سے سرکاری آمدنی ۱۲ء۱ ملین پاؤنڈ ہوئی تھی بسنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین صرف گھٹکر ۲ء۳۶ ہزار سیر ہوگیا۔ مگر آمدنی مین اضافہ ہوا اور اس کی تعداد ۲۳ء۲ ملین پونڈ ہوگئی۔

ہندوستانی ریاستین

اگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کل ملک مین گورنمنٹ آف انڈیا کا انتظام نہین ہے۔ ہندوستانی ریاستین ابھی باقی ہین۔ بعض ہندوستانی ریاستون نے پیداوار افیون کی متعلق گورنمنٹ کی پالیسی مان لی اور بات چیت سے یہ طے پایا کہ جو افیون ریاستون مین پیدا ہو وہ بلا پاس حدود سلطنت برطانیہ مین نہین آسکتی۔ گورنمنٹ آف انڈیا پیداوار افیون کی بابت جو اندرون ملک کے صرف کے لئے ہو قاعدہ سے کچھ نہین کرسکتی۔ ہندوستانی ریاستون مین اس امر کی کوشش کرنا کہ کاشت افیون محدود یا کم کردی جاے بشرطیکہ کوئی خاص معاہدہ نہ ہوگیا ہو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ریاست کے اندرونی معاملات مین دخل دیا گیا اور یہ اختیار گورنمنٹ آف انڈیا کو کسی طرح سے حاصل نہین ہی ہندوستان مین جہان تک افیون کے مصرف کا تعلق ہے گورنمنٹ کی پالیسی یقیناً کامیاب کہی جاسکتی ہے

افیون کی برآمد

دنیا کو بہت زیادہ دلچسپی ہندوستانی افیون کے برآمد کے مسئلہ سے ہے جو دوسرے ملکون مین جاتی ہے - اس مسئلہ کے متعلق نہ صرف دوسرے ممالک کے بھی خواہ حضرات کی توجہ ہے بلکہ خود لیگ آف نیشن متوجہ ہے - اس موقعہ پر ایک گنجلک پیدا ہو جاتی ہے لوگ اس امر کو فراموش کر دیتے ہین کہ دنیا مین جو چار بڑے اور بعض چھوٹے مقامات پیدا وار افیون کے ہین اس مین ہندوستان کا شمار ہے ان مین سے فارس اور ترکی تو ھیگ کنونشن سے بالکل علحدہ ہین - کل دنیا کی پیداوار مین ۵۰ فیصدی چین کا حصہ ہوا کرتا ہے مسکرات کے عذاب سے اسکو نجات دلانے کے لئے ہندستان نے اپنی ۴ ملین سالانہ کی آمدنی سابقہ کھو دی ہے -

سخت بندشین

یہ واقعہ ہے کہ ۱۹۱۵ء سے برابر گورنمنٹ آف انڈیا نے اس پالیسی پر عمل کیا کہ جن ملکون کو افیون کی ضرورت ہو ان کو براہ راست بھیجدی جائے بجائے اس کے کہ عام نیلام سے فروخت کا انتظام کیا جائے سال گذشتہ مین برآمد کا تقریباً ۳/۴ حصہ اس طریقہ سے براہِ راست گورنمنٹون کو دیا گیا - اگر کم از کم مقدار لی جائے تو کوئی بازپرس نہین ہوتی - گورنمنٹ آف انڈیا نے اکثر موقعون پر جسقدر مانگ تھی اُس سے بہت کم دیا - ہندوستانی افیون کی درآمد جہان جہان بہت ہوتی ہے جنمین جاپان پرتگال اور فرانس شامل ہین ان سے خط و کتابت جاری ہے - تاکہ براہ راست ٹھیکہ کا انتظام ہو جائے - ہندوستان کسی ایسے ملک مین افیون کی برآمد نہین کرتا جہان درآمد کی اجازت نہین ہوتی - اس مقدار سے زائد برآمد نہین ہوتی

جس کی کہ اس ملک کو ضرورت ہوتی ہے۔ مخصوص مطالبہ چاہے جسقدر زہو اگر ہندوستان سے برآمد ایک معین مقدار سے زائد نہین ہوتی۔

لیگ آف نیشن لیگ آف نیشن کی دوسری اسمبلی کی کارروائی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے طرز عمل کے متعلق بہت کچھ غلط فہمیان ہین۔ پہلے سشن مین اسمبلی نے کونسل سے سفارش کی تھی کہ ایک مجلس شورا ے مقرر کی جائے تاکہ ہیگ کنونشن کی تعمیلات زیادہ موثر طریقہ سے عمل مین لائی جاسکین۔ دوسرے سشن مین کمیٹی نے تجویز کیا کہ تحقیقات کے لئے ایک بورڈ قائم کیا جائے جو دریافت حال کے بعد رپورٹ کرے کہ علاج معالجے کے لئے کسقدر مقدار مین افیون کی ضرورت تھی تاکہ اس کے مطابق افیون کی کاشت کو محدود کردے مگر ہندوستانی نمایندون نے اعتراض کیا کیونکہ سفارش مین یہہ امر ملحوظ نہین رکھا گیا تھا۔ کہ متعدد ممالک مین صدیون سے افیون کا رواج ایسے موقعون پر ہوا کرتا تھا۔ جس کا جواز ازروے تجربہ بالکل مناسب تھا ممبران نے اس امر پر بھی زور دیا کہ افیون پیدا کرنے والے ممالک مین سے صرف ہندوستان ہی ایک ایسا مقام تھا جس نے ہیگ کنونشن کی تجویزون پر سختی سے عمل کیا تھا۔ بلکہ کچھ ترقی بھی کی تھی۔ ہندوستانیون کی رائے تھی کہ لیگ کو پوری کوشش اس امر کی کرنا چاہئے کہ کنونشن کے شرائط پورے طور سے عمل مین لائے جائین مگر اس صورت مین کہ تحقیقات ضروری قرار دی جائے تو اس کی حدود کی توسیع ضروری تھی جسمین کل مسکرات شامل ہوجائین۔ اس رائے سے حاضرین بہت متاثر ہوئے اور اخیر مین یہ رائے کامیاب ہوئی۔

تعلیم کی اہمیت

صفحات بالا مین جو کچھ کہا گیا اس سے معلوم ہوا ہو گا کہ ہندوستانیون کی ترقی کا خواہ وہ اقتصادی ہو یا جسمانی یا اخلاقی دارومدار مسئلہ تعلیم پر ہے بغیر تعلیم کے مزدور خواہ دیہاتی ہون یا شہری، بدستور افلاس اور درماندگی کی حالت مین رہین گے اور اپنی مدد کرنے کا خیال پیدا نہ کر سکین گے بغیر تعلیم نسوان کے اصول حفظان صحت کی اشاعت عوام مین ممکن نہین اور اصلاح معاشرت کا تو خیال بھی نہ کرنا چاہیے۔ ہندوستان کی تعلیمی مسائل جو عظیم الشان ہین ان کے حل کے لئے بھی بہت وسیع پیمانہ اختیار کرنا ہو گا۔ اخراجات کا وہ بار عظیم جو ابھی کسی کے ذہن مین نہین اس کو ہمت و مستعدی کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے اس لئے کہ بغیر تعلیم کے ہندوستان کو چند ہی روز مین موجودہ حکومتون کے سب سے خطرناک دشمن سے دوبدو ہونا پڑیگا۔ یعنی ان پڑھ جمہوریت جو مختار کل ہونیکے ساتھ غیر ذمہ دار ہو گی۔ واقعہ یہ ہے کہ آج ہندوستان کے لئے ہر پہلو سے تعلیم ہی خاص چیز ہے۔ قومی عمارت کے بنانے مین جن سرگرمیون کا اظہار ہو رہا ہے اور جن کی شدید ضرورت مانٹیگو چمسفورڈ اصلاحات کے باعث سے پیدا ہو گئی ہے اس لحاظ سے بھی موجودہ اور مستقبل ہندوستان کے لئے اس امر سے زیادہ ضروری کوئی چیز نہین ہے کہ باشندگان ہندوستان کو روشن خیال شہریت کی تعلیم دیجائے۔

تعلیمی حالت

مرقع ہند کی دو پچھلی اشاعتون مین تعلیمی حالت کے ناقابل اطمینان ہونے پر زور دیا گیا تھا۔ اس حالت کا

موجودہ بیان چند لفظون مین ہو سکتا ہے سال زیر تبصرہ مین اگرچہ برٹش
انڈیا مین تعداد طلبہ ۰۰۰۰۰۷۱ کی ترقی ہوئی ۱۹۲۴ء تک کل تعلیمی
درسگاہون کے طلبہ کی مجموعی میزان صرف ۸ر۴ ملین ہے۔ اس کا
مطلب یہ ہے کہ آبادی کا صرف ۳ر۲۴ فیصدی حصہ زیر تعلیم
ہے۔ اس تعداد مین ۵،۵۵ فیصدی تعداد مردون کی ہے اور ۸ر۱۴۱
فیصدی مستورات کی اور گو خرچ بڑھ گیا ہے اب بھی کل مصارف
جو ہندوستان مین سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء مین تعلیمات مین ہوئے ان کی میزان
۱۶،۷۷ کرور روپیہ ہے قریب ۲ر۵ فیصدی آبادی کے لوگ ابتدائی
مدارس مین درج رجسٹر مین اور تین فیصدی سے کم کسی قسم کی ابتدائی
تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ ثانوی مدارس مین آبادی کا ۰ر۵ فیصدی حصہ
تعلیم پا رہا ہے۔ برطانیہ عظمےٰ مین ثانوی تعلیم پانیوالونکی نسبت ۰ر۲ فیصدی
ہے۔ اس کے مقابلہ مین ہندوستان کے اعداد غیر معمولی طور پر خوش
آیند ہین اور اگر اس کا لحاظ رکھا جائے کہ ثانوی مدارس مین نسوانی آبادی
بہت ہی قلیل ہے تو مردون کا اوسط شما۔ کم از کم ۰ر۹ فیصدی پہونچیگا۔
یہ تعداد بمقابلہ انگلستان اور ویلز کے اعداد سے بہت زیادہ اور لڑائی
سے قبل جرمنی کی تعداد کے قریب ہو جاتی ہے۔ یونیورسٹی کی تعلیم
مین ہندوستانی آبادی کے زیر تعلیم حصہ کا اوسط کے مقابلے مین ۰ر۵۴
فیصدی ہے جو نہایت عمدہ ہے۔ اس لحاظ سے کہ یہان اوسط سے
عورتون کو تو گویا بالکل ہی نکالدینا چاہئے۔ جیساکہ سال گذشتہ کی
رپورٹ مین بیان کیا گیا ہے اگر کسی خاص صوبہ مثلاً بنگال مین کالج جانے
والی آبادی کو مجموعی آبادی کے مقابلہ مین دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جسقدر

آبادی ممالک متحدہ برطانیہ مین ہے امنی آبادی مین یہان کی یونیورسٹی مین تعلیم پانے والون کا اوسط بمقابلہ انگلستان کے دس گنا ہے -

ہندوستانی تعلیم کا اوپری سرا بہت بھاری ہے

یہ نکتہ چینی جو اکثر ہندوستانی تعلیم کی مخالفت بر اخبارات مین ہوتی رہتی ہے کہ اس کے ڈھانچہ کا اوپری سرا بہت بھاری ہے معقول وجوہ پر مبنی ہے - ادنیٰ طبقہ مین بہت لوگ ان پڑھ ہین - متوسط طبقہ کے لوگون نے کہ عموماً انہین پر تعلیمیافتہ طبقہ کا اطلاق ہوتا ہے تعداد کے لحاظ سے اس قدر تعلیم حاصل کی ہے جو ان ممالک کے مساوی ہے جہان کے معاشری اور اقتصادی حالات بیان سے کہین زیادہ ترقی یافتہ ہین - اس انوکھی صورت حال کے اسباب کی تلاش تو تاریخ مین کرنا چاہیئے لیکن خاص طور پر بیان کے قابل یہ امر ہے کہ مصارف تعلیم کا سرمایہ چونکہ مختصر ہے اس لئے قدرتاً اس کا صرف انہین طبقون مین محدود رہتا ہے جو فوائد تعلیم حاصل کرنے کے متمنی رہتے ہین اور ان طبقون تک رسائی نہین ہونے پاتی جنمین سرے سے ابھی اس کی خواہش ہی نہین پیدا ہوئی ہے - آبادی ہند کے مختلف حصون مین تعلیم کی نامساوی تقسیم سے قدرتاً خاص نقائص پیدا ہو گئے ہین - اس کی مانگ چونکہ عموماً صرف طبقہ شرفا مین ہے اس لئے لامحالہ اس کا نظام علمی و ادبی ہے - کل آبادی کا صرف ۰.۰۵ فیصدی حصہ فنی و حرفتی کالجون مین تعلیم پا رہا ہے در آن حالیکہ ۳ فیصدی آبادی غیر فنی درسگاہون مین زیر تعلیم ہے نصاب درسی مین اب تک طبقہ شرفا مین سب سے زیادہ مقبول شعبہ

ادب رہا ہے۔ اس لئے کہ اس سے ملازمت سرکاری ملتی ہے اور یہی پیشہ وکالت کا بھی ہے مقدمہ۔ خوش قسمتی سے اس کے آثار ظاہر ہو رہے ہین کہ رائے عامہ کا رجحان فنی تعلیم کی جانب بڑھتا جا رہا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ آئندہ اس ضروری کام مین زیادہ صرف کیا جائے گا۔

تین خاص نقائص

ماہرین تعلیمات کے نقطۂ نظر سے تین خاص نقائص ہین جو ہندوستانی نظام تعلیم پر ساری ہین۔ اول یہ کہ مناسب ٹریننگ پائے ہوئے مدرس بہت کم دستیاب ہوتے ہین ۱۹۲۰-۲۱ کے خط ختم سال سرکاری پر منجملہ ۲۰۹۰۰۰ ہندوستان کے ورناکیولر مدرسین کے صرف ۷۸۰۰۰ ٹرینڈ تھے۔ انگلو ورناکیولر مدارس مین منجملہ ۱۰۴۰۰۰ انگلو ورناکیولر مدرسین کے صرف ۳۸۰۰۰ ٹرینڈ تھے اور ۱۲۰۰۰ کے پاس ڈگری تھی۔ اس صورت حال سے ہندوستانی تعلیم مین ایک دوسرا نقص پیدا ہو گیا ہے یعنی مناسب آدمیون کے لئے سررشتہ تعلیم مین داخل ہونے کے لئے کوئی جزو محرک نہین ہے تنخواہین قلیل ہین اور وقعت اور بھی قلیل۔ مدرسین کے حق مین یہ سخت رکاوٹین ہین۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ چند مستثنیات کے سوا قابل لوگون مین علی العموم یہ پیشہ بالکل مقبول نہین ہے۔ اور اکثر ایسی رکاوٹین پیش آجاتی ہین جو حوصلہ کو بالکل پست کر دیتی ہین۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہندوستانی نظام جو تعلیم کا جزو غالب اب تک امتحانات رہے ہین خوش قسمتی سے اس امید کے اسباب ہین کہ خاص رکاوٹ جس نے سالہا سال سے سبھی تعلیمی ترقیون کو مفلوج کر دیا ہے تھوڑے زمانے مین دور ہو جائے گی۔ کیونکہ کلکتہ یونیورسٹی کمیشن نے اس کی خاص

سفارشیں کی ہیں۔

قومی تعلیم کی ضرورت

اس مختصر بیان سے ظاہر ہوگا کہ تعلیمی حالت ہندوستان کے سامنے درپیش ہے وہ بہت ہی نازک ہے یہاں کی وسیع آبادی جو متعدد نسلوں ذاتوں اور مذہبوں پر شامل ہیں۔ قومیت کی تحریک پھیلانے کا ذریعہ صرف یہی ہوسکتا ہے کہ حقیقی قومی تعلیم کا طریقہ جاری کیا جائے اور اس قوم سازی کے کام میں نوجوانان ہند کے مخلصانہ جذبات شریک ہوں جسطرح کہ ممالک متحدہ امریکا نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اپنے گرد وپیش جتنے خارجی اثرات سے دوچار ہوتی ہے ان سب میں "امریکیت" پیدا کرلیتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہندوستان کو بھی اپنی مناسبت سے زیادہ وسیع پیمانے پر متحد قومی احساس کو مقدم رکھنا چاہیئے اور صوبہ دار وطنیت کے خیال کو دوسرے درجے پر رکھنا چاہیئے۔ زیادہ سرمایہ اس کام میں لگانا چاہیئے۔ ہندوستانی پریس میں بہت عرصہ سے ایسے سرمایہ کی علٰحدگی پر زور دیا جا رہا ہے مگر اب تک اس پر توجہ نہیں کیگئی کہ اس مقصد کے لئے قوم کو کس قدر ایثار کی ضرورت ہوگی۔

مالیات

ہندوستان کی کل آمدنی جدید شرح زر کے مطابق تقریباً ۱۸۰ ملین پونڈ ہے اس میں سے ۱۶۱،۷۷ ملین پونڈ تعلیم پر اب صرف ہو رہا ہے اور اگرچہ جس قدر مانگ ہے اُس کی مناسبت سے یہ تعداد دُنا کافی ہے تاہم دوسرے ممالک جس قدر تعلیم کی مد پر خرچ کرتے ہیں اُس کے مقابلے میں کمتر نہیں مگر ہندوستان ایک غریب

ملک ہے اور جو قلیل جزو اس کی آمدنی کا تعلیم پر صرف کیا جاتا ہے وہ ضرورت کے مقابلے مین بالکل کافی نہین ہے۔ تاہم اس تعداد مین اضافہ کی عملی صورت نکالنا بھی آسان نہین ہے جیسا کہ رپوٹ ہاے ماسبق مین ذکر کیا گیا ہے

اس ملک کے وسائل پر بہت بھاری بار ہین ان مین سب سے زیادہ اہم ایک سرحد کی مخالفت ہے۔ دوسرے عظیم الشان ومختلف الجنس آبادی ملک مین قیام امن کے مسائل پر بہت بھاری بار ہین۔ تعلیمی ترقی پر توجہ کرنا بھی لوازم مین سے ہے لیکن جبتک چند مقدمات ومبادی نہ طے ہو لین اس عمارت کی بنیاد مین نقش برآب رہین گی سب سے مقدم شے یہ ہے کہ بیرونی خطرات اور اندرونی بدامنی دونون کے مقابلے مین رعایا محفوظ اور حکومت استوار ہو ان اہم ترین مدات پر جو مصارف زیر باری ہو رہی ہے اس سے حکومت اس قابل ہی نہین رہگئی ہے کہ ملک کی تعلیمی عمارت کے لئے خوب مضبوط اور وسیع بنیاد مین رکھ سکے۔ امید کیجاتی ہے کہ ہندوستانی حکام جو اب باختیار ہوئے ہین اِن مسائل کو حل کرین گے جن لوگون کو حال و مستقبل کے تعلیمی پروگرام کے لئے مالی ایثار کرنا پڑیگا وہ اپنی جیبین خالی کرنے پر صرف اسی وقت آمادہ ہو سکتے ہین جب ان کو اس امر کا پختہ عقیدہ ہولے کہ قیام قومیت کے لئے تعلیم کی توسیع ازبس ضروری ہے۔

مسئلہ کی وسعت واہمیت

دشواری مسئلہ کی وسعت ہی مین نہین ہے بلکہ اُس کی اہمیت

مین بھی ایسے سرمایہ کا ملنا ممکن نہ ہوا اور ہندوستان کا تعلیمی ڈھانچہ ضرورت کے لائق وسعت حاصل نہ کر سکے تو ذمہ دار گورنمنٹ اور اُس کے ساتھ کے دیگر لوازم قومی ترقی کے حصول مین بہت تاخیر ہوگی۔ یہان صرف اُس کی ضرورت نہین کہ مدرسے جانے والے سن رکھنے والون کی تعداد پر غور کیا جائے کہ ان مین سے تقریباً $\frac{2}{3}$ کبھی کسی قسم کی تعلیمی درسگاہ مین داخل ہی نہین ہوئے۔ بہت بڑی ضرورت بالغون کی تعلیم کی ہے۔

بالغون کی تعلیم

جس سے رائے دہندگان کو کچھ تو اس کا احساس ہو سکے کہ آئین اصلاحات سے انہین جو حقوق حاصل ہوئے انکا کیونکر استعمال کیا جائے جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہو کہ اپنی اپنی جماعتون کی پر زور نیابت کرین اور جس سے افلاس کے دور کرنے پر آمادہ ہو جائین جس کی مصیبت ہندوستان کے ایک بڑے خطے پر نازل ہے۔ اس سلسلہ مین توسیع یونیورسٹی کی تحریک بہت کچھ ترقی کر سکتی ہے جو بالغون کی تعلیم کے لئے آیندہ ضروریات کے مطابق مناسب پیمانے پر انتظام کر دے۔ مسائل ہند کا حال اس طرز پر کچھ روز مین ہو کر رہیگا اور جدید یونیورسٹیون کی تیز رفتاری کیساتھ وجود مین آنے کے ساتھ جس کی کیفیت آگے آتی ہے اس طرح کے حالل کی اہمیت قوم سازی کے کام مین جس قدر بھی تسلیم کیجائے بجا ہوگی۔

تعلیمات کا انتظام رعایا کے ہاتھ مین

سنہ ۱۹۲۱ کے تاریخی تعلیمات پر تبصرہ

معلوم ہوتا ہے کہ اس دور کا خاص واقعہ یہ ہے کہ صیغہ تعلیمات صوبہ مجلس قانونی کے وزیر کی نگرانی مین دیدیا گیا۔ بعض اختیارات گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس رہگئے ہین جنکی تفصیل کی ضرورت اس موقعہ پر نہین معلوم ہوتی۔ البتہ یورپین تعلیمات کا شعبہ گورنر ان کاؤنسل کے تحت مین رہیگا۔

مگر اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ مختلف صوبون کے ضروریات اور حالات کو پیش نظر رکھکر طریقہ تعلیم کے لئے جو بہترین طریقہ رائج رہنا چاہئے لیجسلیٹو کاؤنسل بذریعہ رزولیوشن اور بجٹ ووٹ وغیرہ کے عمل مین لا سکتی ہے مختلف مقامی کونسل مین جو مباحثے ہوا کرتے ہین ہس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمات کے متعدد شعبون سے لوگ کسقدر انہماک کے ساتھ دلچسپی لیا کرتے ہین۔ بہت سے ایسے رزولیوشن پر مباحثے رہے جنکا تعلق مدرسین کی تنخواہ ابتدائی تعلیم کی وسعت تعطیل کے زمانہ مین تربیت کا انتظام۔ نصاب تعلیم مین ردوبدل نیز یہ کہ تعلیم کا ذریعہ کیا رکھا جائے۔ بعض صوبون مین خصوصاً بہار اڑیسہ اور ممالک متوسط مین کمیٹیان مقرر کی گئی ہین تاکہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے مسئلہ پر عبور حاصل کرلین یا تعلیمات کے متعلق وزیر کو مشورہ دیا کرین۔

ہر صوبہ مین صیغہ تعلیمات ایک وزیر کی سپردگی مین دیدیا گیا ہی مثلاً ممالک متحدہ مین ابتدائی تعلیمات کا تعلق ایک وزیر سے اور اعلی تعلیمات کا صیغہ دوسرے وزیر کی ماتحتی مین ہے۔ بعض صوبون مین فنی اور حرفتی تعلیمات وزیر صنعت و تجارت کی ماتحتی مین جو

وزارت تعلیمات نہین ہے ۔ دوسرے صوبون مین مخصوص پیشہ کی تربیت کاہین یا جن کا تعلق پبلک سروس سے ہے ۔ مثلاً زراعتی کالج طبی کالج مدرسۂ جنگلات ۔ پولیس ٹریننگ اسکول ۔ ان مین سے لبعضون کا مطلق تعلق وزیر تعلیمات سے نہین ہے ۔ یہ امر بہت قابل افسوس ہے کیونکہ کلکتہ یونیورسٹی کمیشن نے اس امر پر بہت زور دیا تھا کہ کل تعلیمی سرگرمیون کو یکجا ہوجانا چاہئے اور ایک "عام عملہ" کے زیر نگرانی تمام شعبون کو آجانا چاہیئے تاکہ پالیسی کی موزونیت اور یکسانیت حاصل ہو۔ پچھلی جلدون مین بیان کیا جاچکا ہے کہ یہ رپورٹ ہندوستان کے تعلیمی مسائل کی تعلیمی تحقیقات مین ایک نیا دور شروع کرنے والی ہے ۔ امید کیجاتی ہے کہ صوبہ کی حکومتین تھوڑے ہی دن مین اس مسئلہ کو قابل قبول سمجھ لین گی ۔

تحریک ترک موالات کا اثر یہ خیال تھا کہ تعلیمات کا ایسا اہم صیغہ جس وقت پبلک کے ہاتھ مین آجائے گا تو نہایت جوش کا اظہار کیا جائے گا ۔ مگر بدقسمتی سے یہ جوش سرد پڑ گیا کیونکہ ملک کے طریقے تعلیم پر حملہ تحریک ترک موالات کے پروگرام کا ایک ضروری جزو تھا ۔ مسٹر گاندھی کی تحریک نے ہندوستان کی تعلیمات کو کسقدر موثر کیا اس کا صحیح صحیح جواب دینا ممکن نہین کیونکہ حملہ کی صورت ایک لہر کی ایسی تھی جو ایک ہی وقت مین کل صوبون مین چل نہین گئی تھی ۔ سیاسی فضا کو دیگر اسباب سے خصوصاً اقتصادیات سے منفرد نہین کر سکتے اس سے بھی کالج اور مدرسون کی حاضری پر اثر پڑتا ہے ۔ نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ تحریک ترک موالات کا

اثر کسی حد تک مخفی رہا کیونکہ بعض مخصوص مقامات یا مدارس مین طلبا ر کی تعداد مین اضافہ ہوگیا تھا۔ ان وجوہ سے واقعی نقشہ جس سے صحیح کیفیت معلوم ہو پیش نہین کیا جا سکتا۔ ان نقشون سے صرف اس قدر پتہ لگتا ہے کہ سال زیر نظر کے درمیان پبلک درسگاہون مین تعداد طلبا ر مین دو فیصدی کا اضافہ ہوا یہ ترقی قابل اطمینان نہین کیونکہ سال گذشتہ مین ۳ر۷ فیصدی کا اضافہ ہوا تھا۔ اور زیادہ تحلیل سے یہ حقیقت رونما ہوتی ہے کہ ابتدائی مدارس مین ۲ر۳ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ بعینہ یہی ترقی سال گذشتہ مین بھی ہوئی تھی۔ انگریزی کے آرٹ کالج۔ ہائی اسکول اور مڈل اسکول مین علی الترتیب ۶ر۸ - ۱ر۱۵ - اور ۰ر۱ کی کمی رہی حالانکہ سال گذشتہ مین ۳ر۳ - ۴ر۱۲ اور ۲ فیصدی کی علی الترتیب ترقی ہو رہی تھی۔ غالباً یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ تحریک ترک موالات کے سبب سے ایک بڑی حد تک ہائی اور مڈل اینگلو ورناکیولر مدارس اور آرٹس کالج مین طلبہ نے کم نام لکھایا مگر یہ کمی ایسی نہ تھی جس سے بہت خوف پیدا ہوتا۔

طلبا ر کے نقصانات نقشون سے یہ پتہ نہین چلتا کہ تحریک ترک موالات سے دوسرے قسم کے مدارس پر کیا اثر پڑا۔ لڑکون کے ابتدائی مدارس مین خصوصاً بہت ممکن تھا کہ کافی تعداد مین طلبا ر بھرتی ہوتے اگر یہ تحریک حائل نہ ہو جاتی۔ جہان تک کالجون اور انیگلو ورناکیولر مدارس کا تعلق ہے بعض صوبون مین تو سال کے ختم سے قبل ہی کمی پوری ہوگئی تھی مثلاً مدراس صوبہ متحدہ اور پنجاب۔ دوسرے صوبون مین مثلاً بنگال

بیار، اڈیسہ، بہار، اور ممالک متوسط اختتام سال پر بھی بہت کمی رہی جس سے سخت نقصان ہوا۔

کامیابی کی کمی بیشی کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے سنیٹ کے سامنے ایک نقشہ پیش کیا جس سے اندازہ کیا جاتا تھا کہ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء اور جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کے درمیان تقریباً ۴۷۰۰۰ طلبہ یا کل مجموعہ کے ۲۳ فیصدی نے ہائی اسکولوں کو چھوڑ دیا۔

یکم مارچ سنہ ۱۹۲۱ء تک آرٹ کالج کے فرسٹ اور تھرڈ ایر مین ۴۲ فیصدی کی بھرتی مین کمی تھی۔ یہ اعداد اُس صوبہ کا نقشہ پیش کرتے ہین جو فراہمی اعداد کے وقت سخت مصیبت مین مبتلا تھا عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ مدارس کے طلباء کی کمی وبیشی کا انحصار زیادہ تر اس کی قابلیت پر ہے بعض سرکاری درسگاہون نے مثلاً پریسیڈنسی کالج کلکتہ نے طوفانی زمانہ کا مقابلہ خوب کیا۔"

مدرسین پر اثر مگر عمومیت کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر درجہ اور طبقہ کے مدرسین نہایت ہی قابل تعریف ثابت ہوئے۔ سیاسی اسباب کی بنا پر برائے نام ہی لوگون نے استعفے دیئے نہایت شدید اعتراضات اور بے حد دباؤ کے مقابلہ مین مدرسین نے بڑی ہی استقامت کا ثبوت دیا۔ انکے ممبران کا طرز عمل تو اور بھی قابل داد تھا کیونکہ حملہ اسی وقت مین ہوا تھا جبکہ ان کی حالت نہایت وقیع تھی۔ ہم ذکر کر چکے ہین کہ سال کا آغاز مالی مشکلات کے ساتھ ہوا کیونکہ ضروریات زندگی کی قیمت

بہت بڑھ گئی تھی اور خراب موسم بہ مشکل سے مصائب میں اضافہ ہو گیا تھا غالباً سب سے زیادہ ان تکالیف کو سررشتہ تعلیم کے متوسلین نے محسوس کیا کیونکہ ان میں اکثر ایسے لوگ تھے جنکی تنخواہ مشکل ہی سے ضروریات زندگی کے لئے مکتفی ہوا کرتی تھی۔ یہ حالت خصوصیت کیساتھ غیر سرکاری مدارس میں پائی جاتی تھی جس میں امدادی اور غیر امدادی دونوں شامل ہیں۔ ممالک متحدہ میں بہت سے ضلعوں میں مدرسین کی انجمنیں قائم ہوتی جاتی ہیں تاکہ بہتر تنخواہ کا مطالبہ پر زور طریقے سے ہو سکے۔ علاوہ برین عام بے چینی جو تمام ہندوستان میں پھیل گئی تھی اور جس نے ہر کہ ومہ کو غیر مطمئن کر دیا تھا اس سے متوسلین سررشتہ تعلیم بھی متاثر ہو گئے ہیں لیڈران تحریک ترک موالات کے لئے یہ موقع بہت اچھا تھا اور ہر شخص کو یہ دریافت کرکے تعجب ہو گا کہ اپنی کوشش کا نتیجہ اس قدر غیر محسوس ہوا۔

کالج اور مدرسوں پر قبضہ حاصل کرنے میں بھی ان کو برائے نام ہی کامیابی ہوئی۔

درسگاہوں کی تباہی تحریک ترک موالات کے پروگرام کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ کل تسلیم شدہ درسگاہوں کو کسی قسم کا امدادی وغیرہ تعلق گورنمنٹ سے نہ رہے مگر سال کے اندر اس جزو پر عمل درآمد بہت ہی کم ہوا نقشوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کے مدرسوں میں کوئی نمایاں کمی واقع نہیں ہوئی البتہ انگریزی مڈل اسکولوں میں کمی ہوئی۔ ممکن ہے کہ یہ کمی درجوں کے تغیرات کے سبب سے ہوئی ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ ان بڑی بڑی درسگاہوں پر جن کے منتظمین کا بیشتر

حصہ ہندوستان کا ہے اور جن کالجوں کا انحصار ان کی آزاد آمدنی پر ہے اُن پر بہت اثر پڑا گیا۔ ان حملوں کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کالج نے نہایت عمدہ اور امید افزا مثال پیش کی ۱۹۲۰-۲۱ء کے آغاز میں جب علی گڑھ کالج پر یورش ہوئی اور کوشش کی گئی کہ تحریک خلافت کے سلسلہ میں کالج پر قبضہ کر لیا جائے۔ تو ٹرسٹیز مضبوطی کے ساتھ بانی کالج کے اصلی اصول اور مقاصد پر اڑے رہے۔

بنارس یونیورسٹی اور ہندوستان کے دوسرے حصے کے متعدد کالجوں پر بھی حملہ ناکام ثابت ہوے خانگی درسگاہوں نے بھی مقابلہ خوب کیا۔ گو بعض کو ایسے شدید مالی نقصانات پیش آئے کہ انکا وجود ہی معرض خطر میں آگیا۔ خصوصاً مدرسوں کو تو بہت ہی نقصان پہنچا عموماً کالج اس مصیبت سے محفوظ رہے کیونکہ وہاں عموماً سال بھر کی فیس پیشگی لے لی جاتی ہے غیر امدادی کالجوں میں جہاں یہ طریقہ عام نہیں ہے وہاں آمدنی میں خسارہ رہا۔ غیر امدادی مدارس میں فیس کی آمدنی میں ۱۲ فیصدی سے زائد کمی رہی۔ ایسی درسگاہیں اچانک مالی مشکلات سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتیں اور اس میں کلام نہیں کہ خانگی درسگاہوں پر حملہ کرنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ مدرسین کے اضافۂ تنخواہ کا جو نہایت ضروری مسئلہ درپیش تھا وہ معرض التوا میں پڑگیا۔ اور تعلیمی گھڑی الٹی چلنے لگی یہ بات قابل لحاظ ہے کہ وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی نے تخمینہ کیا ہے کہ امتحان کی فیس کی آمدنی میں کم از کم ۰.۰۲ ملین پونڈ کا خسارہ ہوا ہے۔ اگر یہ تخمینہ تقریباً صحیح ہے تو ہندوستان میں بڑی سے بڑی

تعلیمی درسگاہ بھی بہت متاثر ہو جاتی ہے۔

تحریک ترک موالات کا آیندہ نسلوں پر اثر

تعلیمی نقطۂ نگاہ سے

یہ نہایت اہم ہے کہ تحریک ترک موالات کے اصول سے طلبا پر کیا اثر ہوا ہمنے ابواب ماسبق مین اِس بات کے دکھلانے کی کوشش کی ہے کہ تحریک ترک موالات مین کوئی ایسی بات ضرور تھی جس سے بے حد مختلف الخیال لوگ بھی اثر قبول کر لیتے تھے بہترین اشخاص سب سے زیادہ قومی خدمات اور ایثار کی جانب جھکے تھے جو لوگ طالب علمی کے زمانہ کے جوش و انہماک اور خوش طبعی کے حاسہ کے موجود نہ ہونے سے واقف نہ تھے ان کی سمجھ مین تو یہ تعجیل آ ہی نہین سکتی تھی۔ دیگر امر جس پر سیاسی حالت نے یہ اثر ڈالا کہ ان کے نزدیک کوئی عجیب و غریب محاربہ پیش آنے والا تھا جس کا بے جان ڈھانچہ سامنے پڑا ہوا تھا۔ ہم ذکر کر چکے ہین "کہ ان لوگون کے لئے پھر اٹھانا اور جلوس نکالنا ایسا ہی نا قابل برداشت تھا جیسا کہ اکسفورڈ کے انڈر گریجویٹ کیلئے بمپیر اور ٹکڑ گدے کے الفاظ ہوا کرتے ہین مگر دوسرے طلبا نے اُس کو پہلے پہل محسوس کیا اسکا وقت ایسی تعلیم پر ضائع ہو رہا تھا جو ان کی ضرورت کے حسب حال نہ تھی بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ منتظمین کا مقصد یہ تھا کہ اس جماعت سے دفتر کے کامون مین مدد لین۔ معلمین کا طرز عمل نہایت ہی قابل ستائش ہے کہ انہون نے تندتی جذبات پر قابو پا لیا ہے اور بے تکان شورش مچانے والے اور اغوا کرنے والے حضرات کے مقابلہ مین انہون نے کسی موقع پر تشدد کا اظہار نہین کیا اور نکو کی

جارحانہ کارروائی کی۔ اس تصویر کا ایک تاریک رُخ بھی ہے اس سے ڈسپلن پر بہت اثر پڑا۔ تقریباً ہر صوبہ سے اس مضمون کی رپورٹین موصول ہوا کرتی ہین کہ ہرتالون اور سنگین جرمون مین اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

تعلیم کی جانب پوری توجہ قائم نہ رہ سکی۔ اور جو لوگ پڑھنے لکھنے کے کام مین لگے رہے ان پر بھی پریشانی کی حالت ایسی مستولی رہی جس سے ان کی آیندہ زندگی پر ضرور اثر پڑے گا۔ وہ لوگ یہ بار زیادہ محسوس کر رہے ہین جنہون نے چند مہینے شورش کرنے والے اصحاب کے ساتھ نہایت مشغولیت کے ساتھ صرف کئے تھے اور اب کالج واپس آئے تھے ان سب باتون کا یہ نتیجہ ہوا کہ طلبا اب اعتراضات خوب کرتے ہین اور ایسے امور مین جنمین ذی اختیار حضرات کی سبکی ہو اور اس مین کافی سرگرمی کا اظہار کرتے ہین مگر کالج کی خواندگی اور کھیل کی جانب سے عام لاپروائی اور بے توجہی پیدا ہوگئی ہے۔

قومی تعلیم جہان تک ہمنے جانچ کی ہے ہمکو یہ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی تعلیمات پر تحریک ترک موالات کا اثر صرف نفی کی صورت مین ہوا۔ ممبران تحریک کی جانب سے بڑے بڑے کارنامون کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قومی تعلیمات کا ڈھانچہ جس کا موازنہ سرکاری اور دیگر پبلک جماعتون کے نظام عمل سے کیا جاسکتا ہے۔ اس جماعت نے تیار کر دیا ہے۔ اب ہم کو تحقیقات کرنا چاہیئے کہ واقعہ کی اصلیت کیا ہے۔ اس امر واقعہ سے انکار نہین کیا جاسکتا کہ بہت سے نام نہاد "قومی" مدرسے اور کالج قائم ہوگئے ہین اور بہت سے

طلبا بھی ان کے جانب متوجہ ہوگئے ہیں ان درسگاہوں کی مالی حالت کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ گورنمنٹ کی مخالفت کی بنا پر صحیح اعداد ملنا ممکن نہیں۔ اس مین شک نہین کہ ان کی تعداد مسلمہ مدارس اور طلبا کے مقابلے مین بہت کم ہے اور بہتون کی مالی حالت بہت نازک ہے کتاب ہذا کے تصنیف کے وقت ان کی حالت ان درسگاہون سے مختلف پائی جاتی ہے جنکو گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہین ہے کیونکہ ان کا حقیقی مقصد سیاسی ہے نہ کہ تعلیم۔ ان کے اجرا کا دارومدار تعلیمی تخیلات کی قوت پر ہے سیاسی محرکات اس مین دبے ہوئے ہین جنکی وجہ سے خاص بانیان اور مقلدین مین جوش قائم ہے بدقسمتی سے ادعائے قومیات کے باوجود انھون نے کوئی بہتر طریقہ تعلیمات کا جاری نہین کیا اقتصادی پہلو سے قطع نظر کرکے تعلیمات کے سلسلہ مین جو اس قدر زور چرخہ رانی پر دیتے ہین۔ یہ گویا اس تحریک کی ترقی ہے جسپر ہندوستان نے بحیثیت ایک دستی یا پیشہ کے تعلیم کے کئی برس سے زور دیا جاتا تھا۔ بعض قومی درسگاہون کی خصوصیت یہ ہے نہ کہ دیسی زبان کی تعلیم کا آلہ بنانا چاہتی ہین۔ یہ دراصل طریقہ ہے کہ مقصد جس وقت اس کی تائید تعلیمات اور قومیات کی جانب سے ہوگی تو اس مین کوئی شک نہین کہ کل حکومتین اُسپر عملدرآمد کرنے لگین گی۔ مغربی مضامین زبان اور خیالات کے متعلق ردعمل کی کوئی علامتین نہین ہین واقعہ یہ ہے کہ ایک صوبہ مین "قومی" مدرسہ کی کامیابی کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ وہان بہ نسبت سرکاری اسکول کے انگریزی کی تعلیم جلد شروع کیجاتی تھی۔

قومی تعلیم کی اصلی قوت

قومی درسگاہون کا قیام تعلیمی اہمیت سے خالی نہین اگران سے صرف موجودہ طریقہ تعلیم کے متعلق اظہار نفرت کیا جاتا۔ اس زمانے مین عملی اور پیشہ کی تعلیم کی بڑی مانگ ہے، اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ زمانہ حال معمولاً ادبی تعلیمیافتہ اشخاص کے لئے کچھ زیادہ امید افزا نہین ہے۔ لوگون کا خیال یہ بھی ہوتا جاتا ہے کہ عملی اور فنی تربیت پائے ہوے حضرات اقتصادی قالب کے لئے زیادہ موزون ہوتے ہین اور بحیثیت ممبر سوسائٹی زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہین۔ تعلیمی محققین نے حال ہی مین بتلایا ہے کہ بدقسمتی سے ہندستان مین جو برزور مطالبہ فنی تعلیم کا کیا جاتا ہے اس کی اصل غایت حصول ملازمت ہے۔

زمانہ صنعت وحرفت کی ترقی کا خواہان ہے نہ کہ کالج اور اسکولونکا اور اس مسلہ کا زیادہ تعلق سیاسی دان حضرات سی ہی نہ کہ معلمین سے مگر عموماً اس واقعہ کو لوگ پسندیدگی کی نظر سے نہین دیکھتے پیشے اور فنی تعلیم کے متعلق روز بروز مطالبے مین اضافہ ہوتا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستانی تہذیب اور جذبات کا زیادہ اعتراف کیا جائے یعنی جسقدر واقعی ہندوستان مین تمدن کے معاملے مین حصہ لیا ہی ان مطالبات کے درمیان ایک اور جذبہ چھپا ہوا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ موجودہ طریقہ تعلیم ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے کیونکہ وہ ملکی زندگی خیالات واحساسات کے حسب حال نہین ہے۔ ہر ماہر تعلیمات اس امر کو بخوبی جانتا ہے کہ یہ بےچینی صرف ہندوستان کے لئے مخصوص نہین ہے۔ دوسرے مقامات پر بھی اس شعبے پر ایسا ہی زور دیا گیا ہی جیسا کہ

یہان مگر یہ تبلا دینا ضروری ہے کہ اب تک پیشہ کی تعلیم کے متعلق پبلک کی جانب سے کوئی تائید نہین ہوئی ہے جیسا کہ مختلف نقشون سے واضح ہوگا۔ مگر کتاب ہذا کی تصنیف کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ پبلک دلچسپیون مین بہت اتحاد ہوگیا ہے اور پہلی بار تعلیم اور لوگون کی طرز زندگی مین مکمل اور کامیابی کے ساتھ اتحاد عمل ہوگیا ہے طبقہ متوسطین مین پہلی مرتبہ واقعی طور پر ہندوستانی تعلیم کی مخصوص خرابیان محسوس ہونے لگی ہین خوش قسمتی سے اس بیداری کے ساتھ تعلیمات کے متعلق لوگ چندہ دینے کو تیار ہوگئے ہین قومی مدارس ہردل عزیز و ذمہ دار گورنمنٹ سے خواہ وہ کتنا ہی علٰحدہ رکھے جائین اور قومی منافرت کی بنا پر اظہار نفرت کیا جائے گو یہ باتین قابل افسوس ہین تاہم یہ امر مسرت سے خالی نہین کہ مہتم بالشان درسگاہین بلا استعانت گورنمنٹ قائم ہونے والی ہین۔ کاش یہ درسگاہین قومی اور سیاسی منافرت سے پاک ہوجاتین تو ملک کو بیحد فائدہ پہنچتا کیونکہ قوم مکمل آزادی کے ساتھ بلا مالی استعانت گورنمنٹ ان درسگاہون کو آزادی سے چلاتی اور گورنمنٹ کو اس کا موقع ملتا کہ روپے کو دوسری جگہون مین اور ان درسگاہون مین جہان واقعی ضرورت ہے صرف کر سکتی۔

زیر تعلیم فیصدی کیا اوسط ہے؟ چند اعداد کے پیش کرنے سے نہایت صاف طریقہ سے یہ معلوم ہوجائیگا کہ ہندوستان مین موجودہ تعلیمی حالت کیسی ہے ہر ایک صوبہ مین جو حصہ آبادی کا زیر تعلیم ہے اس کی نسبت ایک دوسرے

سے بہت مختلف ہے امسال زیر نظر مین بمبئی کا نمبر سب سے آگے ہے۔ یہان ۹،۴ آبادی زیر تعلیم ہے سال گذشتہ کے اعداد سے اسمین ۴،۰ کا اضافہ ہوا ہے۔ صوبۂ برہما مین حال مین ابتدائی تعلیم کا رواج ایک وسیع پیمانہ پر کیا گیا ہے مگر سرکاری نقشون کے مطابق ابھی لوگ اس سے پورے طور پر مستفید نہین ہوے ہین۔ اس صوبہ مین تعلیم یافتہ آبادی کی نسبت ۳،۴ فیصدی ہے تقریباً یہی اعداد صوبہ مدراس و بنگال مین ہین۔ اس کے بعد صوبۂ آسام کا نمبر آتا ہے یہان نسبتاً آبادی زائد نہین ہے اور ۳ فیصدی آبادی کا حصہ زیر تعلیم ہے صوبہ جات پنجاب اور ممالک متحدہ مین سال رواں مین نسبتاً ترقی ہوئی ہے ۲،۶ سے ۲،۷ فیصدی اور ۲،۱ سے ۲،۳ علی الترتیب اضافہ ہوا ہے ممالک متوسط مین علی الترتیب ۲،۶ سے ۲،۵ فیصدی کمی ہو گئی ہے۔ بہار اڑیسہ مین بدستور حالت ہے یہان ۲،۴ فیصدی لوگ تعلیم پا رہے ہین صوبۂ شمال و مغرب سرحدی مین ۲،۰ سے ۲،۲ فیصدی کی ترقی ہوئی ہے ان وسطون سے ظاہر ہے کہ اس وقت ابتدائی تعلیم کی بہت عجلت کے ساتھ توسیع کی نہایت سخت ضرورت ہے۔

ابتدائی تعلیم ہندوستان مین اس وقت ابتدائی تعلیم صرف یہی نہین کہ ناقص ہے بلکہ بدقسمتی سے نتائج کے لحاظ سے بھی ناقابل اطمینان ہے اکثر بچے جو ابتدائی مدارس مین تقریب تین سال کے پڑھنا لکھنا سیکھتے ہین کاشتکاری کے کامون پر واپسی کے بعد بہت جلد لکھا پڑھا بھول جاتے ہین۔ بعض تدبیرین خصوصاً

صوبۂ بمبئی مین عمل مین لائی جارہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہر موضع
مین کتبخانہ قائم کیئے جائین تاکہ پڑھنے لکھنے کا سلسلہ قائم رہے اس کا
علاج صرف یہ ہے کہ جبری طریقہ تعلیم رائج کیا جاے اس حالت مین
بچون کو تا وقتیکہ ابتدائی نصاب تعلیم ختم نہ ہو مدرسے مین رہنا ہوگا
ہندوستان کے تقریباً ہر صوبے مین ابتدائی تعلیم کا قانون موجود ہے۔
جس کے روسے مینوسپل بورڈ چند شرائط کے ساتھ اصول جبری تعلیم
کا نفاذ کرسکتی ہے۔ صوبۂ بمبئی اور ممالک متحدہ کے سوا دوسرے
صوبون مین ڈسٹرکٹ بورڈ کے بھی یہی اختیارات ہین۔
ممالک متحدہ پنجاب مین جو خصوصیت کے ساتھ بہت پیچھے ہین تعلیم
جبری کی ترویج کے لئے سخت کوشش شروع ہوگئی ہے۔

ممالک متحدہ مین وسعت دو برس کا عرصہ ہوا کہ ممالک متحدہ
کی گورنمنٹ نے روپے کی ذمہ داری
خود لے لی ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس سے نصف ملین اسٹرلنگ
کا سالانہ خرچ بڑھ جائیگا۔ ابتدائی تعلیم پروگرام کے وجود کے پہلے سال
مین ابتدائی مدارس کی تعداد ۱۱۵۰۰ سے ۱۳۵۰۰ ہوگئی طلباء زیر تعلیم
کی تعداد مین ۱۱ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ پروگرام سہ سالہ کی دوسری قسط
مین اسکولون کی تعداد ۱۵۰۰۰ ہوگئی۔
مدرسین کی تعداد ۲۷۰۰۰ سے متجاوز ہوکر ۲۸۰۰۰ ہوگئی طلباء کی تعداد ۸۶ر۰ ملین سے بڑھکر ۱ر۰ ملین
ہوگئی علاوہ بریں کل مینوسپل بورڈ سے نقشے موصول ہوئے جنسے جبری تعلیم کے خرچ کا اندازہ
ہوتا ہے اور ان اعداد کی بناپر مقامی حکومتون نے وعدہ کیا ہے کہ نئے اخراجات کا ½ خرچ حکومت
کی طرف سے دیا جائے گا۔ بورڈ سے استدعا کی گئی ہے

کہ اس اسکیم کو عمل مین لانے مین محکمہ سررشتہ تعلیم سے امداد حاصل کرین اور اب تک جو امداد دی گئی ہے وہ نہایت امید افزا ہے۔

صوبہ پنجاب مین توسیع

علیٰ ہذا پنجاب مین بھی ترقی ہو رہی ہے وہان اپنی مالی حالت کی مناسبت سے پانچ سال کا پروگرام ہر ضلع کی بابت گورنمنٹ کے مشورہ سے تیار کر لیا گیا ہے مقصد یہ ہے کہ پانچ سال کے اندر ۱۲۲ مڈل اسکول اور ۳۶۴۱ ابتدائی مدارس قائم کر دیئے جائین اور بہت سے خانگی مدرسے یا مکتب بورڈ کے اسکول بنا دیئے جائین گورنمنٹ نے معاہدہ کیا ہے کہ بہت سے اصلاحات مین ایک مقررہ تناسب سے صرفہ برداشت کریگی۔ گورنمنٹ اسکو باضابطہ اپنے مقاصد مین شامل کر چکی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے مدارس ہر مرکزی مقام پر قائم کئے جائین جہان کم از کم ۵۰ لڑکون کی اوسط حاضری کی امید ہو۔ پروگرام کے پہلے تین سالون مین یعنی سنہ ۱۹۱۸ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک جو کچھ ترقی ہوئی وہ قابل اطمینان ہے۔ اس زمانے مین ہندوستانی اسکولون کی تعداد مین جو ڈسٹرکٹ بورڈ کے تحت مین ہین انکی تعداد بجائے ۱۲۴۶ کے ۴۰۰۰ ہو گئی سنہ ۱۹۲۱ء مین علاوہ برین ۱۸۹۰ امدادی اسکول ۱۲۱ غیر امدادی اسکول اور ۱۵۵۱ ایلیمنٹری اسکول قائم ہو گئے۔ ہر ضلع مین یہ بات بالکل قدرتی تھی کہ وسعت کے حدود ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہو یہ بات چندان اہم نہین ہے زیادہ اہم یہ بات ہے کہ آیا اس بڑھتی ہوئی مطالبہ کے لئے ٹرینڈ ٹیچر کافی تعداد مین مہیا ہو سکین گے۔ اس معاملہ مین بیش بہا تجربات حاصل ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کی شدید

ضرورت ہے کہ نئے مدرسے مناسب مقام پر سوچ سمجھکر کھولے جائیں بہت سی درسگاہیں ایسی کھولی گئیں جہاں کہ تعداد حاضری صرف ۳۰ تھی۔ بہت سے مدرسے ایسے بھی ہیں جہاں کی تعداد حاضری صرف ایک ہے۔ پنجاب اور دوسرے مقامات میں جس کمی روپے کے ساتھ اس اسکیم پر عمل کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسکیم بہت نقصان کا باعث ہوگا۔

بمبئی صوبۂ بمبئی میں جیساکہ سال گذشتہ کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے مقصد یہ ہے کہ ہر گاؤں میں جس کی آبادی ایک ہزار ہے ابتدائی تعلیم کا مدرسہ کھولدیا جائے بعد اس کے ان مواضعات میں مدرسے کھولینگے جن کی آبادی ۵۰۰ سے زائد ہے۔

دیہاتی مدارس کے نصاب درس میں حال میں اہم اصلاحات کی گئی ہیں اور ضلعوار ٹریننگ کے مدارس کھولے گئے ہیں۔ گورنمنٹ نے یہ وعدہ کرکے خاص طور پر مینوسپل بورڈ کی ہمت افزائی کی ہے کہ نصف خرچہ وہ خود دیگی بشرطیکہ مینوسپل بورڈ مفت تعلیم کو اپنے یہاں رائج کردے۔ کل صوبۂ بمبئی میں ۵ مینوسپلٹو نے لڑکوں کے لئے جبری تعلیم کی ابتدا کردی ہے ان میں سے دو نے لڑکیوں کی بھی جبری تعلیم کا انتظام کیا ہے۔

بنگال صوبۂ بنگال میں انڈین ایجوکیشنل سروس کا ایک افسر کار خاص پر مقرر کیا گیا ہے جس نے ایک خاکہ تیار کیا ہے جسمیں ابتدائی تعلیم کے بہت جلد وسیع پذیر ہونے کی تدبیر بتلائی گئی ہیں۔ گورنمنٹ نے لوکل باڈیز کو ایک بڑی مقدار روپے کی دیدی ہے۔

مدراس - وسیع پیمانے پر تجویزین

امسال رواں ابتدائی تعلیم کے متعلق نمایان کام یہ ہوا کہ ایلمنٹری ایجوکیشن بل مدراس لیجسلیٹو کاؤنسل مین پاس ہوگیا - بمقابلہ دیگر صوبون کے یہ ایکٹ زیادہ اہم اور صاف ہے - اس ایکٹ کے رو سے ہر ضلع مین ایک ڈسٹرکٹ ایجوکیشنل کاؤنسل ہونا چاہئے جو بالکل آزاد جماعت ہوگی اور موجودہ لوکل باڈیز مین سے کسی کی دست نگر نہ ہوگی - اس مین چند اکس آفیشو ممبر ہون گے اور چند ممبران ایسے ہون گے جن کی نامزدگی گورنران کاؤنسل کرین گے - مگر ممبران کی اکثریت کا انتخاب ضلع کے مقامی حکام کرین گے - اس کمیٹی کے خاص فرائض یہ ہون گے کہ ایلمنٹری تعلیم کی وسعت کے متعلق خاکہ تیار کرے جسمین پورے طور پر یکسانیت ہو - وہ کوشش کرے گی کہ پبلک یا پرائیوٹ جو ایجنسیان ایلمنٹری اسکول کے متعلق کام کر رہی ہین - ان مین اتحاد عمل کی صورت پیدا ہو زائد مدارس کا کھولنا اور موجودہ مدارس کو وسعت دینا کمیٹی کا خاص کام ہوگا - صوبہ دار فنڈ جو اس کو دیا جائیگا - اس مین اسکو باقاعدہ ایلمنٹری اسکولون کو تسلیم کرانا اور عطیات کو پرائیوٹ ایلمنٹری مدارس مین صرف کرنا ہوگا - سررشتۂ تعلیم کو ایلمنٹری تعلیمات کے شعبہ مین ہر قسم کا مشورہ دینا ہوگا - اس مین ٹرینڈ ایلمنٹری مدرسین کا انتظام بھی شامل ہے

کفایت شعاری کی ضرورت

زمانۂ زیر تبصرہ مین جو نمایان باتین ابتدائی تعلیم کے متعلق

[redacted]

بر روے کار آئین ان کے مختصر بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمات کے مسئلہ وسعت کے متعلق عوام مین بہت کچھ دلچسپی پیدا ہوگئی ہے مگر بد قسمتی سے اتنک وہ ذرائع مفقود ہین جنسے مالی مدد مل سکتی ہے اس لئے متعدد صوبون مین اس امر کا رجحان پایا جاتا ہے کہ حتی الوسع موجودہ فنڈ روکے جائین اور ہر طریقہ سے کفایت شعاری برتی جائے صوبہ پنجاب مین سال گذشتہ اس مین بہت سا روپیہ بطور پیشگی دیا گیا تحقیقات سے پایا جاتا ہے کہ بہت کچھ کفایت شعاری عمل مین لائی جا سکتی ہے اگر کل ذرائع آمدنی یکجا کرلئے جائین اور اس کے بعد دیکھ بھال کر مصارف کئے جائین۔

دفتر سکریٹریٹ مین جو تفریق درمیان ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن اور وزیر تعلیمات تھی وہ مٹا دی گئی۔ اور اس سے جونکہ بچت ہوئی اسسے صدر مقام پر ایک تعلیمی "جنرل اسٹاف" کا انتظام ہونے والا ہے فنی مدرسین بجائے اس کے کہ تمام جگہ بھیجے جاتے ہین سب ٹرننگ کالج مین یکجا کر لئے گئے ہین۔ معائنہ کا طریقہ زیادہ سہل کر دیا گیا ہے اور اب اعادہ ممکن نہین ہے۔ اس مین شک نہین کہ ابھی دوسرے صوبون مین اس کے متعلق بہت کچھ کرنا ہے جو کچھ بچت ہوئی ہے۔ اس سے عنقریب مستقبل مین تعلیمی حالت کے کسی حقیقی تغیر کی تو امید بندھتی نہین البتہ مجلس قانونی کی نگاہ مین ایک قوی دلیل ہو جائیگی اور زائد مالی آمدنیون کو یکجا کرکے مسئلہ کے متعلق پوری کوشش کیجا سکتی ہے۔

تعلیم نسوان

اب تک ہمنے زیادہ ہندوستانی لڑکون کی تعلیم کا ذکر کیا ہے اب ہندوستانی لڑکیون کی تعلیم کا ذکر کرنا چاہئیے نسوان کے مسئلہ مین بہت سی روکاٹین پیش آتی ہین

عجلت کے ساتھ توسیع اسی وقت ممکن ہے جب کہ ایک کافی تعداد استانیون کی مل سکے دوسرے یہ کہ نصاب تعلیم ایسا مرتب ہو کہ پرانے خیالات کے لوگ اسکو پسند کرین کیونکہ یہ لوگ تعلیم نسوان کو بہت شبہ کی نگاہون سے دیکھتے ہین - تیسرے یہ کہ موجودہ تعلیمی نظام تبدیل کیا جائے جو ہندوستانی مستورات کی ضروریات کے لئے ناموزون ہے اب بھی اصلی کمی یہ ہے کہ پوری مانگ اور طلب نہین ہے -

مانگ اور طلب

گذشتہ چند سالون مین (؟) ... ن کی تعداد مین جو اسوقت ٹرینینگ مین زیر تعلیم ہین نیز کالجون مین خاصہ اضافہ ہوا ہے مگر جسقدر نقشہ دستیاب ہو سکے ان سے پایا جاتا ہے کہ ہندوستانی لڑکیون کے تعلیمی وسائل بہت ہی ناکافی ہین - اسوقت ہندوستان مین ١٦ نسوانی کالج اور ١٢٨ عورتون کے ٹرینینگ سکول مین تقریباً ١٢ ہزار عورتین اسوقت یونیورسٹی کی تعلیم پا رہی ہین اور ٹرینینگ اسکولون مین درمیان تین اور چار ہزار کے ہین درسگاہون کی تعداد مین اضافہ بہت آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے بشرطیکہ ان کے پر ہونے کا انتظام ممکن العمل ہوتا - تاوقتیکہ پردہ بچپن کی شادی وغیرہ کے رسوم روشن خیال رائے عامہ کے اثر سے متغیر ہون اسوقت تک ممکن نہین کہ ایک مناسب تعداد لڑکیون کی تعلیم ثانوی اور اعلیٰ کے لئے مہیا ہو سکے -

جب تک معاشری خیالات مین تغیر واقع نہ ہوگا اساتذہ کی تعداد کثیر جو اس مقصد کے لئے لازمی ہے وجود مین نہ آسکے گی کلکتہ یونیورسٹی کمیشن نے ان خاص دقتون اور خطرات کو تبلایا ہے

جو ایک معلمہ کو دور دراز دیہاتی مدارس مین پیش آتے رہتے ہین۔
کمیشن نے رپورٹ مین تحریر کیا ہے کہ اس واقعہ سے دوچار ہونا
ضروری ہے کہ جب تک مردون مین عورتون کے متعلق جو زنانے مین
رہتی ہین ایک حد تک احترام و وقعت کا خیال نہ پیدا ہوگا۔ اُس
وقت تک خواتین معلمہ کا ملنا نا ممکن ہے۔ اس لیے یہ مسئلہ محض حکومت
کی خوش نیتی سے حل نہین ہوسکتا بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام پبلک
کا طرز عمل مستورات کے متعلق متغیر ہو جائے۔

پیچیدہ گیان

مستورات کی موجودہ جہالت کی اہمیت اس امر واقعہ سے
بخوبی ذہن نشین ہوسکتی ہے۔ کہ کل ہندوستان مین
صرف ۱۴ لاکھ عورتین اور لڑکیان کسی نہ کسی قسم کی تعلیم پارہی ہین۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ نصف آبادی تقریباً بلا تعلیم کے ہے۔ اس واقعہ
سے صرف یہی نہین کہ تعلیمی ترقی مین سخت رکاوٹ رہتی ہے بلکہ
ہندوستانی گھر کے پشتہا پشت کے پُرانے خیالات ہندوستانی
زندگی کی راہ مین سخت سنگ راہ ہو رہے ہین۔ حالانکہ نئے خیالات مین
ترقی مقصود ہے اس لئے مسئلہ تعلیم کے اس شعبہ پر شدید توجہ کی ضرورت
ہے حال مین بہت لوگون نے اس مسئلہ کے حل کرنے مین اپنی قوتون کو
صرف کیا ہے کلکتہ یونیورسٹی کمیشن نے اپنی سفارشون کے دو بنیادی
اصول تعلیم نسوان کے متعلق رکھے ہین ایک تو یہ ہے کہ نصاب تعلیم مین
ایسی ترمیم ہو جس سے مختلف طبقون کی ضروریات پوری ہون۔
دوسرے یہ کہ ایک موزون نصاب کی تیاری مین خواتین کا مشورہ
بھی شریک ہو یہ دونون اصول حکومت نے تسلیم کرلئے ہین اور انکو

عمل مین لانے کے لیے کوششین ہو رہی ہین اور ہر نئی صوبہ دار گورنمنٹ مختلف مدارج انہماک کے ساتھ عمل پر تیار ہے ۔ بعض صوبون مین قابل اطمینان ترقی ہوئی ہے ۔

کامیابی جو حاصل ہوئی ہے

بمبئی مین نسوانی طلبہ کی تعداد کالجون مین بہت بڑھ گئی ہے اور سال بسال شرم گھٹتی جاتی ہے ۔ اساتذہ اور طلبہ سے اب یہ لوگ بیباکی سے گفتگو کرنے لگی ہین ۔ ثانوی مدارس مین نسوانی طلبہ کی تعداد دس ہزار سے زائد ہو چکی ہے ابتدائی مدارس مین بھی تقریباً یہی تعداد پہنچ چکی ہے ۔

علیٰ ہذا صوبۂ مدراس مین بھی حالت امید افزا ہے اس صوبہ مین مستورات کی تعلیم نے اس حد تک ترقی کی ہے کہ ایک نیا عہدہ مدارس نسوان کے لئے ڈپٹی ڈائرکٹرس کا قائم مقام کرنا پڑا چونکہ ثانوی تعلیم کا مطالبہ برابر ترقی کرتا گیا اس لئے چار مدرسے لڑکیون کے لئے کھولنا پڑے ۔ ممالک متحدہ مین مجموعی تعداد لڑکیون کی تقریباً تیرہ سو کے قریب بڑھ گئی ہے چار مدارس نسوان مین انٹرمیجیئٹ کلاس کھولنا پڑے صوبۂ پنجاب مین ایک نیا گورنمنٹ ہائی اسکول بالکل بھر گیا البتہ بنگال مین حالت اسقدر امید افزا نہین ہے ۔ اس امر کی کوشش کی گئی کہ نسوانی طلبار کی توجہ میٹریکولیشن کورس کی جانب سے ہٹ جائے اور انکی ضروریات کے حسب حال نصاب تیار کیا جائے مگر اس کے متعلق زیادہ توجہ نہین کی گئی اور اس کل مسئلہ کے متعلق عوام نے کسی دلچسپی کا اظہار نہین کیا ۔ امید کیجاتی ہے کہ بتدریج عوام کی

لاپروائی جس نے اب تک تعلیم نسوان کی وسعت کو روک رکھا ہے دفع ہوجائے گی۔

تعلیم ثانوی ثانوی تعلیم کے حلقہ مین باوجود اس کے کہ سیاسی اور اقتصادی اسباب نے بہت سی رکاوٹین پیدا کین۔ سال حال مین نہایت کامیابی رہی۔ برٹش انڈیا مین ثانوی تعلیم کے مدارس مین ۸۰ سے ۸۹۰۰ کا اضافہ ہوگیا۔ اب زیر تعلیم طلبہ کی تعداد تقریباً ۲ راہے ہندوستان مین بدقسمتی سے تعلیم ثانوی کا کل ڈھانچہ نہایت غیر اطمینان بخش ہے اس شعبے کا تعلیمی کام نیچی سطح پر ہے اور نظام خراب ہے۔

نظام تعلیم ثانوی کے جامع اور صحیح ہونے کی اہمیت اس لئے اور بھی خصوصیت کے ساتھ زائد ہے کہ کسی ملک کے حالات خواہ کتنے ہی مساعد ہون اس کی توقع نہین ہوسکتی کہ اس کی کثیر آبادی تعلیم ثانوی کی منزل سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ جب تک کہ ایسی حالت ہندوستان کی نہ ہوگی زیادہ تعداد ان لڑکون کی بھی جو تعلیم ثانوی کا کل نصاب پڑھ چکے ہون گے وہ جب دنیا مین داخل ہون گے تو نہ ان کو کوئی تجربہ شہری ہونے کا ہوگا نہ کوئی بلند تخیل ان کے سامنے ہوگی اور نہ کسی قسم کی امنگین ان مین ہون گی بجز اس کے کہ اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرین۔ ہندوستان مین اسوقت ثانوی تعلیم کی مانگ بہت زیادہ ہے اور اصلاحات کی کل کوششین سستے اور خراب درسگاہون سے مغلوب ہورہی ہین۔

ناقابل اطمینان حالات اچھا ہے جسقدر خراب تعلیم ملنا ممکن ہو

پرائیویٹ مدارس کے مالکان نہایت قابلیت کے معیار پر اپنی دیکھ بھال کا انتظام کرنے پر قابو رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ طلبہ اسیر بھی ہاتھ سے نہیں نکلنے پائیں گے۔ اور چونکہ تعلیم کے ان ضروری اجزار کی بھی جو اس کے عام مفہوم میں داخل ہیں مثلاً معاشری زندگی اور اچھی جسمانی حالت کی کوئی مانگ نہیں اس لئے یہ مہیا بھی نہیں کیجاتی ہیں۔ رائے عامہ عموماً اساتذہ کی اعانت نہیں کرتی ہے اور والدین بہت جلد اپنے لڑکوں کی شکایت سن لیتے ہیں جو سختی اور ضابطہ کے متعلق ہوتی ہے۔ ان حالات پر تدریجی طور پر طلبار کے دلوں پر سیاسی رجحان مسلط ہوجاتا ہے چنانچہ یہ واقعہ زمانہ زیر تبصرہ میں اس حد تک ہوا کہ طلبہ حقیقی تعلیم حاصل کرنے سے قاصر رہے اور نمایاں طور پر ضابطہ میں انحطاط پیدا ہوگیا۔ مگر ہندوستان میں سب سے بڑی خرابی تعلیم ثانوی کے متعلق یہ ہے کہ جو لوگ شہری ہونے کی حیثیت سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے وہ بالکل بیکار رہتی ہے۔ اس نظام کے اندرونی نقائص کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہندوستانی لڑکے کو جو اصلی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے اسکو مجبوراً مدرسہ ثانوی سے نکل کر یونیورسٹی میں جانا ہوتا ہے خواہ اس کے دلی رجحان اور اس کے انتخاب مستقبل کو یونیورسٹی کی تعلیم سے ہرگز کوئی مناسبت نہ ہو۔ اس لیے سخت ضرورت ہے کہ ایک جدید نظام وجود میں لایا جائے اور سال زیر نظر میں متعدد صوبہ دار حکومتوں نے کوشش کی کہ جو داغ بیل کلکتہ یونیورسٹی کمیشن نے ڈالی ہے اس کی تقلید کیجائے۔

مختلف صوبون مین ثانوی اور متوسط تعلیم کے بورڈ قائم کیے گئے ہین
اس مین صرف سرکاری تعلیمی نمایندے نہین ہین بلکہ دیگر مذاق کا بھی
خیال رکھا گیا ہے۔ لیجسلیٹو کاؤنسل اور اس کے باہر اس ضروری
مسئلے کی ترقی کے متعلق کافی توجہ کی گئی ہے۔

مدرسین کی تنخواہ

ان مسائل مین سے ایک مسئلہ مدرسین کے اضافہ تنخواہ کا بھی تھا جن کا انتظام خانگی یا بورڈ کے تحت مین تھا۔ اس مسئلہ پر زیادہ متوجہ ہونے کی ضرورت یون پیش آئی کہ سرکاری اسکولون مین مدرسین کی تنخواہون مین اضافہ ہوگیا تھا۔ صوبہ بہار اڑیسہ مین اضافہ تنخواہ کے خیال سے فیس کی شرح مین اضافہ کر دیا گیا۔ بمبئی مین وہ مدارس جو خانگی یا بورڈ کے انتظام مین ہین انھون نے اپنی فیس بہ نسبت سرکاری اسکولون کے بڑھا دین ممالک متحدہ مین گورنمنٹ نے پرائیوٹ کالجون مین عطئے عنایت کئے تاکہ عملہ اور پرائیوٹ مدارس کے معلمین کی تنخواہ مین اضافہ ہو سکے۔

نصاب

دوسرا مسئلہ جو اس وقت پیش نظر ہے وہ نصاب تعلیم کا ہے کیونکہ جیسا کہ تذکرہ ہو چکا ہے جو لوگ تعلیم ثانوی کے موید ہین وہ پیشہ کی تعلیم پر بہت زور دیتے ہین اب لوگ مدرسی نصاب تعلیم مین تجارت اور پیشہ کی تعلیم کو بھی ضروری جزو قرار دیتے ہین اس مسئلہ مین ایسی مشکلات حائل ہین جو عموماً غیر ماہر فن کی سمجھ مین نہین آسکتی ہین ایک دوسری بات یہ ہے کہ ثانوی نصاب تعلیم جہان تک کہ اینگلو ورنا کیولر مدارس کا تعلق ہے اسمین مطلق اضافہ کی گنجائش نہین ہے اور اب لوگ اسکو فضول قرار دیتے ہین۔ اس مین مضامین کا اضافہ تقریباً ناممکن ہے

ہین مضامین کی اس وقت تعلیم ہوتی ہے اگر ان مین سے کوئی نکال ڈالا جائے اور بجائے اس کے کسی پیشہ کے متعلق کوئی جزو داخل کیا جائے تو شہریت کی تعلیم کی ترقی کو سخت نقصان پہنچیگا - مگر غالباً سب سے زیادہ خوفناک دقت یہ ہے کہ اگر عوام کی خواہش پوری کیجائے تو ہندوستانی صنعت وحرفت مین جو لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہین ان کو مخصوص پیشے مین کچھ بھی قابلیت حاصل نہ ہوگی -

ورناکیولر ثانوی تعلیم

امسال حال مین ورناکیولر ثانوی تعلیم نے خوب ترقی کی متعدد صوبون سے ان مضمون کی رپورٹین آئی ہین کہ مڈل اسکول کی تعداد اور قوت مین خاطر خواہ اضافے ہوئے ہین مگر یہ امر دلچسپی سے خالی نہین کہ ان مدارس کی ہر دل عزیزی روز بروز بڑھتی جاتی ہے جنمین انگریزی کا مضمون لازمی قرار نہین دیا گیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہان تک نصاب کا تعلق ہے اینگلو ورناکیولر اور ورناکیولر مدارس کا امتیاز اٹھتا جاتا ہے -

یونیورسٹی کی تعلیم

امسال زیر تبصرہ مین شعبۂ تعلیمات مین سب سے زیادہ ترقی غالباً یونیورسٹی کے طریقۂ تعلیم کے متعلق ہوئی - قبل اس کے کہ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے مطابق حکومت کے نظام عمل مین ہندوستانی پہلو غالب ہو جائے کلکتہ یونیورسٹی کمیشن کی سفارشون کی بنا پر ایک نہایت عمدہ طریقۂ عمل ہونے والا منتظمین سررشتۂ تعلیم کی ہدایت کے لئے پیش نظر تھا -

اس کے نقائص

اب تک ایک یونیورسٹی مین بہت سے

مختلف مقامات کے کالج ہوا کرتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک سے دوسرے کا فاصلہ صدہا میل کا ہوتا ہے۔ ان کالجوں میں اکثر ان نے باوجود اپنی بے سروسامانی اور اسٹاف کے ناکافی ہونے کے چھوٹے پیمانے پر یونیورسٹی کے فرائض انجام دینے کی کوشش کی ہے خود یونیورسٹی کا وجود محض موہوم تھا بجز اس کے کہ وہ امتحان لیتی رہے اور ایک عام نگرانی کرتی رہے نتیجہ یہ ہوا کہ یونیورسٹی کا معیار جو کالجوں سے غیر متعلق ایک چیز ہوتا تھا اس سے گھٹ کر ادنیٰ سے ادنیٰ کالج کی سطح پر آجانا پڑا۔

مجوزہ علاج بجائے اس کے کلکتہ یونیورسٹی نے یہ تجویز کیا کہ مختص المقام مرکزی یونیورسٹیاں قائم ہونا چاہئیں اس طریقہ تعلیم کے ضروری اجزا یہ ہیں کہ یونیورسٹی کو مختص المقام پڑھانے والی جماعت ہونا چاہئے۔ کل باضابطہ تعلیم یونیورسٹی کی پروفیسرین جو براہ راست یونیورسٹی حکام کے زیر نگران رہیں گے۔ ان پروفیسرن اور طلبہ کے درمیان کالجی تعلیم حائل نہ ہوگی۔ ایک اور اہم اصلاح پر سر مائیکل سیڈلر اور ان کے رفقا زور دیتے تھے کہ یونیورسٹیوں سے قبل کے نصاب تعلیم اٹھالی جائیں اور اس کے بجائے انٹرمیجیٹ کالج قائم کئے جائیں اور جن کو مستقل طور پر تعلیم ثانوی کا انتظام کرنا چاہئے۔

ممالک متحدہ میں عمل کلکتہ یونیورسٹی کمیشن کی سفارشوں پر سب سے پہلے عمل ممالک متحدہ نے کیا۔ انٹرمیجیٹ کالج۔ جھانسی۔ فیض آباد اور الموڑہ میں بنکر تیار ہوگئے

میں اور تجویز ہے کہ اٹاوہ۔ غازیپور۔ مراداباد۔ لکھنؤ۔ الہ آباد میں بھی کھولی جائیں۔ ہائی اسکول اور درجۂ متوسط کی تعلیم کے لئے ایک بورڈ کی منظوری ہوگئی ہے اور سال زیر نظر کے ختم ہونے کے بعد ہی یہ جماعت قائم کردی گئی۔

علی گڈھ۔ اور لکھنؤ میں نئی یونیورسٹیاں کھولی گئیں اور اصلی یونیورسٹی الہ آباد کی از سر نو تنظیم کلکتہ یونیورسٹی کمیشن کے اصولوں پر کی گئی۔ البتہ مقامی ضروریات کے لحاظ سے مناسب تغیرات کئے گئے۔

دیگر مقامات

دوسرے صوبوں میں بھی یونیورسٹی کی تعلیم کے متعلق بہت کچھ ترقیاں ہوئیں صوبہ برہما میں بمقام رنگون ایک مرکزی اور اقامتی یونیورسٹی قائم کی گئی۔ صوبہ بنگال میں ڈھاکہ یونیورسٹی کام کر رہی ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی بجائے گورنمنٹ آف انڈیا کے بنگال گورنمنٹ کے ماتحت کردی گئی۔ پنجاب یونیورسٹی میں اعزازی تعلیم اور یونیورسٹی کے معلمین کی تعلیم کا اضافہ ہوا۔ گورنمنٹ نے انٹرمیڈیٹ کالجوں میں اضافہ کیا تاکہ بڑے شہروں میں نوجوان اور ناتجربہ کار طلبا کے مجمع میں کمی ہوجائے۔ صوبہ بمبئی میں اعزازی السنہ کا نصاب تیار کیا گیا۔ اور ہندوستانی تعلیمات کے لئے ایک بورڈ قائم کیا گیا۔ صوبہ بہار میں پٹنہ یونیورسٹی مستعدی سے اپنے کام میں مشغول ہے۔ صوبۂ متوسط میں بمقام ناگپور ایک یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز حال میں گورنمنٹ آف انڈیا کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ علاوہ اس کے دہلی کے متعلق ایک یونیورسٹی کی اسکیم منظور ہوئی ہے۔ گو اس وقت ایک عمدہ

یونیورسٹی کے لئے کافی سرمایہ نہین ہے مگر حصول مقصد کے لئے اوسط پیمانے پر کارروائی شروع کردی گئی نئی یونیورسٹیان موجودہ کالجون کی عمارتون مین اپنا کام کر رہی ہین - وقتی طور پر ایسا انتظام کیا گیا کہ بتدریج اپنی اصلی حالت مین ترقی کرینگی

مسلمانون کی تعلیم

اب تعلیمی کام کے خاص شعبون کو ہم لیتے ہین ہندوستان مین مسلمانون کی تعلیم کا مسئلہ ہے - ہر لڑکے کے لئے جو تعلیم حاصل کرتا ہے ضروری ہے کہ بہت سا وقت مذہبی تعلیم مین بھی صرف کرے - نتیجہ یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم کے لئے وقت کم رہجاتا ہے - اگر عام طور سے دیکھا جائے تو یہ فرقہ بہ نسبت ہندوؤن کے پست حالت مین ہے مگر حال مین چونکہ خود مسلمانون اور حکومت نے زائد کوشش کی ہے اس لئے اب مسلمان طلبہ کا تناسب دوسرے طلبہ سے وہی ہے جو مسلمان آبادی کو کل آبادی سے ہے -

زیادہ امید افزا علامت یہ ہے کہ خود مسلمان لیڈر ہی اپنے ہم مذہبون کی تعلیمی سطح کو ترقی دینے کی ضرورت محسوس کر رہے ہین - اب جبکہ محامڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڈھ نے بالکل زمانہ حال کے مطابق ایک مرکزی اقامتی یونیورسٹی کی صورت اختیار کر لی ہے - اس لئے وثوق کے ساتھ ترقی تعلیم کے متعلق بہت کچھ امیدین کیجاتی ہین گو پہلے سال سیاسی ہیجان کے سبب سے ایک طوفان کی صورت برپا رہی اور پوری کامیابی نہ ہو سکی - صوبہ بنگال مین ایک اسکیم نئی گورنمنٹ محامڈن کالج کے زیر غور ہے - صوبہ مدراس مین مسلمانون کے

ایک دوسرے درجے کے کالج کو اول درجہ کا کالج بنادیا گیا ہے اور دو زائد ثانوی تعلیم کے مدارس ان کے لئے کھول دیئے گئے ہین اسکولی تعلیمات کے متعلق تقریباً ہر صوبہ نے نہایت سرگرمی کا اظہار کیا ہے ۔ ممالک متحدہ مین مسلمانون کی ابتدائی درسگاہون مین اُمید افزا اضافہ ہوا ہے ۔ کیونکہ گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کو اس کام کے لئے عطئے دیئے تھے ۔ مسلمانون کے ابتدائی مدارس کے لئے ایک نیا طریقہ معائنہ کا جاری کیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ بورڈ امدادی درسگاہون کی حالت کو بہتر صورت مین پیش کر سکین گے اور جو عطیات اس خاص کام کے لئے علحدہ رکھے گئے ہین اُنسے بہترین طریقے پر فائدہ اٹھایا جائیگا ۔ اب بھی تمام ہندوستان مین ہر جگہ بہت ترقی کی گنجائش ہے ۔ تاہم اطلاع یہ ملی ہے کہ فی الجملہ مسلمانون کی تعلیمی حالت قابل اطمینان طریقے سے ترقی کر رہی ہے

کم ذات فرقے

اب ہم پس افتادہ اور ادنے فرقے کے تعلیمی معاملات کے متعلق متوجہ ہوتے ہین ۔ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ صوبہ مدراس مین فرقہ پنچم کا داخلہ اب زیادہ ہونے لگا ہے ہندوستان کے اکثر حصون مین ان لوگون کی طرف سے ایک عام خواہش حصول تعلیم کی پائی جاتی ہے ۔ جرائم پیشہ اور نیم وحشی اقوام مشن کی سوسائٹیون نے خصوصاً مکتی فوج نے مسلسل قابل تعریف کام کیا ہے ۔ اب بھی کوشش مزید کی بہت گنجائش ہے کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی کل تقریباً ۱½ فیصدی نیم وحشی اقوام کی آبادی کا اندازہ تقریباً ۱۰ ملین کیا

جاتا ہے تعلیم پا رہا ہے۔

فنی تعلیم

اس کا ذکر ہو چکا ہے کہ پبلک فنی اور حرفتی تعلیم کے متعلق بہت دلچسپی لے رہی ہے اور اُسکے متعلق مطالبہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ متعدد صوبون مین یہ شعبہ محکمہ تعلیم سے نکال کر محکمہ صنعت و تجارت کے تحت مین کر دیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بظاہر اندیشہ کیا جاتا ہے کہ غالباً یکسان اور عام تعلیمی پالیسی صوبہ وار حکومتون مین قائم نہ رہ سکے۔ زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین مسلسل کامیابی کے ساتھ ترقی ہوتی رہی۔ گورنمنٹ انجینیرنگ کالجون مین طلبہ کی تعداد مین برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ انجینیری کے مدارس جو تمام ملک مین پھیلے ہوئے ہین ان کی حالت بہتر ہوتی جاتی ہے۔ کاروباری مدارس روز بروز ہر دلعزیزی حاصل کر رہے ہین۔ یہ پرانی دقت کہ طلبہ اس قسم کی تعلیم پا کر بھی ایسی جگہ پانے سے محروم رہتے تھے۔ اب تیزی سے رفع ہو رہی ہے۔ گو ہندوستانی صنعت و حرفت مین بہت وسعت کی ضرورت ہے۔ اس رجحان طبیعت کو دیکھتے ہوئے جو موجودہ زمانے مین پبلک مین پیدا ہو گئی ہے

زرعی تعلیم

آئندہ ایک عرصہ تک فنی تعلیم کا جو شعبہ باشندگان ہندوستان کے لئے فوری نفع کا ثابت ہوگا وہ زرعی تعلیم ہے۔ کسی پچھلے صفحے مین ان کارنامون کا ذکر ہو چکا ہے جو اگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ پوسا نے اعلیٰ شعبون مین انجام دیا ہے۔ پوسٹ گریجویٹ کورس کے لئے اس سے

بہت آسانیاں پیدا ہوتی ہین - زرعی کالج پونا - لائلپور - کانپور کائمبٹور
ناگپور اور جیسور مین موجود ہین - اور ایسی درسگاہین عنقریب ڈھاکہ اور
مانڈلے مین کھلین گی - زرعی کالج بمقام پونا جس کا تعلق بمبئی یونیورسٹی
سے ہے وہ بدستور ہر دلعزیز ہے - طلبا درج رجسٹر کی تعداد اب
دو سو سے زائد ہے - کالج کی سرگرمیون مین جو بات سب سے
زیادہ پسند کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مختصر زرعی کورس
کاشتکارون کے لڑکون کو پڑہایا جاتا ہے جنہین یونیورسٹی کے نصاب
کے پڑہنے کی اہلیت نہین ہے - اسی سے کسی قدر ملتا جلتا ایک طریقہ
زرعی کالج لائلپور مین رائج ہے جس سے ڈگری کے کورس کی تعلیم
دیجاتی ہے - یہ یونیورسٹی قواعد اور ضابطہ کے تحت مین ہے اور
کورس کے سارٹیفکٹ دیتا ہے - علاوہ برین ایک نصاب تعلیم
دیسی زبان مین بھی ہے جس سے زراعت کے عملی کام سکھلائے
جاتے ہین - زراعت کے متعلق تعلیم ثانوی مین تقریباً ہر صوبہ ترقی
کر رہا ہے - صوبہ بنگال مین دو اسکولون مین زرعی آلات کے متعلق
آزمائش ہو رہی ہے ممالک متحدہ مین جو مدرسہ ضلع بلند شہر
مین قائم کیا جائے گا - اس مین وہی تعلیم ہوگی جو کانپور کے
زرعی کالج مین مختصر نصاب کی صورت مین دو برس کے عرصہ
مین دیجاتی ہے - ممالک متوسط مین زرعی مڈل اسکول کے نصاب
مین سال روان مین نظر ثانی کی گئی ہے - مگر ان اطراف مین اس
قسم کی تعلیم کی مانگ نہین ہے جس قسم کی تعلیم یہان دیجاتی ہے - زرعی
تعلیم ثانوی اور اعلی مین صوبہ بمبئی بدستور دوسرے صوبون سے

آگے ہے۔ اس سال ۶ دیسی زبان کے زرعی مدارس کام کرتے رہے جو نہایت کامیاب معلوم ہوتے ہین۔ مگر جن لوگون کے لیے اصل یہ طریقۂ تعلیم ایجاد کیا گیا ہے اب تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آیا لوگ واقعی اس کو پسندیدہ نگاہ سے دیکھتے ہین۔ صوبہ پنجاب مین کم خرچ طریقۂ زراعت کی عملی تعلیم کا چند دیسی مڈل اسکولون مین عام تعلیم کے ساتھ امتحاناً جاری کیا گیا ہے۔ عموماً تمام ہندوستان مین زراعتی تعلیم کے مدارس اور کالجون کی مانگ بہت ہی کم ہے جس وقت ہم خیال کرتے ہین کہ ملک کی زندگی کے لئے یہ پیشہ کس قدر اہم ہے۔ محکمۂ زراعت کی پروپگینڈا کا کام جس قدر بڑھتا جاتا ہے اسی قدر ہر سال نئے آلات اور زیادہ موزون طریقون کی مانگ بڑھتی جاتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ زراعت پیشہ آبادی کے درمیان اس تعلیم کی جس سے ان کے لڑکے عملی طور پر زراعتی تحقیقات سے مستفید ہون بتدریج بڑھ جائیگی دیہاتی ابتدائی مدارس مین تقریباً ہر جگہ اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ زراعتی تعلیم کے اصول کی تعلیم دیجائے۔ مڈل اسکولون کا بھی یہی حال ہے۔ صوبۂ پنجاب مین ان خیالات کی منطقی ترقی پر عمل کیا جاتا ہے اور لائلپور کے کالج مین عملی زرعی نصاب کی تعلیم مدرسین کو دی جاتی ہے۔ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہین ہے کہ زراعتی تعلیم کا کورس ضلع گورداسپور کے فارم مین سپاہیون کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ یہ ایک امید افزا آزمائش ہے مگر بدقسمتی سے بعض موقعون پر فوجی حکام نے جن لوگون کو منتخب کیا تھا ان کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ بالکل موزون نہ تھے۔

... مقصود اصلاحات تھے جو ...

... مین ہندوستان کے نظام حکومت مین جن حقیقی تغیرات کے پیدا ہونے ... اور مقاصد کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس رپورٹ کے پہلے بابون مین بیان کیے گئے ہین سنہ ۱۹۲۱ع مین اصلاحات کے اجراے جو بعض نمایان منافع مترتب ہوے تھے۔ اس موقعہ پر صرف انھین کا اعادہ کیا جاتا ہے۔

انتقال اختیارات نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نیز جو قواعد اُسکے بموجب مرتب کیے گئے تھے اونکا اچنبھے مین ڈالنے والا مقصد تو یہی تھا کہ حکومت کو تقسیم کر کے دو نظامون کی ماتحتی مین دین۔ ایک نظام عمل کا تعلق برطانی پارلیمنٹ اور دوسرے کا ہندوستانی منتخب کرنے والی جماعت سے۔ ایسے اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ پیشتر ہی سے گورنمنٹ کو مرکزی اور صوبہ وار دو حلقون مین تقسیم کر لیا جائے۔ ایک بڑی تعداد انتظامی شعبون کی جسکو اب تک دو صیغہ حکومتون مین شمار کیا جاتا تھا اب اصلاحی مقامی حکومت کے سپرد کر دی گئی ہے جن مین حسب ذیل شعبے شامل ہین۔

لوکل سیلف گورنمنٹ۔ طبی انتظامات۔ صحت عامہ اور حفظان صحت۔ تعلیم۔ تعمیرات انجنیری۔ آبرسانی (آب) چند قیود کے ساتھ۔ انتظامات مالگذاری ... عام۔ زراعت۔ ماہی گیری وجنگلات۔ کوآپریشن۔ آبکاری ... ناظر کردہ مجلس قانون ساز ہند۔ صیغہ رجسٹری۔ معنونات ... جیل خانہ جات۔ صوبہ کے ذرائع آمدنی انکے علاوہ ...

باب ہفتم

سرکار اور رعایا مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے اجراء سے زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین ہندوستان کے نظام حکومت مین حقیقی تغیرات پیدا ہوگئے۔ اصلاحات کے حدود اور مقاصد کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس رپورٹ کے پہلے بابون مین بیان کیے گئے ہین ۱۹۲۱ء مین اصلاحات کے اجراء سے جو بعض نمایان نتائج مترتب ہوے تھے۔ اس موقعہ پر صرف انھین کا اعادہ کیا جاتا ہے۔

انتقال اختیارات نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نیز جو قواعد اُسکے بموجب مرتب کیے گئے تھے اونکا اپنے مین ڈالنے والا مقصد اولین یہ تھا کہ میدان حکومت کو تقسیم کرکے دو نظامون کی ماتحتی مین دین۔ ایک نظام عمل کا تعلق برٹش پارلیمنٹ اور دوسرے کا ہندوستانی منتخب کرنے والی جماعت سے۔ اسلیے اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ پیشتر ہی سے گورنمنٹ کو مرکزی اور صوبہ وار دو حلقون مین تقسیم کرلیا جائے۔ ایک بڑی تعداد انتظامی شعبون کی جسکو ابتک "صوبہ واری" مضامین مین شمار کیا جاتا تھا اب اصلاحی مقامی حکومت کے سپرد کردیگئی ہے اس مین حسب ذیل شعبہ شامل ہین۔

لوکل سیلف گورنمنٹ۔ طبی انتظامات۔ صحت عامہ اور حفظان صحت تعلیمات محکمہ جات انجنیری بہم رسانی آب چند قیود کے ساتھ۔ انتظامات مالگذاری قحط کے امدادی کام۔ زراعت۔ ماہی گیری وجنگلات۔ کو اپریشن۔ آبکاری صیغہ عدالت بماتحتی قوانین نافذکردہ مجلس قانون ساز ہند۔ صیغہ رجسٹری۔ مصنوعات کی ترقی۔ پولیس۔ جیل خانہ جات۔ صوبہ کے ذرائع آمدنی انکے علاوہ اور بہت سے

متفرق صیغہ ہین۔ گورنمنٹ کے فرائض کی تقسیم ہر صوبہ مین صاف ہوگئین ایک جُز کی ذمہ داری کہ تعلق تو گورنمنٹ سے ہے اور عام انتخاب کی ذمہ داری سے وابستہ ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہین کہ آئینی اصلاحات کے تحت مین صوبہ دار عاملانہ صیغہ کے دو جُز ہو گئے ہین پہلے نصف جزو مین گورنر اور ممبران انگزیکیٹو کاونسل ہوتے ہین جنکی نامزدگی تاج کی جانب سے عمل مین آتی ہے۔ دوسرے جزو مین گورنر کے معاون وزرا ہوتے ہین جنکا انتخاب صوبہ کی مجلس قانونی سے ہوتا ہے اول الذکر جماعت کے ہاتھ مین "محفوظ" صیغہ رہتے ہین۔ جنکا تعلق مرکزی گورنمنٹ اور پارلیمنٹ سے ہے آخر الذکر ارکان کے سپرد "منتقل شدہ" صیغہ ہین اور اسکی ذمہ داری ہندستانی انتخاب کنندہ پر عائد ہوتی ہے جو صیغہ پبلک کے ہاتھون مین دیدیے گئے ہین اُن مین سب سے زائد اہم حسب ذیل ہین۔

لوکل سیلف گورنمنٹ۔ طبی انتظامات صحت عامہ۔ تعلیمات محکمہ انجنیری جسمین بہت سے اہم مدات شامل ہین۔ زراعت۔ جنگلات اور ماہی گیری۔ کواپریٹو سوسائٹیز آبکاری۔ رجسٹری صنعتی ترقیات۔ علاوہ برین اور چھوٹے چھوٹے مدات بھی ہین۔ اس مختصر خلاصہ سے بھی یہ امر واضح ہو جائیگا کہ ایک بہت بڑی تعداد انتظامی شعبون کی براہ راست ہندوستانیون کے سپرد کر دی گئی ہے جنکے نشو و نما پر ہندوستان کی ترقی کا بہت کچھ دار و مدار ہے۔

حکومت دو عملی نام نہاد حکومت دو عملی کے طرز پر صوبہ وار صیغۂ عاملانہ کے دو حصون مین تقسیم بالکل نئی بات ہے۔ یہ آئینی آزمائش بہت جرأت کے ساتھ عمل مین لائی گئی ہے۔ اس موقعہ پر ہمکو اس امر سے بحث نہین کہ اسپر عمل کیون کیا گیا صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اصلاحات کے وقت ہندوستان ایسے ماحول مین مبتلا ہو گیا تھا کہ ذی اختیار اصحاب کے ذہن مین کوئی ایسی صورت نہین آئی جس سے استقامت

اور ترقی دو نون میں شریک کار رہے جا سکین۔ تحریر کتاب ہذا کے وقت بھی از مائش کے کامیابی کے متعلق کوئی راے دینا قبل از وقت ہے مگر فی الجملہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ہر صوبہ کے صیغۂ عاملانہ مین کام اسقدر اچھی طرح اور سہولت سے انجام دیے گئے ایک بہت بڑی جماعت کو سخت تعجب ہے جو اصلاحات کو بالکل غیر محفوظ سمجھتے تھے اس رپورٹ کے شروع صفحون مین اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ دور زمانہ کسقدر پر آشوب تھا جسوقت مانٹیگو۔ چیمسفورڈ اصلاحات کو عملی جامہ پہنایا گیا تھا۔ ہمکو علوم ہے کہ مرکزی اور مقامی گورنمنٹ مین اکثریت منتخب شدہ ممبران کا و نسل کی ہے مگر ان لوگون نے اپنے اختیارات تو عقلمندی اور اعتدال کے ساتھ برتے ہین ہمکو اسکا بھی علم ہے کہ آئینی ترقیون کے مویدین جنھون نے نئی اصلاحات کی تعمیر مین سخت کوشش کی تھی انکو اپنے اہل ملک کے سیاسی مطالبات کے حصول مین ایک حد تک قابل اطمینان کامیابی ہو رہی ہے۔

جو کچھ ترقیان گورنمنٹ کے بعض اہم سرگرمیون مین وقوع پذیر ہوئی ہین جن کا تعلق مرکزی اور صوبہ وار گورنمنٹ سے اور صیغہ جات محفوظ اور منتقل شدہ سے ہے ان سب کا تذکرہ سابق کے ابواب مین آچکا ہے اس باب مین بقیہ صیغۂ عاملانہ پر نظر کرنا باقی رہجاتا ہے۔

صوبہ وار سیلف گورنمنٹ منتقل شدہ مضامین جو اب ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہین ان مین شاید ہی کوئی ایسا اہم شعبہ ہو جیسا کہ لوکل سیلف گورنمنٹ ہے یہی صیغہ ایسا ہے جس مین عام رعایا کو انتظامی تجربات اور اجتماعی اصول سے مانوس کیا جا سکتا ہے اور سیلف گورنمنٹ کی آیندہ عمارت کے لیے ٹھوس بنیاد رکھی جا سکتی ہے لیکن غالباً تمدنی زندگی کے کسی دوسرے شعبہ مین ہندوستان اور دوسرے مغربی ممالک مین اسقدر نمایان تضاد نہین جتنا کہ اسمین ہے۔ یورپ اور امریکہ مین حکومت

خود اختیاری کے نظامات کی درسگاہین لوگون کے قلوب مین جاگزین ہین اور انھین کی بنیادون پر قومیات کی ٹھوس عمارتین تیار ہوگئی ہین۔ ہندوستان مین حالت مختلف ہی۔ یہ صحیح ہے کہ قومیت کی تحریک تعلیم یافتہ جماعت مین روز بروز بڑھتی جاتی ہے لیکن عوام مین ابھی سرایت نہین کرسکی ہے۔ لیکن جب تک اجتماعی احساس اور فرائض بلدیت عوام ہند کے دلون مین جاگزین نہ ہون اُسوقت تک فوجی اغراض کے لیے مرکزیت قائم نہین ہوسکتی جو پہلے مقامی ضروریات کے محسوس کرنے سے سمجھ مین آسکتی ہے اور جسکے بغیر مکمل قومیت کا وجود حاصل نہین ہوسکتا۔

پچھلی وقتین لیکن یہ اعتراف بھی ضروری ہے کہ پچھلے ۲۵ سال مین لوکل سیلف گورمنٹ کی مایوس کن رفتار کی وجہ محض وہ غفلت ہی نہین جو ان لوگون کی جانب سے برتی جاتی رہی جنکے دلو نمین اسکی خواہش خواہ مخواہ پیدا کرائی گئی تھی۔ اس مین شک نہین کہ برطانیہ کے قدم آنے سے صدہا برس پیشتر ہندوستان کے بعض حصون مین حکومت خود اختیاری کے نظامات انھین مقاصد کے لیے جو زمانۂ حال کی صورت سے بہت مشابہ تھے موجود کارفرما تھے اٹھارہوین صدی کی طوائف الملوکی کے زمانہ مین اونکی بڑی تعداد جنگی استبداد کے سامنے فنا ہوگئی اور انیسوین صدی کے دور جدید مین انگریز حکام نے اون بنیادون کی از سر نو تعمیر پر چندان توجہ نہین کی اس لیے حکومت خود اختیاری کی درسگاہین بصورت موجودہ برطانیہ کی پیدا کردہ ہین یہی باعث ہے کہ وہ ایک بڑی حد تک رعایا کی سرشت کے مخالف ہین۔ اور گو اونکی جڑ سال بسال زیادہ مضبوط ہوتی جاتی ہے تاہم بہت تیز رفتاری کی امید نہ رکھنا چاہیے علاوہ براین گذشتہ ۳۵ سال کے دوران مین اسکا انتظام نہایت قابل سرکاری کارکن جماعت کے ہاتھ مین رہا تھوڑی سی ذمہ داری جو غیر سرکاری ممبرون کو تفویض کی گئی تھی اُس سے بھی یہ جماعت اونکو سبکدوش کرنے پر آمادہ

ہوتی تھی ان سب باتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ محکمہ جات لوکل سیلف گورنمنٹ ہندوستان مین اُن لوگون کی خدمات سے مستفید نہوسکا جو پبلک کی خدمت کرتے رہتے تھے اور صاحب اختیار ہونے کی حالت مین اپنے اختیارات کی استعمال پر اعتماد رکھتے مین حالانکہ امریکہ اور انگلستان مین کامیابی کا دار ومدار ایسے ہی لوگون پر تھا۔ بحالت موجودہ یہ کہنا بھی کچھ خلاف انصاف نہین کہ اسوقت تک میونسپلٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈ نے کسی گرم جوشی کا اظہار نہین کیا اسلیے کہ اونکے اختیارات ہمیشہ براے نام رہے۔ لیکن ان اختیارات کی کمی خود اسلیے رہی کہ ممبران مین پبلک کام کرنے کا شوق نہ تھا اور وہ غفلت مین مبتلا رہے۔

غرض ابتک بزبان دوری کی صورت قائم رہی جسکی اصلاح گورنمنٹ نے گذشتہ تین چار سال کے اندر یون کی ہے کہ انکو اختیارات مزید تفویض کردیے ہین ممبران پر ایسی ذمہ داریان عاید کردیگئی ہین جنسے یقیناً وہ خواب غفلت سے بیدار ہونگے امید ہے کہ اب چونکہ محکمہ لوکل سیلف گورنمنٹ کا انتظام پبلک کے منتخب کردہ وزرا کو دیدیا گیا ہے اسلیے بتدریج لوگون کی غفلت اور بے پروائی بیداری اور گرمجوشی سے مبدل ہوجائے گی جب تک یہ حالت پایۂ تکمیل کو نہ پہونچے گی ترقی کی رفتار یقیناً نہایت سست رہے گی۔

لوکل سیلف گورنمنٹ منتقل شدہ صیغہ کی صورت مین

صوبہ کی مجالس قانونی کے کارنامون پر اگر ہم نگاہ ڈالین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ عوام کی دلچسپی مین کسقدر اضافہ ہورہا تھا۔ صوبہ پنجاب مین لوکل گورنمنٹ نے تین نہایت اہم بل پیش کیے۔ پہلا بل دیہاتی پنچایتون کے متعلق تھا۔ اسکے توسط سے گورنمنٹ ایک موضع یا چند موضعون مین ایک مخصوص طریقہ سے مقامی معاملات کے لیے ایک مجلس شروع قائم کرسکتی ہے جسکو معمولی معاملات فوجداری اور دیوانی کے متعلق اختیارات

تصفیہ تفویض کر دیے جائین گے۔ دوسرے بل کا مطلب یہ تھا کہ زرعی اضلاع مین چھوٹے قصبات کے انتظامات کے لیے بہتر صورتین اختیار کی جائین تیسرے بل کا مقصد یہ تھا کہ شہرون کو ترقی دیجائے اور توسیع اور ٹرسٹ قائم کیے جائین جنکو قانونی حقوق اراضی کے تفویض کیے جائینگے اور انکے ذریعہ سے ترقی کی تجویزون کو عمل مین لاوینگے۔ صوبہ بہار اور اڑیسہ مین بھی ایک ویلیج ایڈمنسٹریشن بل (انتظام دیہات کا بل) پیش کیا گیا جسکا منشا یہ تھا کہ دیہی معاملات کے تصفیہ اُسی موضعہ کے نمایندے کیا کرین جنکا انتخاب موضعہ والے کیا کرین۔ ان نمایندون کو عدالتی حقوق دیدیے جائین گے تاکہ چھوٹے چھوٹے مقدمات فوجداری اور دیوانی کا فیصلہ کر سکین۔

ممالک متوسط مین لوکل گورنمنٹ نے ایک بل تیار کیا تاکہ رائج الوقت میونسپل ایکٹ مین توسیع ہو سکے کیونکہ حالات متغیر ہونے کے بعد پرانا ایکٹ بیکار ہو گیا تھا اس نئی تجویز کا مقصد یہ تھا کہ میونسپل کی جماعتین حقیقی انتظام کرنیوالی تربیت گاہین ہو جائین۔ اسکی رو سے منتخب شدہ ممبران کی تعداد مین اضافہ ہوا۔ میونسپل کمیٹی کو خود ٹیکس باندھنے کا اختیار مل گیا۔ وصول بقایا کے اختیارات کا اضافہ ہوا۔ یہ اختیار بھی دیا گیا کہ گنجان آبادی کا جس مناسب طریقہ سے تصفیہ کرنا چاہتے ہین کرین۔ گورنمنٹ ممالک متحدہ نے بھی ایک مسودہ بل تیار کیا جسکی رو سے دیہاتی حلقون مین حکومت خود اختیاری کے متعلق حقوق مین اور اضافہ ہوا مسودہ مین اصل چیز رائے دہندگان کی تعداد وسعت مقامی ٹیکس کے لگانے کے اختیار اور سرکاری جبر کے تخفیف کرنے کے مسائل تھے۔ اس کا منشا یہ بھی تھا کہ مت دار کا ونسل قائم کی جائین۔ جنکا انتخاب آئینی بورڈ کے توسط سے ہو تاکہ گورنمنٹ اور بورڈ کو علی الترتیب اپنے اپنے اختیارات اور فرائض سے ایک حد تک

سکیم دہی حاصل ہوجائے گا۔ زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین کلکتہ مینوسپل ایکٹ کی ترمیم کا بھی فیصلہ کر دیا گیا جو کچھ عرصہ سے زیر غور تھا۔ ایک مسودہ بل زیر غور ہے جسکی رو سے کارپوریشن کو مینوسپل انتظامات مین خاص دخل ہوجائیگا۔ پریسیڈنٹ کا تقرر جو آیندہ سے میر کہلائیگا اور ایک چیف آفیسر۔ ان دونون کا انتخاب کارپوریشن کریگا ممبران کی تعداد مین اضافہ ہوگا۔ انمین سے [illegible] بذریعہ انتخاب ہونگے ۵ (ترجیح) منتخب ہونگے جو مینوسپل ممبرون کے ساتھ کام کرینگے۔ مسلمانون کے لیے چند جگہین مخصوص کر دی گئی ہین تاکہ مسلمانون کی پوری نیابت ہوسکے۔

موجودہ حالت سال زیر تبصرہ کے درمیان مین مینوسپلٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈ جو کچھ کامیابی حاصل کی حالات پر اجمالی نظر ڈالنے سے دو باتون کا انکشاف ہوجائیگا ایک یہ کہ حکومت نے طرز عمل تبدیل کیا ہے اوسکی وجہ سے بتدریج ایک نئی تحریک زندہ ہو رہی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہم بہت پیچھے پڑے ہین تاوقتیکہ ہم اس درمیانی راستہ کو طے نہ کر لینگے ہندوستان مین حکومت خود اختیاری کے نظامات مغرب کے نظامات کا مقابلہ نہ کر سکینگے۔ ہم پہلے مینوسپلٹیون پر نظر ڈالتے ہین۔ انکی تعداد برٹش انڈیا مین تقریباً ۹۳۷ ہے حدود مین ۱۸ ملین سے کچھ ہی کم آبادی ہے ان مینوسپلٹیون مین سے ۶۴۵ مقامات کی آبادی ۲۰۰۰۰ سے کم ہے بقیہ شہرون کی آبادی بیس ہزار اور بیس ہزار سے زائد ہے۔ اگر مخصوص صوبون کی مجموعی آبادی سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بمبئی مین حدود مینوسپل کے باشندگان کی آبادی سب سے زائد یعنی ۱۷ فی صدی ہے اور سب سے کم صوبہ آسام مین ہے جہان صرف دو فیصدی ہے دوسرے صوبون مین کل آبادی کا تین فی صدی سے لیکر ۹ فیصدی تک ہے سب سے مینوسپلٹیون کی اجتماعی حالت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نصف سے بہت زائد تعداد منتخب شدہ ممبران کی ہے سرکاری ممبرون کا تناسب تقریباً ۱۰ فیصدی

ورنامزد شدہ افراد کی تعداد ۴۲ فیصدی تھی تقریباً ہر جگہ منتخب شدہ ممبروں کی نسبت ہے مجموعی طور پر کل میونسپلٹیون مین غیر سرکاری ممبرون کی نسبت سرکاری ممبرون سے تقریباً پانچ اور ایک کی ہے۔

فرائض میونسپلٹی میونسپلٹی کے فرائض عنوانات ذیل مین تقسیم ہین۔ حفاظت عامہ۔ صحت عامہ۔ آسائش اور تعلیم۔ ان فرائض کے انجام دہی کے لیے میونسپل کی آمدنی تقریباً ۴ر۱۱ ملین پاونڈ ہے۔ اسمین سے تقریباً ۲ ثلث بذریعہ ٹیکس اور بقیہ مین میونسپل جائداد اور صوبہ وار محاصل اور متفرق ذرائع ہین۔ عموماً میونسپلٹیون کی آمدنی قلیل ہین۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ رنگون کے چار بڑے شہر تقریباً ۴۰ فیصدی حصہ مجموعی آمدنی کا دیتے ہین میونسپلٹیون کی اوسط آمدنی علاوہ چار مذکورہ بالا شہرون کے تقریباً ۱۰۰۰ ہزار ملین پاونڈ ہے میونسپل اخراجات جس مین قرضہ اور غیر معمولی اخراجات شامل نہین ہین ۱۹۱۹-۲۰ء مین تقریباً ۳ر۱۱ ملین پاونڈ کی تعداد مین تھے۔ اخراجات کی مد مین سب سے زیادہ خرچ محکمہ جات "صفائی و تعمیرات" مین ہوتا ہے جسکی تعداد ۷ا فیصدی اور ۱۴ فیصدی علی الترتیب ہوتی ہے بہم رسانی آب کی مد مین ۸ فیصدی "نکاسی پانی" مین تقریباً ۶ فیصدی "تعلیمات" مین ۸ر۱ فیصدی سے زائد خرچ نہین ہوتا۔ بعض مقامات مین تعلیمات پر حصہ رسدی سے بہت زائد اخراجات پڑجاتے ہین۔ مثلاً صوبہ بمبئی مین شہر بمبئی کو نکال کے تعلیمات پر خرچ کل سرمایہ کے ۸ر۱۰ فی صدی سے زائد آتا ہے۔ ممالک متوسط اور برار مین اسی مد مین ۱۹ فیصدی سے زائد خرچ ہوتا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ اس واقعہ کا کہ برٹش انڈیا مین آبادی کا صرف ۱۰ فیصدی حصہ شہر مین سکونت رکھتا ہے یہ لازمی نتیجہ ہے کہ انتظامات میونسپلٹی خواہ کتنا ہی عمدہ کیون نہون عام خلقت کو فائدہ نہین پہونچا سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان مین ڈسٹرکٹ بورڈ

خاص اہمیت حاصل ہے۔ دیہات مین ڈسٹرکٹ بورڈ سے وہی کام لیا جاتا ہے جو شہرون مین میونسپلٹیان کرتی ہین۔ برٹش انڈیا کے تقریبًا ہر ضلع مین ایک بورڈ ہوتا ہے۔ جسکے تحت مین دو یا دو سے زائد حصہ ضلع کے بورڈ ہوتے ہین۔ بنگال مدراس۔ بہار اور اڑیسہ مین یونین کمیٹیان ہین۔ تمام ہندوستان مین ۲۰۰ ڈسٹرکٹ بورڈ ہین اور ۵۲۳ اُنکے ماتحت چھوٹے بورڈ ہین ۱۲۰۰ سے زائد یونین کمیٹیان بھی ہین اس طرز حکومت کے زیر اثر ۲۱۳ ملین کے قریب آبادی ۲۰-۱۹۱۹ء مین تھی اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے یونین کمیٹیون کو شمار نکرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ ۲۰-۱۹۱۹ء مین ممبران بورڈ کی تعداد ۱۳ ہزار تھی اسمین ۵۷ فیصدی منتخب شدہ ممبر تھے۔ سال زیر تبصرہ مین جیسا کہ آگے چلکر واضح ہوگا کل ہندوستان مین اس امر کی جانب رجحان رہا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ مین منتخب شدہ ممبران بجائے نامزد شدہ اور سرکاری ممبران کے زیادہ تعداد مین رکھے جائین یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بورڈ عملی طور پر ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہے کیونکہ اُنکے ممبرون کی تعداد ۵۹ فیصدی ہے صرف ۱۷ فیصدی سرکاری ممبر کل بورڈ مین ہین ۲۰-۱۹۱۹ء مین مجموعی آمدنی بورڈ کی ۹٫۳ ملین پاونڈ تھی یہ اعداد سب سے آخری ہین جو کتاب کے لکھنے کے وقت دستیاب ہوسکے ہر ڈسٹرکٹ بورڈ کی اوسط آمدنی جس مین ماتحت بورڈ بھی شامل ہین ۵۲۰۰۰ ہزار پاونڈ پائی گئی سب سے اہم مد محاصل کی صوبہ وار ضروریات کی ہے جسکا تناسب کل آمدنی سے ۱۲ فیصدی سے لیکر جو ممالک متوسط مین ہے ۴۹ فیصدی تک ہو صوبہ بہار۔ اڑیسہ مین ہے معلوم ہوسکا ہے آمدنی خاصکر سول ورکس پر خرچ کی جاتی ہے۔ مثلاً سڑک و پل (۴۰ ملین پونڈ) دوسرے اہم مدات خرچ کے تعلیمات (۲٫۷ ملین پاونڈ) طبی اور محکمہ صفائی کے کام (۱٫۹ ملین پونڈ) اور عام انتظامی شعبہ جات۔

امپروومنٹ ٹرسٹ (محکمۂ آرائش بلدہ)

سال زیر تبصرہ کے دوران میں خاص طور پر برٹش انڈیا کے بڑے شہروں میں ترقی شہر کے متعلق بہت کچھ دلچسپی کا اظہار کیا گیا ہے۔ بمبئی اور کلکتہ میں امپروومنٹ ٹرسٹ نے کیسی مفید مستعدی کا اظہار کیا جس سے عوام کے طرز ماندوبود میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ہے ان دونوں مقامات پر خاص کر مسئلہ مکانات مسکونہ پر توجہ مبذول کی گئی ہے جسکے حل کرنے کی شدید ضرورت تھی۔ دونوں مقامات پر گرانی اشیا اور کمی سرمایہ کے باعث سرگرمی کے رفتار ترقی میں کچھ کمی پیدا ہوگئی۔ بایں ہمہ بمبئی۔ کلکتہ اور رنگون میں امپروومنٹ ٹرسٹ کے کام وسیع پیمانے پر جاری رہے۔

بمبئی مثلاً شہر بمبئی میں بیک بے کی درستی کی تجویز ہے جو اگر عمل میں آگئی تو کیا بلحاظ وسعت اور کیا بلحاظ نتائج دنیا کے کسی میونسپل بورڈ سے پیچھے نہ رہیگی اس وقت تک امپروومنٹ ٹرسٹ کے مجموعی قرض کی تعداد ۴۸،۱۰ ملین پونڈ سے کم نہیں ہے اس میں سود اور سنکنگ فنڈ جنکی تعداد ۲،۵۴ ملین پونڈ سالانہ ہیں شامل ہیں سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء میں علاوہ اسکے کہ مستقل اور وقتی عمارتوں کی واقعی تعمیر ہوئی ترقی کا اسکیم جو پیش نظر تھا اس میں بھی معتدبہ ترقی ہوئی۔ ان تجویزوں کو عمل میں لانے کے لیے مقامی حکومت کی جانب سے قرض کا روپیہ اس امید پر لگا دیا کہ گورنمنٹ بمبئی کے مقامی ضروریات نیز اپنی احتیاج کی وجہ سے قرض لیگی۔ سال حال میں امپروومنٹ ٹرسٹ کے لیے ملین پونڈ کے قرض کی منظوری ہوئی۔

کلکتہ شہر کلکتہ میں مکانوں کی قلت اور انکے کرایہ کی بیحد گرانی نے ٹرسٹ کو اس طرف متوجہ کیا کہ متعدد مکانوں کو از سر نو بنانا شروع کردے اس میں سے بعض تجویزیں قریب ختم کے پہونچ گئی ہیں مگر محکمے کی مالی حالت پر بہت برا اثر پڑا کیونکہ روپے کی قیمت گر گئی تھی اور عمارتی سامان کی قیمت نہایت گران ہوگئی تھی اور شرح

سود مین اضافہ ہوگیا تھا محکمہ کے کامون پر اس تصفیہ سے بھی بہت برا اثر پڑا کر حاصل شدہ مکانات اسکیم ترقی کے تحت مین اسوقت تک ڈھائے نجائین جبتک کہ سابق مکین اسباب کا اظہار نکرین کہ وہ لوگ معمولی نرخ پر مکان نہوانے سے مجبور رہینگے ۔ اس لیے مکانات کے حاصل کرنے مین جو سرمایہ کا صرف کثیر ہوا تھا اس سے بجاے فائدہ اٹھانے کے آمدنی گویا رُک گئی تھی ۔ اسلیے زمانہ زیر تبصرہ مین کلکتہ امپروفمنٹ ٹرسٹ نے خاص کام یہ کیا کہ شہر کے مرکزی مقامات پر سڑکین بنوادین بجاے اسکے کہ مضافات مین کسی قسم کی ترقی کیجاتی ۔

دیگر مقامات یہ امر دلچسپی سے خالی نہین کہ بڑے بندرگاہون کی تقلید دوسرے شہر بھی کر رہے ہین ۔ حال مین امپروفمنٹ ٹرسٹ ممالک متحدہ مین کانپور لکھنؤ اور الہ آباد مین قائم کیے گئے ہین اور ہندوستان کے دوسرے بڑے شہرون مین بھی اسکی تقلید کی گئی ہے ۔ ہندوستان بالائی حصہ مین انتظامات میونسپلٹی مین جو بے پروائی اور افلاس عام طور سے نمایان ہے اسکے مقابل مین بڑے شہرون مین ایک عمدہ نظام جسمین پبلک دلچسپی لیتی رہتی ہے کسیقدر خوشگوار معلوم ہوتا ہے ۔ چھوٹی میونسپلٹیون کے کام مین جو ابتریان پھیلی ہوئی ہین انکے بعض وجوہ کا ذکر ہوچکا ہے ۔ طریقۂ کار کی غلطیون کے متعلق کچھ عرصے کے بعد حکومت کی جانب سے پورا تدارک کیا گیا ۔

میونسپل کے کامون کا مستقبل قبل اسکے کہ حکومت خود اختیاری کا صیغہ پبلک کے منتخب شدہ وزرا کے ہاتھ مین دیا جاے گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک اہم رزولیوشن پاس کیا جس مین وہ صورتین تبلائی گئی تھین جنپر میونسپل کی حکومت خود اختیاری کی ترقی کا انحصار تھا اس رزولیوشن کی اہمیت اس مسئلہ کی وجہ سے ہے جسکے رو سے حصول حکومت خود اختیاری کی سب سے ضروری شرط یہ قرار پائی

کہ لوگون مین خود اپنے کام کرنے کی تربیت کا خیال پیدا ہو۔ اس ریزولیوشن سے نصاب تعلیم مین اس اصول کو پیش کر دیا کہ سیاسی تعلیم محکمہ کی قابلیت سے قبل حاصل کرنا چاہیے اس ریزولیوشن کا یہ نتیجہ ہوا گورنمنٹ کی ڈھیل کا عام اثر جو لوکل باڈیز پر گذشتہ چند سال سے پڑ رہا تھا ہمین اب مستعدی کے ساتھ ترقی ہونے لگی ہے۔ اس میلان خاطر مین قدرتاً اور اضافہ ہوا جب کہ لوکل سلف گورنمنٹ کے شعبہ کا شمار "منتقل شدہ" مضامین مین ہوگیا۔ میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ پر اس زائد ذمہ داری نے یہ اثر مترتب کیا کہ ممبرون کو اپنے کام مین اور زیادہ دلچسپی پیدا ہو گئی۔

بنگال صوبہ بنگال مین تعداد میونسپلٹیون مین سال زیر نظر کے درمیان اضافہ ہوگیا بجاے ۱۱۵ کے تعداد ۱۱۲ ہوگئی۔ اب صرف پانچ میونسپلٹیون مین چیرمین نامزد شدہ مین بقیہ کل جگھون کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے بہت سی میونسپلٹیان اسقدر افلاس مین مبتلا ہین کہ زمانہ حال کے پیمانہ پر انتظامات کرنے سے قاصر ہین اور کمشنران مجبور رہین کہ اُس آمدنی پر بس کرین جس سے وجود میونسپلٹی کے ضروری اخراجات بھی مشکل سے چل سکتے ہین۔ جیسا کہ سال گذشتہ کی رپورٹ مین تذکرہ آچکا ہے بنگال اور دیگر مقامات مین میونسپلٹیان ٹیکس لگانے سے بھاگتی ہین حالانکہ وہ ٹیکس عمدہ کام کے قیام کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے۔ سال زیر تبصرہ کے دوران مین ان جماعتون کی آمدنی ۱۷ ملین پاونڈ سے متجاوز تھی اور اخراجات کی مجموعی تعداد تقریباً ۲۰ ملین پاونڈ کلکتہ کو چھوڑ کر میونسپل کی مجموعی آبادی تقریباً ۲ ملین ہے تخمینہ لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ کہ میونسپل اخراجات فی کس ۲ شلنگ کل آبادی پر پڑتے ہین کل آمدنی کا نصف حصہ سے زائد سڑک۔ پبلک ورکس۔ صفائی۔ بہم رسانی آب اور عام انتظامات مین صرف ہو جاتا ہے۔ بقیہ جز تعلیمات۔ طبی امداد۔ حفظان صحت وغیرہ مین لگایا جاتا ہے۔ باوجود اسکے تشخیص پر نظر ثانی کی گئی۔ بنگال مین اکثر میونسپلٹیون کی آمدنی حسب دستور

سابق رہی۔ بہ انتہم ناکامی نہیں ہوئی۔

بنگال کے ڈسٹرکٹ بورڈ

یہی حال بنگال کے ڈسٹرکٹ بورڈ کا بھی ہے۔ اس پالیسی پر پورے طور عمل کیا گیا کہ سرکاری عہدہ دارون کا تعلق بورڈ سے باقی نہ رہے صرف پانچ ایسے بورڈ رہ گئے تھے جس مین ابتک سرکاری چیرمین ہا کرتے تھے مگر اب اُن پانچون کو بھی اجازت دی گئی کہ غیر سرکاری ممبران مین سے چیرمین منتخب کر لیا کرین۔ احکامات جاری کر دیے گئے کہ کسی سرکاری ممبر کو چیرمینی کی امیدواری کے لیے کھڑا نہ ہونا چاہیے۔ موجودہ چیرمین یعنی حاکم تحصیلون کو غیر سرکاری چیرمین کے لیے جگہ خالی کر دینا چاہیے اس خیال سے کہ اصول انتخاب کو حقیقی قوت پہونچے ۱۴ ڈسٹرکٹ بورڈ مین منتخب شدہ ممبران کی نسبت بجاے نصف کے دو ثلث کر دی گئی۔ بورڈ اور اُنکے ماتحت لوکل بورڈ دونون کی قوتون مین اضافہ کیا گیا اس امر کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ جسوقت از سر نو ترتیب دی جائے گی۔ اُسوقت بقیہ بورڈ بھی اسی حالت کے پابند کر دیے جائین گے۔ چار قسمون مین لوکل بورڈ قائم کیے گئے۔ جہان ابتک اُنکا وجود نہ تھا۔ اصل مین ۲۵۔ ڈسٹرکٹ بورڈ تھے اُنکی آمدنی ۳۴۱۱ ملین پاونڈ تھی اور اخراجات ۳۱۱ ملین پاونڈ سے زائد تھے۔ بجٹ اسقدر کم تھی کہ بورڈ صحت عامہ کے ترقی دینے کے لیے مثلاً ملیریا کے روکنے کے لیے کچھ عملی مفید کام کرنے سے قاصر تھے۔ نائبین ڈسٹرکٹ بورڈ کی دو کانفرنسین زیر صدارت سر سریندر ناتھ بنرجی وزیر حکومت خود اختیاری اس غرض سے منعقد ہوئین کہ وسائل آمدنی کے بڑھانے نیز دیگر انتظامی مسائل پر تبادلہ خیالات کیا جائے۔ فی الجملہ یہ دیکھکر اطمینان ہوتا ہے کہ قدم آگے بڑھانے کی، پالیسی کی جانب خصوصاً صحت عامہ سے متعلق لوگون کا عام رجحان خاطر پایا جاتا ہے۔ اس سے زائد بہت کچھ ہو سکتا ہے بشرطیکہ بورڈ چلتو آمدنی سے بڑے راس المال والے کامون مین روپیہ لگانے کا طریقہ ترک کر دے۔ صرف بنگال

کے لیے یہ خصوصیت نہین کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ٹیکس لگانے مین بہت پس و پیش کرتا ہے
کل ہندوستان کی انتظامی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ اس مین شک نہین کہ
جو لوگ بورڈ مین کام کرتے ہین وہ ترقی یافتہ انتظامات کی خوبیون سے بے خبر نہین
ہوتے مگر اُسی کے ساتھ مالی مجبوریون کو عائد کرنا نہین چاہتے۔ کچھ عرصہ تک عام
خیال یہ رہا کہ صوبہ اور مرکزی گورنمنٹ کے پاس روپیہ کی کوئی حد نہ تھی اور اگر محض
ضد کی بنا پر وہ اپنے ہاتھ روک نہ لین تو ڈسٹرکٹ بورڈ کو تمام مالی زحمتون سے نجات
مل جائے۔ یہ سادہ لوحی کے خیال اب ایک حد تک فنا ہو گئے ہین اور لوگ بتدریج
بیدار ہوتے جاتے ہین اور اپنی ترقی کی ذمہ داری کو محسوس کرتے جاتے ہین۔

دیہاتی سوراج سب سے زیادہ مفید ترقی یہ ہے کہ دیہاتی سوراج کی تربیت گاہ
کے نشو و نما کے متعلق خوب کوشش ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے بعض حصون مین
دیہاتی سلف گورنمنٹ نے اب کافی ترقی حاصل کر لی ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ لوگون
مین شہریت کا احساس بہت کچھ پیدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان کے بعض دوسرے
حصون مین مثلاً صوبہ بنگال مین دیہاتی سیلف گورنمنٹ پست مرتبہ مین ہے
تاہم حکومت کو صوبہ بنگال اور دیگر صوبون مین اس قسم کی اصلاحات مین مدد کے
لیے پوری آمادگی ہے۔

صوبۂ بنگال مین مجالس اتحاد سال گذشتہ کی رپورٹ مین بیان ہو چکا ہے کہ ۱۹۱۹ء
مین صوبۂ بنگال مین ویلج سلف گورنمنٹ ایکٹ پاس ہو گیا جسکا منشا یہ تھا کہ کل صوبہ کے
مواضع مین جلد سے جلد یونین بورڈ قائم کر دیے جائین سال حال مین ان بورڈ کی تعداد مین برابر
اضافہ ہوتا رہا ۱۵۰۰ سے اب ۲۰۰۰ تعداد ہو گئی ہے یہ بورڈ گو ابھی بالکل ابتدائی منازل طے کر رہے
ہین انمین سے اکثر انتظامات مین پوری مستعدی کا اظہار کرتے ہین بعض مقامات پر بدقسمتی سے
خصوصاً مدنا پور مین حامیان ترک موالات کی گمراہ کن غلط فہمیونکی اشاعت سے کاؤن والون نے

حقوق سلف گورنمنٹ ایکٹ سے فائدہ نہین اٹھایا۔ اور گورنمنٹ کی یہ پالیسی نہین ہے کہ جو گاؤن ان حقوق سے مستفید ہونا نہین چاہیئے اُنپر کسی قسم کا بار ڈالا جائے اسلیئے سال کے اندر جو کچھ کامیابیان ہوئین وہ اسقدر نمایان نہین جنکی امید بہتر ماحول مین ضرور کی جاتی تھی۔

بمبئی اسیطرح کی ترقی بمبئی مین بھی رونما ہوئی جہان لیجسلیٹو کونسل کے ایک ایکٹ نے دیہاتی کمیٹیون اختیارات کا اضافہ منظور کرلیا ہی۔ یہ امر قابل لحاظ ہی کہ ۱۹۲۰ء مین صوبہ ہذا مین منجملہ ۱۵۰ مینوسپلٹیون کے ۷۵ مین دو ثلث منتخب شدہ ممبرون کی اکثریت موجود تھی۔ حکومت کیجانب سے ایک قدم اور آگے بڑھایا گیا ہی تاکہ تمام مینوسپلٹیون یادہ آزاد آئین کی اشاعت ہو جائے سال زیر نظر مین پالیسی کو خوب وسعت دیگئی کہ غیر سرکاری چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ اور ماتحت بورڈ دونوں کا ہونا چاہیے اور ایک بڑی تعداد غیر سرکاری حضرات کی حصہ ضلع کے بورڈ کے صدر مقرر کیگئی غیر سرکاری چیرمین اور نائب چیرمین نے اپنے فرائض خوب انجام دیئے گو یہ افسوس ہی کہ دوسرے ممبرون سے اسقدر مدد نہین ملتی جسکی امید اُنکو بجا طور پر اُنسے رہتی ہے۔ عام طور سے ہوتا ہی کہ عملی جز ایک ممبر کے سپرد کردیا جاتا ہی۔ بقیہ ممبران خود کو صرف مشورہ دینے والی جماعت تصور کرتے ہین۔

مدراس مدراس مین بھی سال زیر تبصرہ کے دوران مین حکومت خود اختیاری کی تربیت گاہ کو امید افزا ترقی ہوتی رہی۔ اس پریسیڈنسی مین ۲۴ ڈسٹرکٹ بورڈ تھے جنمین ۸۶۳ ممبر تھے۔ ماتحت بورڈ کی تعداد مین ۹۷ سے ۱۱۹ کا اضافہ ہوا۔ بجائے ۱۲ کے ۳۸ بورڈز مین ممبران نے خود اپنی جماعت سے صدر منتخب کیے۔ مینوسپل کاونسل کی تعداد ۷۳ سے ۸۰ پہونچ گئین۔ ہندوستانیون کا تناسب جو یورپین اور اینگلو انڈین حضرات کے ساتھ تھا اُس مین بھی اضافہ کیا گیا۔ ۱۹۲۰-۲۱ء مین ۵۴ مینوسپل کاونسلین تھین انمین تقریبا کل ممبر ہندوستانی تھے۔ سال گذشتہ مین اِن کاونسلون کی تعداد صرف ۴۱ تھی۔ ٹیکس کا اوسط فی کس کل آبادی پر اب بھی بہت کم ہے صرف چار شلنگ ہی پر انہم سال حال مین ۷ مینوسپالٹیون کے شہر مین بہمرسانی آب کا انتظام کیا گیا۔ موجودہ

اسکیمون کی ترقی اور توسیع دیگر آٹھ میونسپالیٹیون مین عمل مین لائی گئی - میونسپل کاونسل کے تحت مین تعلیمی درسگاہین اب ۹۱۵ ہین سال گذشتہ کی تعداد مین امسال ۲۰ کا اضافہ ہوا ہے - عام ٹیکسون سے جو آمدنی ہوئی اُس مین ۵ء۱۹ فیصدی کا خرچ تعلیمات پر ہوا -

ممالک متحدہ ۲۲-۱۹۲۱ء مین ممالک متحدہ مین اگرچہ بہت نمایان ترقی نہین ہوئی تاہم اچھی خاصی ہوئی - بدقسمتی سے وہ خاص مسائل پورے طے نہین ہوئے جنکی وجہ سے میونسپالٹیان ٹیکس عائد کرنے سے مجبور رہتی ہین - ٹرمینسل ٹیکس لگانیکی کوشش کی گئی اس ذریعۂ آمدنی سے بعض بورڈ مین خوب کام ہو رہا ہے -

ممالک متحدہ کی میونسپالٹیان بعض شہرون مین یہ تجویز کیا گیا کہ جاترین پر ٹیکس لگایا جائے اور صورت یہ اختیار کی جائے کہ تیسرے درجہ کے مسافرون کے ٹکٹ پر کچھ اضافہ کر دیا جائے - مختلف مقامات پر بہم رسانی آب کے سلسلہ مین آمدنی کی ترقی ہو رہی ہے مگر اس شعبہ مین ابتک اخراجات اور آمدنی مین بہت تفاوت ہے - واقعہ یہ ہے کہ تقریباً کل بورڈز کی ترقی کے راستہ مین مالی مشکلات رکاوٹین پیدا کر رہی ہین بہت سی اہم جماعتین پورے طور پر دونون مقاصد حاصل کرنے سے قاصر ہین اور جب تک یہ مقاصد حاصل نہون اُسوقت تک ترقی کے بڑے بڑے اسکیمون کا خیال بھی نہین آسکتا کیونکہ اس مین جس قدر مصارف ہون گے اُنسے آمدنیون کا کوئی تناسب نہین ہو سکتا چاہے گورنمنٹ قرض سے مدد بھی کرے - اکثر بورڈ تدبیرین کر رہے ہین - اپنی پوزیشن بڑھانے کے لیے کہین عملونکی تخفیف کا مسئلہ پیش ہے اور کہین ٹیکسون مین اضافہ کا انتظام ہو رہا ہے باوجود ان سب باتون کے ابھی بہت کچھ کرنا ہے مگر زمانہ کی غالباً سب سے زیادہ امید افزا یہ بات ہے کہ عوام مین یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ ممبران میونسپل در ڈا اپنے خدمات زیادہ

تن دہی اور شہریت کے ذوق و شوق سے انجام دینا چاہیے۔ میونسپل معاملات کے ساتھ عام سیاسی حالات کے مدغم ہو جانے سے ممبران کی پوزیشن آسان ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے بعض میونسپلٹیان میں کسی مستقل پالیسی کا قائم رکھنا اور اس پر کاربند ہونا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ عموماً میونسپل انتظام پر ابتک سیاسی ہیجان کا زیادہ اثر نہین پڑا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ موجودہ سیاسی بھونچال کے نکل جانے کے بعد ممبران نہ صرف گورنمنٹ کے ساتھ بلکہ آپس مین بھی زیادہ اتحاد عمل کے ساتھ کام کرین گے۔

ممالک متحدہ کے ڈسٹرکٹ بورڈ جہان تک ڈسٹرکٹ بورڈ کا تعلق ہے ترقی کی امید پائی نہین جاتی کیونکہ انکی لیاقت کا دار و مدار گورنمنٹ پر ہے۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اصلاحات کے پروگرام کی تان اس امر واقعہ پر ٹوٹتی ہے کہ سرکاری غلامی سے بورڈ کو نجات دلوائی جائے اور امید کی جاتی ہے کہ ترمیم شدہ بل جسکا تذکرہ اوپر آچکا ہے اسکے رو سے جہان تک ممکن ہے اور ضرورت ہے بورڈ آزاد ہو جائین گے۔ اس بل کا منشا یہ ہے کہ بورڈ بالکل غیر سرکاری ہو جائین۔ جہان تک ممکن ہوگا اندرونی اور بیرونی اختیارات بورڈ کو تفویض کر دیے جائین گے جو بصورت موجودہ ایک حد تک اسکی سرگرمیون مین حائل تھے۔ مالی حالات کے لحاظ سے بورڈ بالکل آزاد ہو جائین گے کیونکہ اضافہ ٹیکس کے اختیارات کلی انکو حاصل ہو جائین گے۔ مگر بہت سی دقتون کا سامنا ہے اور اضافہ ٹیکس کا علاج کبھی ہر دلعزیز نہین ہو سکتا۔ ایک کمشنر نے اپنی قسمت کے بورڈ کے مختلف چند نتائج اخذ کیے ہین جو عموماً تمام ممالک متحدہ کے متعلق چسپان ہو سکتے ہین وہ ڈسٹرکٹ بورڈ مین بہت جلد نہایت اہم انقلابات پیدا ہون گے اور یہ انقلابات شدید دقتون کے ماحول مین رونما ہون گے۔ انکے سامنے تعلیمات کا ایک وسیع پروگرام پیش ہوگا جسکی تکمیل کے لیے

انکے پاس کافی روپیہ نہ ہوگا۔ گورنمنٹ اخراجات کے متعلق جو کچھ عطا کرتی تھی اسمین
عنقریب تخفیف ہوگی۔ دوسرے خدمات کے متعلق بورڈ کی حالت اور بھی ابتر ہوگی۔
طبی اور حفظان صحت کے محکمون کی توسیع بورڈ کے امکان سے باہر ہو جائیگی۔ سڑکون کا
قائم رکھنا ہی اُسکے لیے بہت مشکل ہو جائے گا۔ موجودہ محفوظ رقوم کے خرچ ہو جانے پر
نہ تو عمارتین تیار ہو سکینگی اور نہ کسی چیز مین کفایت شعاری ممکن الوقوع ہوگی۔ بورڈ کے
پاس صرف یہ علاج رہجائیگا کہ ٹیکس مین اضافہ کرے مگر اسکا نفاذ آسان چیز نہین"

پنجاب زمانہ زیر تبصرہ کے درمیان مین صوبہ پنجاب مین مینوسپلٹیون کے انتظامات
مین خاطر خواہ ترقی ہوتی رہی۔ ذمہ داریون کے متعلق ممبران کا عام تہیہ مستقبل کے
لیے بہت امید افزا رہا۔ سال مین میونسپلٹی کی آمدنی مین [illegible] ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا
اخراجات کی مجموعی تعداد آمدنی کے اندر ہے۔ یہ ایسی بات ہے جو ڈسٹرکٹ بورڈ
کو حاصل نہین ہوئی۔

مینوسپلٹیان اس زمانہ مین عموماً لوگ بہ نسبت اکٹرائی کے ٹرمینسل ٹیکس کو
پسند کرتے ہین متعدد مشہور شہر مثلاً لاہور اور امرتسر اس تغیر کے لیے تیار ہو رہے ہین۔
یہ امر دلچسپی سے خالی نہین کہ انبالہ مین "نہ نمائندگی ہے نہ ٹیکس" کی صدا اُن لوگون نے
بلند کی تھی جنپر پیشہ کا نیا ٹیکس ضلع مذکور مین لگایا گیا تھا۔ اس قسم کا مطالبہ توسیع آرا کے
متعلق اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ لوگون کو پبلک معاملات مین دلچسپی بڑھ رہی ہے
اسکا خیر مقدم کرنا چاہیے۔ تصویر کا دوسرا رُخ گوڑگانوان مین ملاحظہ فرمائیے۔ یہان انتخابات
نہ صرف مضحکہ خیز بلکہ قطعی غیر ہردلعزیز ثابت ہوئی جہانتک میونسپل بورڈ کے انتخاب کا تعلق تھا بہت سے لوگ
بلا مخالفت منتخب ہوگئے۔ اور جہان کہین شدید مخالفت ہوئی اسکا سبب مذہبی رنگ تھا کہین کہین
ناجائز کارروائیان بھی عمل مین لائی گئین۔ مگر وسطی پنجاب مین خصوصاً لاہور اور امرتسر مین سال کے زیادہ
حصہ مین نہایت انہماک و اشتیاق کا اظہار کیا گیا۔ اگرچہ یہ باتین قانونی حدود کے اندر رہتین تو نہایت حوصلہ افزا

ہوتین - موجودہ صورت کا یہ نتیجہ ہوا کہ بد قسمتی سے سیاسی مناقشات جنکا مذاق عام ہو رہا تھا منظر عام پر آ گئے - اور قدرتی طور پر میونسپل انتظامات مین خلل انداز ہوے -

ڈسٹرکٹ بورڈ مثل لاہور کے بڑے مقامات پر ڈسٹرکٹ بورڈ کی جگہون کے لیے متعدد سخت مقابلے رہے اور رے دہندگان کی اکثریت نے راے دی - موجودہ نا بہین ڈسٹرکٹ بورڈ کس حد تک اپنے خدمات انجام دیتے ہین - اس سوال کا جواب مقامیت کے لحاظ سے مختلف ہے - کہین تو اسکا انحصار ممبران کی تعلیمی حالت پر ہے - کہین یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ صدر مقام ایسی جگہ پر واقع ہے جہان مفصل کے لوگ سہولت کے ساتھ پہونچ سکتے ہین - یہ امر قابل لحاظ ہے کہ عموماً انھین ضلعون سے کمی کمیٹی اور کمی حاضری ممبران کی شکایتین آیا کرتی ہین جو ایسے مواقع پر واقع ہین جنکا فاصلہ بہت ہے اور وسائل آمد و رفت مسدود ہین - خوش قسمتی سے ڈسٹرکٹ بورڈ کو محسوس ہونے لگا ہے کہ گورنمنٹ ہمیشہ بڑے بڑے عطیون کی بوچھار نہین کر سکتی اور بعض ضلعون مین یہ تجویزین در پیش ہین کہ نئے ٹیکس باندھے جائین اور لوکل ریٹ مین اضافہ کیا جائے - یہ حالات مستقبل کے لیے شگون نیک ہے مگر مالیات کا مسئلہ ایسا ہے کہ ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کو اسمین مطلق تجربہ نہین ہے کیونکہ سال حال مین علاوہ سرکاری عطیات کے بورڈ کی واقعی آمدنی مین کمی ہوئی مگر اخراجات مین دس لاکھ روپیہ کا اضافہ ہو گیا - اخراجات کی تقسیم بھی بہترین طریقہ سے نہین کی جاتی - بعض اضلاع مین حفظان صحت اور طبی ضروریات کی مد مین بہت ہی کم روپیہ دیا جاتا ہے تاکہ بورڈ تعلیمات کے پروگرام پر وسعت کے ساتھ عمل درآمد کر سکے تعلیمات مین تعداد مدارس مین افزائش کا خیال زیادہ دامنگیر رہتا ہے بجاے اسکے کہ تعلیمی آسانیون مین اضافہ کیا جائے -

ممالک متوسط ممالک متوسط مین سال گذشتہ مین لوکل سیلف گورنمنٹ ایکٹ

(مقامی حکومت خود اختیاری ایکٹ) پاس ہوگیا۔ اسس طرف پبلک معاملات
مین عام دلچسپی بڑھ رہی تھی اسلیے یہ ایکٹ لوگون کی رہنمائی کا خوب کام دے گا۔
سرکاری ممبران وچیرمین مین برابر کمی جارہی ہے۔ مقامی بورڈ کے وسیع اختیارات
برابر ملتے جاتے ہین اس سے امید پڑتی ہے کہ حکومت خود اختیاری کے مسئلہ مین
ترقی ہو۔ لوگون مین ذمہ داری اور پبلک فرائض کی انجام دہی کا خیال بڑھے۔
مینوسپل اور ڈسٹرکٹ ہردو کاونسلون کو مالیات مین بہت کچھ اضافہ کرنا ہے ورنہ
جو موقعے پیش نظر ہین اُنسے استفادہ حاصل نہ ہوسکے گا۔ موجودہ صورت مین بورڈ
کا دار و مدار سرکاری عطیون پر ہے اُنکی حالت اُسوقت تک قابل اطمینان نہین کہی
جاسکتی تاوقتیکہ مقامی ذرائع آمدنی مین توسیع نہ کیجائے تعلیمات کے لیے حال مین
جو عطیہ منظور کیے گئے ہین اُسکی بنا پر اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ مقامی بورڈ جو مناسب
رقوم دیا کرتی ہین اُنکی جانچ و پرتال کی جائے اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے لیے نئے
ایکٹ نے جو ذرائع سپرد کر دیے ہین اُنسے کیونکر فائدہ اُٹھایا جائے۔ اسوقت گورنمنٹ
کے اخراجات اور مقامی چندہ سے کوئی مناسبت ہی نہین۔ نصف کی نسبت غالباً
مناسب ہو مگر وہ اس سے کہین زائد ہے۔

شمالی مغربی سرحدی صوبہ

شمالی مغربی سرحدی صوبہ مین حکومت خود اختیاری کی
تربیت کا چمن ایک حد تک بیرونی پیداوار ہین بعض مینوسپل کمیٹیان اب تک
ذمہ داریون کو محسوس نہین کرتین۔ کمیٹیان ہوتی بھی کم ہین مگر غیر سرکاری ممبرانکی شرکت
کمیٹی کی تعداد بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ ممبران مینوسپلٹی ابتک کوئی دلچسپی نہین لیتے
البتہ اگر کوئی ذاتی یا مخصوص پارٹی کا معاملہ پیش آجاتا ہے تو خوب دلچسپی لیتے ہین۔
یہی حالت بدقسمتی سے ڈسٹرکٹ بورڈ کی بھی ہے۔ اسکے ممبران کے متعلق کہا جاتا ہے کہ
اپنے کام مین ذرا بھی دلچسپی نہین لیتے ہین۔ تمام بورڈونکی حالت قابل اطمینان نہین

کمی جا سکتی۔ مالی لحاظ سے انکو یوں سمجھنا چاہیے صرف دو اہم محکمہ "تعلیمات" اور "طبی"
کسی نکسی طریقہ سے گورنمنٹ کی امداد سے چلے جاتے ہین۔ اصل مین یہ رقمین افسر محکمہ مخصوص
اخراجات کے لیے علحدہ کر دیتے ہین۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بورڈ کے اختیارات
برائے نام رہ جاتے ہین۔ اخراجات مین گرانی نرخ اور اضافہ تنخواہ سے زیادتی
ہوئی مگر آمدنی وہی رہی موجودہ ذرائع سے آمدنی مین کوئی اضافہ نہین ہو سکتا ممبران کچھ
لاپرواہ سے ہین اور اگر اختیارات بھی دیے جائین تو امید نہین کہ نئے ٹیکس کے عائد
کرنے سے جو شور و غل مچنے کا اندیشہ ہے اُس سے مقابلہ کر سکین۔ بحالت موجودہ بورڈ
کے قیام کا دار و مدار گورنمنٹ کی مستقل امداد پر ہے۔ اگر بورڈ کی تقسیم مزید کیجا سکے تو
امید ہے کہ ممبران زیادہ دلچسپی لین۔ اسی صورت پر عمل کرنے سے عملہ مین لامحالہ اضافہ
کرنا ہوگا اور اخراجات کے خیال سے اس صورت پر عمل اسوقت ہو نہین سکتا۔

خلاصہ حالات سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۲۱ء مین تمام ہندوستان مین حکومت خود اختیاری
کے مسئلہ مین اچھی خاصی ترقی ہوئی ان حالات سے جو مشکلات پیش نظر ہین اُن کا پورا
علم ہو جائے گا۔ یہ بات صاف کر دینا چاہیے کہ تاوقتیکہ لوکل باڈیز کی ذمہ داریون
مین اضافہ نہ کیا جائے گا جو اُنپر عائد کی گئی ہین جسکے سبب سے میونسپل اور ڈسٹرکٹ
بورڈ مین بیداری پیدا ہو اور مقامی ضروریات کے لیے نئے ٹیکس عائد کرنے پر تیار
ہو جائین اور اُن مین شہریت کی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جائے اسوقت تک
امید نہین کی جاتی کہ ہندوستان مین حکومت خود اختیاری کے معاملہ مین کوئی
ترقی ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ نئے وزرا انچارج لوکل سیلف گورنمنٹ کا کام نہایت
مشکل اور دقت طلب ہے گو اس مین شک نہین کہ بجز ایک نا امید شخص کے کوئی
اُسکو ناممکن تصور نہ کرے گا۔

قانون اور امن عامہ صفحات ماسبق مین ہمنے اُن ترقی کی آڑ مین تحریکات کا

ذکر کیا ہے جنپر ہندوستان کی خوش حالی کا دارومدار ہے اس خاتمہ پر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اختصار کے ساتھ اُن اولین انتظامی شعبون پر بھی نظر کرین جنکے علٰحدہ کر دینے سے حکومت کا ثبات اور ترقی دونون بدعملی کے طوفان مین غائب ہو جاتے ہین۔ ان شعبون مین سب سے زیادہ نمایان اور سب سے زیادہ اہم شعبہ برٹش انڈیا کے لکھوکھا آدمیون کے درمیان امن و امان کا قائم رکھنا ہے گذشتہ رپورٹ مین بعض مشکلات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو پولیس کو چوبیس کرور کی آبادی مین اپنے فرائض کی انجام دہی اور حفاظت قانون اور امن کے متعلق پیش آئی تھین ان مشکلات کے اندازہ کرنے کے لیے یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کی آبادی مختلف مسلکون پر مشتمل ہے جنکی زبانون مین رواج مین اور حالت جسمانی مین اسقدر اختلاف ہے کہ اُسکی مثال حدود یورپ کے اندر کہین نہین ملتی۔ انمین سے بہتون نے تمدن مین اسقدر ترقی حاصل کرلی کہ اُنھین یورپ کی ہر آبادی کا مدمقابل قرار دیا جا سکتا ہے مگر بہت سے ایسے بھی ہین جو صدیون سے بدامنی کی زندگی کے عادی ہو رہے ہیں اور جنھین حکومت قابو مین رکھے ہوے ہے ورنہ اُنکی جنگجویانہ عادتین عود کر آئین اور امن پسند و متمدن طبقہ آبادی کی جان غضب مین کردین۔ یہان اگر کسی سال ایسے واقعات سے پولیس کو سابقہ پڑ جائے جو یورپ کی تاریخ مین کبھی صدی بیشتر ہی واقع ہو سکتے تھے تو اسپر ذرا بھی حیرت نکرنا چاہیے۔ یہان ایک جانب کلکتہ۔ مدراس۔ رنگون جیسے مغربی رنگ مین رنگے ہوے شہرون مین بے پرواہ موٹر چلانے والون کی گرم رفتاری کی نگرانی کرنا ہوتی ہے اور دوسری جانب برھما کے گرم جنگلون مین ڈاکوؤن کے گروہون سے مقابلہ کرنا ہوتا ہے ان دونون سرمائی ملکون کے درمیان ایک صورت مذہبی بلوون کی جو برابر ہوتے رہتے ہین اور جو ہر سال مین ایک مرتبہ کسی نہ کسی دیہاتی یا شہری آبادی مین واقع ہوکر اس کی

عام سکونی کیفیت مین ہلچل پیدا کردیتے ہین۔ اسی طرح ڈاکوؤن کے گروہ ادھر اُدھر ڈاکہ ڈالا کرتے ہین اور کاشتکارون کی جدید اجتماعی تحریکین تاریخ یورپ کے زمانہ سلطے کو یاد دلاتے ہین وقتاً فوقتاً ایک نہ ایک قسم کی جرائم پیشگی کی سرگرمی سے سابقہ رہتا آتا ہے ایک سال ڈکیتی کی کثرت ہوجاتی ہے۔ دوسرے سال مذہبی بلوے نمودار ہوتے ہین تیسرے سال ریاست مین بدامنی پیدا ہوجاتی ہے جس زمانہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ اُس زمانہ مین جرائم پیشگی کی کوئی صنف ایسی باقی نہین رہی جس نے پبلک کی توجہ کو اپنی طرف متوجہ نکر لیا ہو۔

ریلوے چوریان | مگر ریل مین چوریان بکثرت ہوئین۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ نے ایک ذی اثر کمیٹی مقرر کی تاکہ ریلوے پولیس کے پورے نظام کی جانچ پڑتال کرے۔ کمیٹی نے یہ بات دریافت کی کہ ہر سال ہندوستانی ریلوے پر ایک کرور روپیہ سے کم کی چوری نہین ہوتی۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ نگرانی اور محافظت کی تنظیم از سر نو کیجائے۔ دوسری تدبیرین اور بھی عمل مین لائی جائین جس سے جو مال ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے اُسکی محافظت کا بہتر طریقہ سے انتظام ہوسکے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس تحقیقات سے حالات موجودہ مین یقیناً ترقی ہوگی وجس فوج کی قابلیت اور ایمانداری کا سابقہ اسقدر متعدد امور سے تھا اُسمین ایکہزار حکام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس یا اوسنے اونچے عہدہ دارون کی تعداد مین تھے۔ ادنی درجہ مین تقریباً ۲۰۲۰۰۰ اشخاص تھے۔ انکے علاوہ تقریباً تیس ہزار افسر اور دیگر اشخاص فوجی پولیس کے ہین۔ انمین سے نصف سے زائد برائے لوگ ہین۔ چونکہ ان لوگون کو مختلف اقسام کے فرائض انجام دینا ہوتے ہین اسلیے یہ نہایت اہم بات ہے کہ اس محکمہ مین ماتحت درجے کے لوگ بھی وہی ہون جو اپنی ایمانداری ذہانت اور خوبیون کے لحاظ سے منتخب زمانہ ہون۔ مگر مثل دیگر ہندوستانی محکمون کے اس صیغے مین بھی مالی مشکلات سنگ راہ ہو رہی ہین۔ تمام ہندوستان

مین پولیس کی مد کے خرچہ کا پرتہ ہر فرد رعایا پر تقریباً ایک شلنگ پڑتا ہے ایسی حالت
مین یہ امر ذرا بھی تعجب خیز نہین کہ اگرچہ ہندوستانی پولیس اس مد کے مصارف بے
مناسبت سے نہایت ہی کارگذار ہے تاہم انگلستانی پولیس سے ابھی پست طبع ہے
اسوقت ہندوستان مین محکمہ پولیس کے لوگ نصف سے کچھ ہی زائد خواندہ ہین۔

حالات مین اصلاح جب تک مدراس کی طرح دوسرے صوبون مین بھی پولیس
کے خواندہ افراد کا تناسب اکانوے فیصدی تک نہ پہونچ جائے اسکا معیار بلند
نہین ہوسکتا۔ اسلیے اسوقت جو کچھ حالت ہے اس سے بلند تر معیار کارکردگی کی
توقع رکھنا بہت مشکل ہے۔ حال مین حکومت کیطرف سے مسلسل کوشش ہوئی
کہ ہندوستانی پولیس کے اضافہ تنخواہ وترقیات کی صورت پیدا کی جائے اسلیے
ایک اسکیم تیار کیا گیا جسکے روسے چھوٹے بڑے سب کے لیے معقول مکانات کا انتظام
ہوتا نیز آئندہ سے زیادہ تعداد لوگون کی رزرو مین رہیگی تاکہ رخصت آسانی سے
مل سکے اور حسن خدمات کے صلے مین انعامات زیادہ مل سکین ہندوستان مین
قریب قریب ہر جگہ ان باتون پر عمل درآمد شروع کردیا گیا ہے اس سے قبل آدمیون
کی کمی کے باعث حکام مجاز مترددتھے۔ کیونکہ قلت تنخواہ سخت کام۔ حصول رخصت
مین دقتین یہ سب باتین ایسی تھین جو موزون آدمیون کو اس محکمہ مین آنے سے
باز رکھتی تھین۔ مگر مذکورہ بالا اصلاحات کے بعد سے پولیس کی اسامیان پر ہونا
شروع ہوگئی ہین۔ نظم و پابندی قواعد مین برابر ترقی کے آثار نمایان ہین اور محکمہ
کی سزائین روبہ تنزل ہین۔

پولیس اور پبلک ہندوستانی پولیس کو انواع اقسام کے کام کرنا ہوتے ہین
اور مختلف قسم کے جرائم پیشہ لوگون سے سابقہ رہتا ہے اسلیے انکے لیے بہت مشکل
ہے کہ نکتہ چینیون کی موشگافیون کو مطمئن کرسکین۔ مد ہی تدابیر جو انسداد ڈاکہ زنی

کے لیے مناسب کیا معنی لازمی ہوتی ہین جب اونھین تدابیر کا عمل چند میل کے فاصلے پر کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ آبادی کے درمیان کیا جاتا ہے جو بیسوین صدی کے تکلفات کی خوگر ہو رہی ہے تو وہان پولیس کی یہی تدبیرین سخت برہمی کی موجب ہوتی ہین سال مین ہندوستان کے سیاسی طبقہ نے جو ہیجان ملکی فضا مین پیدا کر رکھا ہے اس نے پولیس کی دشواریون مین اور اضافہ کر دیا ہے - پولیس ہی جسم حکومت کا وہ بازو ہے جس سے عام رعایا کو ہر وقت سابقہ رہتا ہے - اس لیے پولیس کی ہر غیر مقبول کارروائی کا اثر سب سے زیادہ پولیس ہی پر پڑتا رہتا ہے - یہی وجہ ہے کہ اگر کسی پولیس والے سے کوئی خطا ہو جاتی ہے تو اسکی خوب تشہیر کی جاتی ہے اور اسمین بڑے مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے - لیکن پولیس کی عام حسن کارگذاری پر سکوت طاری رہتا ہے - رائے عامہ ابتک پولیس مین کوئی جبر و تعدی کا دیوتا سمجھتی ہے - اسکی کچھ تو وجہ یہ ہے کہ پولیس کا فرض ہی ہے کہ سیاسی ہیجان کے زمانے مین امن و امان قائم رکھے - سیاسی لیڈران کو حدود قانون سے تجاوز کے وقت گرفتار کرے اور الزامات بغاوت کی تحقیقات کرے - لیکن اس سے انکار نہین کہ تھوڑی سی تعداد کم تنخواہ پانے والے ماتحت عملہ کی اب بھی باقی ہے گو روز بروز یہ جماعت کم ہوتی جاتی ہے جو ناجائز افعال مین مبتلا رہتی ہے اور ہر قسم کی ترغیب کا شکار ہو جایا کرتی ہے - موروثی روایات کے عاملانہ اختیارات غیر ذمہ دارانہ قوت کے مرادف ہین - اور قدیم خیال کی سختی کی محرک رفاہ خلق کی ایماندارانہ خواہش ہو ہی نہین سکتی - یہ اسباب بھی پولیس کو غیر ہر دلعزیز بنانے مین معین ہین بااین ہمہ یہ امر اطمینان کے ساتھ لکھا جا سکتا ہے کہ انفرادا پولیس والون کی جو شکایت رعایا کا طبقہ ناطق کیا کرتا تھا اس مین برابر کمی رہی - یہ علامتین ثابت کرتی ہین کہ پبلک پورے طور پر محسوس کر رہی ہے کہ امن و امان قائم رکھنے

والون کے فرائض کسقدر مشکل اور ذمہ داری کے ہین ۔ ہندوستان مین قانون مجریہ کی بنا اس اصول پر ہے مگر جسکی تصدیق عموماً نہین ہوتی ہے کہ ہر راہگیر مستعدی کے ساتھ بدمعاش کے مقابلے مین قانون اور امن و امان کا ساتھ دیگا امر واقعہ یہ ہے کہ پولیس کی کامیابی مین سب سے زیادہ خوفناک رکاوٹین جو آئے دن پیش آیا کرتی ہین اُنکا اصلی سبب یہ ہے کہ پبلک ان معاملات مین بالکل لاپروا رہتی ہے اور انگلستان کی ایسی حب الوطنی کا احساس بالکل مفقود رہتا ہے ۔ بدقسمتی سے زمانہ زیر تبصرہ کے دوران مین اس رکاوٹ مین تحریک ترک موالات کا اور اضافہ ہوا بعض جگہ اسکی شکل شدید قسم کی تھی اور بعض جگہ معمولی ۔ اس لیے پولیس کے لیے بجز اسکے دوسرا چارہ کار نہین رہا کہ اپنے ذرائع پر بھروسا کرے ۔ بایں ہمہ لوگ برابر پولیس کی امداد طلب کرتے ہین اور جہان کہین سنگین جرم وقوع پذیر ہوتا ہے وہان لوگ اضافہ پولیس کا مطالبہ کیا کرتے ہین جہان کہین پولیس کی چوکی ہٹا لی جاتی ہے وہان کے قرب وجوار کے باشندے صدائے احتجاج بلند کرتے ہین اور درخواستین برابر آتی رہتی ہین کہ نئے مقامات پر چوکیان کھولی جائین ۔ جس وقت تک بدامنی کے فرو کرنے مین پولیس اور پبلک مین افتراق رہے اُسوقت تک سمجھ مین نہین آتا کہ انگلستان کی طرح ہندوستان مین کبھی بھی پولیس کو ہر شہری کا دوست و خادم خیال کیا جاسکے گا ۔ پولیس والون سے لوگ جس قدر کھٹکے ہوے ہین اس اشتباہ کے دور کرنے مین بھی وقت لگے گا اور اس معاملہ مین پوری کامیابی اُسوقت تک نہین ہوسکتی جب تک کہ موجودہ بے چینی کے بادل نہ چھٹین اور بجاے اسکے ایک تسلط کی صورت قائم نہ ہوجائے ۔

زمانہ زیر تبصرہ ۱۹۲۲ء مین محکمہ پولیس پر بہت بار پڑا ۔ ہر صوبہ کو شکایت تھی کہ معمولی فرائض کے انجام دہی مین سخت دقتین پیش آرہی تھین جسکا سبب محض

سیاسی پیچیدگیاں نہ تھین بلکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ پولیس کے خلاف پبلک نے
معاندانہ طرز عمل اختیار کرلیا تھا۔ سیاسی معاملات مین عموماً اسقدر گتھیاں پڑگئی
تھین کہ اہالیان پولیس اپنے فرائض کے اس جُز کو نہایت اہمیت دیتے تھے اپنا
وقت اور اپنی قوت اسی مین صرف کرنے کے لیے تیار رہتے تھے جرائم پیشہ گروہ نے
اس موقعہ سے پورا فائدہ اُٹھایا۔ اسکی تصدیق پنجاب کے اعداد سے ہوتی ہے۔ صوبہ
مذکور مین ۱۹۲۱ء مین اس قدر جرائم ہوئے کہ گذشتہ دس سالون مین بجز ۱۹۱۳ء کے
کبھی نہین ہوسکے تھے۔ گروہ بندی کے ساتھ لوٹ مار کے واقعات بہ نسبت ۱۹۲۰ء
کے ۱۱۵ ۔ سال حال مین زائد ہوئے۔ واقعات قتل مین ۱۱۷ ۔ اور ڈکیتیون مین تقریباً
... ۵ کا اضافہ بہ نسبت سال گذشتہ کے ہوا۔ اسکا اصل سبب یہ تھا کہ تحقیر قانون
کی عام ہوا چل گئی تھی۔ گو اقتصادی مصائب اور موجودہ شدید گرانی بھی زیادتی
جرائم کا باعث تھی مگر بہت بڑا سبب سیاسی ہیجان تھا۔ اسلیے کہ مسلسل کوشش
اس امر کی ہو رہی تھی کہ حکومت کو ہر امکانی طریقہ سے کھوکھلا کردیا جائے علاوہ برین
اکثر صوبون مین اس امر کی شدید کوشش کی گئی کہ فوج مین بغاوت پھیل جائے۔
اس مین کلام نہین کہ چند گمراہ افسران اور ماتحتین سیاسی وجوہ سے مستعفی ہوگئے
مگر تمام ہندوستان کی فوجین نمک حلال رہین۔ اس واقعہ کی اہمیت مین بہت کچھ
اضافہ ہوجاتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ یہ سال پولیس ماتحت کے لیے بیحد مصیبت کا
تھا۔ صرف یہی نہین کہ گرانی بہت ہوگئی تھی اور اقتصادی مشکلات درپیش تھین بلکہ
جہان کہین پولیس اپنے فرائض کے انجام دہی کے سلسلہ مین جاتی تھی وہان عام
طور سے اظہار نفرت کیا جاتا تھا فی الجملہ پولیس کا رویہ نہایت درجہ قابل تعریف رہا
بہت سی مثالین ہمارے علم مین ہین جن مین پولیس کے ہر طبقہ کے اشخاص نے
نہایت عمدہ طریقہ سے انہماک فرائض اور بہادری کا اظہار کیا ہے۔ جو شخص اُسکے

کامون کو نظر انصاف سے دیکھے گا وہ اُنکے صبر۔ دور اندیشی اور خوش مزاجی کی بیحد تعریف یقیناً کریگا۔ جس کا اظہار اُن کی جانب سے نہایت سخت موقعون پر ہوا ہے۔ ہم بیان کر چکے ہین کہ ان لوگون نے اپنے فرائض بیحد مشکل زمانہ مین انجام دیے ہین۔ بجاے اسکے کہ انجام دہی فرائض مین پولیس پبلک سے امداد کی توقع رکھتی بہت سے ایسے موقعہ پیش آئے کہ پولیس کو دیدہ ودانستہ مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑا پولیس پر عملاً نہ تو لوگون کی دھمکیون کا اثر ہوا۔ نہ اور شدید ترغیبات کا۔ جس خیر خواہی اور جرأت کے ساتھ محکمۂ پولیس کے ہر طبقہ نے اپنے فرائض انجام دیے ہین اُسکی پوری تعریف اور توصیف نہین ہو سکتی۔

ہنگامے زمانۂ زیر تبصرہ کے درمیان مین پولیس کو جن ہنگامون سے سابقہ پڑا ان مین سب سے اہم اودھ اور ممالک متحدہ کے بعض حصون مین رونما ہوے تھے۔ یہ وہ مقام تھے جہان کاشتکارون کی مستقل شکایتین عرصہ سے چلی آتی تھین۔ انتہا پسند اصول کی اشاعت کے لیے یہ بہت اچھا موقعہ تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بلوے اور ہنگامے ہونے لگے اور جنکا خاتمہ بلا خونریزی کے نہو سکا۔ جسقدر ہنگامے اس زمانہ مین ہوے اُس مین سب سے زیادہ سنگین ممالک متحدہ مین ہوے۔ چونکہ یہ ہنگامے ایک وسیع رقبہ مین پھیل گئے تھے اسلیے اُنکے فرو کرنے مین کافی وقت صرف ہوا۔ ہم بیان کر چکے ہین کہ سنہ ۱۹۲۱ء مین ہندوستان کا شاید ہی کوئی صوبہ مستثنےٰ رہا ہو جہان شدید ہنگامہ نہ ہوے ہون۔ جن ابواب مین اندرونی سیاسی حالات کے تذکرے آچکے ہین اُن مین ہنگامون اور بلوون کی تفصیل درج ہے اس موقعہ پر اسکا اعادہ بیکار ہے۔ ہمکو صرف اسقدر بیان کرنا ہے کہ ہر ہنگامہ کے موقعہ پر پولیس والون کو سب سے پیشتر خمیازہ بھگتنا پڑا۔ کم موقعون پر پولیس کی امداد طلب کرنا پڑی مگر زیادہ تر ایسا ہوا کہ نقصان ان

کے بعد پولیس ہی نے تسلط قائم کر دیا۔ پولیس کے کام مین بیحد پیچیدگیان پیدا ہوگئین تھین کیونکہ "رضاکاران" کی تنظیم بحیثیت ایک فوج اور جارحانہ کام کرنیوالی فوج کے ہوئی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ جب تک گورنمنٹ کی جانب سے اس جماعت کے خلاف قانون ہونے کا اعلان نہین کیا گیا تھا اسوقت تک ہر وقت یہ خوف لگا رہتا تھا کہ کہین اس جماعت سے مجادلہ کی صورت نہ پیش آجائے کیونکہ وہ لوگ ہمیشہ تحقیر قانون کے لیے تیار رہا کرتے تھے۔ اس اعلان کے شائع ہونے سے پولیس کو بہت کچھ تقویت ہوگئی۔ زمانہ زیر تبصرہ کے اختتام کے قریب ان رضاکارون کے متعلق خوش قسمتی سے رائے عامہ مین ردعمل شروع ہوگیا کیونکہ ان لوگون نے بہت مظالم شروع کر دیے تھے۔ اس ردعمل سے پولیس کے مشکل اور ناخوش گوار فرائض کی انجام دہی مین بہت کچھ سہولتین ہوگئین اس امر کے کثیر شواہد موجود ہین کہ پبلک مین قانون اور تسلط کے قیام کی اہمیت پیدا ہوگئی اور اب یہ لوگ بلا گلے اور شکوے کے اتحاد عمل کے لیے تیار ہوگئے۔

ڈکیتیان | استیصال ڈکیتی مین بہت کچھ کامیابی ہوئی جو اس زمانہ مین ممالک متحدہ اور متوسط مین نہایت خوفناک صورت اختیار کیے تھین۔ ڈکیتی فرو کرنے مین دقتین اس امر واقعہ سے اور بڑھ جاتی ہین کہ لوگ گائون والون پر اپنی بیرحمانہ سفاکیون کی ایسی دھاک بٹھائے ہوے ہوتے ہین کہ کوئی انکے خلاف شہادت دینے کے لیے تیار نہین ہوتا مگر سنہ ۱۹۲۱ع اور سنہ ۱۹۲۲ع مین پولیس نے ڈاکوون پر کھلا ہوا غلبہ حاصل کیا اور پیشہ ور ڈکیتون کی تعداد مین قابل تعریف کمی ہوگئی یہ جماعت ان بدچلن چھوٹی چھوٹی ٹولیون سے مختلف ہے جو سیلاب ہیجان کے زمانے مین لوٹ مار اور تشدد کیا کرتی ہے پولیس کی جانب سے بعض لوگون نے نہایت شجاعت کا کام کیا اور ایک بڑی حد تک انھین کیوجہ سے کامیابی حاصل ہوئی

مگر اس مین شک نہین کہ ہندوستانی ریاستون کے حکام نے دل سے اتحاد عمل کیا۔ ڈاکوون کے حملے کا گاؤن والون نے خوب مقابلہ کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ انکا اعتماد قانون اور امن و امان کی قوتون مین روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ صوبۂ بنگال مین خصوصیت کے ساتھ ایک بڑی تعداد پرائوٹ شہریون کی پولیس کے ساتھ اتحاد عمل پر تیار ہوگئی ہے تاکہ نظم جرائم پیشگی کو فرو کردے۔

بغاوت یہ امید افزا بات ہے کہ ۱۹۲۱ء مین باغیانہ قسم کے جرائم گویا کہ ناپید رہے۔ پوری امید ہے کہ ہندوستان جسقدر سرعت کے ساتھ نظامات حکومت خود اختیاری مین مشغول ہوتا جائے گا اسی قدر جلد وہ جماعت فنا ہوتی جائے گی جو حکومت خود اختیاری بزور حاصل کرنا چاہتی ہے۔ زمانہ کے حالات مین تغیر عظیم ہوگیا ہے اور اُن منصوبہ باز نوجوانون کو جنکے نمونے نوخیز محب وطن بنگالیون مین بہت پائے جاتے تھے وہ اب اپنی قوتون کو ملک کے زیادہ مفید کامون مین صرف کرنے کے موقع حاصل ہوگئے ہین۔ بجاے اسکے کہ باغیانہ جرائم کے پیچھے پڑے رہین۔ اس زمانے مین اس جماعت پر مسٹر گاندھی کے اصول کا بہت کچھ اثر پڑا مگر امید ہے کہ اصلاحات سیاسی سے جو مواقع ترقی و بہبود کے حاصل ہوگئے ہین۔ انسے عنقریب یہ لوگ پورا فائدہ اُٹھانے لگین گے

۱۹۲۱ء مین سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے چند ڈکیتیان ایسی پڑین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی سے بغاوت پھیلانے والی جماعت ملک مین موجود ہے۔ مگر ایسی جدتون کی مخالفت مین راے عامہ کے اثر مین روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے غالبًا یہی بڑا سبب اسکا دبنے کا ہے گو خفیہ پولیس نے بھی بیش بہا خدمات انجام دیے ہین۔ اس سال صالح جو اشخاص نے جس مستعدی سے خوفناک بدمعاشون کو انکے کیفر کردار کے پہنچانے مین مدد دی وہ اس امر کا

بیّن ثبوت ہے کہ عنقریب مستقبل نہایت امید افزا ہے۔

جیل خانے مثل دیگر ممالک کے ہندوستان مین جیل خانے سوسائیٹی کی محافظت کی مشین کے ضروری اجزا ہین۔ سال گذشتہ کی رپورٹ مین ذکر کیا گیا تھا کہ عنقریب تغیرات ہون گے۔ اسوقت چونکہ انتظامات جیل خانہ کا شمار صوبے وار مد منتقل شدہ صیغہ مین ہے اسلیے ہر صوبہ کی حکومت اسکے انتظامات اپنے اپنے طریق پر کر رہی ہے پچھلے برسون مین بھی مختلف صوبون مین جو کارکن جماعت اس کام کی ذمہ دار تھی وہ ایک دوسرے سے بے خبر رہی اور اسلیے ایک دوسرے کے تجربہ سے مستفید ہونے سے محروم رہی۔ ہر صوبہ کی چونکہ مختلف حالت ہوتی ہے اس لیے کل صوبون مین ایک ضابطہ نافذ کر دینا ایک بڑی حد تک نہ صرف نامناسب بلکہ ناممکن ہوگا۔ تاہم یہ امر بھی فراموش نہین کیا گیا ہے کہ چند عام اصول کا نفاذ کم و بیش کل ہندوستان مین ہو سکتا ہے اور مد نظر رکھ کر حالات کے نتیجہ کے اس پہلو پر زیادہ توجہ کی جا رہی ہے۔

جیل کمیٹی سال گذشتہ کی رپورٹ مین لکھا گیا ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کی گئی تاکہ کل مسئلہ انتظام جیل خانجات کے متعلق تحقیقات کرے۔ اس کمیٹی نے برطانیہ عظمیٰ مین بہت سے جیل خانون کا معائنہ کیا۔ اور مدارس اصلاحی اور صنعتی بھی دیکھے علاوہ اسکے امریکہ جاپان جزائر فلپائن اور ہانگ کانگ کا بھی دورہ کیا۔ اس تیس سال کی مدت مین یہ پہلی رپورٹ ہے جو ہندوستانی جیل خانے کے انتظامات پر پوری طرح حاوی ہے اسمین بہت سی سفارشین ایسی ہین جنکا اثر بہت دور تک پہونچنے والا ہے۔ رپورٹ مین عموماً حسب ذیل چیزون پر زور دیا گیا۔ موجودہ مقامات قیام مین اضافے اور ترقی کی ضرورت ہے۔ بہتر قسم کے وارڈ بھرتی کیے جائین۔ قیدیون کے لیے تعلیم کا انتظام ہونا چاہیے۔ جیل خانے کی ا...

صنعتون مین ترقی کرنا چاہیے جو گورنمنٹ کے دوسرے محکمون مین کام آسکین
حسب ذیل امور کی سفارش کی گئی ۔
لڑکون کے لیے عدالتین قائم کی جائین ۔ انگریزی طریقے کی تقلید مین لائسنس کی بنا پر رہائی عمل مین لائی جائے اور دیوانی کے قیدی فوجداری کے مجرمین سے علٰحدہ رکھے جائین ۔ ان سفارشون کی بنا پر سال حال مین مقامی حکومتون نے بہت سے تغیرات کیے ۔ اصل مسئلہ جسکے متعلق کئی برس سے محکمہ جیل کو پریشانی لاحق تھی وہ جیلش کا مسئلہ تھا مگر یہ ایسا مسئلہ ہے کہ کمیٹی کے نزدیک اسکا فیصلہ اسوقت تک نہین ہوسکتا جب تک کہ صرف کثیر نہ کیا جائے خصوصا اس تجویز نے کہ جزیرہ انڈمان مین پورٹ بلیر سے تعزیر خانے کی حیثیت سے اب کام نہ لیا جائے اسکا مطلب یہ ہے کہ بہت سے صوبون مین مرکزی جیل خانے بیحد مصارف کے ساتھ تیار کیے جائین ۔ مالی مشکلات کے سبب سے بہت سی مجوزہ ترقیان روک دینا پڑین کیونکہ سرمایہ موجود نہ تھا مگر تعمیرات جیل کا پروگرام تیار کرلیا گیا ہے اور جسقدر جلد ممکن ہوگا اس پر عملدرآمد کیا جائے گا ۔ چھوٹے چھوٹے اصلاحات جنکی سفارش کمیٹی نے کی تھی اور جن پر زیادہ خرچ نہین بیٹھا تھا ان پر حتی الامکان عمل شروع کردیا گیا ہے ۔ مختلف فرقون کے مذہبی ضروریات کے لیے کافی انتظامات کردیے گئے ہین اور متعدد مقامات پر غیر سرکاری وزیٹر مقرر کردیے گئے ہین ۔

جیل خانون مین ہنگامے کتاب ہذا کے زمانہ تصنیف مین بڑے جیلخانون مین شدید ہنگامے برپا ہوے اسکی خاص وجہ یہ تھی کہ سیاسی معاملات کے متعلق خبرین مبالغہ کے ساتھ قیدیون کو پہونچی تھین ۔ ان امور کی تفصیلات کی ضرورت معلوم نہین ہوتی ۔ اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اکثر یہ ہنگامے اس بنا پر نہین ہوے

قیدیون کے ساتھ جو برتاؤ کیا جاتا تھا اُس سے انکو کوئی شکایت تھی یا اُسے وہ ناپسند کرتے تھے۔

سیاسی قیدی جیل کمیٹی مین اس سوال پر خاص توجہ ہوئی تھی کہ آیا سیاسی زندانیون کے ساتھ مخصوص برتاؤ کرنا چاہیے مگر اب اس مسئلہ پر متوجہ ہونا ضروری ہوگیا کیونکہ زمانۂ زیر تبصرہ کے آخری دور مین بہت سے حامیان ترک موالات نافرمانی قانون کی علت مین گرفتار ہوگئے تھے۔ ہندوستانی رائے عامہ کا متفقہ فیصلہ یہ تھا کہ نہایت خوش چلن اصحاب کے ساتھ برتاؤ دیگر قیدیون سے جو معمولی جرمون کی پاداش بھگت رہے تھے بالکل مختلف اور جداگانہ ہونا چاہیے بعض حضرات کا یہ خیال تھا کہ اول الذکر اصحاب محض لفظی نقص امن کے خیال سے سزایاب ہوے تھے گورنمنٹ آف انڈیا اس مسئلہ پر غور کر چکی تھی۔ مقامی حکومتون نے عموماً جیل کمیٹی کی سفارشون کی بنا پر قواعد مرتب کیے تھے اور سیاسی قیدیون کے لیے نہایت نرم برتاؤ کیا تھا گو ۱۹۲۱ء کے آخر مین اور ۱۹۲۲ء کے شروع مین سیاسی قیدیون کے برتاؤ کے متعلق اخبارات مین بہت شکایتین چھپین جنکے متعلق فوراً تحقیقات کی گئی اور اصل واقعات کی خوب اشاعت کی گئی اس سے وہ لوگ تو ضرور مطمئن ہوگئے جنکی اصلی خواہش یہ تھی کہ اشخاص دراز دستی سے باز رکھے جائین خواہ اوسکا سبب کوئی غلطی ہو۔

حال کی ترقیان حال ہی مین مغربی ممالک مین بہت کچھ ترقیان عمل مین لائی گئی ہین اور ہمکو یقین ہے کہ ہندوستانی جیل خانون کے انتظامات مین اُن سے بہت کچھ اخذ کرتا ہے مگر یہ خیال غلط ہے کہ بہت سے مسائل جنکی تحقیقات ہندوستانی جیل کی کمیٹی نے کی ہے اُسپر سالہا سال سے کسی نے توجہ نہین کی تھی۔ یہان ونیز دیگر مقامات پر اس امر کا برابر لحاظ رکھا جاتا ہے کہ ایسی تدبیرین اختیار کی جائین جنسے مجرمین کی حالت سدھر جائے اور بہتر سوسائٹی مین ملنے کی اہلیت پیدا ہوجائے

اس بارۂ خاص مین کافی ترقی ہوئی ہے - قیدیون کو مفید پیشہ سکھائے جاتے ہین جنکے ذریعہ سے رہائی کے بعد وہ ایمانداری کے ساتھ اپنا پیٹ پال سکتے ہین اس وجہ تحلیل یون ہوجاتی ہے کہ قیدیون مین بہت بڑی تعداد مزارعین کی ہوا کرتی ہے ۱۲۰۰۰ مجموعی آبادی قیدیون مین سے ۱۰۰۰۰ - اوسطاً تعدی اہل حرفہ سے ہوتے ہین - امتحاناً ان لوگون کو زمانۂ حال کی زرعی ترقیون کے متعلق مقامی محکمۂ زراعت کے زیر نگرانی تعلیم دی جاتی ہے - فارم کے مظاہرون کے معائنہ کے لیے قیدیون کی ٹولیان برابر جایا کرتی ہین اور بہت سے جیلون مین فارم قائم کردیے گئے ہین یہ بھی جتلا دینا ہے کہ جیل خانون کی مختلف دستکاریان مدت سے کامیابی کے ساتھ جاری ہین - مثلاً چھپائی - تیل نکالنا - اینٹ اور کھپرے پاتھنا - دری بُننا کاغذ بنانا اور کپڑے بُننا - اور اب اسمین اسقدر ترقی ہوگئی ہے کہ کل اخراجات کا کچھ حصہ آمدنی سے نکل آتا ہے - کتاب لکھتے وقت سب سے آخری اعداد ۱۹۱۹ء کے مل سکے ہین - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۵ ملین پونڈ کل اخراجات کی میزان ہے اُس مین سے ۲۵۰۰۰ - پاونڈ قیدیون کی آمدنی سے ادا کیے گئے امید ہے کہ جیل کی دستکاریون کی ترقی کے ساتھ آمدنی کے تناسب مین بھی اضافہ ہوتا جائیگا -

کار رفاہ دنیا کے دوسرے حصون مین جو برتاؤ نوجوان قیدیون کے ساتھ زمانۂ حال کے انتظامات کے مطابق رہا ہے اُسی کی پیروی ہندوستان مین بھی کی جارہی ہے کئی صوبون مین بلورسٹل طریقہ پر عمل درآمد عمدہ طریقہ سے ہو رہا ہے اور صنعتی درجون مین لڑکے نہایت عمدہ کام کر رہے ہین - یہ پالسی تسلیم کرلی گئی ہے کہ نوجوان قیدیون کے لیے عمدہ انتظام تعلیم دستکاری کا کیا جائے اور دوسرے قیدیون سے وہ علحدہ رکھے جائین مگر ہندوستان مین و نیز دیگر مقامات مین قیدیون کو اصلی حالت مین لانے والی تحریک کی پوری کامیابی اُسی وقت ہوسکتی ہے

جب پبلک اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں از خود رضاء عام کی انجمنیں قائم ہوگئی ہیں اور وہ رہا شدہ قیدیوں کی بہبودی کے لیے جوش باخدمات انجام دے رہی ہیں۔ سالویشن آرمی (مکتی فوج) کا تو خاص کام ہی ہے کہ رہا شدہ قیدی یا وہ لوگ جنکی رہائی مشروط ہے اُنکے لیے معقول انتظام رزق ملنے کا کر دے۔ یہ کام ایسا ہے کہ سب لوگوں کو ہمدردی اور تائید کرنا چاہیے۔ بمبئی اور چند بڑے مرکزی مقامات پر رہا شدہ قیدیوں کی اعانت کے لیے انجمنیں قائم ہیں جو بہ جوش باخدمات انجام دے رہی ہیں۔ حال ہی میں اس قسم کی بہت سی انجمنیں مدراس میں قائم ہوئی ہیں۔ مگر ابتک رضاکارانہ طریقہ سے رہا شدہ قیدیوں کی اصلاح کے لیے جو کام کیا گیا ہے وہ اصل مسئلہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے برائے نام ہے۔ کاش پبلک اس نہایت اہم معاشری معاملہ میں کافی دلچسپی سے حصہ لے تو بہت ہی جلد نہایت عمدہ نتائج مترتب ہوں۔

قانون سازی اب ہم مجالس قانونی کی قانون سازی کی سرگرمیوں پر اختصار کے ساتھ نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے اجرا کا یہ نتیجہ ہوا کہ قانون سازی کی جماعتوں میں سابق کی بہ نسبت کیا بہ اعتبار کیفیت اور کیا بہ اعتبار کمیت تغیر عظیم ہوگیا ہے۔ صوبہ وار مجالس قانونی میں سرکاری ممبران کا تناسب زیادہ سے زیادہ ۲۰ فی صدی مقرر کر دیا گیا۔ درآنحالیکہ کاونسل کی بہت توسیع ہوئی۔ مثلاً مدراس۔ بنگال۔ بمبئی اور ممالک متحدہ میں ارکان مجالس قانونی کی تعداد ۱۱۱ سے لیکر ۱۲۵ تک ہے۔ بہار و اُڑیسہ۔ پنجاب۔ ممالک متوسط آسام میں تعداد ۱۰۳ اور ۵۳ کے درمیان میں ہے۔ مجالس قانونی چھوٹی ہوں یا بڑی اسکا انحصار صوبہ کی وسعت اور آبادی پر ہے مگر منتخب شدہ ممبران کی اکثریت بہر حال ہر صوبہ میں کم از کم ۷۰ فی صدی رہے گی۔

صوبہ وار مجالس قانونی | صوبہ کی مجالس قانونی نے کیا کیا اسکے متعلق ہم وقتاً

وقتاً اپنے سالانہ تبصرہ مین ذکر کرتے رہے ہین قانون سازی کی سرگرمیون کے ثبوت مین اختصار کے ساتھ بعض لوکل ایکٹ اور ریگولیشنز کا بیان کافی ہے جو [illegible] مین پاس ہوے تھے مقامی مجالس قانونی نے سب سے زیادہ حصہ حکومت خوداختیاری کے مسئلہ مین لیا۔ سال زیر نظر کے دوران مین صوبہ مدراس مین تین ایکٹ اس مسئلہ کے متعلق پاس ہوے۔ مدراس ڈسٹرکٹ مینوسپلٹیز امنڈمنٹ ایکٹ مدراس سٹی مینوسپل امنڈمنٹ ایکٹ۔ اور ایک دوسرا مدراس ڈسٹرکٹ مینوسپلٹیز امنڈمنٹ ایکٹ۔ صوبہ بمبئی مین ۲ سٹی آف بمبئی مینوسپل امنڈمنٹ ایکٹ۔ صوبہ پنجاب مین کم از کم ۵ لوکل گورنمنٹ ایکٹ یہ پانچ ایکٹ حسب ذیل ہین۔ ویلیج پنچایت ایکٹ اسمال ٹون ایکٹ۔ مینوسپل امنڈمنٹ ایکٹ۔ دی ٹون امپروومنٹ ایکٹ۔ ایک اور مینوسپل امنڈمنٹ ایکٹ۔ برہما مین اُدہرا سلیف گورنمنٹ ایکٹ اور ویلیج امنڈمنٹ ایکٹ۔ بنگال مین کلکتہ مینوسپل ایکٹ۔ مالگذاری کے متعلق بھی مجالس قانونی نے بہت کچھ کیا بمبئی مین لینڈ ریونیو کوڈ امنڈمنٹ ایکٹ۔ بنگال مین لینڈ رجسٹریشن امنڈمنٹ ایکٹ ممالک متحدہ مین اودھ ٹیننسی ایکٹ پاس ہوے۔ تعلیمات پر بھی ان مجالس کی بہت توجہ رہی۔ ممالک متحدہ مین انٹرمیجیٹ ایجوکیشن ایکٹ اور الہ آباد یونیورسٹی ایکٹ مدراس اور بنگال مین پرائمری ایجوکیشن ایکٹ پاس ہوے اور دوسری کاونسلون مین انھین مضامین کے متعلق مسودہ زیر غور تھے مذکورہ بالا قوانین کے علاوہ بہت سے متفرق قوانین پاس کیے گئے جنکا پاس ہونا اس لحاظ سے ضروری تھا کہ اینکا جن مضامین کا تعلق مرکزی حکومت سے تھا انمین سے بہت سے شعبون کے اختیارات صوبہ کی حکومتون کو تفویض کر دیے گئے تھے۔

صوبہ کی مجلس قانونی کا نمونہ | صوبہ کی مجلس قانونی کے کارنامون کی تفصیل

یہاں ممکن نہیں کیونکہ کتاب ہذا میں اسقدر گنجائش نہیں۔ مگر غالباً خالی از دلچسپی نہ ہوا گر ہم ایک مجلس قانونی پر اختصار کے ساتھ تنقیدی نظر ڈالیں اس کے پڑھنے سے دوسرے صوبوں کی مجالس کی حالت معلوم ہو جائیگی ہم نمونہ کے طور پر صوبہ بنگال کو لیتے ہیں۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں کاونسل کا کام بہت بڑھ گیا تھا ایک جانب تو صوبہ شدید مالی مشکلات میں پڑ گیا تھا کیونکہ مسٹن کمیٹی کی رائے کے مطابق صوبہ کو ایک معتدبہ رقم مرکزی حکومت کو دینا پڑتی دوسری طرف یہ مشکل تھی کہ قوانین جو کاونسل میں پیش ہو رہے تھے انکا بڑا جز ایسا تھا جسکا تعلق منتقل شدہ شعبہ جات سے تھا اور وہ اسوقت تک آگے نہیں بڑھ سکتے تھے جب تک کہ ذمہ دار وزرا ان تجاویز پر پورے طور سے ردوقدح کرکے اپنی پالیسی کے مطابق نہ کرلیں۔ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ بجٹ کے متعلق تو عملی کام ہوا مگر اسکو مستثنےٰ کرکے کاونسل کی تعمیری سرگرمیاں محض رزولیوشن کی سفارشوں اور گورنمنٹ کی عام پالیسی کی تنقید تک محدود رہگئیں۔ بر اینہمہ مجلس قانونی کے کارنامے ناقابل التفات نہ تھے زمین کے رجسٹری کرانے کے ایکٹ کی اور ابتدائی تعلیمی ایکٹ کی ترمیمات کے متعلق اوپر ذکر آچکا ہے۔ اور ایکٹ بھی پاس ہوے مثلاً ایک ایکٹ کے رو سے ڈپٹی پریسیڈنٹ کی تنخواہ کا تعین کیا گیا بنگال جیلرن بل۔ کلکتہ میونسپل ایکٹ بنگال اپیل روپ ریز بل۔ یہ سب بل گورنمنٹ کی جانب سے پیش ہوے تھے غیر سرکاری ممبران نے دو بل کے نوٹس دیے تھے۔ ایک تو بنگال شفیعی امنڈمنٹ بل تھا مگر پہلے ہی مرتبہ مسترد کردیا گیا۔ دوسرا بنگال محمڈن میرجز اور ڈائیورس رجسٹریشن بل تھا۔ یہ قبول کرلیا گیا سال کے اندر ۵۰۵۔ رزولیوشنز کا نوٹس دیا گیا تھا۔ ان میں سے ۱۵۶ پر مباحثہ ہوا۔ ۶۹ منظور ۸۱ نا منظور ہوے اور [illegible] واپس لیے گئے۔ سال کے اندر ۱۲۹۳۔ سوالات کیے گئے۔ کاونسل نے اپنے اختیارات عملی

معاملات مین کام مین لائی۔ اسکا تعلق ڈپٹی پریسیڈنٹ کاونسل (دو ہزار) کی تنخواہون سے تھا۔ علی ہذا بجٹ کے وقت مختلف مدات مین تخفیف کی تحریکین پیش ہوئین اور زائد عطیات کے متعلق بھی یہ معاملہ پیش آیا۔ وزرا کی تنخواہ کے متعلق بہت کچھ مباحثہ رہا آخرکار تخفیف کی تحریکین بہت بڑی کثرت رائے سے مسترد کردی گئین سب سے زیادہ اہم تخفیف ۲۳ لاکھ کی پولیس کی مدمین کی گئی جو محفوظ شعبہ ہے اس تخفیف کے رزولیوشن کے پاس ہوتے ہی اجلاس کے ملتوی ہونے کی تحریک پیش کی گئی۔ بعد کے مباحثہ سے معلوم ہوا کہ بہت سے ممبران جنھون نے کمی کی رائے دیدی تھی اب اپنی پوزیشن پر نظر ثانی کے لیے تیار تھے اور انھون نے محکمۂ پولیس ضروریات کے متعلق مزید تفصیلات طلب کرنا چاہیین ہز اکسلنسی گورنر کے حضور مین یہ معاملہ پیش کیا گیا۔ ممدوح نے اپریل مین ایک خاص سشن کے انعقاد کی اجازت دی اس اجلاس مین کاونسل نے رقم مذکور کی پھر منظوری دی البتہ تفصیلات مین خفیف سی کمی رکھی گئی کاونسل نے فیصلہ کیا کہ ضلع میمن سنگہ کی تقسیم روک دی جائے اس فیصلہ کو گورنر نے منظور کرلیا مگر کام بند کرنے کی غرض سے بعض اخراجات کی اجازت دی۔ نئے ضلع کے قائم کرنے مین جسکا صدر مقام ہیجلی تجویز کیا گیا تھا جو اخراجات پڑتے اسکی منظوری بھی ہز اکسلنسی نے دی مگر مالی حالت کے لحاظ سے اخیر مین یہ فیصلہ کیا کہ اس تجویز کے متعلق اخراجات مزید نہ کیے جائین۔ کلکتہ مین پولیس کی عمارتون کے لیے حصول اراضی کے سلسلہ مین تین لاکھ روپیہ کی منظوری دی گئی گورنر نے اپنے اختیارات کام مین لاکر بعض عطیہ محفوظ شعبہ کی جانب چند دیگر مدات کے سلسلہ مین منتقل کردیے۔ خلاصہ یہ کہ کل معاملات مین کاونسل کی رائے غالب رہی جس مین پبلک کو دلچسپی تھی زمانہ زیر تبصرہ مین تقریباً ہندستان کے ہر صوبہ کی کاونسل مین یہی حال رہا۔

مرکزی مجالس قانونی اب ہم ہندوستان کی مرکزی مجالس قانونی پر نظر ڈالتے ہیں سالہا میں بھی حال کے آئینی اصلاحات کے باعث بالکل کایا پلٹ ہو گئی تھی۔ گذشتہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے نفاذ کا یہ نتیجہ ہوا کہ بجائے ایک مرکزی مجلس قانونی کے دو ایوانات کاونسل آف اسٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی قائم کیے گئے جنکا اجتماعی نام ہندوستانی مجالس قانونی ہے۔ کاونسل آف اسٹیٹ میں ۵۹ ممبر رکھے گئے جس میں ۳۳ منتخب شدہ اور ۲۶ نامزد شدہ تھے۔ نامزد شدہ ممبروں میں ۱۹ سرکاری عہدہ دار تھے۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں ۱۴۳ ممبران کی تعداد مقرر کی گئی۔ اس میں بذریعہ انتخاب ۱۰۳۔ اور نامزدگی سے ۴۰ تھے۔ نامزد شدہ ممبران میں سرکاری عہدہ داروں کی تعداد ۲۵ تھی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہر دو ایوانات میں منتخب شدہ ممبران کی تعداد کی اکثریت ہے۔ انتخاب میں جن ممبران کو کامیابی ہوئی انکا تجزیہ کسی قدر دلچسپ ہوگا۔ کاونسل آف اسٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی دونوں میں منتخب شدہ ممبران کی تعداد مذہبی بنا پر حسب ذیل تھی ۷۰ ہندو ۴۴ مسلمان ۱۳ عیسائی ۵ پارسی ۴ سکھ اور ۲ بدھسٹ۔ پیشہ کے لحاظ سے ۴۶ وکلا (۴ کاونسل میں اور ۴۲۔ اسمبلی میں) ۴۲ زمیندار (۱۷ کاونسل میں اور ۲۵ اسمبلی میں) ۲۶ سوداگر تجار اور کاروباری اشخاص (۹ کونسل میں اور ۱۷ اسمبلی میں) ۸ پنشنر سرکاری ملازم ایک پروفیسر۔ ایک پولیٹیکل پنشنر۔ ایک حلوائی۔ ایک چائے فروش۔ اور ۱۲ ایسے ممبر جنکے پیشے کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔

سنہ ۱۹۲۱ء میں دہلی کا سیشن جن بابوں میں ہندوستان کے اندرونی معاملات کی بحث بابت سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء کی گئی ہے انھیں میں اختصار کے ساتھ مرکزی مجلس قانونی نے جس طریقے سے اپنی ذمہ داریوں کے فرائض کو ادا کیا ہے بیان کیے گئے ہیں۔ جن لوگوں نے پریس گیلری کے ایسے مقام پر سکون مقام سے مباحثوں کے

وقار اور سنجیدگی کو بہ نظر امعان دیکھا ہے وہ کام کی تفصیلات مین بھی انھین امور کی تصدیق کرینگے۔

کاونسل آف اسٹیٹ پہلے ہم دہلی کے سشن سنہ ۱۹۱۱ع پر نظر ڈالتے ہین اس سال کونسل آف اسٹیٹ کے اٹھارہ جلسے ہوے۔ ۲۷۳ سوالات کے نوٹس دیے گئے تھے ان مین سے ۲۲۳ کے جوابات دیے گئے۔ ۶۳ رزولیوشن کے نوٹس بھیجے گئے مگر انمین سے ۳۶ واقعی کونسل مین پیش ہوے۔ کونسل آف اسٹیٹ مین غیر سرکاری ممبرون کی طرف سے کسی بل کی تحریک نہین ہوئی۔ البتہ گورنمنٹ کی جانب سے ۵ بل پیش ہوے ان مین سے ۴ بلا ترمیم یا بغیر سلکٹ کمیٹی مین بھیجے ہوے پاس ہوگئے۔ جو بل فی الاصل لیجسلیٹو اسمبلی مین پیش ہوے تھے اور جو بعد مین کاونسل آف اسٹیٹ مین پیش ہوے ان مین اس سال انڈین فنانس بل غالباً سب سے زیادہ اہم تھا۔ ۴۲ ترمیمات کا نوٹس ممبرون نے دیا تھا اُن مین سے ۵ ترمیمین آخرکار کونسل مین منظور ہوئین اور اسمبلی نے انکو قبول کرلیا۔ کونسل آف اسٹیٹ مین ۶ بل بلا ترمیم کے پاس ہوے انمین حسب ذیل بل شامل تھے لیجسلیٹو اسمبلی مین ڈپٹی پریسیڈنٹ کی تنخواہ کا تقرر۔ نیل پر ابواب باندھا جانا۔ کلکتہ یونیورسٹی کی از سر نو تنظیم۔ مال کی درآمد و برآمد پر ڈیوٹی۔ ہندوستانی چاے پر ابواب کا لگایا جانا اور چند معاملات جنکا تعلق ہندوؤن کے انتقال جائداد اور ورثہ سے تھا۔ کاونسل آف اسٹیٹ کے جس سشن پر اسوقت تنقید کی جارہی ہے اس مین اور بہت اہم رزولیوشن پر بحث ہوئی۔ انمین غالباً سب سے زیادہ وقیع دو رزولیوشن تھے جنکی تحریک آنریبل مسٹر لالہ سکھبیر سنہا (؟) رائیٹ آنریبل ایس سری نواس شاستری نے کی تھی۔ ایک رزولیوشن کا منشا یہ تھا کہ کمیٹی اس غرض سے منعقد کی جائے کہ وہ "استبدادی" قوانین کی منسوخی کے

میں یہ تجویز کی گئی تھی جو ترمیم اسلحہ ایکٹ کی نسبت یہ تھا کہ جو سفر کرنے کے وقت
تلین ہتھیاروں کے استعمال کے ایکٹ میں ترمیمات ہون۔ پچھلے ریزولیوشن
کے مباحثے میں گورنمنٹ کی جانب سے ہوم ممبر نے کونسل کو یقین دلایا کہ محرک کے
منشا کے موافق ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی اور ان ریگولیشن اور ایکٹ کا حوالہ
دیا جنکے متعلق گورنمنٹ کا قصد تھا کہ اپنی سفارشوں میں شامل کرے۔ دوسرے
ریزولیوشن پر طویل مباحثہ ہوا اور اسکے ایک ایک جز پر جدا جدا رائین لی گئین بجملہ
ٹکڑون کے ۶ گورنمنٹ کی مخالفت کی وجہ سے نامنظور ہوئے۔ دیگر اہم ریزولیوشن
میں آنریبل مسٹر لالو بھائی سامل داس کا ریزولیوشن ہے جس میں سفارش کی گئی
تھی کہ ہوم گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ ہندوستان کو مالیات کے متعلق
حکومت خود اختیاری کی نامنظوری عطا کی جائے۔ ممبر تجارت نے ریزولیوشن مذکور
میں الفاظ ذیل کا اضافہ کیا "گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت میں جو ذمہ داریوں کو
پورے طور سے ملحوظ رکھتے ہوئے" کونسل آف اسٹیٹ نے اسکو قبول کر لیا۔ دیگر
تجارتی اور صنعتی سوالات کے متعلق لوگ بہت متوجہ رہے۔ مختلف ممبروں نے
ریزولیوشن پیش کیے جس میں اس امر کی سفارش کی گئی تھی کہ گورنمنٹ ایک کمیٹی
مقرر کرے جو گورنمنٹ کے موجودہ ذخائر کی امکانی ترقی کے متعلق تحقیقات کرے
و اشیائے خوردنی کے برآمد پر سے جسقدر جلد ممکن ہو قیود ہٹا دیے جائیں۔ بغرض
مبادلہ کی حالت کی بھی تحقیقات بہت جلد ہو جس سے موجودہ اضطراب میں سکون
ہو اور جن سوالات کا سیاسی معاملات سے تعلق تھا اور جن سے لوگوں کو گہری
دلچسپی تھی ان میں ریزولیوشن ذیل کا شمار ہو سکتا ہے۔ ایک ریزولیوشن کا
مطلب یہ تھا کہ جن مسائل سے ہندوستانی رعایا کے خاص مذہبی کو تعلق ہو
اور انکے متعلق فیصلے سے قبل عام رائے پر پورے طور سے غور کر لیا جانا چاہیے۔

بعدہ اسمبلی نے ۵ رزولیوشن ایشر کمیٹی کے سفارشون کے متعلق پیش کیے جنکا تعلق انتظام اور ہندوستان مین فوج کے نظام سے تھا ان مین سے ۱-۱ اسمبلی نے بلا کسی ترمیم کے قبول کر لیے بقیہ مختلف ترمیمون کے ساتھ پاس ہو گئے - البتہ یہ تجویز منظور نہین ہوئی کہ محافظت قلمدان وزارت وائسراے کی کونسل کے ایک سویلین ممبر کے حوالے کیا جائے - ایک رزولیوشن جو مسٹر بی - ایچ جدکار کے نام مندرج تھا اور جس مین اس امر کی سفارش کی گئی تھی کہ کل استبدادی قوانین اٹھا لیے جائین اسکی تحریک ڈاکٹر نندلال نے کی کیونکہ اصل مجوزہ موجود نہ تھے اور ایوان کی یہ خواہش تھی کہ اس پر مباحثہ کیا جائے - سر ولیم وینسنٹ نے ایک اہم اسپیچ مین بیان کیا کہ گورنمنٹ کی پالیسی کا انحصار اس اصول پر تھا کہ ملک مین ترقی ذمہ داری کی جانب ہو - اور پبلک سکون بھی قائم رہے - کسی قدر گرم مباحثہ کے بعد یہ رزولیوشن منظور کیا گیا اس مین ہوم سکرٹری نے ان الفاظ کے ساتھ ترمیم کردی تھی "جہانتک ممکن ہو" لیجسلیٹو اسمبلی کے دہلی کے سشن مین اور بہت سے نہایت اہم متفرق رزولیوشن پر مباحثے ہوتے رہے -

اجلاس شملہ | مثل دہلی کے شملہ سشن منعقدہ ماہ ستمبر ۱۹۲۱ء مین بھی ایسے ہی اہم کام انجام پذیر ہوے - کاونسل آف اسٹیٹ مین تعداد سوالات مین کسی قدر کمی رہی - تعداد سوالات ۲۶۶ تھی حالانکہ دہلی کے سشن مین تعداد سوالات ۴۷۳ تھی - ۲۰۳ سوالات کے جوابات دیے گئے بمقابلہ دہلی سشن کے جہان ۲۳۳ سوالات کے جوابات دیے گئے تھے - کاونسل آف اسٹیٹ مین تعداد رزولیوشن بعینہ وہی تھی جو دہلی مین تھی مگر بجاے ۳۶ کے صرف ۲۲ کی تحریک کی گئی - کسی غیر سرکاری ممبر نے کوئی بل پیش نہین کیا - البتہ گورنمنٹ کیجانب سے ۷ بل پیش کیے گئے اور پاس ہو گئے - یہ نہ تو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیے گئے

اور کسی نے کوئی ترمیم پیش کی لیجسلیٹو اسمبلی کے پاس کردہ بل کی تائید
کاونسل آف اسٹیٹ نے کی اور کسی قسم کی ترمیم نہین کی گئی۔ شملہ کے اجلاس مین
جو دلچسپ سوالات پیش ہوتے رہے اُن مین سب سے زیادہ دلچسپ وہ ریزولیوشن
تھا جس مین لیجسلیٹو اسمبلی سے شرکت عمل کی خواہش ظاہر کی گئی تھی تاکہ ممبران اسمبلی
بھی مسودہ سپاس نامہ خیر مقدم مین شریک ہو سکین جو ہزرائل ہائنس پرنس آف ویلز
کی خدمت مین باریاب ہونے والا تھا علی ہذا لارڈ ریڈنگ کی خدمت مین خوش آمدید
کے ریزولیوشن مین بھی شرکت کرین۔ بعض نہایت اہم آئینی سوالات جو ریزولیوشن
کی صورت مین تھے اُنکے متعلق بھی خوب بحثین رہین۔ اسی ضمن مین دو ریزولیوشن کا
خلاصہ بیان کیا جاتا ہے سر مانک جی دادابھائی کے ریزولیوشن کا مفہوم یہ تھا کہ
کاونسل آف اسٹیٹ کو اس امر کا اختیار دیا جائے کہ پبلک کو جو کچھ تکلیف یا
شکایت ہو اُسکے متعلق عرضی ایوان مذکور لے سکے آنریبل سید رضا علی کی یہ تجویز
تھی کہ ہندوستان سے مرکزی طریقہ حکومت جسمین بعض افسران کو بہت کچھ اختیارات
مل گئے ہین اُٹھا لیا جائے۔ پہلا ریزولیوشن تو اس بنا پر واپس لے لیا گیا کہ گورنمنٹ
ایک کمیٹی کے ذریعہ سے آئینی پوزیشن کے متعلق تحقیقات کرے گی۔ دوسرا
ریزولیوشن مسترد ہو گیا۔ اقتصادی معاملات کے متعلق کاونسل کی بہت توجہ رہی آنریبل
لالہ سکھبیر سنگھ نے ریزولیوشن کے ذریعہ سے سفارش کی کہ آیندہ فصل ربیع کی
تیاری تک گیہون اور آٹے کی برآمد روک دی جائے چنانچہ یہ سفارش منظور ہو گئی۔
کچھ ترمیم کے ساتھ ایک یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ کل ہندوستان مین بالکل یکسان
اوزان اور پیمانہ جاری کیے جائین۔ ایک ریزولیوشن اس مضمون کا پیش ہونے
والا تھا کہ گورنمنٹ اپنی پالسی کا اظہار کرے کہ جو مالی اختیارات اسکو تفویض
کیے گئے ہین اُنکا استعمال کہان تک مجلس قانونی کے ساتھ کریگی مگر یہ ریزولیوشن

واپس لے لیا گیا کیونکہ سکرٹری صیغہ تجارت نے بتلایا کہ گو
اس معاملہ مین اپنے پورے اختیارات کو کام مین لاویگی
نے بھی کاونسل کا بہت وقت لیا۔ ایک رزولیوشن کا
گورنمنٹ آف انڈیا کے تحت مین بدستور رکھا جائے اور
متعلق نہ کیا جائے۔ اسکے متعلق کسی قدر طویل گفتگو رہی آخر
قبول کر لیا ایک اور رزولیوشن بھی پاس ہوا جسکا مقصد یہ
ہندوستانیون کے حقوق مساوات کے متعلق کارروائی کی
لیجسلیٹو اسمبلی شملہ سشن کے دوران مین ۱۵۔ بار اجلاس
ہوے۔ ۱۷۔ دن تک جوائنٹ یا سیلکٹ کمیٹی کی نشستین
مقابلہ مین سوالون کی تعداد مین بہت اضافہ ہو گیا کیونکہ اس
تھے ۷۶۲ کے جوابات دیے۔ اسکے مقابلہ مین دہلی مین ۶۹۶
تھے چونکہ بہت سے سوالات موصول ہوے تھے اس لیے صدر مجلس
پارلیمنت کی تقلید مین۔ یہان بھی نشان زدہ و غیر نشان سوال
کیا۔ دہلی سشن مین رزولیوشن کی تعداد ۱۴۷۔ تھی مگر اس
اس مین سے ۶۱ پر قرعہ اندازی کی گئی۔ ۲۸ کی واقعی تحریک کی گئی
سرکاری ممبرون کی طرف سے اور ۸ سرکاری ممبرون نے رزو
دہلی سشن مین تعداد ۱۳ تھی۔ پیش شدہ رزولیوشن مین سے
اور ۸ سرکاری قبول کر لیے گئے ان مین سے بعض مین اسمبلی نے
بقیہ یا تو واپس لیے گئے یا مسترد ہو گئے۔ جن رزولیوشن
ان مین سب سے اہم وہ رزولیوشن تھے جو ہز رائل ہائنس شاہ
ارل آف ریڈنگ کے خیر مقدم کے متعلق تھے۔ دیگر اہم رزولیوشن

ہندوستانی اور غیر ہندوستانی کے مقدمات مین کسی قسم کی تفریق نہ کی جائے۔
جوڈیشل اور صیغہ عاملانہ مین علٰحدگی کر دی جائے۔ ہندوستان کے صوبون
مین تعلیم [illegible] جائے۔ ہندوستان مین حکومت خود اختیاری قائم کی جائے
[illegible] عہدون پر ہندوستانی اور انگریزون کی تعداد مساوی رکھی جائے۔
[illegible] انڈیا سروس مین بھرتی کی جائے۔ ریزولیوشن پر اسقدر طویل مباحثہ رہتے تھے
[illegible] ایک دن مین صرف دو یا تین ریزولیوشن کا فیصلہ ہوتا تھا۔ مسٹر اسمارتھ کے
ریزولیوشن کا مفہوم یہ تھا کہ ہندوستانی اور غیر ہندوستانی کے مقدمات مین
کوئی تفریق نہ رکھی جائے۔ اس ریزولیوشن نے عام دلچسپی پیدا کر دی تھی اور
جوش کے ساتھ دیر تک مباحثہ جاری رہا۔ جن یورپین ممبران نے مباحثہ مین
حصہ لیا انھون نے ہاوس سے اپیل کی اور اس امر پر زور دیا کہ جب تک کل مسئلہ
پر کامل غور نہ کر لیا جائے اُس وقت تک خاص مبحث کا کوئی فیصلہ نہ کیا جائے
غیر سرکاری ہندوستانی ممبران اس امر پر زور دیتے تھے کہ ریزولیوشن جو قابل
جو اصول بیان کیا گیا ہے اُسکے منظور کرنے مین تو کسی قسم کا پس و پیش ہونا
نہ چاہیے البتہ یہ امر صرف قابل غور ہو سکتا ہے کہ عمل درآمد کیونکر کیا
[illegible] ممبر نے ایک ترمیم پیش کی جس مین یہ تجویز کیا گیا تھا کہ کمیٹی مقرر کی
[illegible] امر پر غور کرے کہ آیا جو تفریقین ہندوستانی اور یورپین اصحاب
[illegible] فوجداری مین کی جاتی ہین اُسکے متعلق ضابطہ فوجداری کی د
[illegible] ضرورت ہے ایک اور ترمیم پر اصرار کیا گیا جسکا منشا یہ تھا
اصول کو تسلیم کرے کہ یورپین اور ہندوستانیون کے درمیان کوئی
[illegible] یہ ترمیم پاس ہو گئی اور اسمبلی نے ترمیم شدہ حالت مین ریزولیوشن
کر لیا۔ اس ریزولیوشن کے متعلق بھی لوگ بہت اظہار دلچسپی کرتے تھے کہ ایسا ہو

سرکاری اور غیر سرکاری ممبران بھی بنائی جائے جو ایک اگزیکٹو
جوڈیشل اور عاملانہ شعبون مین علحدگی ہوجائے۔ اس ریزو
گورنمنٹ کی جانب سے اس بنا پر ہوئی کہ ایسا مسئلہ ہے جسے
اختیارات تمیزی کے لحاظ سے کاربند تھین - نہایت گرم مباحثہ
ریزولیوشن پاس ہوا۔ راے جے ان مو تم وار بہادر
ریزولیوشن پیش کیا کہ ہندوستان حکومت خود اختیاری ہ
اس پر بھی معرکہ کی بحثین رہین۔ محرک نے تجویز کیا کہ صوبہ
وزراء کے زیر نظام منتقل کردیے جائین۔ علی ہذا مرکزی حکو
شعبہ گورنر جنرل اور انکے وزراء کے سپرد کردیے جائین۔ البتہ
فارن (بیرونی) اور پولیٹکل (سیاسی) صیغہ مستثنیٰ رہین گے
نوآبادیون کی مکمل سیلف گورنمنٹ عطا کردیجائے۔ اس ریزولیو
وخروش کے ساتھ معرکہ ہوتے رہے۔ فیصلہ ایک نشہ
ست پر اُٹھ رہا۔ غیر سرکاری ممبران کی اکثریت ریزولیوشن
شکل مین تحریک کیجارہی تھی اُسکو ماننے کے لیے تیار نہ
ران نے سر ولیم ونسنٹ کے مجوزہ اصول کو تسلیم کرد
آف اسٹیٹ کو اسمبلی کی اس راے سے گورنمنٹ
ہندوستان نے حکومت خود اختیاری کے منازل
قی کرلی ہے کہ ۱۹۳۰ء سے پیشتر اصلاحات پر نظر
متفرق ریزولیوشنون مین چند عام دلچسپی کے تھ
لیس بریچ آف کنٹریکٹ کی منسوخی کا تھا جسکو محرک
دوسرا ریزولیوشن اس مضمون کا تھا کہ ایک کمیٹی تحقیقات

کہ وہ کون۔ بہترین طریقہ ہو سکتے ہین جنکی وجہ سے صیغہ عاملانہ بے داغ رہے۔
گورنمنٹ ممبر انچارج نے جواب مین اطمینان دلادیا لہذا یہ بھی واپس لے لیا گیا
تیسرے ریزولیوشن کا منشا یہ تھا کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے لیے کوئی ایسی جگہ مقرر
کی جائے جہان کی آب و ہوا صحت بخش اور معتدل ہو اور جہان گورنمنٹ
مستقل قیام کر سکے متفقہ طور پر اس ریزولیوشن کو ہاؤس نے نامنظور کر دیا۔
چھ رزولیوشن کا ایک مجموعہ تحریری ملازمت اور اسکے متعلقات کی بابت پیش
ہوا۔ اور حقیقت مباحثہ کے بعد منظور ہو گیا۔ جملہ امور پر نظر کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا
ہے کہ سال ۱۹۲۱ء مین لیجسلیٹو اسمبلی اور کاونسل آف اسٹیٹ نے کام نہایت اعلیٰ
درجہ کے کام انجام دے ریزولیوشن کے مباحثون مین بہت وقت صرف
کیا گیا۔ مگر قانون سازی کے سلسلہ مین جو حقیقی فوائد حاصل ہوے اور محکمہ
قانون اور عاملہ مین جو مطابقت قایم رہی یہ ایک ایسی بات ہے جو نا قابل
التفات نہین کی جا سکتی۔

تمام شد